جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحیات بالاسلام

یعنی

اسلام کی تعلیمات حقہ اور اس کی علمی، اخلاقی، روحانی و تمدنی
اغراض مقدسہ پر بآیات قرآنی و براہین ربانی ایک محاکمہ

طالب لعل و گہر نیست و گرنہ خورشید
ہمچنان در عمل معدن و کان است کہ بود

از خاکسار

قاضی حمید الدین احمد حمید

(کوٹلوی) سیالکوٹی

۱۵ اگست ۳۱ء ہانگ کانگ

Marfat.com

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحیات بالاسلام

یعنی

[illegible] ان کی علمی، اخلاقی، روحانی و تمدنی [illegible]

[illegible] یات قرآنی و براہین ربانی ایک محاکمہ

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچنان در عمل معدن و کان است کہ بود

[illegible] خاکسار
قاضی حمید الدین احمد حمید
(دہلوی) سیالکوٹی
[illegible] ہانگ کانگ

Marfat.com

حقوق اشاعت محفوظ

۲۰۰۶ء

247
92770

••• کتاب کا نام

الحیات بالاسلام

••• مصنف

قاضی حمید الدین احمد حمیدؔ
(کوٹلوی) سیالکوٹی

••• ناشر

میجر (ر) فضل الرحمٰن قریشی

••• طابع

سیّد محمد عمران رضوی

••• مطبع

اظہر سنز پرنٹرز' ۱۰۸۔لٹن روڈ' لاہور

••• قیمت

۴۵۰ روپے

❖❖❖❖

یکے از مطبوعات

آئی جی ایف پبلی کیشنز

۱۰۸۔لٹن روڈ' لاہور (پاکستان)

0300-461 3776

Marfat.com

وہ ھین تو ان کے حسن کے جلوے کہاں نہین
لیکن ھمارے ذھن مین اب یہ جہان نہین
مدت ہوئی کہ دیدۂ بینا کو ھے سکوت
وہ دل نہین! وہ آنکھ نہین!وہ زبان نہین

Qazi Hamidudin Ahmed Qureshi Farooqi.
Naquash Bandi Seylani Wajdani.

ھر رنگ رخ نگا ھے بـاید دید
با صبر و قرار یار ھے باید دید
این خانۂ خوش کہ پرزنقش است و نگار
با دیدۂ ہوشیار ہے باید دید (اپان)

B. F. A. P. WORKS CAL.

Marfat.com

Marfat.com

اقوال ختمي ماب

العلم علىٰ كل ملسم و مسلمة فريضة — الانسان مية حياة بالعلم

العلم مية حياة بالعمل — العمل مية هياة بالاخاص

A fault mender is better than a fault finder.

سنبھلنے دے مجھے اے ناتوانی کیا قیامت ہے

کہ دامن خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

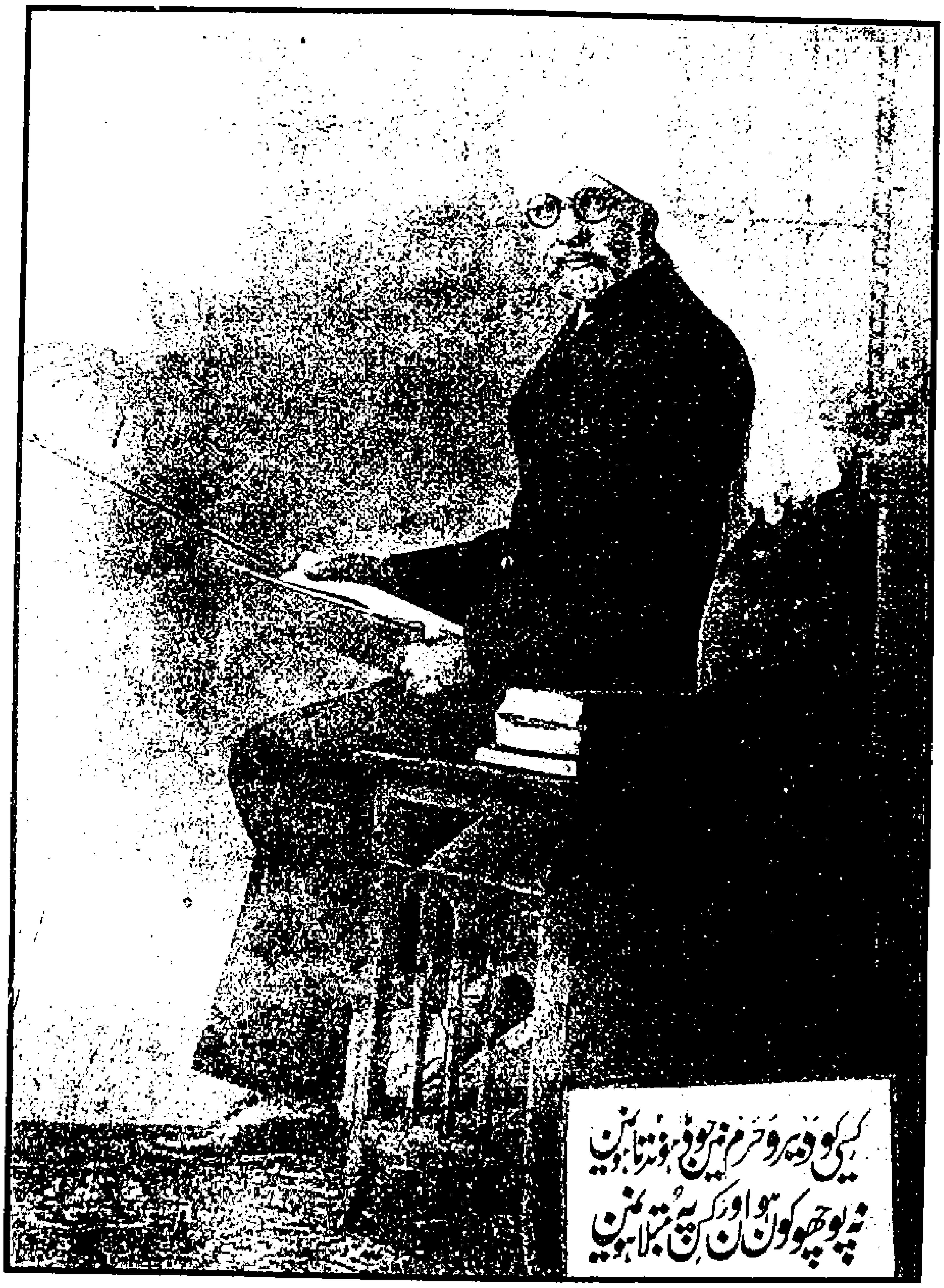

Qazi Hamidudin Ahmed Qureshi Farooqi.
Naquash Bandi Seylani Wajdani.

عالم همه درد است و دوا هے خواهد — وزخوان کرم برگ و نواسے خواهد

کس بے حاجت نمیتواند بودن — دردیش غذا و شة اشتها هے خواهد

(سحابی)

Marfat.com

Marfat.com

پڑھنے والوں کے نام

میجر (ر) فضل الرحمٰن قریشی

کتاب کے مصنف جناب حمید الدین حمیدؔ ایک باصلاحیت صاحبِ علم و دانش ہونے کے باعث اپنے وقت میں ان کا حلقۂ احباب علامہ اقبال علیہ رحمۃ سمیت کئی دیگر علما و شعراء پر محیط تھا۔ ان کی کئی تصانیف اچانک نذرِ آتش ہو گئیں جب کہ ان کے بڑے فرزند (میرے والد) نے ان کے چند قلمی نسخے سنبھال لئے جو کہ تقسیمِ ہند ۱۹۴۷ء کے باعث سوائے اس کے وہ کتب بھی تخریب کاروں کے ناجائز سلوک کا شکار ہو گئیں۔

مصنف کا پوتا ہونے کے باعث فدوی کو کافی کاوشوں سے حمید صاحب (میرے دادا مرحوم) کا یہ قلمی نسخہ دستیاب ہو سکا جس کی **بعینہ** نقل موجودہ شکل میں پیشِ خدمت ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی تا کہ اس کی اصلیت برقرار رہے اور پڑھنے والے نہ صرف مصنف کے ذوق اور قدیم حسنِ تحریر کے معترف ہوں بلکہ خوشنمائی تحریر اور اندازِ بیاں سے بھی شناسا ہو کر لطف اندوز ہوں اور اس کی اہمیت کا اندازہ لگائیں کیوں کہ ایسے نادر تحفے بمشکل ہاتھ لگتے ہیں جس میں زندگی بطرز اسلامی تعلیمات گذارنے کا بیان ہو اور ایک باشعور انسان اس پر عمل کر کے اپنی دین و دنیا دونوں سنوار سکے اور دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بن سکے۔ اسی کتاب کا سلیس اردو کمپوزیشن میں نسخہ شائع ہونے والا ہے جو کہ انشاء اللہ جلد دستیاب ہو جائے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

مندرجات

	بیان	صفحہ
۱۔	تمہید	ابتدا
۲۔	اِسلام کیا ہے؟	۱
۳۔	توحید کی اہمیت	۱۷
۴۔	انبیاء کی شخصیت	۳۳
۵۔	نظامِ عالم اور اسلام	۵۰
۶۔	خصوصیاتِ اسلام	۶۹
۷۔	حُریتِ نفوس اور مساوات	۸۸
۸۔	حُریتِ نفوس اور مساوات کیلیئے خدا کی خاص احکام	۱۰۳
۹۔	وسائلِ عرفان اور قرآن	۱۲۱
۱۰۔	یورپ کی ترقی اور ایشیا کا انحطاط	۱۴۵
۱۱۔	فلسفۂ اسلام اور تفلسفِ قدیم	۱۶۶
۱۲۔	فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیان اور اسلام	۱۹۲
۱۳۔	قانون اخلاق اور اسلام	۲۱۸
۱۴۔	اِسلام کا نصب العین	۲۴۱
۱۵۔	احساسِ حقیقت	۲۵۸
۱۶۔	پیامِ ہوش	۲۷۵

Marfat.com

Marfat.com

بعز اسمہ

جآء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

الحیات بالاسلام

یعنی

اسلام کی تعلیمات حقہ ہوا وسکی علمی اخلاقی روحانی وتمدنی اغراض مقدسہ پر
بآیات قرآنی و براہین ربانی ایک محاکمہ

از خاکسار قاضی حمید الدین احمد حمید کوٹلوی سیالکوٹی

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچنان در عمل معدن و کان است کہ بود

۱۵ اگست ۱۳ء "ہانگ کانگ"

Qazi Hamuddin Ahmed

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

ما لذتِ این درد بدرمان نفروشیم
کفرِ سرِ زلفِ تو بایمان نفروشیم

خدا کے پاکیزہ نظامِ عالم کی ترتیب اور قدرت کی مستحسن آمیز تخلیق و ارتقا کا حسنِ ترکیب کچھ ایسے بے نظیر انداز و اسلوب پر واقع ہوا ہے کہ اوس مین جسقدر انہماک و استغراق کیا جای اوس خالقِ مطلق خداوند برتر کے پرشکوہ و وقار اور بے پایان جلال کی بے نقص و عیب نشانین علمی اور عقلی تجلیات کیصورت مین نمایان اور آشکارا ہونے لگتی ہین اور ایک سلیم القلب انسان پر یہ امر بدیہی طور پر منکشف اور مسلّم ثابت ہوتا ہے کہ فلکِ قدرت کی کوئی جنبش اور صنع کردگار کا کوئی کرشمہ بے لاگ صفائی ۔ درستی اور علم و حکمت کے بے انتہا اسرار، حقائق و معارف سے خالی نہین

یہ جنبانِ قدرت کی جمال اور اوس قادرِ مطلق محبوب لایزال کے جلال یکتائی کے شیداؤن نے اپنی چشمِ شوق سے جب اور جدہر دیکھا اونہین وہ ناممکن البیان اور دلستان ادائین نظر آئین جنکی نورانی لہرین ظلمیات کی خس و خاشاک کو بہا کر لیے جاتی ہین اور انسان گمانات کی اضطراب انگیز تموّج سے نکلکر ایمان و یقین کی اوس پُرصداقت اور محکم سطح تقع پر جا کھڑا ہوتا ہے جہان اوہام اور باطل خیالات کو دسترس نصیب نہین ہوتی اوسی جا ر و لطرف انوار ناتمناہی کی شعائین اور جان پرور تجلیاتِ جمال کی عقل افزا کرنین پہناے کائنات سے نکل نکل کر اپنے حقائق پسند دل پر گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور بے شک جو کچھ وہ دیکھتا ہے اوس دیکھنے کا لطف اوسکا مشتاق حقیقت قلب ہی جانتا ہے ایران کی

Marfat.com

ایک شایق معارف مگر غیر مشہور شاعر "عشرتی" نے کیا خوب لکھا ہے

در بزم وصال تو بہنگام تماشا — نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد
داماں نظر تنگ و گل حسن تو بسیار — گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

لاریب دست ازل نے اپنی عدیم المثال چابکدستیوں سے جس چیز کو بنایا ہے اوس میں اپنی کمال ارادت و محبت اور صنعت و حکمت کا اظہار کیا ہے یہاں تک کہ جگنوں اور مچھروں کی ناچیز ہستیاں بھی یدِ قدرت کے ایسے ہی حسن نظام و ترتیب اور دلبستگی سے بنائی گئی ہیں کہ اون کے ہر منفردہ مظاہرہ کو دیکھکر ایک ایماندار دل پر وجد انگیز کیفیتیں طاری ہو جاتی ہیں اور بے ساختہ زبان سے "فتبارک اللہ احسن الخالقین" کا ذوق انگیز کلمہ نکل جاتا ہے۔ "شکر بے خدائی را کہ تواند شمار کرد"

اوس صانع ازل نے اپنی بے بدل نظام آفرینش سے مخلوقات کی جسقدر اصناف و اقسام پیدا کرکے محبوبانہ دلربائیوں میں اضافے کئے ہیں اون کی ہر ادا دلکش اور ہر کیفیت وجد انگیز ہے لیکن تمام موجودات میں اوسکے کمالات نامتناہی کا بہترین مظہر اور اشرف نمونہ حضرت انسان ہیں اور انہیں ملحوظات سے تمام اصناف اناث میں فیضانِ قدرت نے اپنی خاص مصلحتوں سے ان کی صنف نازک کو اغراض فطرت کی تکمیلات کیلئے جن جن اوصاف و صفات کا مجسمہ بنایا ہے اگر اوسے پاک دلی نیک نفسی اور تجسس و تلاش کی خاص نگاہ غور سے سمجھا دیکھا جاے تو زمانہ ہستی بہت کچھ احترام و عزت اور قدر و منزلت کے لائق تسلیم کرنی پڑتی ہے اور بے شبہ دین برحق اسلام نے ایسا ہی کیا ہے

اگرچہ ہماری معاشرت کی موجودہ پرواز اور ہماری عام اخلاقی اور علمی زوال نے جہاں مردوں کو بد قسمتی سے ابتری اور ذلت کے ایک رنج دہ درجہ تک پہنچایا ہے اوسکا وبال عورتوں پر بھی پڑا ناممکن تھا کہ گروہ اناث ہماری اخلاقی معاشرتی علمی عقلی اور عملی تباہیوں کی ہولناک اثرات سے محفوظ رہ سکتا لیکن انسان خواہ کتنے ہی رنگ بدلے اور زمانہ خواہ کیسے ہی پلٹے کیوں نہ کھائے فطرت اور قدرت کی ناممکن التبدیل نظام و آئین میں کوئی تفریق و تغیر پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ زمانہ کی مختلف تبدیلیوں سے انسان کی علمی وسعتوں کیساتھ ساتھ قدرت الہی اپنے قواعد و آئین کو زیادہ نمایاں اور واضح کرتی رہتی ہے

پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت — آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

انسانی دماغ مختلف مشاہدات اور آثار و قرائن سے متاثر ہوکر اصول موضوعہ کی عوض مسلمات علمیہ اور معارفِ عقلیہ کے مشتاق و جویا ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ امتیازی صفت ایک فطری ودیعت ہے نہ کہ اختیاری اور وضعی؟ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمنے مذہب کی صحیح مفہومات اور اخلاق و علم کے شریف احساسات سے الگ ہوکر اپنا بہت کچھ کھو دیا اور ان خود فراموشیوں سے نہ صرف ہم خود

بدنام ہوئی بلکہ ہمنے ساتھ اپنے اپنی مذہب - ملک - دھرم اور اپنی انداز و اسلوب سبکو رسوا کیا اور یہ سب کچھ ہماری اپنی ہی شامت اعمال ہے کسیکا اس مین کچھ قصور نہین کما قال اللہ تعالیٰ ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ پ ۱۳ ع ۱

ترجمہ حصول برکات و انعامات کی جو حالت کسی قوم کو حاصل ہو وہ قوم جب تک اپنی ذاتی اہلیت قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدل دے خداوند اون کی نعمتوں اور حالتوں مین کسی قسم کی تبدیلی نہین کرتا اور جب خدا کسی قوم پر اوسکے عملوں کی پاداش مین کوئی مصیبت ڈالنی چاہے تو وہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی اور نہ اللہ کے سوا اونکا کوئی معاون و مددگار ہوتا ہے

عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے قرآن پاک کے اسی مفہوم کو اپنی خاص انداز بیان مین یون ادا کیا ہے

ہر چہ ہست از قامت ناساز وبی اندام ماست ورنہ تشریف تو بر بالائی کس کوتاہ نیست

بہرکیف "از ماست کہ بر ماست" ہم سردست قوم کی لطیف اور واجب الرحم ہستیون کے قابل اصلاح حالات و خیالات کیطرف سے قطع نظر کرکے "الحیات بالاسلام" کے مجمل عنوان سے اس پہلی جلد مین قوم کی عام حالت اور اسلام کی خاص تعلیم کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتے ہین اور اسی سلسلۂ بیان کی دوسری جلد مین "حیات المسلمات" پر کچھ علیحدہ طور پر تفصیل مزید لکھنے کا ارادہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

کشاد چشم جان شد جلوہ گاہی ہست و بود اینجا خوشا روزیکہ آمد نور پاکش در وجود اینجا

مہ و خورشید را ناز از نیاز جبہ سائی شد بذوقش دیدہ ام ہر ذرہ را سر در سجود اینجا

دنیا مین اسوقت کروڑون انسان ہین جو ایک ہی ترکیب و ترتیب اور انداز شکل و پیکر حمید کیساتھ اپنی فطری ودیعتون کی عام اعتبارات سے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کی بین شہادت ہین لیکن جب اون کی ہستیون کا اندرونی اور عمیق مطالعہ کرو تو ہر شخص اپنے خیالات مدرکات محسوسات اور طبعی رجحانات کی خصوصیتون کیساتھ ایک دوسرے سے مختلف اور الگ نظر آئیگا باین ہمہ جب پھر اون کی مشترک النفس فطری اغراض اور خواہشات کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ سب انسان اپنی جذبات و احساس کی علمی - اخلاقی - عملی اور تمدنی ضرورتون کی ملحوظات سے ایک ایسی واحد چیز کی تلاش مین لگے ہوئی ہین جو شاہ و گدا امیر و غریب حسین اور بدصورت غرضیکہ سب کے دلون مین برابر گدگدیان کر رہی ہے اور وہ کیا ہی ؟ اپنی بہتری بہبودی بڑائی خوشحالی اور امن و آرام کی زندگی کی پرجوش آرزو

کوئی غریب سے غریب اور بُرے سے بُرا انسان بھی اپنی بے عزتی رسوائی اور ذلت ہرگز گوارا نہین کرسکتا بُرائی اور بدنامی سے کوئی شخص منسوب ہونا پسند نہین کرتا یہ ہی اثر الہدی اوس خاص ودیعت شریفہ کا

Marfat.com

جو دراصل پاک ہی نہ برائی اور ذلت کیواسطے وہ پیدا ہوئی ہی اور نہ وہ برائی کی دلدادہ اور نہ اسے پسند کرتی ہے گنہگار اپنی جہالتوں سی گناہ کرتے ہیں خاطی اپنی نادانیوں سے صد ہا قسم کی خطائیں کرگذرتے ہیں جرائم پیشہ مردہ دل افراد طرح طرح کے ہولناک مظالم کر کے ابنائے جنس کی امن و آرام کو تہ و بالا کر دیتے ہیں لیکن جب پرسش اعمال کا وقت آتا ہی تو اقبال جرم سے عموماً اغماز کرنے لگتے ہیں لیکن اللہ کے سچے اور محکم آئین اعمال و جزا کی دار و گیر سے بچکر کوئی کہیں جا نہیں سکتا "ہر عمل اجری و ہر کردہ جزائی دارد"

قرآن پاک میں جہاں اللہ نے مختلف نبیوں رسولوں اور اونکی قوموں کے حالات بیان فرماتی ہوئی اعمال و افعال انسانی کی کیفیتیں ظاہر کی ہیں کفر اور اسلام شرک اور توحید حق کی خصوصیتوں کو مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہی وہاں اس امر کا خاص لحاظ رکھا ہی کہ انسان کسی قسم کی غلطی یا غلط فہمی میں پڑکر شرک و بطلان کی نجاست اور گمراہی و ضلالت کی آلودگی سے اپنی انسانی خلعت فاخرہ کو ناپاک و گندہ نہ کرلے چنانچہ ایک جگہ حضرت لقمان علیہ السلام کا واقع لیکر جو کلدانیوں یہودیوں یونانیوں اور نصرانیوں میں روایتاً بہ تصدیق احسن متواتر چلا آتا تھا یوں ہدایت کی گئی ہے

ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ و

من کفر فان اللہ غنی حمید ۵ پ ۲۱ ع ۱۰

اور ہمنے لقمان کو دانائی عنایت فرمائی (اور ارشاد کیا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شکر کرتا ہی تو اپنی ہی بھلے کیلیے کرتا ہی اور جسنے ناشکری اور کفر کیا (اوسکا وبال بھی اوسی کرنیوالے پر ہی) اللہ کی ذات بندوں کے شکر سے بے نیاز اور ہر حال میں سزاوار حمد و ثنا ہے

اسی ذکر کے سلسلہ بیان میں شرک کی تباہی بخش کیفیتوں زیر نظر لیتے ہوئی خدا پرستوں کو صراط مستقیم پر استوار رہنے کیواسطے خدای برحق کا ارشاد ہوتا ہے

واذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یٰبنیّ لا تشرک باللہ ان الشرک

لظلم عظیم ۵ پ ۲۱ ع ۱۰

(اور ایک وقت وہ بھی تھا) کہ لقمان نے اپنی بیٹے کو نصیحت کرتی ہوی کہا تھا کہ بیٹا کسیکو بھی اللہ کا شریک نہ ٹہرانا اس میں شک نہیں کہ شرک بڑی ہی ظلم کی بات ہی

اس میں کچہ شک نہیں کہ قتل و غارت چوری زنا فریب دغا کیادی میخواری ربا اور مردم آزاری یہ سب افعال مظالم کبیرہ ہیں لیکن شرک اپنی مستور ذلتوں اور تباہیوں سی جس قسم کا ظلم عظیم بلکہ ظلم اعظم ہی اگر انسان اوسکی جہالت آفرین کیفیتوں اور دنائت انگیز حالتوں کو بہ تائید ایزدی سمجھ لے تو بے شبہ اوسی کوئی فعل کرسے بڑھکر برا اور مذموم نظر نہ آئیگا کیونکہ باقی یہ تمام گناہ جنکی تفصیل ابہا اوپر لکھی گئی ہی انسان کی شرک ورزیوں

Marfat.com

اور شرکانہ حالتوں ہی سے پیدا ہوکر ان کو خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بناتے ہیں

ایک فاسق فاجر زانی - چور رہزن مکار ریاکار خود پسند سرکش مغرور کو بھی باعتبار حقیقت

اسی وجہ سے دور از اسلام سمجھا جائیگا کہ اوسنے اپنی نفسانی خواہشات کو معبود بنا لیا ہے حریص اور طامع خودغرض

مطلب پرست بندۂ حرص و ہوا افراد بھی اسی لیئے دین برحق کی صداقتوں اور اللہ کی رحمتوں سے بہرہ

محروم رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ذات اور خدا کے بیش بہا لطیف الفضل کو اپنی لاتعداد کوراہ خواہشوں اور

جاہلانہ تمناؤں سے بے ثبات و حادث چیزوں کی محبت سے پُر کر دیا ہے اور راستہ کو ایسا دشوار گذار بنا لیا

ہے کہ انہیں ہر قدم پر ٹھوکر لگتی ہے گرتے ہیں اٹھتے ہیں چلتے ہیں لیکن پھر گر پڑتے ہیں لیکن اپنی غافلانہ طرز ماند

بود اور شرکانہ زندگی کے وبالوں کو ذرا نہیں سمجھتے بدی پر بدی اور گناہ پر گناہ اونسے سرزد ہوتا ہے

مگر اُون کی روح بیدار نہیں ہوتی اخلاق متبذل خیالات گندی جذبات بُری اور افعال و اعمال نہایت

غافلانہ ہیں لیکن اونہیں مکافات عمل و کردار کا ذرا احساس نہیں ہوتا ہولناک مظالم اور اپنی ہی بھائیوں

کی حق تلفیاں کرکے یہی خیال کرتے ہیں کہ ہمسے کوئی فعل خلاف اسلام صادر نہیں ہوا مگر یہی وہ حالت جسکی

نسبت خدا کی پاک کتاب قرآن میں یہ ارشاد مقدس سنایا گیا ہے

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولٰئک ھم الخاسرون ۵

یہ امر چنداں محتاج بیان نہیں کہ صابئین - یہود - نصاریٰ اور مجوس یا دوسری اصنام پرست اور غیر اللہ

اربابًا من دون اللہ کو سمجھنے والی قوموں کے ہوتے مسلمانوں کے ظہور کا باعث کیا تھا ؟ یا زبور

توریت اور انجیل کے ہوتے حقیقتًا قرآن پاک کی نزول کی ضرورت کیا تھی ؟ کفار عرب یہودی عیسائی

صابئی - اور مجوس ذات برحق خدا کی آخر قایل تو تھے ہی خدا کی ہستی ایسی نامعلوم نہ تھی کہ خداوند

مطلق کو کوئی جانتا ہی نہ تھا اہل کتاب اقوام کا وجود شاہد ہے کہ اللہ اُون قوموں کو بھی معلوم تھا اور یہی جن

کی غافلانہ اور جاہلانہ زندگی کی حالتوں کو دیکھکر غیرت الٰہی نے اپنی نامتناہی کمالات حقایق علمیہ کو

ظاہر کرنے کیواسطے بحر صداقت میں دوسرا تموج پیدا کیا اور منبع اعظم پیغمبر عربؐ کا ظہور ہوا

لیکن تھوڑی سی غور و فکر کے بعد یہ راز ایک ذی ہوش اور صاحب فہم شخص پر آشکارا ہوجاتا ہے کہ

اُون تمام قوموں نے جو ظہور اسلام کیوقت موجود تھیں اور تا حال ہیں ہیں احساس الٰہی رکھتے ہوئے خدا کی

ذات واحد کیساتھ انسانوں رسولوں اور پیغمبروں کو فوق الفطرت انسان سمجھکر شریک الوہیت کر لیا

تھا یہاں تک کہ مذہبی مقتداؤں عالموں اور شیخوں کا رتبہ نبیوں کے برابر کر دیا تھا اسکا یہ نتیجہ ہوا

کہ رفتہ رفتہ وہ ہزارہا اوہام اور باطل خیالات کی پابند ہوتے چلے گئے خدا کی ضابطوں قاعدوں اور

اوسکے اٹل قوانین و اسباب کو بھولتے بھلاتے اتنے غلط اندیش اور بادر ہوا ہو گئے کہ اپنی فطرت

Marfat.com

شریف و مقاصد عالیہ کو (جو روحانی عملی برکات علمی اور تمدنی ترقیات کی صورت میں انسان کی اشرف
خلقت کیا تھا خاص کئے گئے ہیں) سمجھنے سے ہی معذور و قاصر تھے" علم و عقل سے الگ یا بے نیاز ہو کر دنیا
میں کوئی قوم اپنی ہستی قائم نہیں رکھ سکتی اور اللہ کے قائم کردہ نظام و آئین اور سلسلۂ اسباب و آثار کو
توڑ کر کسی ملک کے باشندے کامیابیوں خوشحالیوں اور آسمانی برکتوں کا منہ نہیں دیکھ سکتے اسلئے
ترک و جاہلیت کو باعث ہلاکت کہا گیا اور اللہ کی ذات واحد کی شناخت اور اوسکے ضوابط و آئین کی
عاقلانہ فہمید کو موجب نجات و فلاح صراط مستقیم اور اسلام فرمایا گیا
فی الحقیقت یہ ہی یوں ہی کہ غیر اللہ کسی آسمانی یا زمینی مخلوق اور چیز کو معبود و مسجود بنانے
سے انسان اپنی شرافتوں کو قائم رکھکر زندگی کی سچی کامیابیوں اور علم و عقل کی قابل فخر برکتوں کے کسی
فائق درجۂ اقتدار پر ہرگز پہنچ نہیں سکتا اسی لئے دین برحق اسلام نے توحید مطلق کی عقل افزا اند ا
بلند کی راہبوں اور احباروں کی مغرورانہ ستائش پسندیوں کا طلسم توڑا ہر انسان کو براہ راست
عملی زندگی کی برکتوں سے خود آسمانی برکات حاصل کرنے کا اہل بنایا اور خدا اور انسان کے مابین
جیسے مفروضات مقدس راہبوں اور احباروں یا کاہنوں نے حائل کر رکھے تھے سبکو اٹھا کر ایک
طرف پھینکا اور راستہ صاف کر دیا پاپائے روم نے اپنی عقیدتمند قوم کی خود فراموشیوں سے فائدہ
اوٹھا کر اپنی تقدیس اور الوہیت کا جو دلفریب برزخ قائم کر رکھا تھا اوسے ہی مقدس اسلام
نے ہر انسان کی فطری حریتوں اور شرافتوں کا خیال زیر نظر رکھتے ہوئے بڑی حقارت سے دیکھا اور
خدائے برتر معبود برحق کا یہ علم آموز اور دانش افزا پیغام سنایا

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن
تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○

ای اہل کتاب (یہودیو اور نصرانیوں) آؤ اوس کلمۂ حق کیطرف رجوع کرو جو ہماری اور تمہارے
درمیان یکساں طور پر ماننے کے قابل ہے یعنے خدا کے سوا ہم کسیکی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو بھی
اللہ کا شریک نہ ٹھرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسیکو اپنا مالک و پالنہار نہ سمجھے اور اگر تم لوگ ایسی
سیدھی اور سچی بات سے ہی منہ پھیرو تو (تم جانو) مگر اس بات کے گواہ رہو کہ ہم مسلمان ایک
خدائے واحد و برتر کو مانتے ہیں (یعنے ہم کسی قسم کے شرک و جہل کو پسند نہیں کرتے)
اسلام کا خاص نصب العین منشائے الٰہی کے مطابق چونکہ یہ تھا کہ انسان اپنی فطرت شریف کی اغراض کو پوری

Marfat.com

آزادی فراخدلی اور عالی ہمتی سے تکمیل کے درجہ تک پہنچا سکے اور اپنی شریف واشرف ہستی کی ودیعتوں اور فضیلتوں کو پتھروں ستاروں اوتاروں اور مختلف انسانوں کے سامنے جھک جھک کر تباہ و پامال نہ کرے بلکہ مردانہ وار اللہ کی ذات واحد پر کامل بھروسہ رکھکر اپنی مشکلات زندگی کو علمی عملی اور تمدنی کوششوں سے خود حل کرتا ہوا اوس منتہائے کمال و شرف پر پہنچے جو عالم ملکوت سے بھی کئی ہاتھ بلند ہے لہذا دین برحق نے اپنی ہمت افزا تعلیم سے گویا مُردوں کو زندگی بخشی اور دنیا بھر کی قوموں پر شرک و ضلالت نے جو جمود مسلط کر رکھا تھا اوسے اٹھا کر پارہ پارہ کر دیا ان قوموں کے بے حس شدہ اعضا کو متحرک کیا اور یورپ کو بھی اپنی بے لاگ صداقتوں سے وہ کچھ دیا جو وہ پوپ کے مقدس طلسم تقدیس میں رہ کر قیامت تک بھی نہ پا سکتا

مگر آج علمبرداران اسلام کی پامالیان اور اوسکے صلہ رانوں کی خود نمائیاں ایک حساس اور اسلام کی شوکت آفرینیوں کو سمجھنے والے شخص کیواسطے بیحد حزن و ملال کا موجب ہیں تمام دنیائے اسلام پر جس قسم کی بعید از عقل خود فراموشی اور ناتوانی طاری ہے اور مسلمان جن عملی سستیوں اخلاقی تباہیوں اور علمی کوتاہیوں میں پڑ کر نجات و فردوس کے دل خوش کن خواب دیکھ رہے ہیں اور اپنی ذلتوں کو شان رحمت قرار دیکر کامیابی کیلیے آسمان کیطرف منہ کرکے بچوں کیطرح فریاد و شیون کرنا غائت اسلام سمجھتے ہیں یہ ساری حالتیں تبدریج دور از اسلام ہونے اور قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کو بھلا دینے سے پیدا ہو گئی ہیں جنہیں ایک باعزت اور خدا پرست مسلمان کبھی گوارا نہیں کر سکتا رونا اور واویلا کرنا مسلمانوں کا کام نہیں

اسلام نے تو اپنی شاندار اور شجاعت آفرین عقیدہ توحید سے تمام کمزوریوں اور ناتوانیوں کو دور کرکے انسانی دلوں میں ہمت و استقلال کے اوس ڈائنامیٹ کو بھرا تھا جسے اللہ اکبر کے برقی فلیتہ کی آتش افشانی سے کام میں لیکر انسان اپنی تمام پریشان کن تکالیف و مصائب کو پارہ پارہ کر دے توحید پرستوں نے انتہائی مایوسی اور پریشانی کیوقت بھی استقلال و ہمت اور مردانہ جدوجہد کی تگ و دو جاری رکھکر دیکھنے والوں کو اسلام کی لازوال صداقتوں کے جوہر دکھائے ہیں اور اپنی مشکلات حیات کو اللہ کی ذات کے کامل بھروسہ پر عاقلانہ کوششوں سے آسانیوں اور کامیابیوں کی صورتوں میں بدل دیا ہے بیشک غیر اللہ تمام عارضی سہاروں کو چھوڑ کر اللہ کی پاک و برتر ہستی سے پیوستہ ہو نیکے بعد انسان ایسی ہی شجاعتوں ہمتوں اولوالعزمیوں اور برکتوں کا وارث ہو سکتا ہے

لیکن مسلمان آج قضاو قدر اور قسمت و تقدیر کے سہارے لیکر اپنی غفلتوں کی پرورش اور سستیوں کی نازبرداریاں کر رہے ہیں یہ چیزیں اوسوقت بھی تھیں جبکہ مٹھی بھر مسلمان ہزاروں بلکہ لاکھوں مخالفوں کی صفیں چیرتے ہوئے بجلی کیطرح اون میں سے مظفر و منصور گذر جاتے تھے یہی توکل و قناعت اوس عہد سعید میں بھی تھی جبکہ اہل اسلام نے کھجور کے پتوں کی جھونپڑیوں اور سفری خیموں سے نکل نکل کر کسرای و قیصر کے دیوانوں پر

Marfat.com

جھنڈے گاڑے اور اون میں ہر کمال فن اور علم و ہنر کے مالکان نکتہ رس پیدا ہوکر صدہا اسرار قدرت کی گتھیاں کھولکر جلال توحید کو نمایاں کرگئے بیکاروں کو کام میں اور بے ٹھکانوں کو ٹھکانے سے لگاگئے اللہ اللہ کیا انقلاب اور کیسی معکوس حالت ہوئی ہے کہ اب قوم علمی ترقیوں اور بقائے حیات کی کوششوں سے بدکتی ہے

زندگی کو کامیاب بنانے کی آرزوئیں یا کامیاب و مسرور زندگی کی تمنائیں ایسی چیزیں ہیں کہ انکا اثر و احساس انسانوں سے گذرکر حیوانات و بہائم اور مور و ملخ تک پایا جاتا ہے شہد کی مکھیاں اور دانہ دنکا چننے والی چینٹے اور چینٹیاں ایک لگاتار مصروفیت میں مصروف سے نظر آتی ہیں یہاں تک کہ جھینگے اور مچھر بلکہ تمام حشرات الارض رینگنے اور پھدکنے والی جاندار زندگی کے اسی قانون ازل میں جکڑے ہوے ہیں کہ وہ تا قدیر بلا کر ہر ممکن کوشش سے اپنی نوعیت آفرینش اور فطرت کے مطابق اون چیزوں کو مہیا کریں اور اون اسباب کی تلاش میں لگے رہیں جو اون کے بقائے جسم و جان اور امن روح و روان کیواسطے کافی ہوسکتے ہیں لیکن ہم مسلمان خداوند واحد کی تمام ارضی اور سماوی برکات کو حاصل کرنیکے قابل ہوتے ہوے آج اس فلسفہ عجیب اور دھندا بجھونا بنائے نظام عالم کی کیفیتوں کو بھلائے مدہوش و ست ہوکر بیٹھے ہیں کہ وہ خدا خود بخود سب کام کریگا افسوس ہمنے اپنی ہستی کے مقاصد اور فطرت کے فرائض کو یاد رکھنے میں کیسی بے نیازیوں اور غلط خیالیوں سے کام لیا ہے اور اتنی سختیاں جھیلنے پر بھی کام کرنا یا مسلمان بننا کفر سمجھتے ہیں

کھوئی گئے ہیں دی کے تیا اک جہان کو ہم — اپنی خبر کو جائیں الٰہی کہاں کو ہم

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قوم باخبر ارباب بصیرت سے خالی نہیں خدا کا شکر ہے کہ اسوقت بھی ہم میں بڑے بڑے باخدا حق شناس اور صاحبان بصیرت و فہم موجود ہیں دنیا نیک بندوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی لیکن یہ امر بھی مسلّم ہے کہ گنتی کے چند افراد کی شخصیتوں سے خواہ وہ کتنے ہی اہم اور بزرگ و محترم کیوں نہ ہوں کوئی قوم قوم نہیں بن سکتی کسی جماعت یا گروہ میں جس قسم عالم و جاہل افراد کا عنصر غالب ہو وہ گروہ اپنہیں لوگوں کی اچھی بری عملی حالتوں کے مطابق بدنام یا نیکنام ہوتا ہے دنیا میں قوموں کی انفرادی ہستیوں کی اپنہیں حالتوں کی کیفیات کے لحاظ سے حق سبحانہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ ارشاد برحق سنایا ہے

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون ○ والذین کذبوا
بایٰتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون ○ پ ۹ ع ۱۲

اور ہمنے دنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جو حق بات کی ہدایت اور اوسیکے مطابق معاملات میں انصاف و عدل بھی کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری ظاہر نشانیوں آیتوں اور قاعدوں کی پابندیوں کو جھٹلایا ہم اونہیں آہستہ آہستہ ایسے طریقہ سے کہ اونہیں خبر بھی نہ ہوگی جہنم کیطرف گھسیٹ کر لیے جاینگے۔

Marfat.com

اس مین کچھ شک نہین کہ مسلمان بڑی دلفریب اور غیر محسوس طریقون سے شاہ راہ اسلام سے کھسکتے ہوئے عجائب پرستیون کی پر خار وادیون مین پہنچے ہین اور اون کا یہ تدریجی انحطاط و زوال نامعلوم طریقون کیساتھ قریباً پانچوین صدی ہجری سے شروع ہوا ہے اور وہ عرصۂ دراز سے ایسے جمود و خمود مین زندگی گذارتے چلے آرہے ہین جو انکی طبیعت ثانیہ بلکہ ایک سرشتی اور جبلی خاصہ بن چکا ہے

جن لوگون نے اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کی ہے انہین یاد ہوگا کہ توحید پرستون کی معروف عمل و کار اور بابرکت جماعت مین علمی عقلی عملی اور تمدنی ترقیات کیطرف سے بے نیازیان پیدا کرانے کیلئے نیک نفس صلحائے اسلام کے خلاف بعض ناحق شناسون نے اپنی فضیلتین اور فوق الفطرت شانین قائم کرنیکے ابلہانہ بلکہ مشرکانہ خیال سے کیسی کیسی عجیب اور قابل نفرت تدبیرین کی ہین جنکے باطنی اثرات قوم مین عقیدت و ارادت کی نہایت دل آویز صورتون مین اب تک بدستور موجود ہین "فرقہ باطنیہ" ملاحدہ قرامطہ کے بیباک اور ناخدا ترس بانی "حسن بن صباح" نے قوم کو راہ چلتے خواہ مخواہ کی ایک ایسی مذہبی ٹھوکر لگائی کہ مسلمانون کے باصفا دل اپنے مرکز ثقل سے کھسک گئے اوسکے پیدا کردہ جان باز مریدون یا فدائیون کی سربازانہ عقیدتمندیان خلفائے بنی فاطمین کی اسلامی بد اعتقادیان حجاج بن یوسف کی سینہ زوریان ایسی چیزین نہ تھین کہ جن سے مسلمانون کی اعتقادی پریشانیون بدعملی سستیون اور اخلاقی پستیون کا کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہوتا چنانچہ وہ سب کچھ ہوا ہے وجہ ہے کہ افراد قوم کی ایک کثیر تعداد اب تک ایسی موجود ہے جو محض اپنی قائم کردہ ارادت و عقیدت کی بنا پر مبصرین قوم کی پرشور چیخ پکار اور اپنے سچے ہمدردون کی المناک آوازین سننے یا اپنی کوتاہیون اور عملی و عقلی پستیون کو معلوم کرنے سے درماندہ اور قاصر ہے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے   اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تناسخ "جو فلسفۂ ویدانت کا بنیادی اصول اور ہند و عمران وطن کے نکتہ نظر سے روحانیات کا اصولی کرشمہ ہے ہم اسکی بابت کچھ علیحدہ طور پر لکھنا چاہتے ہین اور روحانیات کی خصوصیتون سے یہ مبحث بڑا معرکۃ الآرا مبحث ہے مگر اسلام نے اوسے جن مخرب عقل اثرات کے سبب قابل التفات نہین سمجھا اگر اونہین بسکون خاطر اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو عقل سلیم اس عقیدہ کو داخل عقائد کرنے سے متنفر ہوتی ہے کیونکہ اسکے ماننے سے ہزارہا روحانی الجھنین دماغی اور قلبی پریشانیان اعتقادی اور اقتصادی بدنظمیان پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر حسب ضرورت ضمنی طور پر ہمنے اس کتاب مین بھی کچھ کیا ہے لیکن بڑی حیرت انگیز اور قابل افسوس بات ہے کہ اسلام مین بعض بزرگون نے بھی خاصکر اصفیا نے اسکے اثرات سے دماغ کو محفوظ نہین رکھا "حسن بن صباح" کے جانباز اور سرفروش فدائی تو اسی عقیدہ تناسخ کے آفریدہ تھے جو اپنے ہادی عجیب کے ادنی اشارہ پر مرنے

Marfat.com

یا اس پیکر خاکی کو تیاگ دینا ایک معمولی بات سمجھتے تھے خودکشی اگرچہ آج قانوناً اور مسلمانوں کیلئے ایک اخلاقی اور مذہبی جرم ہے لیکن پرانی یونانی اور رومی اسی تناسخ ہی کی جان پروریوں سے اپنی عزیز جانیں دیوتاؤں کی سامنے بھینٹ چڑھانے میں دلیرانہ اس فعل کو باعث نجات وغیرہ خیال کرتے تھے ہندوستان میں ہندو عورتوں کا ستی ہونا یعنے جیتے جی خاوندوں کی لاشوں کیساتھ جل مرنا اسی عقیدہ تناسخ کا تہذیب کش اور اخلاق سوز ہیولا تھا جسے گورنمنٹ نے حکماً اور قانوناً بند کیا ہے لیکن قطع نظر ازیں ہم جب اسلامی روحانیات کی موجودہ دفتر کے ترتیب دینے والے بزرگوں کی تعلیمات پر گہری نگاہ ڈالتے ہیں تو مسئلہ وحدت الوجود کی بلورین دیوار اونہوں نے بھی گویا اسی اصول یا حلول ارواح کے پیچیدہ فلسفہ پر رکھی اسلام کی صاف اور سیدھی سادی تعلیم کی بنا پر وہ اس عقیدہ کی علانیہ اشاعت اور تلقین و تعلیم نہ کر سکتے تھے مگر اون کے کلام و بیان سے اونکا مافی الضمیر چھپ نہ سکا حکیم سنائی جیسا عالم الہیات شمس الدین تبریزی علیہ الرحمۃ جیسا صوفی مولانا جلال الدین رومی جیسا متبحر جنکی مثنوی کو اب تک "قرآن پہلوی" کہا جاتا ہے سب نے اثرات تناسخ کی جھلکیں محسوس کئے اور اپنے کلام میں جلی یا خفی طریقوں سے محض انہیں خیالات کی باعث ہزارہا دقیقیں اور الجھنیں روحانیات میں پیدا کر گئے مگر مسلمان اگر بالاتفاق صرف اللہ کی دی ہوئی کتاب پاک کی صاف و صریح ہدایات پر کاربند رہنا اپنا شعار قومی قایم رکھتے تو اونکا ادبی اور علمی ذخیرہ آج اوہام و مفروضات کا دفتر بے معنی بنا ہوا ہرگز نظر نہ آتا اور اونکی روحوں پر مکتی یا محض نجات حاصل کرنے کا روغن و زنگ کبھی نہ چڑھتا کیونکہ اسلام کا نصب العین صرف نجات یا مکتی اور نروانا حاصل کرا دینا نہ تھا بلکہ اوسکی شاندار اغراض منشائے الٰہی عین مطابق فطرت یہ تھیں کہ انسان کی تمام ظاہری اور باطنی قوتیں پوری آزادیوں کیساتھ علمی عقلی ادراکی۔ عملی۔ اخلاقی۔ روحانی اور تمدنی گرہ کشائیاں کرتی ہوئیں نہایت میانہ روی اور اعتدال سے اوس شگفتگی کو حاصل کریں جو فرشتوں کو بھی نصیب نہیں ہے جسکو سمجھتے ہوئے آفرینش آدم کیوقت عاجزانہ طریقہ سے خود فرشتوں ہی نے یہ کہکر اپنا عجز ظاہر کیا تھا

قالو سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم ۝

یعنے فرشتے بولے (اے خداوند) تو پاک ذات ہے ہمکو تو جتنا تونے بتایا ہے یعنے ہمکو تونے آفرینش کی جس نوعیت اور فطرت کی جس حد پر رکھا ہے اوس سے آگے ہم بڑھ نہیں سکتے اور اوسکے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں بیشک تو ہی اپنی مصلحتوں کو پہچانے اور جانے والا ہے

الغرض فرشتوں کی اس انکسار و عجز اور لاعلمی کے اعتراف پر انہیں بارگاہ ایزدی سے حکم ہوا کہ چونکہ آدم میں ہمنے کائنات کی موجودات اور سب سے اشکارا و پنہاں چیزوں کو معلوم کر لینے کی قابلیت کا جوہر رکھدیا ہے اور ہم اوسی کو اپنا نائب بنانا چاہتے ہیں کہ وہ تمسے فائق ہے اور اوسنے دنیا میں بڑی بڑی علمی عقلی ادراکی حسی اور تمدنی خدمات

Marfat.com

کو انجام دینا ہی لہذا ای فرشتو تم اپنی فخر و مباہات کا خیال چھوڑ کر ہماری حاکم یعنی آدم کے سامنے سجدہ کرو کہ ہماری ارضی اور سماوی برکتوں جسمانی اور روحانی سعادتوں کی وراثت انسان ہی کو زیبا ہوگی

یہاں مسلمانوں کی سمجھنے کیلئے دو باتیں بڑی اہم اور قابل لحاظ ہیں ایک تو یہ کہ اسلام نے اپنی پاکیزہ تعلیمات سے انسان کو انسان بنانیکا اصول ملحوظ رکھا اور واقعی انسان کی تمام فضیلتیں اور بزرگیاں بھی اسی میں ہیں کہ وہ انسانیت کی ترافتوں کو سمجھکر صحیح معنوں کا انسان بنے مگر روحانیات کی پیدا شدہ غلط فہمیوں سے مسلمان بھی دوسری قوموں کیطرح ملکت ہو کر فرشتوں میں شامل ہو جانیکو اپنی منتہای حیات قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ نے انسان کو مسجود ملائیک بنایا ہے نہ فرشتوں کو مسجود انسان

دوسرا یہ کہ فلسفہ قدیم کی تاریخی عقیدت سے جس جس قسم کی روحانی مغالطہ انگیزیاں اور شرک آفرینیاں ظہور اسلام کیوقت یونانیوں رومیوں یہودیوں اور عیسائیوں میں پیدا ہو چکی تھیں انہیں بڑی بڑی راہبان و احبار بھی ہرگز سمجھ نہ سکتے تھے کیونکہ وہ اپنی تقدیس بے معنی کے طلسموں میں پھنسے ہوئے تھے عزیز اور مسیح کی شان الوہیت قائم رکھنے سے اون کی بھی خوب خوب قدم بوسیاں ہوتی تھیں لہذا وہ لوگ اون روحانی مغالطوں کو سمجھنے سے قدرتاً معذور ہی رہنے کی مستحق تھے لیکن اونکو اوسی بے غرض محسن خلق ہادی اور سچے منجی نے سمجھایا جسکا مقدس و محترم نام محمد ہے اوس رسول برحق کو جب بعض احبار یہود نے پوچھا کہ روح کیا ہے تو اسکو ارشاد ہوتا ہے کہ ای محمد قل الروح من امر ربی یعنی ای سرور عالم رسول محمد ان پوچھنے والوں کو کہدو کہ روح ایک میری خدائی برحق کا امر ہے تاکہ آئندہ روحانیات کی الجھنوں کا سد باب رہے اور کم از کم اس کتاب پاک قرآن کے حامل روحانی مغالطوں سے بچکر ہمیشہ صراط مستقیم پر چل سکیں لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا

اور مسلمانوں کی اس قصور فہم کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ وہ کتاب اللہ کی سچی تعلیمات کی فیض معنی سے بے نیاز ہو کر لوگوں کی فرض کردہ ذاتی آرای پر بھروسہ کر کے بیٹھ گئے قوم میں بربنائی عقیدت غالب حصہ اون افراد کا پیدا ہوتا گیا جنہوں نے روح کی امر رب ہونی پر یقین نہ کر کے روح کی نسبت زیادہ معلومات بہم پہنچانیکی بیہود کوششیں کیں اور ہزارہا طرحکی تصویریاں قائم کر دیں حالانکہ باعتبار نتائج روحانیات کی اوس تمام دفتر کو جو مسلمانوں میں اب خاص طور پر موجود ہے دیکھہ جاؤ تو اون تمام مکاشفات کا علمی نتیجہ اس کے اور کچھہ نہ ملیگا کہ روح ایک امر رب ہے اور اوسکی حقیقت کو کوئی بھی الروح من امر ربی سے زیادہ معلوم نہیں کر سکا

بہرکیف واقعی مسلمان بوجوہ چند در چند روحانیات کی فلسفہ قدیم کی پرانی اثر اندازیوں سے متاثر ہو کر بعد میں اسلامی تعلیمات سے عام طور پر بے خبر رہنے کی باعث دین برحق اسلام کی اعتدال آموز

تعلیم کو نہ سمجھکر قرآن پاک کی اوس قائم کردہ صراط المستقیم پر قائم نہ رہ سکے جسکے لیے اونہیں دن مین پانچوقت یہ الفاظ پڑھنے اور اوس راہ راست کو یاد رکھنے کی ہدایت ہوئی تھی

اهدنا الصراط المستقیم ہ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ہ

رهبانیت اور ترک و تجرید کے غلط خیالات کا جسقدر استیصال قرآن پاک نے کیا ہی کسی دوسری آسمانی کتاب مین اوسکی مثال کم نظر آیگی کیونکہ قرآن پاک ایک مکمل شریعت اور مطالبات فطرت کی تکمیل کے لیے پوری سامان لیکر اپنی سے پہلے کی نازل شدہ آسمانی کتابون کے بہترین نعم البدل کیصورت مین نازل ہوا مگر شان الہی تھی کیا نہین جاتا کہ علمی غفلتون اور عقلی کوتاہیون کی سبب وہی پرانی قومون کے غلط معتقدات و مفروضات رفتہ رفتہ مسلمانون مین بہی مسلمات علمیہ کی جگہ لیتے چلے گئے آخر وہ دن آئے کہ قوم کے لائق افراد اور محترم گروہ علما و عرفا کی ذی ہوش انسانون الہیات کی دانا اوستادون فلسفہ و حکمت کی واجب الاحترام پروفیسرون اور حقائق قرآنیہ کے پاک باطن عالمون کی مقدس ہمدین دریوزہ گرون تن آسانون اور خاندانی فضیلتون کی نادان غزل خوانون کی ہاتھون مین جا پڑین اور توحید پرستون کی محترم جماعت ساری کی ساری مساوات حقوق کی اوس بابرکت درجہ سے تخت زیر و زبر ہوگئی جیسے ایک مصلح اعظم اور منجی معظم رسول عرب و عجم نے یہودیون اور عیسائیون کی مرتاض جوگیون اور راہبون کی ہاتھون سے نکالکر ان کے فطری اقتدار شرافت کو ملحوظ رکھتے ہوے بمنشائے الہی دوبارہ قائم کیا تھا۔

منصور بن حلاج کا نعرہ اناالحق اور بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نعرہ سبحانی ما اعظم شانی مدارج روحانی کا خواہ بلند سے بلند مقام سمجہ لیا جای لیکن اگر قرآن پاک کی تعلیمی خصوصیتون اور آنحضرت (روحی فداہ) کی دانش آموزیون کو پیش نظر رکہا جای تو معارف و حقائق کے اونچ سے اونچ درجہ پر پہنچکر بہی ایک مسلمان یہی کہنے پر مجبور ہوگا کہ "ماعرفناک حق معرفتک" اور یہ وہ صدا ہی جو جلال کبریائی کی نامتناہی اور لامحدود وسعتون کو دیکھتے ہوئے اوس ہادی برحق رسول محترم کی زبان فیض ترجمان سے باوجود شرف نبوت و رسالت کے نکلی تھی اب جو لوگ قال اللہ اور قال الرسول کو چھوڑکر منصور اور بایزید کے ملفوظات ہی کے پڑھنے اور سننے کو غایت دینداری سمجھتے ہون وہ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ کس نبی کے شریعت کے پیرو اور کونسے رسول کی ہدایات کی عامل و حامل ہیں خواجہ حافظ علیہ الرحمتہ نے ایسی اعتقادی بے اعتدالی اور ماؤشما کی قالی کیفیتون کو دیکھکر اور ماعرفناک حق معرفتک کی مقابلہ مین اناالحق کی صدا کو خلاف اسلام سمجھتے ہوئے کیا خوب کہا ہے

در کیش جان فروشان فضل و ہنر نزیبد | کاینجا حسب نگنجد وینجا نسب نباشد

Marfat.com

در محفلیکہ خورشید اندر شمار ذرّہ ایست　　خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد

خواجہ حافظ نے یہ شعر کسقدر بلیغ اور اقتدار رسالت کو دیکھتے ہوئے جلال توحید اور عظمت کبریائی کو عین مطابق اسلام قابل لحاظ سمجھکر لکہا ہی کہ اوس حیّ القیوم خدائی برتر خالق الارض والسموات معبود واحد کی بزم جلال و جمال مین جہان حقائق و عرفان کا آفتاب یعنے رسول مقبول بہی خود کو ایک ذرّہ کی مقدار سمجہا ہی اوس مجلس حقیقت مین اپنی بڑائیون کی لا فین مارنا فضیلتون کے راگ الاپنا سراسر نادانی اور خدا اور رسول کی بے حرمتی ہی افسوس ہی کہ دنیائے اسلام مین ایسا باہوش حافظ قرآن ہی پیدا ہوا جو جلال توحید اور آداب رسالت کو اپنے خاص انداز بیان کیساتھ تغزّل کے رنگ مین لکہا

مذکور الصدر گذارشون کی بنا پر بعض کوتہ فہم افراد ملّت ممکن ہی ہمین ناشناس تصوّف یا بیخبر از روحانیات قرار دیکر طرح طرح سے دلکا بخار نکالین کیونکہ ایسا قدیم ہی سے ہوتا چلا آتا ہی لیکن ہم ٹھنڈے دل سے اون کی کہی ہوئی تمام باتون کو سنینگے اور اون کے حق مین بخلوص خاطر یہی دعا مانگینگے کہ پروردگار عزّ و اسمہ اونہین اپنی دی ہوئی فیصلہ کن کتاب پاک قرآن کے سمجہنے کی توفیق بخشے تاکہ وہ جس رسول اور خدا کا نام لیتے ہین اوسکی زیادہ بیحرمتیان نہ کرین

"قرآن پاک" کیا ہی؟ یہ ایک سوال ہی جو مسلمانون کیواسطے خصوصاً ایسے پُر آشوب وقت مین جبکہ اون پر اون کی خود فراموشیون اور ضعیف الاعتقادیون سے طرح طرح کی مصیبتین نازل ہو رہی ہین (علم و عقل اخلاق و عمل روح و جسم اور معاشرت و تمدّن کی ہر حیثیت سے نہایت ہی قابل غور ہے اور اگر وہ خداوند واحد کی عظمت و جبروت سے ڈر کر مفروضات باطلہ کی دلفریبیون سے نکلکر اس اہم سوال پر غور کرنیکے لیئے تیار ہو گئے اور نیز جتنا کہ وہ اس کلام الٰہی کو پڑھنا یا سننا ثواب سمجتے ہین اوسکے معانی و مطالب کو سمجہنے کیلیئے بہی کمر باندھ لین تو عجیب نہین کہ اون کی مشکلات ہستی کا یقینی حل اونہین باسانی مل جائے

اس کتاب برحق کو ہمنے جن باطل اور ضعف آفرین عقائد و خیالات پر قانع ہو کر پس پشت ڈال رکہا ہی اور اوسکے فہم کلام کیطرف سے جیسی غفلتین ہمنے اختیار کر رکہی ہین اگر انہین مسلمان ہیکر ہم چھوڑنے پر آمادہ ہو جائین تو بے شبہ ہماری تمام نحوستین آج دور ہو سکتی ہین

افسوس ہی کہ جو لوگ کتاب اللہ کی منصب امانت پر مامور تھے وہ بہت کچہ خود اوس امانت کے احترام و اعزاز سے بیخبر اور اپنی فرائض شناسیون کی اہمیت سے معذور و قاصر ہو رہی ہین افلاس و فلاکت اور زندگی کی نت نئی لاتعداد ضرورتون نے اونکا قافیہ تنگ کر رکہا ہی آخر انسان ہی تو ہین تقاضائے بشری اونہین حالات کی طالع رکہکر بعض اوقات مدھر ڈالتا ہی اودھر ہی لڑک جاتی ہین ایسے حق شناسون اور غیور قرآن خوانون کی تعداد یقیناً بہت کم ہی جو ہوا و ہوس اور جلب منفعت

Marfat.com

کے خیالات سے اپنے دلکو بے لوث رکھ سکیں پس ایسی المناک حالت میں سخت ضرورت ہے کہ مسلمان عمدہ تعلیم کو جہاں تک جلد ممکن ہو قوم میں عام کردیں اور قوم کا ہر فرد کتاب اللہ کو خود پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے اور مسلمان طلبا کیلئے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم قرآن کا انتظام ایسے اسلوب پر کیا جائے کہ قرآن پاک کی تعلیم مڈل سے شروع ہوکر بی۔ اے کے کلاس میں ختم کی جائے اور نصاب کی اس ترتیب و ترمیم کیواسطے مسلمانوں کی قومی یعنے اپنی یونیورسٹی کا ہونا نہایت ضروری ہے

وابستہ مسلمانوں کی نجات عمدہ نصاب تعلیم اور کلام خدا کی عاقلانہ فہمید پر منحصر ہے ورنہ یورپ کی جانستان تہذیب اور خانہ برانداز الحاد اون کی ہستی کو ہول ناک وبال میں ڈالے بغیر نہ رہیگا اور اللہ کا شکر ہے کہ خدانے قوم میں ذی احساس مقدس نفوس ایسے بھی کچھ پیدا کردیے ہیں جو اس ضرورت کو پورا کرنے کی مساعی جمیلہ میں منجانب اللہ سرگرم ہیں الحمد للہ علیٰ ذالك

فیضی اگر زندگی زندہ دلاں میخواہی	بایدت گرم تراز صبح قیامت نفسے

قوم نے جسقدر دلکو ٹھنڈا کرکے بے نیازیوں اور فارغ البالیوں میں عمریں گذاری ہیں اب اوسکی تلافی اسی صورت میں ہوسکتی کہ قوم کا ہر فرد اپنی اخلاقی علمی مذہبی عملی اور عقلی فرائض کو سمجھکر سرگرم جد و جہد ہو جائے۔ اللہ کی ذات برحق پر کامل بھروسہ کرکے اپنی مشکلوں کا خود مشکلکشا اور احتیاجوں کا خود حاجت روا بنے بلا امداد غیری اصلاح اعمال و اخلاق اور نفس پر قبضہ حاصل کر لینے کی مبارک کوشش کو توحید پرستی اور مسلمانی کا خاص نصب العین قرار دیے اور روحانیات کی جانفرسا الجھنوں سے بچکر قرآن پاک کی سیدھی سچی صاف اور سادہ تعلیم پر کاربند ہوکر اون تمام دینی سعادتوں اور دنیوی برکتوں کو حاصل کرلے جو کبھی خدائے واحد کو ماننے والے محترم اسلاف و افراد کیساتھ ساتھ رہ چکی ہیں اور اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات سے اپنی قسم کی اولوالعزمیاں خود داریاں ترافتیں اور حق شناسیاں سکہاتا ہے مبارک ہے وہ جسنے دین برحق کی سچی فیض بخشیوں اور اوس محسن خلق منجی عالم رحمۃ اللعالمین رسول کی دانش آموزیوں کو سمجھکر اپنا قبلہ اپنے ہاتھ سے سیدھا کرلیا۔

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است	رفتن بہ پای مردئ ہمسایہ در بہشت

ای عزیزان قوم اور بزرگان ملت قرآن پاک ایک دریائے رحمت و ہدایت اور وہ پاکیزہ دستور العمل ہے جو تمہیں تمہاری تمام دینی اور دنیوی برکتوں روحانی اور اخلاقی سعادتوں عملی اور تمدنی دولتوں کے سہل الحصول آئین کیساتھ دیا گیا ہے کیا تم اللہ کے نظام عالم اور اوسکے پیدا کردہ اسباب و آثار کو جو اوسکی آیات بینات ہیں سمجھنے سے ایسے ہی درماندہ اور معذور الفہم ہو رہے ہو کہ کتاب برحق کی سیدھی سیدھی ہدایتیں بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتیں؟ کیا یہ سچ ہے؟ کہ یہ آسمانی نوشتہ

Marfat.com

تمہین محض طوطے کیطرح رٹنے یا عمدہ عمدہ رنگین غلافون مین لپیٹ کر مکانون مین دھر رکھنے کیواسطے دیا گیاہی سچ تو یہ ہے کہ تم ہو ہی بڑے آرام طلب اور ہمت و محنت سے جی چرانیوالے لیکن دیکھو خدا وند واحد اون باطل خیالات کے پابند لوگون کو جو کبھی ہماری ہی طرح فطرت کی ودیعتون اور قدرت کی دولتون کو اپنی غفلتون سے پامال کر رہے تھے ہادی برحق کے ذریعہ کیا فرماتا ہی

اَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ
وَاَنْ عَسٰى اَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

(اے پیغمبر) کیا ان لوگون نے آسمان و زمین کے انتظام اور خدا کی پیدا کی ہوی کسی چیز پر بھی نظر نہین کی اور (کیا کبھی یہ بھی نہین سوچا) کہ عجب نہین جو ہماری اجل قریب ہو (اور ہم دنیا سے محروم و مجہول ہی چلے جائین) تو اب اتنا سمجھا کے بھی اور کونسی بات ہی جسے سنکر یہ لوگ ہوشمند و ایماندار بن سکینگے

اے عزیزان قوم اے محترم بزرگو نوجوانون ہمین تو رہ رہ کر حیرت ہوتی ہی کہ خدا کی ان کھلی ہدایتون اور کتاب اللہ کی اسقدر صاف صریح آیتون کے ہوتے تم کونسے مہدی کونسے مسیح اور کونسے منجی موعود نما یا ہادی کا انتظار کر رہے ہو ؟ کیا تمہارے دماغ و دل مین اس خیال کے پیدا ہونیکا امکان ہی نہین رہا کہ تم کبھی سوچو کہ تمہاری مشکلین ـ تکلیفین اور مختلف پریشانیان تمہاری کن غفلتون اور بے نیازیون کا نتیجہ ہین ؟ کیا تمہین یہ یقین ہی کہ خدا کی اس نور ہدایت قرآن پاک کے سوا کوئی اور چیز بھی تمہین ظلمت و ضلالت کی تاریکیون سے نکال سکتی ہی ؟ کیا تمہین دنیا کی گمراہ اور معدوم و پامال شدہ قومون کے عبرت انگیز حالات مطلقاً بھول گئے ہین کیا تمہارا یہ خیال صحیح ہے کہ تم مشرک بالعمل اور موحد بالخیال بنکر ہی دنیا مین کامیابی اور خوشحالی کا منہ دیکھ سکتے ہو ؟ حاشا و کلا یہ تو سراسر گمراہی اور جہالت ہی افسوس تم اس کھلی دانش اور صداقت کو کیونکر بھول گئے کہ اللہ کے نظام و آئین کے خلاف رہکر اور اوسکی آیات بینات سے روگردانیان کرکے اسلام تو الگ رہا انسان انسانیت ہی کو کھو بیٹھتا ہے مگر اسلام چونکہ عین فطرت ہی اسلیئے دین برحق اسلام اور انسانیت ایک ہی چیز ہی اور دیکھو وہ خدای برتر اپنی مقدس اور واجب العمل ہدایت نامہ قرآن مین کیا فرماتا ہی

سَاءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَاَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ مَن
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ پ ۹ ۱۱

جن لوگون نے ہماری آیتون کو جھٹلایا (قائم کردہ اسباب و آئین کو نہ سمجھا) اون کی بھی کیا ہی بری کہاوت ہی مگر ایسا کرنے سے وہ کچھ اپنا ہی بگاڑتے رہے ہین جو براہ تو وہی لوگ ہین جن کو خدا ہدایت دے اور جنہین وہ گمراہ کر دے وہی لوگ سخت نقصان اور گھاٹے مین ہین

دنیا مین کوئی قوم اپنی ذلتون مصیبتون اور رسوائیون پر اللہ کو ہرگز الزام نہین دے سکتی اگرچہ قرآن پاک نے

Marfat.com

اپنی خاص قسم کی موحدانہ انداز بیان کی خصوصیتوں سے نزول عذاب و تباہی کو اللہ کیطرف منسوب کیا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے
یہی ہدایت اور گمراہی بھی چونکہ قرآن پاک نے منجانب اللہ قرار دی ہیں جو باعتبار حقیقت بالکل درست ہے لیکن ایک ظاہر
بین اور سطحی نظر ان الفاظ سے اپنی نقص بصیرت کے باعث اس مغالطہ میں جا پڑتی ہے کہ جب اللہ ہی گمراہ کرتا ہے تو پھر
جزا و سزا کیسی یہ معارف قرآنیہ نیت کچھ تفصیل چاہتی ہیں لیکن اوس حکیم و علیم خدائے برتر نے کتاب پاک میں کئی
مقامات پر اس غلط فہمی کا ازالہ فرما دیا ہے اور سنا دیا ہے کہ قوموں کیساتھ اس قسم تمام حالتیں کیوں پیدا ہو جاتی ہیں
جن لوگوں کو فہم سلیم اور بصیرت و بینش کا حصہ ملا ہے وہ سمجھیں اور غور کریں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

والذین کفروا بایٰت اللہ فاخذھم اللہ بذنوبھم ان اللہ قوی شدید
العقاب ٥ ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا
ما بانفسھم وان اللہ سمیع علیم پ ١٠ (٣)

جن لوگوں نے خدا کی آیات بینات سے انکار کیا (یعنی اپنی عملی زندگی کو اللہ کے قائم کردہ ضابطوں اور قاعدوں کے خلاف
بنا لیا) تو اللہ نے انکو اون کی غلط کوشیوں اور گنہگاریوں کی پاداش میں آخر پکڑ لیا بیشک اللہ زبردست ہے
اور اوسکی گرفت عذاب بڑی اٹل اور سخت ہے اور یہ سزا ایسے لوگوں کو اسلئے ملی کہ جو نعمت خدا نے
کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ ہی (اپنی بد اعمالیوں اور غلط کاریوں سے اپنی اہلیت اور صلاحیت
کو نہ بدل دیں خدا کی یہ عادت نہیں کہ اون لوگوں کی حالتوں اور نعمتوں میں ردو بدل کرے

آیات بالا سے یہ بات بصراحت معلوم ہو رہی ہے کہ انسانوں کا راہ راست سے ہٹ کر غلط خیالات میں پڑنا اور اوسکے
قائم کردہ نظام حیات کے قاعدوں کو توڑ کر ادھر اودھر بھٹکنا حماقتوں اور نادانیوں میں مبتلا ہونا ہی
خود ایک تباہی اور عذاب ہے جو بندوں کی اپنی ہی اعمال و افعال اور کردار و عقاید کا نتیجہ ہوتا ہے پس ایسے
لوگ جو سنتے ہوں مگر نہ سنیں دیکھتے ہوں مگر نہ دیکھ سکیں اللہ کی ذات کو جانتے ہوں مگر اون کی عملی حالت
اوس خدائے برتر کے ایمان و یقین کے خلاف ہو وہ انسان نہیں بلکہ صورت انسانی میں حیوان ہیں بلکہ حیوانوں
سے بھی بدتر قسم کے بہایم جو خدا کے آفتاب سے بھی زیادہ روشن اور واضح قوانین و آیات کو نہیں سمجھتے اور
ایسے ہر جز غلط افراد اور گمراہ مجہول انسانوں کیلئے خدا صاف فرماتا ہے

ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یؤمنون ٥

بیشک اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قاعدوں کے خلاف کرتے ہیں
(اونہیں کسی طرح سمجھ آ نہیں سکتی جو وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھ کر صداقت کو مانیں

ای برادران ملت اب تم اپنی حالتوں کا مطالعہ کرو اور اللہ ہی کو حاضر و ناظر سمجھکر اس بات کو سوچو کہ کفر و شرک کو برا کہنے
اور ماننے کے باوجود تمنے اپنی عملی حالت عام طور پر صدیوں سے کیسی غلط مہمل اور ربانی قانون قرآن پاک کے خلاف بنا رکھی

Marfat.com

ہی مگر کیا شرک و کفر اللہ کو صرف زبان سی دُور کرنی کا نام ہو سکتا ہی؟ کیا جہالت فقط چند کتابوں کو نہ پڑھنے کو
کہتے ہیں؟ کیا احکام الٰہی کی تعمیلات کا تمام کام محض تنیس روزی رکھنے اور پانچوقت کی رسمی نمازیں پڑھ لینے پر ختم ہو جاتے
ہیں کیا توحید پرستی کے فرائض محض خدا کو لسانی طور پر ایک کہنے سی ادا ہو جاتی ہیں خدا کیلئے کچھ تو سوچو
اپنی خود ستائیوں اور باطل خیالات کی تاریکیوں سی نکلو اور کائنات کو بصیرت کی عمیق نگاہوں سی دیکھو کہ
اوس خدای خالق الارض والسمٰوات نی اپنی جلالی قوتوں سی کن کن حکمتوں اور مصلحتوں کیساتھ ایک ایک ذرہ کو ایک غیر متبدل
نظام وآئین کے سلسلہ میں جکڑ رکھا ہے جس سے پرکاہ کو بھی سرتابی کی مجال نہیں اگر کبھی اسکے خلاف
ہو تو کائنات ہی درہم برہم ہو کر رہ جائے سبحان اللہ قرآن پاک نے کسقدر حکمت و دانش کی باتیں سنائی ہیں
لَن تجدَ لسنۃ اللہِ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہِ تحویلا ۝

نہایت افسوس ہی کہ ہمنے قرآن پاک کو طاق نسیاں پر رکھکر اپنی جہالتوں اور باطل خیالیوں سے بربادی بخش
سامان خود مہیّا کر لیئے ورنہ ہماری یہ حالت ہرگز نہ ہوتی اور آج ہماری قوم کا کوئی فرد بھی حل مشکلات
کیلئے سراسیمہ و مضطر ہو کر ادھر اودھر غیر اللہ اسفل ہستیوں بندوں اور قبروں کے سامنے جھکتا اور
گڑگڑاتا ہوا کبھی دیکھا نہ جاتا یہ تمام بلائیں اور کمزوریاں ہم میں دین برحق اسلام کو گم کر دینے یا چھوڑ دینے سے
پیدا ہوئی ہیں در رہِ جہل کز و سینۂ ما بتکدہ شد چارہ آنست کنون چارہ زجائی طلبیم

ای عزیزو ای بزرگو اور قوم کے نوجوانو آؤ ہم تم سب ملکر غیر اللہ کے تمام کمزور سہاروں کو چھوڑ کر باطل اور مہمل
عقاید سے نکلکر خاصۃً اوس خدای برتر کے سامنے جھکیں جکا جلال کبریائی اور بحر کرم و رحمت ذرہ ذرہ پر محیط ہی
اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اوس خالق مطلق کے قوانین و احکام سے سرتابی کر کے قائم نہیں رہ سکتی سمجھو تو اسی
قانون الٰہی اور نظام ربّی کے انداز و اسلوب کو عقل و بصیرت سے سمجھ لینا حقیقتاً مسلمان ہونا ہی وہ شخص بڑا ہی
خوش نصیب ہے جسنی اللہ کے قائم کردہ ضابطوں اور قاعدوں کو سمجھکر جہالت کو معدوم کر دیا اور وہی لوگ اللہ
کے دوست ہیں جنہوں نی اس حقیقت کو پایا اوس ازلی اور ابدی صداقت کو سمجھا اور اپنا منہ اللہ کیطرف کر لیا
اون پر کسی قسم کا ڈر، خطرہ اور خوف نہیں رہتا اور وہ زمین کے کسی حصّہ پر بھی کبھی خائف و پریشان نہیں ہوتے کیونکہ
وہ ربّانی نظام و آئین کو سمجھکر تسلّی پا جاتے ہیں اونکی کوئی بات جاہلانہ اور اونکا کوئی فعل ابلہانہ نہیں ہوتا یہ بابرکت
نفوس اپنی معاش کیلئے خود محنتیں کرتے ہیں سر کا پسینا پیر پر گراتے ہیں اکل حلال حاصل کر کے اپنا اور لواحقین
کا پیٹ پالتے ہیں اور کسیکو اپنی کسی ضرورت کیلئے بے جا و ناجائز تکلیف دینا ہرگز گوارا نہیں کرتے بلکہ اپنے اندوختہ
سے واجب الرحم معذوروں یتیموں بیواؤں اور لولے لنگڑوں اپاہجوں کی مدد کرتے ہیں اور خود کبھی بھی
غیروں کی مدد کے محتاج بننا پسند نہیں فرماتے یہ حقیقت اونہیں معلوم ہو جاتی ہی کہ دنیا میں ہر شخص کو

Marfat.com

اپنا بوجھ اپنے ہی کندھوں پر لاد کر لب گور تک پہنچنے کی ضرورت ہے قرآن پاک نے انہیں لوگوں کیلیے یہ ارشاد فرمایا ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ پ ۱۱ ع ۱۱

یقیناً (اللہ کے نظام و آئین کو سمجھنے والے) خاص بندے ایسے ہیں کہ اون پر کسی قسم کا خوف نہیں ہے اور نہ وہ کبھی آزردہ خاطر اور ملول ہوتے ہیں (کیوں) کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ضابطوں اور نظام الٰہی کے قاعدوں کو سمجھ کر معبود واحد پر پوری طرح ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے ان کیلیے دنیا کی زندگی اور حیات مستقبل میں بھی عافیت کی بشارت ہے۔ اللہ کے کلام و نظام میں ذرہ بھر فرق نہیں ہوتا (اور اسی اٹل صداقت یا حقیقت کا سمجھنا اسلام اور اسلام کا پالینا بڑی کامیابی ہے

معزز ناظرین خدا کا پاک کلام جو قرآن مجید کی صورت میں ایک بہت بڑی رسول محتشم نبی برحق اور مصلح اعظم کی ذات عالی صفات کی ذریعہ ہمکو پہنچایا گیا ہے دین و دنیا کی برکتوں آسمانی اور زمینی دولتوں علمی اور روحانی سعادتوں کا وہ لازوال خزانہ ہے جو کائنات میں اپنا جواب نہیں رکھتا لیکن افسوس ہے کہ ہم لوگوں نے بوجوہ چند در چند اپنی غفلتوں کے اس ربانی چشمہ آب حیات سے بے اعتنائی برتی جسکا خمیازہ ہمیں طرح طرح کی علمی محرومیوں عقلی اور روحانی ناتوانیوں عملی اور تمدنی تباہیوں کی صورت میں بھگتنا پڑا لیکن اب ضرورت ہے کہ ہم تمام اختلافات کو چھوڑ کر اپنے دلوں کو جوڑیں اور اس پاک کتاب کی تعلیمات حقہ کیطرف براہ راست رجوع کریں جو ہمیں سمجھنے اور اوسپر عمل پیرا ہوکر زندگی کی تمام کامیابیاں حاصل کر لینے کی دی گئی ہے اور اوسکی نسبت خداوند یہ فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ پ ۱۱ ع ۱۰

قوم کی المناک سہل انگاریوں اور غافلانہ بے پرواہیوں سے رہ رہ کر دل میں درد اٹھتا ہے۔ مخالفین اسلام کی ظالمانہ سینہ زوریوں کے حالات دیکھکر روحانی صدمے محسوس ہوتے ہیں۔ توحید پرستوں کی ذلتیں اور پامالیاں دل میں ناسور پیدا کر چکی ہیں دین برحق اسلام کی رسوائیوں سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اوس آقائے نامدار میدان دانش و بصیرت کی شہسوار منجی اعظم رسول رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں کی کس مپرسیاں اور تحقیریں دیکھتے ہوئے چیخیں نکلتی ہیں کہ آہ ..... یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور اسوقت صدہا بیتاب و مضطرب دل ہمہ تن اس درہمی کے اسباب کی تلاش اور برادران ملت کی درستی حال کیطرف متوجہ ہو گئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک مگر جنگ بلقان کا وقوعہ اور قوم کی معصوم بہنوں اور بھائیوں کی جگر پاش داستانیں اعدائے اسلام کی درد انگیز منصوبے اور اونکی خونیں تدبیریں ایسی چیزیں نہ تھیں کہ خدائے واحد کی جلال اور اوسکے نہایت برگزیدہ محسن خلق رسول کی ہدایات پر جان جی نثار کرنے والا

خادم خاموش بیٹھ سکتا ایک روز گھگی بندھی ہوئی تھی آنسو جاری تھے اوسی حالت مین نیم خوابی کی کیفیت طاری ہوگئی اور جو کچھ دیکھا "ناگفتنی ہے" مگر کسیکے حوصلہ افزا دست کرم نے ہمت بندھائی قلم اٹھایا اور چند عنوانات قائم کرکے قرآن پاک کی سچے ارشادات کی تفصیل و تائید مین کچھ لکھنا شروع کر دیا

بعض آیات مقدسہ لکھتے ہوئے خدا کی عظمت و جبروت سے دل ہل گیا بعض پر آنکھین نمناک ہوگئین اور بعض کی حقیقت و صداقت کو سمجھتے ہوئے مسلمانون کی عام راسخ شدہ خوش اعتقادیون پر تبسم ہی سوجھتا کہ خدا کی عجیب شان بے نیازی ہے وہی کتاب پاک جس نے کبھی بزرگون جاہلون کو عالم اور لاکھون نادانون کو عاقل و دانا بناکر اللہ کی نامتناہی برکات کا وارث کر دیا تھا آج وہی روغن بادام مسلمانون کی دماغون مین "یبوست" پیدا کرتا ہے اور قوم کے قرآن خوان یا مذہبی افراد بجائے اسکے کہ وہ علماً اخلاقاً عقلاً اور عملاً محاسن شریعت آداب اسلام اور اخلاق حسنیٰ کا سچا نمونہ ہون بعض جگہ جہلا سے بھی زیادہ بیباک نڈر مغرور خودسر اور خودپسند ثابت ہوتے ہین حق سننے اور صداقت کو ماننے سے اسطرح پر اغماض کرتے ہین کہ یہ کام گویا اون کیواسطے ہے ہی نہین ظاہر و باطن بالکل مختلف دل اور زبان متضاد اور قال و حال غیر مربوط رہتا ہے غالباً خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اپنی عہد مین بھی انہی حالات کو دیکھکر یہ رندانہ شعر لکھا

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولی
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

خاصان خدا صلحا اسلام کے ذی ہوش علما اور قوم کے عاقل مردان صفا و وفا ہر طرح قابل احترام ہین خواہ وہ رومی ہون یا مصری ایرانی ہون یا بخاری اور ہندی ہون یا عراقی - لیکن ناحق شناس - خودستا اور محض خاندانی فضیلتون پر ناز کرنیوالے افراد خواہ مدینہ اور مکہ ہی کے رہنیوالے کیون نہ ہون علم و عقل کے نزدیک ناقابل التفات ہین اور قوم کو ضرورت ہے کہ وہ فیض قرآن سے حق و باطل کا امتیاز خود پیدا کرے اور ایسے لوگ جو تعلیم اسلام سے نابلد ہونے کے سبب کلام الٰہی کے خلاف زید و بکر کی بے سند روایتون اور دور از علم و عقل حکایتون کی پوتھیان بغل مین دبائے دانستہ یا نادانستہ غریب مسلمانون کی گردنین ناپتے پھرتے ہین اونہین خود راہ راست دکھائین

نہائیت افسوس ہے کہ اسوقت بھی صدہا افراد قوم شہر بہ شہر اور گاؤن گاؤن پھر کر خدمت اسلام کی دل آویز حیلہ سے نادان اور کوتہ فہم مسلمانون مین خدا کی پاک کلام کی آیتون کو محض اپنی پیٹ کی خاطر گویا بیچتے پھرتے ہین اور نااہلون پر یہ ثابت کرتے ہین کہ ہمسے بڑھکر دین و اسلام کا خادم کوئی نہین مسلمانون مین جہالت چونکہ ابھی عام ہے اونہین بھی صدہا غلامان بے زر اور عقیدت و ارادت پر مرمٹنے والے ہوہی جاتے مسلمان ہمنوائی کیلئے ہاتھ آجاتے ہین مگر افسوس ہادی عالم رسول محترم (روحی فداہ) کی عہد رسالت مین بھی یہی حال قریباً علمائے یہود و نصاریٰ کا ہو رہا تھا جو توریت کی آیتون کو اپنی خودغرضانہ مفروضات کی سانچون مین ڈھال ڈھالکر

Marfat.com

قوم کی جہالتوں سے دنیا کا قلیل اور بے ثبات فائدہ حاصل کرتے پھرتے تھے اور دین برحق اسلام کو چھوڑ کر لوگوں کو غلط در غلط عقائد و خیالات سکھاتے تھے قرآن پاک نے احیائے حق کی مردانہ حمایت میں اون بر خود غلط بندوں کو علانیہ مخالفت کی اور اونہیں برملا وہ صداقت اور حقیقت سنائی جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور اونہیں صاف کہہ دیا کہ تم لوگوں کا یہ ظالمانہ انداز تقدس تمہارے لئے کبھی وبال ہوگا کیونکہ تمہاری حالت یہ ہے

اشتروا بایٰت اللہ ثمناً قلیلاً فصدوا عن سبیلہ انہم ساء ما کانوا یعملون

یہ لوگ دنیا کی لالچ میں آکر خدا کی آیتوں کے عوض میں دنیا کا تھوڑا سا فائدہ حاصل کر کے لگے بندوں کو خدا کے رستے سے روکنے (کیا ہی) بری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں

اسکے علاوہ اس قسم کے مبتذل اور خلاف قانون الٰہی غلط فہمیاں پیدا کرنیوالی زندگی سے بچے رہنے کیواسطے مسلمانوں کو خاص ہدایت خدائے پاک کیطرف سے ان الفاظ میں ہی ہوتی ہے

یا ایھا الذین آمنوا ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم پ ۱۰ ع ۱۱

اے مسلمانو! اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے اکثر علما اور مشائخ لوگوں کے مال کو ناحق ناروا طور پر کھاتے اوڑاتے ہیں اور اللہ کے سیدھے راستہ سے بندوں کو روکتے ہیں (اے نبی) جو لوگ (اسطرح پر) سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے اور اوسے (کبھی) اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں آخرت کے سخت عذاب کی خبر دو

ایک اور جگہ پر وہ خدائے جل و علیٰ مسلمانوں کو اپنا نظام دینی اور دنیوی درست رکھنے کیواسطے یوں ارشاد فرماتا ہے

الرا - کتٰب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم الیٰ صراط العزیز الحمید ٥

الرا - (اے نبی) یہ کتاب قرآن ایک بڑی ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اسے ہمنے تم پر اس غرض سے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو بحکم پروردگار جہالت و کفر کے اندھیروں سے نکالکر علم و صداقت کی روشنی میں لاؤ یعنے اوس ذات پاک کے راستہ پر ڈالو جو سب سے زبردست یکتا اور ہر حال میں تعریف و ثنا کے لائق ہے

اسکے بعد پھر اوس وقت کے مغرور مشائخوں راھبوں احباروں کاہنوں اور منافقوں کا طرز عمل دیکھتے ہوئے خدائے واحد کی ذات با جلال و جبروت کیطرف سے ارشاد ہوتا ہے

فالذین یستحبون الحیٰوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجاً اولئک فی ضلل بعید ٥ پ ۱۳ ع ۱۲

یہ لوگ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ کے سیدھے راستہ پر چلنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اوس میں (اپنے باطل خیالات سے) کجیاں پیدا کرنی چاہتے ہیں یہی لوگ ہیں جو پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں

Marfat.com

کلام خدا کی ان تمام آیات بینات کو دیکھنے اور اون پر کافی غور کرنے سے یہ بات بالبداہت معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی تمام اعتقادی طرز ورزیاں عجائب پرستیاں عملی اور عقلی سستیاں کتاب اللہ کے چھوڑنے اور ذوق عرفان و معرفت میں بے خود ہو کر زید و بکر کی راؤں پر قناعت کر لینے سے بتدریج پیدا ہوتی گئیں اسلام کے وسیع دائرہ توحید میں جب صدہا مختلف حلقے اور دائرے قائم ہو گئے تو اونکی اعتقادی استقلال میں ضعف و اختلاف نمایاں ہونے لگا اور مسلمانوں کی یک سوئی یک جہتی اور مرکزی قوت پراگندہ و منتشر ہو کر رہ گئی اون میں بیسیوں فرقے اور صدہا تفرقہ بندیاں پیدا ہو گئیں حالانکہ قرآن پاک نے انہیں باتوں کی بیخ کنی کر کے خدا کے بندوں کو ایک ہی رشتہ اخوت و وحدت میں منسلک کر دیا تھا حافظ نے خوب کہا ہے

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ   چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مسلمانوں کی تفرقہ آرائیوں کا اگر صحیح اندازہ کیا جائے تو اونکا نمبر شمار غالباً ہفتاد و دو ملت سے بھی کہیں بڑھ جائیگا اور یہ تمام پریشانیاں خدا کے پاک ارشاد واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کی خلاف ورزی سے نمایاں ہوئیں ایک غیر قوم کا شخص اگر باحساس حق کبھی دائرہ اسلام میں آنا چاہے تو اوسے سخت مشکلوں کا سامنا ہوگا کہ میں کس گروہ کے اسلام کو تسلیم کروں مقلد غیر مقلد سے بیزار ہے شیعہ اہل سنت سے متنفر ہیں اور تھوڑے دنوں سے اسلام کی نئی قادیانی جماعت اور نقار خانہ میں آواز طوطی کی طرح اہل قرآن اپنا اپنا سرود و ساز لیے بیٹھے ہیں کیا کیا جائے واقعی عجیب افتاد ہے

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا

بہر کیف اے برادران ملت قبل ازیں کہ ہم اسلام کی دولت بیدار توحید الہیٰ اگر کسی اجنبی قوم کے سامنے پیش کریں اوس سے پہلے ہمیں خود مسلمان ہونے کی ضرورت ہے آؤ ہم تم سب ملکر قوم کے تمام مختلف فرقوں اور خانوادوں سہروردیوں اور نقشبندیوں جلالیوں اور جمالیوں چشتیوں اور صابریوں احمدیوں اور نئے قرآنیوں کو ہاتھوں پر اٹھائیں اور سینے سے لگا کر خدائے واحد کے اوس پر جلال حرم توحید میں ڈالدیں جسے ہادی برحق رسول یکتا مصلح عالم حضرت محمد مصطفےٰ روحی فداہ نے بتائید حق تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے بیشک سلامت و امن کامیابی اور خوشحالی سعادت اور برکت کا یہی ایک راستہ اور طریقہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی زمینی اور آسمانی ہستی کے سامنے نہ جھکیں خدا کو خدا رسول کو رسول صلحا کو صلحا عالموں کو عالم اور عاقلوں کو عاقل سمجھیں مگر خانہ گرد دریوزہ گر جاہلوں اور بر خود غلط خود فراموشوں کو منہ نہ لگائیں ہمارے پاس خدا کی دی ہوئی کسوٹی اور اوس ہادی برحق کا قائم کرایا ہوا ایک ایسا معیار حق ہے کہ جس سے کھرا کھوٹا ہم بے زیادہ تشویش اور

Marfat.com

بغیر دردسری کے فوراً پڑھ سکتے ہیں اور وہ صرف کتاب پاک قرآن مجید اور فرقان الحمید ہے کون ہے وہ شخص جو یہ کہہ سکے کہ کلام اللہ انسان کی حال و قال اخلاق و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح کیواسطے ناکافی ہے؟ یا اوسکی سیدھی سادی تبلائی ہوئی ربانی ہدایتوں سے آدمی بآسانی راہ حق معلوم نہیں کرسکتا؟ ہم ایسا کہنے اور سمجھنے والی کو نہایت شوریدہ سر اور نافہم سمجھینگے ہاں اس کتاب پاک سے مستفید اور بہرہ اندوز ہونیکے لیے مسلمانوں کو تعلیم کی ضرورت ہے بلکہ قرآن پاک ہی کو نصاب تعلیم کی عمدہ ترتیب دیکر ہم اپنی تعلیم کا جزو لاینفک بنالیں اور مڈل کی درمیانی جماعتوں سے شروع کرکے اوسے مکمل طریقہ سے بامعنی الف اے پائی۔اے تک ختم کریں تو بہت مفید و مناسب ہوگا اور اس مقصد کی تکمیل کیلیے "مسلم یونیورسٹی" کا ہونا نہایت اہم لابد اور ضروری ہے ورنہ انجام قوم خطرہ سے خالی نہیں

صبح خیزی و سلامت طلبی چون حافظ ہرچہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

تعلیم قرآنی کیلیے ہم اس طریقہ تعلیم کے سخت مخالف ہیں کہ بچوں کو بالکل صغرسنی میں کتاب پاک طوطے کی طرح رٹا دی جاے یہ تو گویا گدھوں پر محض شکر و قند کا لاد دیناہے جس سے وہ خود ہرگز نتیجہ کام نہیں ہوسکتے نہایت عجیب اور درد انگیز کیفیت ہے کہ الف اے اور بی۔اے میں بیسیوں قاآنی اور خاقانی کے قصاید تو زباندانی کیواسطے پڑھیں اور اون کے محلّ بے مہنگی قیمتوں سے خرید کر پاس رکھیں لیکن وہ کتاب پاک جس کے فہم کلام پر ہماری تمام دینی اور دنیوی کامیابیوں اخلاقی اور روحانی برکتوں علمی اور عملی سعادتوں کا مدار ہے وہ نہیں اوسوقت پڑھا دی جائے جبکہ بیت الخلا میں بیٹھنے کا بھی سلیقہ نہ ہو اور پھر یہی سمجھ لیا جائے کہ ہاں ہمارے نور نظر نے کلام اللہ ختم کرلیا ہے - اللہ اللہ کیسی بے نیازی اور غفلت ہے

خاکسار نے ان چند اوراق میں "الحیات بالاسلام" کے نام سے بعنوانات مختلف صرف ایک ہی حقیقت یعنی لا الٰہ الا اللہ کو بیان کرنے کی ناچیز کوشش کی ہے امید ہے کہ افراد ملت اور بزرگان قوم اسپر توجہ کرنے سے دریغ نہ فرمائینگے اس کتاب کی دوسری جلد کو قوم کی مخصوص صفت بچوں بیٹیوں اور بہنوں کی علمی اور اخلاقی منزلی اور معاشرتی ضرورتوں کیلیے موقوف کردیا ہے خداوند برتر عزّ اسمہٗ کو منظور ہوا اور وقت مل گیا تو اوسے بھی لکھکر بزرگان ملک و ملت کی خدمت میں پیش کردیا جائیگا

الٰہی کیسے پیارے ناخنوں نے چٹکیاں لی ہیں کہ دل میں جو نشان زخم باقی ہے ہلالی ہے

ربّنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انتَ خیر الفاتحین ٥
انت ولیّنا فاغفر لنا وارحمنا و انت خیر الغافرین ٥ واکتب لنا
فی ھذہ الدّنیا حسنةً و فی الاخرة انّا ھدنا الیک ط

"وماعلینا الاّ البلاغ"

احقر حمید الدین احمد حمید

٨ ولقد یسّرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر ٥

Marfat.com

اسلام کیا ہے؟

تا چند روی گرِ یہ کنان بیت صنم را
راہے بخبر دساز در دیر و حرم را

اسوقت عقلی اور علمی فراوانیوں اور ادراکی اور حسّی کثرتوں تمدنی اور اقتصادی ترقیوں کیساتھ مادی اور روحانی تصادمات نے جو جو کیفیتیں پیدا کر دی ہیں اون سے نہ یورپ بچ سکا ہے نہ ایشیا نہ مشرق محفوظ ہے اور نہ مغرب خیالات کی ایک پرشور کثرت ہے جو انیسویں صدی عیسوی کی آزادانہ شورشوں سے گزرتی ہوئی اپنی بیسویں منزل میں آکر ہجری کی چودھویں صدی میں امڈی ہوئی سیلاب کیطرح انسانی دماغوں اور دلوں پر بحر محیط بنکر تلاطم انگیزیاں کر رہی ہے ”غمزہ بازیے عجیبے فتنہ طرازِ عجیبے“

یورپ اپنی معاشرتی اور اخلاقی بدنظمیوں سے اگر (اغراض) امذ پریشان ہوا جاتا ہے تو ایشیا اپنی علمی عقلی انحطاط عملی اور تمدنی زوال سے پامال ہو رہا ہے اہل مغرب کثرت علوم سے نامعلوم طور پر شکار غرور ہوکر جہالت اور دنائیت کیطرف جھکے جا رہے ہیں تو اہل مشرق جہالت و افلاس کی علمی اور عقلی و اخلاقی پستیوں کے باعث قعر مذلت کیطرف گر رہے ہیں اور عروج و زوال پستی اور رفعت یا عزت و ذلت کی اس فطری احساس نے آجکل زمین کے ہر حصہ پر انسانی نفوس و طبائع میں ایک قسم کی ایسی اضطراری کیفیتیں پیدا کر دی ہیں جنہیں دیکھکر ارباب فہم و بصیرت انجام کار کو ہمہ تن متوجہ ہوکر سوچ رہے ہیں

نوع انسان کا ایک حصہ اگر اپنی تمام ناکامیوں کو مذہب کی بربادیوں اور دھرم کی تباہیوں سے وابستہ کر رہا ہے تو دوسرا فریق اپنی تمام انحطاط اور مصائب قومی کو مذہب کے سر تھوپ رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تمام جکڑ بندوں سے آزاد ہوکر کسی مقدس یا آسمانی نوشتہ کی رہنمائی کے بغیر فلک الافلاک یا عروج و رفعت کی اوس درجہ پر پہنچ جائے جسے اوسکی دماغ نے اپنی فوق الخیال (تھیوریز) سے اپنی طور پر عالم وہم میں تیار کر لیا ہے

دنیا دارالاسباب ہے یہاں ہر کامیابی کے وسائل اور ہر ناکامی و محرومی کے اسباب ہیں قسمت اور تقدیر مقدر یا نصیب اور بخت کی بحث جداگانہ طور پر قابل تفصیل و بیان ہے لیکن یہ کائنات اپنی اسباب و سامان سمیت اگر ایک بہت بڑی ہستی مطلق خالق اکبر خداوند کی پیدا کردہ ہے تو اوسکے نظام و آئین اور اسباب و آثار کا انکار جہالت قرار پائیگا بہرکیف جو لوگ دھرم یا مذہب کو مشکوک اور مشتبہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں وہ بھی دلائل رکھتے ہیں اور جو افراد نوع الحاد و بیدینی سے گھبرا گھبرا کر مذہبی اور الہامی دائروں کے مرکزی نقاط کیطرف سمٹے اور کھنچے چلے جا رہے ہیں اون کے پاس بھی اپنی اس قلبی کشش کے جذب و اضطرار اور بے ساختگی یا فریفتگی کے پوری اور قوی آثار و قرائن موجود ہیں مگر اب فیصلہ ہو تو کیونکر؟ حق و باطل سمجھ میں آئے تو کیسے؟

Marfat.com

یہان ہمین یہ دیکھنا ہوگا کہ انسان باین ہمہ اختلافات زبان وبیان رسوم ورواج رنگ ولباس اپنی فطرت شریف کی اعتبار اغراض سی علمی عقلی عملی سیاسی - معاشرتی - اخلاقی - روحانی اورجسمانی یا تمدنی ضرورتون مین بھی مختلف ہی یا متحد و ہم آہنگ ؟ لیکن یہ سوال جسقدر قدرتی اور اہم ہی اوسیقدر آسانی کیساتھ کسی زیادہ تشویش وتامل کے بغیر حل ہو جاتا ہی اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ انسان خواہ گورا ہو خواہ کالا خواہ سفید ہو خواہ سیاہ شامی ہو یا تاتاری ترکی ہو یا ہندی باعتبار مدنیت اور ضروریات جسمانی وروحانی ایک ہی احتیاج مشترک کا محتاج ہے کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی بغیر نہ ایک خانہ بدوش مفلس جی سکتاہی اور نہ ایک ایوان نشین تونگر سونے جاگنے پیدا ہونی اور مرنے کی حالتون مین امیر و غریب خادم و مخدوم بندہ اور آقا حتی کہ ایک شہنشاہ وقت اور گدای رہ نشین دونون برابر نظر آتے ہین

ہر شخص اپنی بشری ناتوانیون کو فوق الخیال آسمانی اور زمینی آثار ومظاہر سے محسوس کرنے پر مجبور ہے اور انکی ہی بیچارگی اوسی روحانی اور ادراکی طور پر اوس ان دیکھی محسوس مگر نامعلوم ہستی کے سامنے کبھی بے انتہا عجز و نیاز کیساتھ سرنگون ہونے پر معذور کرتی ہی جسے ہر ملک و قوم اور ملت و مذہب کے دایرہ نیاز مین ناز و غرور کا مستحق فخر و وقار کا وارث اور جلال و جمال کا واحد مالک مانا جاتا ہی

همه شب درین امیدم که نسیم صبح گاهی | به پیام آشنایی بنوازد آشنارا
چو عذار بر فروزی همه عالمی بسوزی | تو ازین چه سود داری که نمیکنی مدارا

اسی ٹوٹے اور شکستہ دلون کی آس بندھانیوالی مخالفون اور موافقون کی حامی و معاون ہستی برتر کے جان پرور ذوق و خیال نے مختلف زمانون زبانون ملکون اور قومون مین مختلف نامون اور خیالون سی جلوہ گری کی ہے تارون کی چھاؤن مین اوٹھکر ناقوس دیر کا بجانیوالا برہمن اوسی عزیز مری ذات پاک (پرم آتما) کے جلال و جمال کے احساس دل آویز سی متاثر ہوکر اٹھتا ہی جسکی عظمت و جبروت اور شوکت و سطوت نے هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا کے نغمہ ہای دل ربا کی شانون مین ایک شب بیدار زاہد کو بخلوص و نیاز سر بسجود کر رکھا ہے

کلیساؤن کے گھڑیالی اوسی تمام کائنات کی آسمانی باپ کی ذوق بینائی سی اثر پذیر ہوکر کیا یہ نہین جرس کی کت کنتی مین بڑی من جسکے نہ دب سکنی والی احساس نے ایک ملحد کو انتہائی مایوسی اور پریشانی مین بھی اپنی شان جلال و کرم سے پیوستہ ہونے اور ظنیات کی اضطراب انگیز عالم حرمان مین رہنے کی باعث خودکشی پر آمادہ کر دیا ہے فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا

الغرض ایک جیز ہی جسنے ہر عالم و جاہل پابند مذہب اور دہریہ پر اپنے اثرات کو مختلف صورتون سے ظاہر کرکے عالم مظاہر و آثار مین عجیب شانین پیدا کرتی ہن مگر سچ پوچھو تو اوسکا انکار کبھی ہی نہ ہوسکا

گہے بار بر فروزی گہی نور سے نمائی | بخدا ترا چہ گویم کہ نہ اینی و نہ آنی

Marfat.com

فی الجملہ اوس غیبی ان دیکھی اور محیط کائنات ہستی مقدس کیطرف جھکنیکی فطری خواہش اور روحانی کشش انسانون مین ایسی قوی پائی جاتی ہی کہ کسی ملحد و تیرہ باطن کو بھی ان جذبات سے معناً مفر نہین قرآن پاک اسی کیفیت کے مفہوم کو ان الفاظ مین ادا کرتا ہے

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

یعنے اوس ذات بے چون و چگون کیطرف جھکنے اور اوسیکا ہو کر رہنے کیلیے انسان کی فطرت ہی شاہد ہی جسپر کہ وہ پیدا کیا گیا ہی خدائی خلاقی اور کبریائی مین کسی قسم کی تبدیلی نہین ہو سکتی اور خالص بلا شرکت غیری اوسی کی طرف جھکنا اور اوسی کو اپنا معاون و معبود سمجھنا سچا اور محکم آئین و مذہب ہی لیکن بہتیرے اس حقیقت سے بیخبر ہین

اسلام نے اپنی اعلی تعلیمات سے انسان کو اسی لیئے عناصر و اصنام اور غیر اللہ تمام ہستیون کی ستائیشون اور پرستشون کی طلسم سے نکلنے شرک سے بچنے اور خالص خدائے واحد کیطرف جھکنے کی مبارک ہدایات فرمائی ہین کہ اوسکی اعلی اور اشرف انسانی فطرت کا شرف اسی بات مین ہی کہ وہ انسانون ستارون پتھرون درختون دریاؤن پہاڑون اور قدرتی کرشمون کے سامنے سرنگون ہو کر خود کو ذلیل نہ کرے کیونکہ کائنات بھر مین خدا کی ذات کے سوا تمام ارضی اور سماوی چیزین خواہ وہ کسی نوعیت اور خلقت کی ہون مخلوقات کی ذیل مین شامل ہین اور یہ ظاہر ہے کہ جملہ قسم کی مخلوقات سے انسان اشرف و نجیب اور اعلی قسم کی ہستی ہی لہذا اگر انسان اعلی ہوکر اسفل اور اپنی خدمات انجام دینے والی چیزون کو معبود و مسجود بنا لیگا یا اونہین اپنی سے افضل و اعلے سمجھنے کے مغالطہ مین پڑیگا تو یقیناً وہ تمام علمی عقلی سعادتون اخلاق کاملہ کی برکتون اور تمدنی ترقیون کی واجب الحصول دولتون سے محروم و ناکام رہ کر دنیا مین ذلت کی زندگی گذاریگا بیشک اسلام ایک آسمانی برکت ہی

یہان یہ بات بآسانی سمجھ مین آسکیگی کہ اہل ایشیا کا زوال و انحطاط خصوصاً ہم مسلمانون کی علمی عقلی پستیان اخلاقی اور عملی کمزوریان باوجود مسلمان یا معتقد اسلام ہونے کے کیون پیدا ہو گئین ؟ تمام دنیائے اسلام یا مشرق جمود و خمود کی برف آب مین منجمد ہو کر کیون رہ گیا

یورپ کی علمی۔عقلی اور تمدنی ترقیات دیکھکر دنیائے مشرق اگرچہ حیرتون مین پڑی ہی لیکن غور کیا جائے تو یہ حیرت محض ہماری علمی بے بضاعتی اور بیخبری کا نتیجہ ثابت ہوگی خدا کو ایک یعنے بلا شرکت غیری واحد لا شریک ماننے والی موحد قوم کو تو کسی قسم کی علمی اور عقلی ترقیات پر حیرت و استعجاب ظاہر کرنیکا کوئی محل ہی نہین ہو سکتا کیونکہ تمام آسمانی اور زمینی اسفل و اعلی ہستیون کو اپنا خادم سمجھکر اسلام نے خالص توحید کی نزاکتین ملحوظ رکھتے ہوئے جن اغراض عالیہ علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ کی تکمیل کاملہ کیواسطے انسان کو اپنا سر قادر مطلق خدا کے سامنے جھکانے کی ہدایت فرمائی ہی اوسکا مقصد یہی ہی کہ انسان تمام مخلوقات اور موجودات سے کام لیکر اپنی علمی عقلی ادراکی اخلاقی اور تمدنی ترقیان کرتا ہوا کمالات حقائق و معارف کی اون بلندیون تک پہنچ سکے جو باعتبار آفرینش اور شرف فطرت اسکی شریف انسانی ہستی کیلیے خاص ہین اور متمدن ہونا انہین بلندیون مین سے ایک بلندی ہے

Marfat.com

یورپ کے رہنے والے جس دن مریخ، مشتری اور زحل میں بآسانی آنا جانا شروع کر دینگے اوس دن اسلام ہی کی اغراض علمیہ انسانیہ کی تکمیل ہوگی اور جس روز تمام نوع انسان اپنی اعتقادی اور مذہبی یا قومی اختلافات کو چھوڑ کر اتفاق و ہمدردی، شرافت و تہذیب اور اخلاق حسنہ کی ایک مرکز عمل و علم پر جمع ہوگی اوس روز بھی دین برحق اسلام ہی کا تکملہ ہوگا دنیا میں خدا کی ذات غیر فانی اور ازلی و ابدی ہستی ہے تو اسلام بھی کسی حالت میں معدوم و فنا نہیں ہو سکتا ہاں بربادی اور تباہی خدا کی دین فطرت سے منکر و برگشتہ ہونیوالوں کیلیے یقینی اور لازمی ہے مسلمان اپنی مصیبتوں پریشانیوں اور ذلتوں پر غور کر کے اپنی اعمال و کردار اور اخلاق و خیالات پر ایک نظر ڈالیں لیکن اسلام جبکہ بقائے دوام کی قدرتی اور علمی و عقلی سند رکھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ شمع توحید کے پروانے موحدین یا مسلمان دنیا سے مٹ سکیں

مٹ جائیگا جو باطل حق آشکار ہوگا ہم ہی فنا نہ ہونگے گر روئے یار ہوگا

البتہ اوہام باطلہ، مفروضات اور خود ساختہ عقائد یقیناً زندہ نہیں رہ سکینگے زمانہ جوں جوں علمی ترقیاں کریگا خدائے واحد و برتر کا جلال وحدت زیادہ نمایاں اور اوسکی بے انتہا بالغہ حکمتوں کے اسرار کھلینگے اور اسلام اپنی سچی شانوں کیساتھ زیادہ پایدار و استوار ہوتا جائیگا اور نوع انسان کی تمام علمی و عملی کوششیں تمدنی جانکاہیاں اور معلومات نادرہ کی کثرتیں تعلیم قرآن کے مطابق عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی نظر آمیز ابحاث محسوس و متشکل تفسیریں ہونگی ہر زمانہ میں ہواخواہان توحید لا الہ الا اللہ کی سچی علم برداریوں کیساتھ عرب کی محترم رسول اور دنیا کی منجی اعظم کامل و مکمل انسان محمد روحی فداہ پر تن من دھن سے قربان ہوتی ہوئی دیکھی جائینگے کیونکہ اسلام ہی ازلی اور اسلام ہی ابدی چشمہ سعادت ہے جسکی فیض بخشیوں اور علم آموزیوں کے دریائے بے پایاں کی پہنائیاں نہایت وسیع اور عمیق ہیں

فی الجملہ کائنات میں خدا کی بعد انسان سے بڑھکر کوئی مخلوق شرف و اقتدار کی مستحق نہیں اور اوسکی فطری عزتوں اور شرافتوں کو محفوظ رکھکر امن و آبرو کیساتھ مظفر و منصور منزل پر پہنچانیوالا کوئی راستہ اسلام کی قائم کردہ صراط مستقیم سے بہتر نہیں لہذا انسان ہی کا حق ہے کہ وہ تحت و فوق کے کل کرشموں دنیا کی تمام کھلی اور چھپی دولتوں سے کام لیکر اللہ ہی کیلیے اللہ کی پیدا کردہ دوسری چیزوں کو مسخر و خادم بنا لے اور اوس ذات برتر معطی و محسن خالق کا خود عملی علمی اور عقلی طور پر بہترین شکور بنے

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝

چونکہ انسان اپنی نوعیت، فطرت اور آفرینش کی فوق الملکوت خصوصیتوں کی اعتبارات سے شجر و حجر برق و باد آب و آتش جمادات و حیوانات اور نباتات سب سے غلامیاں کرانیکا حقدار تھا اسلیے ضرورت تھی کہ اوسے اپنی اس اہلیت قابلیت اور ہمت و عزت کی اسرار سے آگاہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسری انسان کے سامنے بھی جاہلانہ عجز کیساتھ سر جھکا کر خدا کی دولتوں کو ذلیل اور خود کو کم

Marfat.com

نہ بنای لہذا زبور توریت انجیل بلکہ کل دنیا کی الہامی نوشتوں کی بعد وہ مکمل ہدایت نامہ اور آئین حیات موت
کا جامع ابدی مفسر عطا کیا گیا جسکا نام قرآن المجید اور فرقان الحمید ہی خدا کی اس نہایت سلیس صاف
اور سچے عہدنامہ نے عناصر و اصنام کو جھکنے والی انسان کو اوسکی ازلی شرافتوں اور فضیلتوں کو یاد دلانے
کیواسطے خدای واحد و برحق کا یہ ارشاد علی الاعلان سنایا تاکہ ہم اپنی حقوق فطرت کو پہچانین

ولقد كرمنا بني آدم وحملنهم في البر والبحر ورزقناهم من الطيبت
وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا ٥

اور البتہ ہمنی انسان کو بزرگی اور فضیلت بخشی اور خشکی و تری مین اوسی (مختلف سواریوں پر) سوار کیا
اور عمدہ عمدہ پاکیزہ چیزین طیب نعمتین کھانی پینی کو عطا فرمائین اور مخلوقات مین اوسی بہتیری چیزون
پر برتری و فوقیت دی

لیکن انسان چونکہ بہت ہی جلد بہو لنے اور مغرور ہو جانیوالا بہی اسلیئے اس خیال کو مدنظر رکہتی ہوئی کہ کہین انسان
اپنی فضیلت و افتخار کے غرور مین پڑکر حیات بعد الموت کی ضروری خیال سی غافل و لے نیاز نہ ہو جائی اور کہین اپنا
تمام کیا دہرا اکارت ہی نہ کر لے خداوند پاک نے عنایات مزید کی طور پر یہ مقدس حکم ہی سنایا

يوم ندعو كل اناس بامامهم فمن اوتي كتابه بيمينه فاولئك
يقرءون كتابهم ولا يظلمون فتيلا ٥ ومن كان في هذه اعمى
فهو في الاخرة اعمى واضل سبيلا ٥

(اور بہت بڑی برتری تو اوسدن نمایان ہوگی) جسدن ہم سب لوگون کو اونکے رہنماؤن اور رسولون اور
ہادیون سمیت (اپنی پاس بلائینگی جنکا نامہ اعمال داہنی ہاتھ مین دیا جائیگا وہ خوشی خوشی اوسی پڑہ لینگے
اور لوگون پر سزا و جزا کی اعتبار سی رتی برابر ظلم بہی نہ ہوگا اور (جو لوگ اپنی اغراض حیات کو سمجھنے اور
الہدی مطالبات کی جاننی کیطرف سی اندہا بنا رہا وہ حیات مستقبل مین بہی اندہا ہی ہوگا بلکہ اپنی
گمراہیون کی پاداش مین راستہ سی زیادہ بہکا اور بٹکا ہوا ہوگا

یہان تہوڑی غور سی یہ بات معلوم ہونی لگتی ہی کہ یورپ جب مسلمانون کی علمی عقلی ادراکی اخلاقی اور تمدنی کوششون کو دیکہکر
اپنی خواب غفلت سی بیدار ہوا تو قاعدہ ہی کہ بہوکے کو قرص خورشید بہی روٹی ہی نظر آتا ہی اوسنے بہی جدوجہد شروع
کی راہبون اور پاپاؤن کی طلسم تقدس سے نکلکر اوسنے بہی اپنی فطری شرافتون کو سمجہ لیا تو علمی اور تمدنی مساعی کے
اعتبارات عمل کے لحاظ سی ولقد کرمنا کی ارشاد کا پیرو تو بن گیا مگر اعتقادی اختلاف اور مذہبی تعصب کے
باعث یوم ندعو کل اناس کی حقیقت سی ناواقف رہ کر اپنی اخلاقی اور روحانی فضایل کو گم کر بیٹھا
اور اب تو اوسکا غرور بیجا اس حدتک بڑہا ہوا ہی کہ وہ اس صداقت کیطرف نظر بہی ڈالنی نہین چاہتا کہ عقبیٰ
یا آخرت بہی کوئی چیز ہی اور یہی روحانی تاریکی اوسی مست غرور بناکر اپنی ضرر انگیز تہذیب کیساتھ دنیا بہر کی

Marfat.com

دوسری قوموں کو ملخ و مور سمجھنے پر مجبور کر رہی ہے لیکن ان حالات کیساتھ ہم اس افسوسناک کیفیت کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے کہ جس قوم کو یہ ہدایات قرآنیہ براہ راست جامع طور پر سنائی گئی تھیں اوسنے بھی نہایت عجیب طریقوں پر بہت سی اعتقادی غلطیوں اور غافلانہ بے نیازیوں کا شکار ہوکر دونوں کی صحیح عملی حالت کو بھلا دیا اور اپنی ہستی کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی تمام صفات عالیہ سے علیحدہ کرکے شجر و حجر کے برابر بنا دیا غنیمت ہے کہ یورپ ولفظ کرتھنا کے مفہوم کو تو سمجھتا رہا اسوقت ہم مسلمانوں سے دوسری قومیں جسقدر محترز اور الگ رہتی ہیں گویا وہ حالت ہماری ہی شامت اعمال سے نظیری کے اس شعر کے مصداق ہے

تو خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری　　بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

اگر کہا جاے تو یورپ برای نام مذہبی احساس سے الگ یا بیگانہ مانا جایگا وہ لوگ اپنی مذہبیت اور قومیت کو محفوظ رکھنے کیواسطے تن من اور دھن سے کوشاں ہیں مگر ہم تمام ایشیائی باشندے محض نمود و نام اور نمائش و آرائش کے طور پر عموماً کو راز عقیدتمندیوں کیساتھ مذہب کے حلقہ بگوش اور دھرم کے جان نثار بنے پھرتے ہیں ورنہ یورپ پر علانیہ تباہی مسلط ہوتی اور ایشیا اوج کمال پر پہنچا ہوا نظر آتا لیکن حالت اسکے خلاف ہے

بہرحال عروج و زوال کی یہ دونوں متضاد حالتیں اوس احساس حق کی نفی نہیں کر سکتیں جس سے اثر پذیر ہوکر انسان اپنی نجات و بہتری کا طالب اور شوکت و عزت یا بہبودی و خوشحالی کا خواہاں پایا جاتا ہے انسان کسی حالت میں اوس آشکارا و پنہان بے ہمہ و باہمہ اور ظاہر و باطن ہستی مطلق کے خیال و احساس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا البتہ اوسکے احساس و خیال یا جذبات و مدرکات کو آدمی نے اپنی اختلاف ممالک تفریق رسوم و رواج اور فہم و ادراک کی کم یا زیادہ اچھے اور بُرے ہونے کی باعث مختلف عنوانات اور معتقدات سے ظاہر کیا ہے اور یہی بات رفتہ رفتہ بہت سی روحانی غلط فہمیوں اور عام اعتقادی لغزشوں کی وجہ سے معرض خطر میں آگئی انسان خود خطرات میں گھر گیا جن کے اثرات سے نوع انسان کیواسطے بہت سی علمی اور عقلی خرابیاں روحانی اور تمدنی سستیاں نامحسوس طریقوں کیساتھ پیدا ہوتی گئیں فیضان ازل کے وسیع اور لالہ زار چمنستانوں سے انعامات قدرت و فطرت کی مقدس کلیاں انسان کی دامان شرافت میں باندھی گئی تھیں اون میں سے بہت سی غنچہ ہای ناشگفتہ کیطرح انسان ہی کے جیب قبا میں پڑی پڑی خشک ہوگئیں

اس نقصان و ضرر کا اصلی سبب انسان کی وہی خوش خیالیاں ترک و زیاں اور خود فراموشیاں تھیں جنہیں اوس نے مسلمات علم و عقل کی خلاف محض نادانیوں اور روحانی غلط فہمیوں کی سبب انسانوں حیوانوں بتوں اور اجرام فلکیہ کی ستائشوں کے معتقدات سے خود ہی پیدا کر لیا تھا اور حصول برکات و نجات کیلیئے جاہلوں کیطرح خدا کو چھوڑ کر ادھر اودھر بھٹکتا پھرتا تھا فطرت کی دولتیں موجود تھیں قدرت کی دولتیں سامنے پڑی تھیں مذہب اور دھرم کی دریائیاں بھی اثر انداز یاں کر رہی تھیں یہ سب کچھ تھا لیکن انسان اپنی انسانیت کے شرف سے دور بُعد المشرقین پر پڑا تھا مسجود ملایک اور اشرف المخلوقات ہونے پر فطرت کی بینیا زیرالفق

Marfat.com

عالیہ کو بھلاکر بزمِ ملکوت کی داخلہ کیلیئے طرح طرح کی خلافِ فطرت ریاضتوں اور تکلیف دہ مجاہدوں کیا تھا اصنام و عناصر بلکہ انسانوں حیوانوں اور درختوں کے سامنے جھکتے جھکتے مٹا جا رہا تھا جیسے ان دماغی و دلی پریشانیوں خیالی اور روحانی تکلیفوں سے نجات دینے کیلیئے دینِ برحق اسلام نے خدای واحد کی توحیدِ مطلق کا شاندار اور مقدس دروازہ ارشادِ ذیل سناتے ہوئے کھولا اور انسانوں کو موجودات پرستی کی شرمناک غلامیوں اور ذلتوں سے باہر نکالا

يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون ۝

اے لوگو (بلا اشتراکِ غیری) اپنے اللہ کی عبادت (فرماں برداری) کرو جس نے تمکو اور جو تم سے پہلے ہی دنیا میں ہو چکے ہیں پیدا کیا تاکہ تم (اس عاقلانہ مسلک و مشربِ توحید سے) پرہیزگار اور حق شناس بن جاؤ

اس ارشاد کے بعد ضروری تھا کہ اوس خدا کی عام فہم صفات کو بھی بیان کیا جائے جو افہامِ انسانی سے بہت بالا و ارفع اور قریب ہے اور اوسکی اطاعت و فرمان برداری انسان کی دینی دنیوی سعادتوں اخلاقی اور تمدنی برکتوں کیلیئے نہایت ضروری ہے پس ارشادِ بالا کے بعد یہ مقدس اور عقل افزا الفاظ سنائے گئے

الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون پ ع

(وہ خدا وہی) جسنے تمہارے لیے زمین کا فرش بنایا اور آسمان کا سائبان (اور فضای آسمانی کی بلندیوں سے پانی برساکر اوس سے تمہارے کھانے پینے کی چیزوں اناجوں پھلوں اور ترکاریوں کو پیدا کیا پس اے لوگو! کسی دوسری چیز کو (ذاتی یا صفاتی طور پر) اللہ کا ہمپلہ نہ بناؤ اور اس بات کو تو تم بھی جانتے بوجھتے ہو (یعنی یہ کہ اوس ہستی برتر کے بغیر کوئی پھلوں اناجوں کو پیدا نہیں کر سکتا)

ان احکام کیساتھ اسلام نے انسان کو شرک و ضلالت کی تاریکیوں سے نکالکر اخلاقِ حسنہ اور اعمالِ صالح کی پر زور ہدایتیں فرمائیں اور انسان کو خدای واحد کے ازلی اور ابدی قانونِ حق کے مطابق اوسکے اعمال و کردار کا ذمہ وار ٹھہرایا انصاف و عدل - راستبازی اور دیانت جائز حلم و کرم اور وفا و صفا کے اہم ضرورتوں پر حکیمانہ طریقہ سے بحث کی فسق و فجور - چوری اور بد دیانتی بد عہدی اور بد باطنی کے زہریلے اثرات کی بیخ کنی کی اور اس بات کو انسانی قلوب پر نقش کالحجر کردیا کہ اوس خدای واحد کی رحمتوں برکتوں اور دولتوں سے مستفید ہونیکے لیے سچی پاکیزگی صداقت پرہیزگاری اور نیک نفسی کی سخت ضرورت ہے ان تمام باتوں کو راسخ اور پختہ کر دینے کے بعد دینِ برحق اسلام نے انسان کو اوسکے معبود و خالق کی خوشنودیوں کا یقین دلایا اور خدای برتر کا یہ حکم سنایا

ذالكم وصكم به لعلكم تذكرون ۝ وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذالكم وصكم به لعلكم تتقون ۝

(اے لوگو) اللہ نے تمہیں ان باتوں کے احکام اسلیئے دیے ہیں کہ تم (اونچی نیچی) باخبر رہو اور بیشک یہی (راستہ) سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے (غلط راستوں) پر نہ پڑنا کہ وہ تمکو راہِ حق سے (بھٹکاکر) منتشر کر دینگے

Marfat.com

غرض یہ سب (واجب العمل باتیں وہ ہیں) جنکا اللہ نے ہمکو حکم دیا ہے تاکہ تم راستباز اور پرہیزگار بن جاؤ

چونکہ رومی اور یونانی نسلیں باطل شدہ مسیحی عقیدہ کفارہ کی غلط فہمی میں پڑکر یہی اپنا جال چلن لگاڑ چکی تھیں مقدس مسیح کا مصلوب ہونا اونہوں نے اپنے تمام سابقہ اور آئندہ گناہوں کی تلافی کیلئے کافی سمجھ لیا اور اس پندار عجیب نے بڑی بڑی فرشتہ صورت پاپاؤں اور بشپوں کو فسق و فجور کیطرف سے بے نیاز بنا دیا اسلام نے ان تمام غلط خیالات کی سختی سے تکذیب کی جو کہ علماً عقلاً اور اخلاقاً ہر طرح قابل تکذیب و تردید تھے بلکہ بندوں کی گستاخانہ بداعمالیوں اور مغرورانہ سرکشیوں پر ہادی برحق نبی اسلام رسول امین روحی فداہ کے ذریعہ صاف طور پر یہ ارشاد الٰہی پہنچایا

وَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَ

اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥

(اور اے پیغمبر اگر اتنا سمجھانے اور راہ حق دکھانے پر بھی یہ لوگ تجھے جھٹلائیں اور سیدھی باتوں کو نہ مانیں)

تو ان سے کہدو کہ میرے اعمال میرے ساتھ اور تمہارے افعال تمہارے ساتھ ہیں تم میرے اعمال کے ذمہ دار نہیں اور نہ میں تمہارے کردار و افعال کا ٹھیکہ دار ہوں تمہارا کیا تمہیں اور میرا کیا مجھے

الحمد للہ کسقدر سچی اور پر صداقت تعلیم ہے جو اوس سچے رہنما اور دنیا کے اولو العزم منجی نے بمنشاء الٰہی عین مطابق علم و عقل قرآن پاک کی صورت میں نوع انسان کو دی ہے اوس آقائے نامدار اور مولائے با اقتدار کی ذات عالی صفات پر ہم اپنی روحیں اور جانیں نثار کرنیکو یقیناً سعادت سمجھتے ہیں اور سمجھنا ہی چاہیے کہ اسرار فطرت کے اس نہایت عالی دماغ مبصر اور مکمل و محترم انسان نے ناحق کی شیخیوں اور خودستائیوں کی خطرناک باتوں سے اپنی ذات کو بھی باوجود ہزارہا مدارج فضائل و محاسن رکھنے کے کہاں تک بچایا اور یہ صرف اسلیے کہ مبادا انسان پھر سابقہ اور قدیم اقوام کیطرح غلط فہمیوں اور خوش خیالیوں کا شکار ہوکر اپنی ذاتی اصلاح اخلاق و اعمال کیطرف سے غافل نہ ہو جائیں اور اللہ کی ہر جگہ حاضر و ناظر علیم و بصیر ہستی کو چھوڑ کر ادھر اودھر بھٹکتے نہ پھریں چنانچہ ایک جگہ یہ حکم حق بھی سنایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ٥

جسنے نیک عمل کیے اپنی بھلی کیلیے کیے اور جسنے برائی کی اوسکا وبال اوسی پر پڑیگا اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

ایک مقام پر ہر انسانی دل و دماغ کی درستیوں اور ذاتی صفائیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات بھی کہو تو سیدھی سچی ایسا کروگے تو خدا تمہیں اعمال صالح کی توفیق و ہمت بخشتا رہیگا اور تمہارے گناہ بھی بخشے جاسکیںگے اور جسنے خدا و رسول کا کہا مانا اوسنے بڑی کامیابی

Marfat.com

آج اگرچہ علمی کوتاہیوں جہالتوں یا اعمال بد کی سزاؤں کے باعث مسلمانوں میں عام طور پر وہ تمام سینہ فرسا غلطیاں اور کج خیالیاں پیدا ہو رہی ہیں جن سے قرآن پاک نے لکار لکار کر انہیں روکا اور منع فرمایا ہے لیکن مسلمانوں کی ان عملی اور عقلی شستیوں سے قرآن و اسلام یا خدائے اسلام پر کیا الزام آسکتا ہے؟

آہ ہم مسلمانوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر اپنی دینی اور دنیوی تباہیاں روحانی اور جسمانی پریشانیاں علمی اور تمدنی بربادیاں خرید لیں خوش اعتقادیوں کی خطرناک اوہام میں پڑکر بھی رہزنوں کو رہنما بنا لیا اور صدہا خود فراموشوں کو خزانہ ہائے غیب کا وارث و مالک سمجھکر اپنی ٹھیکریں گیر لشوائے خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں اور قبروں کے سامنے جبہ سائیاں شروع کر دیں جسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا تھا کہ قوم اپنے نظام مرکزی سے علیحدہ ہوکر برباد و پریشان ہوکر رہ جائے افسوس ہمنے ایک معبود کی جگہ صدہا معبود اور ایک رسول برحق کے عوض ہزارہا ہادی و منجی اور نبی بھی قرار دے لئے قرآن پاک سے غافل و جاہل ہوکر بعض افراد قوم کی ذاتی آراء کو بمنزلہ الہام و وحی سمجھ لیا اور پھر اوسپر نہیں کے ہورہے کاش ہم آج ہی معروضات باطلہ کی دل آویزیوں سے نکل کر اوس ہادی برحق بانی اسلام علیہ التحیات والسلام کی ارشاد کردہ آسمانی ہدایتوں کو سمجھیں کہ وہ ہمیں کیا کیا ارشادات ربانی ہماری ہی بھلائیوں کیواسطے سنا رہا ہے تاکہ ہم غلطیوں سے بچیں

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○

اے پیغمبر لوگوں سے کہدو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے دھرے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر کاربند رہتا ہوں

اے نبی لوگوں سے کہو کہ کیا اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر ہوسکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے؟

معزز ناظرین ایمان ضمیر کی پوری آزادی اور صداقت پسندی سے ہر سمجھدار انسان غور کرسکتا ہے کہ خدائے برتر کا جو محترم اور مقدس انسان ایسی بے غرضی سچائی اور دلی صداقت و شرافت سے لوگوں کو کبھی شیخی اور خود ستائی کے بغیر اوس خالق الارض والسموات رب کیطرف بلائے کیا وہ خدا کا سچا رسول نہیں؟ آہ ایسا سمجھنا اور کہنا نہایت ہی ہٹ دھرمی تیرہ باطنی اور جہالت ہوگا بیشک اوس اللہ کے صادق و برحق داعی الی الحق نے منجانب اللہ جو جو فرمایا وہ حرف حرف انسانی سعادتوں برکتوں اور اللہ کی رحمتوں کا گنجینہ ہی مبارک ہے وہ شخص جسنے اوس محسن عالم رسول کی ہدایات ربانیہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور علم اسلام کی رحمانی سایہ سعادت و برکت میں لبیک کہتا ہوا آکر کھڑا ہوگیا سنوں پھر ارشاد ہوتا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

Marfat.com

الذي يؤمن بالله وكلمٰته واتبعوه لعلكم تهتدون ٥

(اے پیغمبر لوگوں سے کہو) کہ لوگو میں تم سب کی طرف اوس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ آسمان و زمین کی تمام سلطنت اوسی کی ہے اوسکے سوا کوئی بھی ستائش و پرستش کے لائق نہیں وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے تو اے لوگو اوس اللہ پر ایمان لاؤ اور اوسکے رسول نبی اُمّی محمدؐ پر بھی کہ وہ خود بھی اللہ اور اوسکی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں کی پیروی یعنی تقلید کرو تاکہ تم سیدھے راستہ پر آجاؤ

الغرض اسلام نے اپنی ہر ممکن کوشش سے علماً عقلاً ادراکاً اور حقیقتاً اوّل تو اصنام و عناصر اور انسانوں حیوانوں کی بزرگیوں کے خوفناک طلسم توڑے اور انسان کو اپنے سچے معبود اور خالق مطلق کے سامنے پہنچایا اوسکے بعد تصدیق رسالت کی اہمیت کو اپنی فیصلہ کن ہدایات و براہین سے پورا کیا اور ان ارشادات ربانیہ کو علم و عقل سے سمجھنے سوچنے کے بعد ہر سمجھدار اور سلیم الفہم انسان پر واجب ہوگیا کہ وہ بطیب خاطر کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور پھر یہ بھی کہے کہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

(۱) اول تو یہ کہ عبادت و طاعت اور فرمانداری و بزرگی کا مستحق دنیا میں کوئی نہیں مگر وہ اللہ محمدؐ اوس خدائے برحق معبود برتر کے ایک مرسل رسول اور نبی ہیں

(۲) دوسرا یہ کہ میں بطیب خاطر بشارت دیتا ہوں کہ یقیناً وہ خالق مطلق خدائے واحد اپنی تمام صفات جلال و جمال کیساتھ یکتا اکیلا بلا شرکت غیرے ذات واحد ہے اور اسکے اقرار توحید کے بعد میں اس امر پر بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ خدائے واحد کے بندے اور اوسکے رسول ہیں

اصولاً یہ توحید اور اقرار رسالت دو جزین اسلام کی دعوت الی الحق ہیں اور پھر ان کو سنبھالنے بچانے اور زیست رکھنے کیلئے اون تمام اخلاقی عملی عملی روحانی اور تمدنی جد و جہد کی ضرورتیں واجب العمل احکام کی صورتوں کیساتھ انسان کے سامنے آتی ہیں اور اپنی واجب التعمیل ہدایات مسلّمہ کا نام اصطلاح اسلام میں شریعت اور طریقت ہے جنہیں چھوڑ دینے سے نہ مسلمان مسلمان رہ سکتا ہے اور نہ قرآن پاک کی تلاوت اور اصلاح نفس کی راہبانہ کوششیں کچھ نفع پہنچا سکتی ہیں

اسلام نے اپنی کامل معاملہ فہمی اور دوربینی سے اون تمام محاسن و فضائل پر نظر کی جو اشرف المخلوق انسان کیواسطے قدرتاً اور فطرتاً واجب الحصول ہوسکتے ہیں اور جب اون کی اسباب ثبات و قیام پر نگاہ ڈالی تو ماسوا کی تمام عارضی سہارے اور غیر اللہ ہستیوں کی کمزور آسرے اوسی انسان کیواسطے موجب ذلت و تباہی معلوم ہوئے اور یقیناً ایسا ہی ہے کہ انسان موجودات عالم اصنام و عناصر یا مظاہر قدرت کے سامنے جھک جھک کر وقار فطرت اور اعزاز شرافت ہرگز قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ ایسا کرنے سے اوسکی طبیعت میں کی انتہا دنائیتیں علمی اور عقلی کمزوریاں عملی اور اخلاقی شکستیاں پیدا ہوتی ہیں اسلئے دین برحق اسلام کی انسان کی تمام امراض باطنی و ظاہری کا یقینی علاج خدائے

Marfat.com

واحد کی توحید مطلق کے اصول و علم کو قرار دیا تاکہ انسان خدا کی خلافت عظمیٰ کا وارث دنیا میں کسی آسمانی اور زمینی چیز کو معبود بنا کر ذلیل و ضعیف نہ بن جائے اسلام نے اس امر کی خصوصیت کو یہاں تک ملحوظ رکھا کہ ان لوگوں کی بیجا ذاتی تمنائیں خود غرضانہ خواہشیں اور کورانہ آرزوئیں بھی شرک و کفر ہی کی ذیل میں شامل کر دیں اور آدمی کو راسخ الاعتقاد خدا پرست اور عاقل و فرزانہ خیال انسان بنانے کیواسطے دنیا کی نباتات شوکتوں ماکولوں اسبابوں اور بیٹیوں کی ناموزون و بیحد الفتوں کو بھی خلل انداز توحید خیال کرتے ہوئے انہیں بھی فتنہ کے لفظ سے تعبیر کیا اور بیشک انسان اگر بصیرت و بینش کی آنکھ سے دنیا میں دیکھتا بھالتا قدم نہ اٹھائے تو یہ چیزیں اپنی موثر دلفریبیوں سے انسان کو مہجور حق اور غلط کار بنا دیتی ہیں مگر وہ کسی حالت میں انسان کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ اپنی تندرا انسانی زندگی کے فرائض عالیہ کو (جو علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی کوششوں کی صورت میں صدہا ہیں) پھینک پھانک کر پہاڑوں کی غاروں اور جنگلوں میں بیٹھ رہے کیونکہ یہ حالت فطرت انسانی کی رفیع الشان فضیلتوں اور زندگی کی ممتاز کامیابیوں کے خلاف سراسر جہالت و گمراہی ہے الغرض اسلام کا نصب العین انسان کو انسان بنا کر مسرور و کامیاب اور بابرکت و سعادت زندگی عطا کرنا ہے تاکہ خداوند کا جلال قائم ہو اور اوسکی لازوال آسمانی برکتوں زمینی دولتوں اور قدرت کی نعمتوں کے اسرار کھلتے رہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

الم تروا ان الله سخر لكم ما في السموات وما في الارض واسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة ومن الناس من يجادل في الله بغير علم ولا هدى ولا كتاب منير ۝ پ ۲۱ ع ۱۱

ای لوگو کیا تمنے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سبکو خدا نے تمہارے لئے مطیع فرمان کر رکھا ہے اور تم پر اپنی کھلی اور چھپی سب نعمتیں پوری کی ہیں لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو خدای واحد کی بابت میں جھگڑتے ہیں (مگر) نہ تو انہیں کچھ ذاتی علم ہے اور نہ اللہ کیطرف کی ہدایت اور نہ ہی اون کے پاس کوئی اللہ کی ملحق کتاب اور روشن ہدایت نامہ ہے جو اونکی رہنمائی کر سکے

ایک جگہ پر حصول معاش و رزق کی جائز اور لازمی کوششوں کیلئے ان الفاظ میں ہدایت ہوتی ہے

ومن ايته ان يرسل الرياح مبشرات وليذيقكم من رحمته ولتجري الفلك بامره ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون ۝ پ ۲۱ ع ۸

اوس خالق اکبر کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ وہ ہواؤں کو بارشوں کی خوشخبری دینے کیواسطے بھیجتا ہے تاکہ ہواؤں کی تحریک سے بارش ہو اور اللہ تم کو اپنی رحمت کی بہار دکھائے اور نیز یہ کہ اوسکے حکم سے دریاؤں میں کشتیاں چلیں اور (تم جو تجارت کے ذریعہ) اوسکا فضل تلاش کرو یعنے رزق اور معاش کو ڈھونڈو (اور تلاش رزق کی ضرورت اسلئے ہے) کہ تم باطمینان خاطر اللہ کا شکر ادا کرو (واقعی بھوکے پیٹ سے انسان دلجمعی حاصل نہیں کر سکتا) کیا سچا ارشاد ہے

ایک سمجھدار اور حق پسند انسان ان آیات الٰہی پر غور کرکے تعلیم قرآن کی شوکت اور اسلام کی برکت و سعادت کو بخوبی

Marfat.com

سمجھ سکتا ہے کہ اسلام انسان کو اوسکی فطری شرف و اعزاز کے مطابق دنیا و دین کی دولتوں سے مالامال کر کے کس قسم کی سعید و محمود زندگی کا وارث بنانا چاہتا ہے؟ افسوس ہے اون لوگوں پر جو خدائی واحدی اس ازلی اور ابدی راستہ سے نا آشنا یا بے خبر ہیں اور بے خبر ہی رہنا بھی چاہتے ہیں۔ اسلام نے ایک طرف تو توحید الٰہی کی محکم عقیدہ و علم سے انسان کو آسمان و زمین کی تمام ظاہری اور باطنی دولتوں پر تصرف حاصل کرنیکی اولوالعزمیاں عطا کی ہیں اور اوسکی تمام دلی دماغی حسی ادراکی روحانی اور جسمانی قوتوں کو نہایت باقاعدگی کیساتھ فرائض فطرت ادا کرنے کی لائق بنا دیا ہے دوسری طرف اوسی دنیا کی چند روزہ حیات مستعار کی باعث مآل و انجام کار سے ہوشیار رہنے کی اہلیت بھی بخشی ہے تاکہ اشرف المخلوق انسان اپنی شرافتوں اور عزتوں کو دنیا ہی کی زندگی میں تباہ و برباد کر کے محروم محاسن نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہاں کی اعمال و کردار سے جو کچھ یہاں بنایا گیا ہے اوسکی اصلی حقیقت تو اوسی عالم سزا و جزا یعنی حیات مستقبل میں کھلتا ہے پس ارشاد ہوتا ہے

المال والبنون زينة الحيوة الدنيا والبٰقيٰت الصٰلحٰت خير عند ربك ثوابا وخير املا ٥ پ ١٥ ع ١٨

(اے لوگو) مال اسباب اور بیٹے بیٹیاں یہ سب کچھ دنیا کی چند روزہ زندگی کی زیبائشیں ہیں مگر تمہاری نیک اعمال تمہارے پروردگار کے نزدیک باعتبار خیر و ثواب بہتر چیزیں ہیں (جنکا اثر دیر تک باقی رہنے والا پائیدار ہے)

اسلام نے کائنات کو فلسفہ ویدانت کی تعلیم کے مطابق با فسردہ خاطری "مایا کا جال" یا بچوں کا کھیل نہیں کہا بلکہ فرمایا تو یہ کہ ما خلقت هذا باطلا یہاں کی ہر ایک چیز اللہ کی بے انتہا بالغ حکمتوں کیساتھ ایک نوعیت اور فطرت و حالت میں رکھی گئی ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں اس دار الاسباب و آثار دنیا کا جاہلانہ تنفر اور غافلانہ خیال ترک و نفرت پیدا نہ ہونے پائے کیونکہ دراصل یہی تو ایک امتحان یا حصول رفعت کا مقام ہے کہ انسان اسی دنیا میں رہ کر اسی دنیائی اسباب و سامان سے اپنی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی برکتیں حاصل کرتا ہوا اللہ کے حضور میں ناصر و منصور داخل ہو سکتا ہے لہذا مقدس دین برحق نے دنیا کو برائی خیالات کی ہم آہنگی میں "مایا کا جال" نہیں فرمایا بلکہ اس عین حقیقت کا اظہار کیا ہے

وما خلقنا السماء والارض وما بينهما لٰعبين ٥ لو اردنا ان نتخذ لهوا لاتخذنٰه من لدنا ان كنا فٰعلين ٥ بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فاذا هو زاهق ولكم الويل مما تصفون ٥ پ ١٧ ع ٢

اور (اے پیغمبر) ہمنے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان میں موجود ہے کھیل کیلئے نہیں پیدا کیا اگر ہمکو کھیل بنانا منظور ہوتا تو (اپنی تجویز سے) ہم کھیل ہی کی طرح کا کوئی کھیل بناتے لیکن ہمکو ایسا کرنا منظور ہی نہ تھا اصل بات یہ ہے کہ ہم حق کو باطل کے سر پر دے مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے اور باطل ملیامیٹ ہو جاتا ہے اور لوگو تم پر افسوس ہے کہ ایسی (مہمل) باتیں بناتے ہو (یعنی دنیا کو بازیچۂ اطفال اور فضول کہتے ہو)

آیات بالا کو دیکھیے اور سمجھیے اسلام کی صداقت آموزیوں کا حال کھلتا ہے کہ وہ انسان کو باطل خیالات و اوہام سے منع کرتی

Marfat.com

کن طریقون سے علم و عقل اور حقیقت و صداقت کا پیرو بنانا چاہتا ہے لیکن عجیب کیفیت ہے کہ آج گمراہ اور باطل پرست لوگوں نے بڑھکر کچھ بھی نہ بوجھے اللہ کے اتنے بڑے کارخانۂ عالم جہان کو آنکھیں بند کرکے مسلمان ہی تھمل۔ فضول بحثوں کا کھیل اور لغو و بیفایدہ کیتے دیکھے جاتے ہیں افسوس قوم کے خیالات و عقاید میں کسقدر خلاف علم و عقل تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور انہیں باطل خیالات اور توہمات کا نتیجہ ہے کہ آج انکی ہر کل بگڑی ہوئی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

زنہار ازان قوم نہ باشی کہ فریبند حق را بسجودی و نبی را بدرودے

کائنات میں اسباب و آثار کا ایک سلسلہ زمین سے آسمان تک ایسا مربوط ہے جس پر غور و فکر کرنے سے اوس خدای واحد کی عظمت و جبروت کا سکہ دلوں پر بیٹھتا ہے اور علم و عقل حکمت و فلسفہ اور دانش و بینش کے ہزارہا اسرار انسان پر کھلنے لگتے ہیں تمام موجدوں کی ایجادیں صناعوں کی حیرت انگیز صنعتیں اور مفید خلق علمی اکتشافات اسی سلسلۂ اسباب و مظاہر پر عاقلانہ غور و فکر کا نتیجہ ہیں ریل تار فوٹوگرافی ایکس ریز اور اڈیسن کا فونو گراف سب خدا کی اس ارشاد حق وما خلقنا السماء والارض وما بینہما لٰعبین پر عقلمندانہ طریقہ سے عمل پیرا ہونے کی برکات ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ آنکھیں بند کیے محض سجدہ گزاریوں کو ماحصل اسلام اور غایت دین سمجھ رہے ہیں اسباب و آثار یا مظاہر قدرت کی بحث اپنی خاص کیفیتوں سے عنوان اطاعت و عبادت اور شکر و حمد میں بیان کرنے کے لائق ہے اور بہ تفصیل مزید ان حالات کو کچھ آگے چلکر بیان کیا جائیگا لیکن سر دست اتنا کہنا ضروری ہے کہ بت پرستی اور شرک ورزیوں کے علاوہ بھی قرآن پاک نے جہان جہان لوگوں کو جاہل و کافر کہا ہے اوسکی مراد انہیں لوگوں سے ہے جو اللہ کے قایم کردہ نظام و آئین اور اسباب و آثار سے منہ پھیر کر آنکھیں بند کیے بارہ ہوا معلق رہ کر دنیا میں جینا چاہتے ہیں اور انسانوں کی یہ حالت زمین کے جس حصہ پر ہو سراسر خلاف اسلام ہے

ہم جانتے ہیں کہ اسباب و مظاہر سے گذر کر اوس مسبب الاسباب ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن اور علۃ العلل ہستی برتر پر نظر رکھنا اور اوسے پہچاننا کمال عرفان و حقیقت ہے لیکن اس بات کو بیان کیے بغیر نہیں رہا جاتا کہ بہت سے نا اہل اسلام لوگوں نے کاملین کی بعض خاص باتوں کو محض سماعی طور پر بے سمجھے بوجھے عوام کالانعام میں سنا سنا کر مسلمانوں کا نظام دین و دنیا بگاڑ کر دھر دیا اور آج وہی حالت توحید پرستوں کی ہو گئی جو کبھی اصنام و عناصر اور موجودات و جمادات کے پوجنے والی اقوام کی تھی کسی بزرگ نے خاص الخاص اسرار حق کی ضرورت اخفا کو سمجھتے ہوئے یہ شعر کسقدر خوب کہا ہے

اسرار سلاطین را با کس نتوان گفتن سوزی کہ بدل باید با جنس نتوان گفتن

سچ تو یہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے خلاف خدا و رسول ماوشما کی آوازیں سن سن کر اسلام کو خیرباد کہ دیا لوگوں کی مختلف اور دل آویز نغمے سنکر بیخودی میں اللہ کی آئینی حدود کو اپنے ہاتھوں سے ڈھا دیا غیر اللہ ہم نے صدہا معبود اور مسجود بنا لیے اپنی جاؤ بیجا اہلہانہ تمناؤں کو بت بنا کر سینہ و دل کو بیت الاصنام کر دکھایا اپنی غلطیوں اور نادانیوں کو سمجھنے بعوض اصلاح اعمال و اخلاق کی ذاتی مساعی کو چھوڑ کر اللہ کی حاضر و ناظر ہستی برتر سے خود ہی مہجور ہو گئے گم تو آپ ہوئے مگر اللہ کو گم شدہ سمجھکر ادھر اودھر بھٹکنے لگے افسوس!!!

Marfat.com

اے قوم تو نے ایک نہیں بلکہ ہزار ہا علطیاں کی ہیں لیکن آنکھیں کھول تو مجذوبانہ سرمستیوں اور ابلہانہ بے نیازیوں میں سالوں نہیں صدیوں رہ چکی ہے کیا ابھی تک تجھے اپنے خدائے واحد کے احکام کے خلاف ورزیوں کا حال معلوم نہیں ہوا ؟ کیا ابھی تک تجھے اپنے دلفریب شرک و بطلان کی سزائیں نہیں ملیں ؟ کیا تیرا یہ خیال صحیح ہے کہ تو اللہ کے اٹل نظام و آئین اور سلسلہ اسباب کو توڑنے میں کامیاب ہوگئی ؟ کیا توحید پرستی کی مبارک تعلیم کا مقصد اور مدعا یہی تھا کہ تو انسانوں قبروں اور بالبس کی کھچڑیوں کی بنی ہوئی مناروں مزاروں کے سامنے سر جھکائے اور گڑگڑائے ؟ کیا ایسا کرنے سے تو اللہ کے ناممکن التبدیل نظام کائنات کو بدل دے گی ؟ مگر دیکھ کہ وہ پاک معبود واحد جس کے قبضہ اقتدار و آئین سے ایک ذرہ بھی باہر نہیں جا سکتا اپنے قوانین کی پائیداری اور پیروی کی نسبت کیا فرماتا ہے فتدبر

ولہ من فی السموات والارض ومن عندہ لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون ۝ یسبحون اللیل والنہار لا یفترون پ ۱۷ ع ۲

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اوسی خدا کی مخلوقات ہے اور مخلوقات میں سے کوئی چیز اللہ کے حضور میں اپنے فرائض کی انجام دہی اور قانون کی پیروی سے سرتابی نہیں کرتی

یعنے خداوند برتر قادر مطلق مسبب الاسباب نے اپنے محکم نظام و آئین کے ماتحت کر کے جس جس چیز کو جس جس خدمت پر لگا رکھا ہے وہ اپنا کام برابر کیئے چلی جا رہی ہے اور اوسکے قاعدوں سے ذرہ بھر تجاوز و انحراف نہیں کرتی اور خدا کی قائم کردہ فطرت و نوعیت کے مطابق ہر چیز کا اپنے اثرات و آثار دکھانا خدمات انجام دینا یہی تمام موجودات کی طاعت و عبادت اور فرمانبرداری ہے جس سے وہ کبھی نہیں تھکتی

یسبحون اللیل والنہار لا یفترون ۝

زمین و آسمان کی ہر چیز آئین الہی کے زیر اثر خدا کی تسبیح و تقدیس میں لگی رہتی ہے اور ذرا کاہلی نہیں کرتے

سبحان اللہ کسقدر سچی اور پر از علم و عقل ہدایات ہیں کون ہے ایسا جو دریاؤں کے بہاؤ کا رخ بدل دے؟ کون ہے ایسا زور آور جو جلتی آگ کے شعلہ کو اوپر کیطرف صعود کرنے کے عوض زمین کے اندر دھنسا سکتا ہے ؟ کیا کائنات میں کوئی بھی ایسا جبار ہوگا جو بجلی کی قوت کشش و جذب کو معدوم کردے مگر اللہ کی ذات سو اوسکی یہ عادت ہی نہیں کہ وہ اپنے ضابطوں اور محکم قاعدوں میں کسی قسم کی بھی تبدیلی کرے

لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا ۝

اس کے آگے نہایت بلاغت کیساتھ وہ خدائے واحد و برتر فرماتا ہے کہ کیا ایسے لوگوں نے جو اللہ کے پیدا کردہ اسباب و آثار کو نہیں سمجھتے اور جنہوں نے ہماری اٹل آئین و نظام کی ترکیبوں اور بننے ٹوٹنے پر ذرا بھی غور نہیں کیا کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کائنات کے انتظام کیلئے کئی خداؤں کی ضرورت ہے ؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہمارے نظام آفرینش اور آئین عالم کی ترکیب ہی ہمنے اپنے پیدا کردہ اسباب و آثار سے ایسی رکھی ہے کہ کل کام ہماری منشا کے مطابق بڑی عمدگی سے چل رہے ہیں اور اون میں کبھی فرق

Marfat.com

نہیں آتا اور نہ کوئی بے ربط تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ لیکن لوگوں پر کسقدر حیرت اور تعجب ہے کہ انہوں نے نظام کائنات اور دنیا کے سلسلۂ اسباب پر عاقلانہ غور کرنے سے ہزارہا علمی اور عقلی غلطیاں کی ہیں اور صدہا تباہیاں پیدا کر لیں کیا ان جاہلوں نے زمین کے کنکروں پتھروں سے اپنے معبود بنا رکھے ہیں! یا انسانوں، راہبوں احباروں اور کاہنوں کو اپنا معین و یاور سمجھتے ہیں اور اون کے پیچھے اندھا دھند لگے ہوئے ہیں حالانکہ سب مخلوقات پر اللہ ہی کا قبضہ ہے اگر ایک کی جگہ دو خالق ہوتے تو اونکا آپس میں نزاع و فساد ہو جاتا مگر اللہ کی سلطنت ان عیوب سے پاک ہے! چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ۝ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ پ ۱۷

(اے پیغمبر) کیا ان لوگوں نے (غیر اللہ) ایسے مددگار اور معبود بنا رکھے ہیں جنہیں یہ خود ہی زمین کی مٹی یا پتھروں سے بناتے ہیں (لیکن) اگر زمین و آسمان میں خدائے واحد کے سوا اور معبود ہوتے تو کائنات کبھی کی تباہ ہوگئی ہوتی (تو جیسی جیسی) باتیں اہل بے اعتقاد ایمان یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کی ذات ان توہمات اور خرافات سے پاک و بے عیب ہے

ان آیات الٰہی کی رفیع الشان معنوی اور صوری خوبیوں پر غور کرنے سے یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام کیا ہے؟ یا یہ کہ قرآن پاک اپنی بے نظیر تعلیم حقائق سے انسان کو کس قسم کی عقلی اور علمی اخلاقی اور عملی روحانی اور تمدنی برکات کا وارث بنانا چاہتا ہے؟ مگر افسوس کہ مسلمان ہی مسلمان نہ رہے آج وہ عموماً ظنیات کے پابند اور مفروضات کے پیرو ہو کر ایسی مقدس اور دلفریب سستی و کاہلی کے طلسم میں اسیر ہیں کہ وہ اپنی دست و بازو کو ہلانا خلاف دین سمجھتے ہیں مسلمانوں کی موجودہ انحاد و سکون اور اون کی علمی عقلی پریشانیوں کو دیکھتے ہوئے ایک دانائے اسلام اور حق شناس انسان کے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے اور آخر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اونہیں اللہ کی دی ہوئی کتاب پاک کے معلومات حقہ کی خبر ہی نہیں رہی حالانکہ نظام عالم کی قرآنی تشریحات اور اسباب و آثار کی ربانی تفصیلات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام ایجادات اور حیرت انگیز علمی عقلی انکشافات توحید پرستوں اور مسلمانوں کا خاص کام تسلیم کرنا پڑتا ہے اور کبھی ایسے علم بردار ان اسلام دنیا میں رہ چکے ہیں جنہیں آج یاد کر کے قوم کے نکتہ فہم افراد دل تھام تھام کر رو دیتے ہیں۔ آہ

سینہ کوبی میں رہے جبتک کہ دم میں دم رہا ۔ ہم رہے اور قوم کے اسلام کا ماتم رہا

بہرکیف عموماً تمام ایشیائی اقوام کے ادبار و زوال اور خصوصاً مسلمانوں کے جمود و انحطاط اور اون کی دینی و دنیوی بد نظمیوں کا باعث ایک ہی بات ہوئی ہے جسے ہم کچھ آگے چلکر "اسلام پر خارجی اثرات" کے عنوان بیان کے ذیل میں عرض کرینگے لیکن قطع نظر ازیں کیا باعتبار حقیقت یہی مذکور الصدر آیات و ہدایات کو بیان کرنیوالی پاک کتاب ہے جسپر آئے دن ہمارے عزیزان وطن آریہ اور عیسائی کوتہ نظریوں کے سبب اعتراضات کرتے رہتے ہیں؟ کیا اون میں کوئی شخص بھی چشم بصیرت و فہم سے اسلام کی ازلی اور ابدی صداقت کو سمجھنے والا نہیں رہا؟ کیا یہ بات کسیکی سمجھ میں نہیں آسکتی؟ کہ دین برحق اسلام انسان کو رفعت و شوکت کے کن درجوں پر پہنچانا چاہتا ہے؟ اور نیز یہ کہ اسکی تعلیم ایچ و پیچ سے الگ کسقدر سچی سیدھی اور صاف و نمایاں ہے؟

کیا قرآن پاک کی ایسی سیدھی سچی باتیں بھی جو اب تک بھی اوس باجلال و جبروت خدائے واحد کے کروڑوں انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکیں؟ کیا ہماری یہ غلطی ہے کہ ہم مسلمان قل الروح من امر ربی کی آسمانی ہدایت کو

Marfat.com

مطابق "تناسخ" کی مغالطہ انگیز عقیدہ سے بچکر روحانیات کی پریشان کن دماغی الجھنوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں ؟
کیا اوس مستحق فخر و ناز ہستی مطلق کی ہم نیازمندوں کا یہ گناہ ہے کہ اوس قادر مطلق خالق الارواح خدائے برتر
کو بلاشرکت غیرے اپنا معبود و مسجود اور معاون و مددگار سمجھتے ہیں ؟ کیا ہمارا یہ قصور ہے کہ ہم روح اور
مادہ کو انادی اور قدیم نہیں ماننا چاہتے تاکہ اوس شرب شکتی بان قادر مطلق خالق الارض والسموات خدا کا
جلال کبریائی اپنی پوری شانوں کیساتھ ان کے قلوب پر مسلط رہے اور وہ غلطیوں سے بچے رہیں ؟ اور نیز مادہ
کا قدم سراسر باطل ہی ہے کیا یہ ہماری نادانی ہے کہ ہم مسیح و مریم کو خدا کی شان الوہیت کا شریک اور حصہ دار
نہیں بنانا چاہتے کیونکہ انسان ان عقائد سے اپنی فطری شرافتوں کو بھول جاتا ہے ؟ کیا ہماری یہ سرکشی ہے کہ ہم تمام
انبیاء علیہم السلام اور خدا کی برگزیدہ بندوں کو ادب و احترام سے یاد کرتے ہیں ؟ کیا ہمارا یہ اصول غلط ہوگا کہ
نادانی اور جہالت کی بات یا دنائت و سفاہت آفرین کوئی کلمہ جہاں سنیں اوسے وہیں چھوڑ دیں مگر علم و عقل
اور صداقت و دانش کی آواز جب ہمارے کان میں آئے ہم اوسکی قدر کریں اور اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہیں ؟

ہم امید کرتے ہیں کہ بطور اجمال اسلامی معتقدات صادقہ کو سمجھنے اور قرآن پاک کی بے نظیر دانش آموزیوں کو جاننے کیواسطے گویا
تمہیداً ابتک جو کچھ عرض کیا گیا ہے ناکافی نہ ہوگا لیکن ابھی اس اجمال کی بہت سی تفصیل باقی ہے جسے ہم مختلف عنوانات سے
عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام اپنی حقیقی صداقتوں کیساتھ کیا چیز ہے ؟ یہ سوال تعصب کی خود پسندانہ ہواؤں میں
رہنے سے ہرگز سمجھ میں نہیں آتا۔ اسلام علماً اور عقلاً اوسی کی سمجھ میں آتا ہے جسپر خدائے واحد کا خاص فیض نازل
ہو افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ

اسلام اس حیوان ناطق البیان کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی فضائل کاملہ کیساتھ خدا کی بے انتہا عنایتوں اور
قدرت و فطرت کی لازوال دولتوں سے کامل طور پر بہرہ مند کرنا چاہتا ہے

اسلام خدائے واحد و لا شریک کی ایک ازلی نعمت اور اوسکا لازوال گنجینہ ہے جو انسان کو فیضان توحید کی
رفعت بخشوں کیساتھ دنیا میں ابدی طور پر دینی اور دنیوی روحانی اور تمدنی برکات کا وارث بنانا چاہتا ہے

اسلام انسان کو بوضاحت یہ بتلانا چاہتا ہے کہ خدا اور خدا کی قدرت پر اوسکے حقوق کیا ہیں اور نیز اسکی
شریف و اشرف مخلوق ہونے کے اعتبارات سے قدرت اور اوس قادر مطلق کے فرائض و مطالبات اسپر کہاں تک
عاید کیے گئے ہیں اور اغراض آفرینش کی تکمیلات حقہ کی عاقلانہ اور عملی مساعی کا کیسا بار اسپر رکھا گیا ہے ؟

فی الجملہ دنیا میں ہر انسان اپنی فطرت و آفرینش کی اہمیتوں سے دین برحق اسلام ہی کا حامل و محتاج ہے
اور یہ بات اوس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی جبتک توحید الٰہی کی اہمیت اور ضرورت پر عاقلانہ غور نہ کیا
جائے یا اون حالات کو سننے اور دیکھنے کی ضرورت ہوگی جو تجدید توحید یا ظہور اسلام کیوقت اقوام عالم میں
موجود تھے لہذا اب ہم توحید کی اہمیت کی عنوان سے قوموں کی قبل از اسلام عملی اور علمی عقلی اور اخلاقی
کیفیتوں پر ایک نظر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ حق و باطل کی امتیاز میں زیادہ سہولتیں پیدا ہوں

Marfat.com

توحید کی اہمیت

زلفت کہ یک زمانہ بیک تار مو ببست
راہ ہزار چارہ گر از چار سو ببست

خدا کی پیدا کردہ پُر شوکت کائنات اور بزم ہستی کی آباد و مصروف کار کارگاہ عالم کی آغاز الآغاز کی صحیح تاریخ کا معلوم کرنا دشوار ہی لیکن تاہم مذاہب و ادیان کی مقدس کتابوں اور خداوند کی آسمانی نوشتوں سی جو کچھ معلوم ہو سکا وہ بھی انسانی قلوب کی تسکین کیواسطے ناکافی ہیں ہمیں تو اصلاح اعمال و اخلاق کی ضرورت ہی اور اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اون علمی اور عقلی مسلمات کی حاجت ہی جن سی ہماری احساس و ادراک میں ایک خوشگوار تحریک سعید پیدا ہو سکتی ہو

ما شیخ و زاہد کمتر شناسیم یا جام و بادہ یا قصہ کوتاہ

خدا ایک ہی یعنی وہ ایک ہی اور یہ خیال عموماً ایسا معروف و عام ہی کہ اسکیلئے کسی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں دنیا بھر میں نظار خدا کو دو یا تین اور چار کہنی والا کوئی شخص نہ ملیگا ملحدین اور دہریت خارج از بحث ہیں مگر اسی طرح مذہب یا دین اور دھرم بھی خصوصاً ہم اہل ایشیا کیواسطے کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں قومیں قدیم سی کسی نہ کسی قسم کی عقاید اور مذہب ہی کیساتھ ابھرتی ڈوبتی موجودہ زمانہ تک پہنچی ہیں اور آج نہایت عجیب قسم کی دل آویزیوں اور علمی یا تمدنی کرتوتوں کی باعث احساس قومیت مذہب کی جگہ لیتا جاتا ہی یعنی ہر قوم اپنی قومیت ہی کو مذہب بنانے کی سعی میں مصروف دیکھی جاتی ہی اس احساس سی اپنی اپنی جگہ پر اگرچہ قوموں کو اپنی اقتصادی اور تمدنی یا علمی اور عملی حالتوں پر غور کرنیکا موقع کچھ ملگیا ہی لیکن اس تقابل اور باہمی مقابلہ کی خیالات نی دوسری طرف کچھ نہ کچھ نقصانات بھی پہنچائی ہیں کہ ہر قوم نہایت نامعلوم طریقوں سی تعصب میں ڈوبتی اور ایسی کی لی جا نفرت و مغایرت کا شکار ہو رہی ہی ہم بسا اوقات بہت سی اچھی باتوں کو بھی محض اسلیئے چھوڑ دیتی ہیں کہ وہ ایک دوسری یا غیر قوم کا مسلک و مشرب ہیں مگر

عزیت بیاں ہی کہ دھرہاں تو نہ ہو جو بای غیر یہ وہ نقطہ ہی کوئی جسکے سوا کامل نہ ہو
دیکھ لے دلکو ذرا اچھی طرح اے قیس تو تیری لیلیٰ کا کہیں شاید یہی محمل نہ ہو

"لیلیٰ مقصود کہ شاید یہی محمل نہ ہو"

بہرکیف تہذیب یورپ کی برکات نی اگرچہ ہمپر بعض علمی۔ اقتصادی اور تمدنی احسانات کئی ہیں لیکن لوگوں کی باہمی عناد اور کشمکش کی بلائی مبرم بھی کئی وجوہ سی اسی نی اور گلابی تہذیب کی عنایت ہی حکومت ہر طرح رعایا کی امن و آرام اور امن و بہبودی کی خواہاں ہی عمال اور با اختیار و رسوخ افراد ملک بھی تسکین و سکون کی دل سی جویاں ہیں مگر تمدنی ترقیات اور ضروریات زمانہ کی کثرتوں کی سیلاب نے دلوں اور دماغوں میں ایسی بیتابیاں پیدا کر دی ہیں کہ ہر شخص بجائی خود حیران ہی اور لوگوں کو اپنا اپنا نصب العین سوجھنی میں بڑی دقتیں واقع ہو رہی ہیں

ملک کی ہر بڑی اور چھوٹی جماعت قومی یا مذہبی جولانیوں سی ایک دوسری پر ٹوٹی پڑتی ہی ممکن ہی کہ دیر آید درست آید کی اصول کی مطابق کبھی اس حالت کا نتیجہ سود مند ہو سکے لیکن جو کچھ دیکھا جاتا ہی اوسی دیکھتی ہوئی ہر

Marfat.com

ذی احساس شخص کی دلکو صدمات محسوس ہوتی ہیں کہ کسی مفید امر پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنیکے لئے جس سکون و اطمینان کی ضرورت ہوتی ہے وہ دلوں اور دماغوں سے مفقود ہوا جاتا ہے

اس پُر آشوب حالت میں مسلمان بھی دولت برطانیہ کے زیر سایہ مقتضائے وقت کے مطابق اپنی بقاء و سکون کیواسطے کچھ کوششیں کر رہے ہیں لیکن سچ پوچھو تو اُنکا علاج وہی چیز ہے جسنے کبھی اونہیں گمنام حالت سے نکالکر حقائق علم و عقل کیساتھ ممتاز دوران بنایا تھا اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی ہزار ہا خود ساختہ قبلے گرا کر ایک قبلۂ حق کیطرف ہو جائیں یعنی اوس ہستی برتر خدائے واحد کو عملی طور پر اپنا معبود و مسجود بنائیں جو اپنی صفات جلال و جبروت میں یگانہ بلا شرکت غیرے یکتائے بے مثل ہے اس کرنے سے اون کی مرکزی نظام وجود میں وہی قوت پیدا ہو سکتی ہے جو محاسن اخلاق و عمل کی محرک علمی اور عملی مساعئ حسنہ کی مؤید اور خدا کی دینی دنیوی رحمتوں کیلئے رہنما مانی جاتی ہے

قوم کی علمی یا عملی نظام ترکیب میں رکھی اُجلی نہیں بلکہ صدیوں کی پیدا شدہ ہے اور یہ توحید مطلق کی اہمیتوں پر غور کرنے خود ساختہ قیاسی معبودوں کو چھوڑنے اور عقلمندوں کیطرح جلال الٰہی سے ڈرنے اور خدا کا پورا پورا ادب و احترام کرنیکے بغیر ہرگز پوری نہیں ہو سکتی بالفاظ دیگر یہ کہ مسلمان اپنی اعمال و اخلاق کو سُدھاریں خیالات و عقائد کی خبر لیں اور اپنی چال چلن یا کیرکٹر کو بنائیں خدا کا ایک ہونا جسقدر یقینی ہے اوسیقدر ہر سمجھدار کو اوسکی توحید علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً ثابت و مکمل کرنیکی ضرورت ہے

تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف　　　مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

عقائد میں متحد خیالات میں ہم آہنگ اور اقوال و افعال ظاہر و باطن میں ایک ہونیکا آئین وہ آئین ہے کہ اسپر کاربند ہونیوالی ہر قوم خدائی نعمتوں دولتوں اور برکتوں سے کسی شک و شبہ کے بغیر مستفید ہوتی ہے قوموں کی عروج و زوال کی حالتوں کو دیکھتی ہوئی بزم عالم کے اون برگزیدہ بندوں کی تعلیمات پر جنہیں رسل من اللہ پیغمبر، نبی یا ہادی اور ریفارمر مانا جاتا ہے) غور کیا جائے تو یہ بات علماً عقلاً تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اون پاکیزہ نفس نکتہ رس اور دوربین انسانوں نے تائید الٰہی سے جو کچھ کیا وہ یہی ہے کہ انسانوں کی پریشان و منتشر شدہ حسی ادراکی عقلی اور عملی قوتوں کو اپنی زبردست امتیاز خیر و شر اور احساس حق و باطل کیساتھ سمیٹ کر ایک ایسے مضبوط مرکز صداقت و سعادت سے مربوط کر دیا جسکا ربط تمام اوصاف اخلاق اور کمالات علوم و فنون کا منبع اور سرچشمہ ہے یعنے خدا کی ذات پاک

اسی لئے دین برحق اسلام کا یہ ارشاد عین حقیقت ہے کہ دنیا میں کسی سلیم الفہم انسان نبی اور رسول نے خدائے واحد کے سوا کسی آسمانی اور زمینی چیز کی پرستشوں کا وعظ نہیں سنایا چنانچہ قرآن پاک میں ہر رسول بالحق کی تعلیم کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ نے شرک و ضلالت اور کفر و جہالت سے بچنے اور اپنی توحید مطلق کو اخلاقاً عملاً اور علماً ثابت و نمایاں کرنے کی ہدایتیں فرماتی ہیں اور شرک کو عقلی عملی علمی اخلاقی اور تمدنی غرضیکہ ہر حیثیت سے گناہ عظیم بلکہ نہایت دنائت آفریں جرم قرار دیا ہے اور یہ فرمایا ہے

Marfat.com

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ پ ۱۷ ع ۱۱

اور جو شخص کسی چیز کو خدا کا شریک بنائے تو اوسکا حال ایسا ہے (گویا) وہ آسمان سے گر پڑا اب یا تو اوسے (خونخوار) پرندے اچک لیجائینگے یا ہوا کسی دور دراز جگہ پر لیجا کر ڈال دیگی

دین برحق اسلام کوئی نیا یا انوکھا مذہب نہیں یقیناً خدا کے تمام عالی خیال اور نیک نفس اور معتبر حق و باطل انسانوں نے اسی عقیدہ کی تعلیم دی ہے کہ اے لوگو ذاتی یا صفاتی جلالی اور جمالی غرضیکہ کسی طور پر بھی مظاہر کائنات کی چیز بلکہ کسی بزرگ سے بزرگ انسان کو بھی ذات الہی کا شریک نہ بنانا ورنہ تم نامعلوم طریقوں سے رفتہ رفتہ علمی اور عقلی زوال اخلاقی اور عملی تباہیوں کی تاریکیوں میں ایسے پھنس جاؤگے کہ نکلنا محال ہو جائیگا سر پیٹوگے روؤگے چلاؤگے اور بہیترا شور و غل مچاؤگے مگر کوئی تمہاری فریاد نہ سنیگا یہاں تک کہ خدا بھی تم سے سخت ناراض و بیزار ہوگا کیونکہ تم نے شرک کرکے گویا اوسکے ساتھ دشمنی کی اور اوسکے آئین و نظام کی پیروی سے بالکل دور جا پڑے اور تم نے اپنی ہی جہالتوں سے اپنی حالتوں کو نہایت ذلیل و مبتذل ہی کر لیا بیشک شرک کا گناہ ایسا ہی گناہ ہے مگر اسکے برخلاف اوس خالق مطلق خداوند واحد پر تمام آثار کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی ہر حیثیت سے بلا شرکت غیر ہر جگہ پر سمیع و بصیر اور علیم و خبیر سمجھتے ہوئے واحدہ لاشریک ماننا اور اوسکا خوف رکھنا انسان کیواسطے برکات و محاسن اور کمالات علم و اخلاق کا وہ شاندار خزانہ ہے کہ جس میں کبھی کمی اور قلت نمایاں ہی نہیں ہوتی

مگر افسوس کہ لوگ اس حقیقت و صداقت اور خدا کی قدیم شان برحق کو آج بھی پوری طرح سمجھنے سے قاصر و معذور ہو رہے ہیں ہم اور کسکو کہیں خود مسلمان ہی اپنی مشرکانہ طرز حیات سے اللہ کی دولت توحید کو گم کر چکے ہیں تا بدیگراں چہ رسد؟ اون کی آنکھیں کھلی معلوم ہوتی ہیں مگر مسلمانوں کا سا دیکھنا وہ بھول گئے ہیں اون کی قوت سماعت موجود ہے سنتے ہیں مگر سمجھ نہیں سکتے پہلو میں دل رکھتے ہیں مگر وہ اپنا احساس حق و باطل بہت کچھ کھو چکا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اون کی عملی اور اخلاقی پستیاں دینی اور دنیوی بدنظمیاں عقلی اور علمی پستیاں کبھی پیدا نہ ہوتیں لیکن یہ سب کچھ اون کی اپنی ہی غلط اندیشیوں اور شرک و زبوں کا نتیجہ ہے جسکی بابت خدا کی فیصلہ کن کتاب پاک قرآن میں یہ الفاظ سنائے گئے ہیں

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝

بات یہ ہے کہ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں

فی الحقیقت قلوب انسانی کی بیخودانہ سرمستیاں اور عاقلانہ خود فراموشیاں انسان کی بصیرت و بینش کو فنا کر دیتی ہیں اور بندے باوجود دیکھنے اور سننے کے کچھ بھی دیکھ سن اور سمجھ نہیں سکتے اور یہ حالت نہایت ضرر انگیز و ہولناک ہوتی ہے خداوند پاک ہر انسان کو اس اندرونی تاریکی اور روحانی تیرگی سے محفوظ رہنے کی توفیق بخشے لیکن جب اور جس قوم میں خدا کے بندوں کی یہ حالت ہو جائے اون کی غفلتیں اون کے دلوں دماغوں پر چھا جائیں نیک و بد اور سود و زیاں کے سمجھنے کی قوت امتیاز

Marfat.com

ہوکررہ جائی تو سمجھو کہ اوسکی ذلتین قریب آ لگین اور اوسکی بربادیان چاروںطرف منڈلا رہی ہین کیونکہ وہ اوس مرکز انوار خدائی قادر ومختار کی دانش آفرین احساس توحید سی دور ہوتی ہوتی بہت ہی دور جا پڑی ہی گر گیان اور ست اوسکی ہاتھ سی نکل چکی ہین اوسکی حالت واقعی اوس انسان کیطرح ہی جو آسمان سی گر پڑی اب عجب نہین کہ یا تو گرتی ہی گرتی اوسکا کام تمام ہو جائی اوسکی پیدا کردہ اندرونی بلائین اوسی پھاڑ چیر کر پھینکدین اور اگر ان کی بچ رہی تو اوسکی جاہلانہ خواہشون اور شرکانہ آرزون کی ہوائین اوسی کسی ایسی دور دراز بن مین پھینکدین جہان سی اوسکی کوئی پکار اور کوئی ندا کسیکے کان تک نہ پہنچ سکے اور کوئی بھی اوسکی مدد نہ کری اسلیئے کہ وہ مدد کے قابل ہی نہین رہا اب تو اوسکا اس عالم امتحان اور دارالاعمال سی اٹھ جانا ہی بہتر ہے۔ اللہ اونہین کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہین یعنی اپنی شرف انسانی کو جہالتون سی پامال نہین کرتے۔

مرور ایام اور امتداد زمانہ کی سبب بوجوہ چند در چند علمی اور عقلی اخلاقی اور معاشرتی مسلّمات کو درہم وبرہم کر دینی سے بالفاظ دیگر خدای واحد کو بھلا دینی سے قومون کی یہ حالت ہو ہی جاتی ہی واقعی ان کی سمجھ ہی میں یہ بات نہیں آتی اور غرور کرنیوالا کہ وہ بہت جلد حسیات ومظاہر کے فریب مین آجاتا ہی اور پھر اپنی ہی دماغی اور دلی غلطیون مین مبتلا ہوکر وہ ایسی ہولناک بد اعتقادیان کرنے لگتا ہی جو سراسر موجب ہلاکت وذلت اور باعث تباہی ہوتی ہین

الغرض آج سے تیرہ سو سال پیشتر جزیرہ نمای عرب پر خصوصاً اور تمام اقوام انام پر عموماً ایسا دور آیا تھا کہ خدا کی مقدس ودلعیتین اور انعامات قدرت کی دولتین جابجا انسانون کی جہالتون اور شرک وزریون کی باعث پامال وتباہ ہو رہی تہین ربانی دولتون کو کوئی کیا تباہ کریگا مگر ایسا کرنیوالی خود ہی ہلاک ہوتی ہین۔ برّاعظم ہندوستان سی بھی گر اور گیان کی ڈیری اٹھ چکی تھی ملک کے باخدا اندون مہاتماؤن اور رشیؤن کی دانش آموز موحدانہ ہدایتین نذر اوہام ہو چکی تھین روحانی مغالطون اور نجات ونروانا کی آرزون نی اونکو فطرت شریف کی بیت سی فرائض وحقوق کیطرف سی غافل ولی نیاز کرکی بزرگون کی بتون کی سامنے سرنگون کر رکہا تھا اور حصول سعادت کیلیئے طرح طرح کی خلاف علم وعقل طریقے اور انسانیت کش جسمانی ریاضتین رواج پا چکی تھین اور اس کارگاہ ہستی کو محض جاہلون کیطرح انکھین بند کرکی نفرت وحقارت سی دیکھنی کے خیالات عجیب شائع ہو چکے تھی حالانکہ اس دارالاسباب کائنات کی یہ حقارت معناً گویا اوسی خالق کائنات کی تذلیل تھی جسنے اپنی بالغہ حکمتون سی اسی بنایا ہے

ایران مین موبدان پارس اپنی خالص یزدان پرستی کی عامیانہ غلطون سی کھسکتے کھسکتے بالآخر اسی ذلت آفرین عجب وجہالت کا شکار ہو رہی تھی کہ شمس وقمر شجر وحجر برق وباد اور آب وآتش کی سامنے جبہ سائیان کرنا اچھی بات سمجھی تھی حالانکہ یہی بات اون کی شریف فطرت انسانی کے خلاف تھی کہ اوس خالق اکبر کو دوراز وہم وخیال سمجھکر موجودات کی سامنے سجدی کرتے تھی نور وظلمت کی ستائشون اور یزدان کیا تھا اہرمن کی جباریون کی معتقد ہوکر اپنی اصلاح خیال واعمال سی قاصر ہو رہی تھی

Marfat.com

اودھر یونانی اور رومی کلدانی اور عبرانی جنہیں کبھی آسمانی نوشتوں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ضابطۂ حیات و موت
کے عاقلانہ اصول تعلیم ہوچکے تھے، اور خدای واحد کی جلال الوہیت سے اونہیں بخوبی آگاہ کر دیا گیا تھا اپنے مذہبی مقتداؤں
کی غفلتوں اور خوش اعتقادیوں کے باعث ہزارہا طرح کے باطل معتقدات میں پھنسکر فطرت شریفہ کی علمی عقلی اخلاقی
اور تمدنی سعادتوں سے محروم ہوگئے تھے آہ سفید اور گلابی یورپ مسیح و مریم کی الوہی شانوں کا قائل ہوکر
اپنی انسانیت کو جہالت کی ظلمتوں اور مردم پرستی کی تاریکیوں میں ~~پھیلا پڑا تھا~~ پھنسا پڑا تھا

یہودی اپنی صحائفوں توریت کی سچی جان نثار اور حامل تھے لیکن علم و عقل کے خلاف ہزارہا نادانیاں کرکے
اون قلبی تاریکیوں میں مبتلا ہوچکے تھے جنکی نسبت خدای واحد نے تعمی القلوب التی فی الصدور کا ایما
فرمایا ہے موسیٰ و ہارون علیہم السلام کی خدا پرستانہ ہدایتیں بھلاکر فسق و فجور اور ظلمت و ضلالت کی قابل
نفور حالت میں مبتلای ذلت تھے یہ لوگ اپنی قوم کی ایک رسول عزیر اور عیسائی مقدس انسان مسیح ابن مریم کو محض
اپنی خوش فہمیوں سے ابن اللہ قرار دیکر احباروں کی طلسم تقدیس اور راہبوں کی مقدس دام تزویر میں اسیر تھے
آہ جوان و حسین عورتوں کو غول در غول کنواری مریم کی تقدیس کی دلفریب خیال میں آزاد کر دینا اور پھر
صحیح الجسم تنومند نوجوانوں کا مقدسانہ لبادہ پہنکر جلوت و خلوت میں اون کیساتھ رہ سکنا اونہیں گناہوں
سے کہاں محفوظ رکھ سکتا تھا یہ حالت اللہ کی پیداکردہ نظام آفرینش کی خلاف اور فطرت کے برعکس تھی آدمی کیلیے
جائز طور پر نکاح کرنا صاحب اولاد ہونا اور اپنی معاش کو خود بسبیل حق محنت و مشقت تجارت و حرفت سے
بہم پہنچانا ایک ایسا سیدھا راستہ اور انسان کی فطری یا قدرتی تمنا ہے کہ اگر نوع انسان اس خیال و اصول کو رائج
شدہ قدیم روحانی تقدس اور ملکوتی فضائل کے وہم میں چھوڑ بیٹھے تو خود ہی سمجھلو کہ انجام کیا ہوگا مگر حیرت ہے
کہ یورپ ابتک بھی اس علمی اور عقلی مغالطہ میں مبتلا ہوکر ڈھٹائی پر اڑا ہوا ہے

الغرض تجدید توحید یا ظہور اسلام کیوقت ہند و ایران اور روم و یونان میں ہر جگہ اوہام و بطلان کا دور دورہ تھا
عرب کی حالت ان سب سے نرالی اور عجیب تھی وہ لوگ کسی باضابطہ حکومت کے ماتحت نہ تھے بالکل آزادانہ اور مختارانہ
زندگی گذارتے تھے قزاقی قتل و غارت زنا کاری جوا شراب نوشی اون کی سرشت میں گویا مضمر ہوچکا تھا بکریوں
اور اونٹوں کیطرح لڑکوں اور عورتوں کو گھروں میں خادمانہ حیثیتوں سے رکھنا اونکا معیار شرافت و امارت اور فخر
تھا اور یہ لوگ قدرتاً کچھ ایسے حصۂ زمین پر واقع ہوئے تھے جس میں آباد ممالک کے الحاق کی مرکزی صورت
پیدا کردی تھی ایک طرف ایران اور ہندوستان تو دوسری طرف روم و یونان کی باشندے ملحق تھے اوران
سبکی جو حالت علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً تھی ہماری گذارش کے علاوہ تاریخ اوسکی نمایاں شاہد ہے آخرکار
اوس خدای ذوالجلال کی جلالی قوت اور کبریائی غیرت کی بحر وحدت و توحید میں ایک تموج پیدا ہوا اور عرب
کی شہر مکہ کی ایک محترم خاندان بنو ہاشم میں فیضان سرمدی کی وہ لہر آئی جو اس سے پیشتر سنین ماضیہ میں
ہند و ایران روم و یونان میں بھی مختلف روانیوں کیساتھ اوٹھ چکی تھی یعنی نوع انسان کا وہ

Marfat.com

دنیا کی درہم برہم شدہ انسانی مجلس کا صادق منتظم خدا کا واجب الاحترام رسول قدرت و فطرت کا نکتہ رس متفکر قوموں کا ذی نظر مصلح روحوں کا عاقل اور نہایت بزرگ رہنما دار العلوم عالم کا گریٹ ٹیچر منجئ اعظم رسول عرب و عجم خالق اکبر کا محترم انسان شفیع المذنبین نبی اور رحمۃ العالمین ہادی (روحی فداہ) باعتبار بیکر و شکل عرب مگر ساسانیوں ہندیوں رومیوں اور یونانیوں کی سچے نفیق احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ظہور ہوا الحمد للہ علی ذالک

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

اس بزرگ و محترم منجی نے شرف نبوت سے سرفراز ہو کر اس پاس نظر ڈالی قوموں کی طرز معاشرت اور اخلاق و عمل کو دیکھا تو ان کی حالت نہایت ذلیل اور گھناؤنی پائی اس برگزیدہ رسل محمد روحی فداہ نے خدا کی عطا کردہ کامل بصیرت سے معلوم کر لیا کہ انکی روحیں مبتذل خیالات و اعمال اور غلط معتقدات میں رہی ہے اپنی مرکز و مستقر سے بہت دور اور مہجور ہو گئی ہیں اور اوس کے حصول تقرب کی جو راہیں بعض مذہبی جان نثاروں نے بنا رکھی ہیں سب غلط خیالی اور فرضی ہیں اسلیئے وہ اپنی شرف فطرت کی اعزاز اور انکی اقتدار کی خصوصیتوں سے بعد المشرقین پر پڑی ہوئی الٹ کی و دلعیتوں کو پامال کر رہی ہیں لہذا ان کی تمام علمی عقلی کمزوریوں اخلاقی اور عملی پستیوں روحانی اور تمدنی نیستیوں کا ازلی ابدی اور یقینی علاج یہی ہے کہ انہیں بلا شرکت غیری اوس خالق اکبر معبود واحد خدائے زمین و آسمان کی عظیم الشان طاقتوں اور قوتوں سے آگاہ کیا جائے جسکی قادرانہ قوتیں تحت و فوق سے لیکر بڑی نظام و ترتیب کیساتھ ذرہ ذرہ پر مصروف عمل ہیں اس قدرت و فطرت کی راز دان اور نہایت ہی صحیح الخیال متفکر نے دیکھا کہ اشرف المخلوقات اور نائب خدا انسان محض اپنی جہالتوں اور غافلانہ خود فراموشیوں سے مہر و ماہ باد و خاک شجر و حجر کی سامنے جھک جھک کر اور نیز بعض جاہ طلب مقدس مگر جاہل بندوں کی سامنے جبہ سائیاں کر کر کے ذلیل ہو رہا ہے اور ایسا کرنے سے اوسکی مشرکانہ اور باطلانہ خیالیوں نے اوسکے جسم و جان کی تمام قوتوں کو سست کر دی جان اور بیکار بنا رکھا ہے لیکن اگر اسے احساس حق و باطل و کیساتھ خود شناسی کی لیاقت حاصل ہو جائے تو یہ وہ چیز ہے جسنے (انسان) زمین و آسمان کی تمام کھلی اور چھپی دولتوں پر تصرفات کرنیکی سند لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی صورت میں حاصل کی ہوئی ہے مگر ان تمام گم شدہ اقتدارات و اعزاز کو حاصل کرنیکے واسطے غیر اللہ تمام عارضی مددگاروں اور کمزور و ضعیف سہاروں سے بالکل علیحدہ ہو کر اوس ہستی مطلق خداوند حی القیوم کی علم و یقین سے پیوستہ ہونا چاہئے جسکا رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط اور جسکا تعلق جانی و جسمی اور روحانی و علمی طور پر نہایت استوار و پائیدار ہے جبتک بتوں کی سامنے جھکنا انسان کی ذلت ہے بیکلوں ہزاروں ہاتھوں کی قدموں پر سجدہ کرنا انسان کا وہ دنائت آفرین عمل ہے جسکا وبال دماغی پستیوں اور عقلی شکستوں کی صورت میں اسی پر پڑ رہا ہے مگر کاش یہ لوگ سمجھ جائیں تو انسان کا [illegible]

Marfat.com

سبحان اللہ یہ وہ پاکیزہ اور شریفانہ احساس حق ہے جو انسان کی فطرت کے عین مطابق اور قابل نشو و نما ہے لیکن رومن کیتھولک مسیحیوں کی عقیدت کیشیوں سے مقدس پوپ نے اپنی فوق الفطرت فضیلتوں اور الوہی بزرگیوں کا جو طلسم قوم میں قائم کر رکھا تھا توحید مطلق کا اپنی زبردست صداقتوں اور علمی و عقلی حقیقتوں کے لحاظ سے اوس دام تزویر کیلئے یہ گویا ایک آسمانی آفت اور چرخ چہارم پر زندہ بیٹھے ہوئے مقدس مسیح کے زمینی نائب کیواسطے مرض الموت سے کم نہ تھا لہذا اوسنے اپنی مذہبی دل آویزیوں اور برکت بخشیوں سے قوم کو اسلام کی سچی تعلیم کے خلاف ابھارنا شروع کیا جسکا فاسد مواد ہرقل اور رچرڈ کی صلیبی معرکہ آرائیوں کی صورت میں پھوٹتا رہا اور علم و عقل کی موجودہ فراوانیوں کے زمانہ میں بھی "روح القدس" کے یہ مقدس عباپوش اپنے ملک میں اسلام اور اہل اسلام کی پریشانیوں کے منصوبے اپنی ہزار دانہ تسبیح پر گن گن کر نوٹ کرتے رہتے ہیں اور یہ بات اون کی سمجھ میں اب تک نہیں آئی کہ دین برحق اسلام کا اصل مدعا اور مقصد بالعین کیا ہے؟

ایسے ہی ہمارے ہندو عزیزان وطن اپنی فلسفۂ روحانیات کیساتھ تناسخ کی دلفریب روح گردانیوں پر ناز کرتے ہوئے تمدن کش ملکی اور شروآنا کی دل ربائیوں سے توحید مطلق کے شاندار اصول کو انوکھا مذہب سمجھتے رہے حالانکہ یہ بات اسوقت ہی اون کی تمام کمزوریوں اور نفرت آفرینیوں کا علاج ہے اس میں شک نہیں کہ مسلمان ایک عرصہ سے خود ناتوان کمزور اور ضعیف ہو رہے ہیں لیکن یہ حالت مسلمانوں کی اپنی غفلتوں اور شرک ورزیوں کا نتیجہ ہے اور اون کی ان جاہلانہ خود فراموشیوں سے اسلام پر کوئی حرف ہرگز نہیں آسکتا اور ہر سمجھدار اب بھی غور کرکے حق و باطل معلوم کر سکتا ہے۔

بہرکیف اوس برگزیدہ رسول اور خدا کے سچے رہنما نے پہلے تو اپنی قوم کو بت پرستی اور توہمات کی شرمناک ذلتوں سے نکالا اور ایک روز کعبہ میں جو اسوقت بتوں کا شوروغل گھر بنا ہوا تھا بنفس نفیس تشریف لیجا کر اپنی بت پرست برادران قوم و وطن کے سامنے بتوں کو ایک ایک کرکے طاقوں سے نیچے گرایا اور توڑ دیا اور اس آسمانی صداقت کا عملی ثبوت دیا۔

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ٥

(اے محمد کہدو) کہ حق آیا اور باطل بھاگا بیشک باطل فنا ہونے اور بھاگنے ہی والا تھا

ستارہ بدرخشید و ماہ مجلس شد دل رمیدۂ ما را انیس و مونس شد

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

صدقت یا رسول اللہ

نگاہ توجہ ستر الی لعاشقاں بیمود کہ علم بی خبر افتاد و عقل بیحس شد

دنیا کی اس واجب الاحترام خدا پرست اور اولوالعزم حق شناس و ہادی کے عہد رسالت سے پہلے تمام انسانی روحیں کیانیوں ساسانیوں کلدانیوں قبطیوں شامیوں رومیوں عراقیوں اور ہندوستانیوں کی مختلف جماعتوں میں عجیب قسم کی ہیبت کدائی کیساتھ ستاروں بتوں کی طلسم غلامی یا مذہبی سرغنوں کی مقدس دام تزویر میں اسیر ہوکر انسانی شرافتوں کو پامال کر رہی تھیں لوجوہ چند در چند روحانیات کی گرویدگی انسانوں سے درختوں دریاؤں بتوں قدرت کی برشتوں سمندروں پہاڑوں انسانوں کاہنوں برہمنوں اور احبار و رہبان کی پرستش کرا رہی تھی اس درجہ نہایت انگیز غلطی یاد ماغی

کی باعث خدا کا نایب (خلیفۃ الارض) انسان اپنا جو کچھ کھو رہا تھا اوس نقصان و ضرر کا اندازہ نہ تو ملکوتی صفات کے وہ مقدس انسان کر سکتے تھے جو گرجوں کلیساؤں خانقاہوں ہیکلوں اور مندروں کی خلوتوں میں بیٹھے رام و کرشن اور عزیر و مسیح کی الوہیتوں کے قایل ہو کر انسانی انسانیت کو خیرباد کہہ چکے تھے اور نہ ہی ان مفتریوں کو وہ فاسق و فاجر سینہ زور اور گندہ خیالات کے لوگ سمجھ سکتے ہیں جو خدای واحد کی تمام حدوں کو توڑ کر مفروضات باطلہ کے پابند اور محض بندہ حرص و ہوا بنے خدا کی مخلوق کیلئے زمین پر گویا آسمانی وبال تھے بالفاظ دیگر یہ کہ توحید پرستی کی اس مقدس اصول کو سمجھنے کیواسطے نہ تو فرشتوں کی ضرورت تھی نہ حیوانوں کی بلکہ انسانوں کی کیونکہ وہ انسانوں ہی کیواسطے خدا نے قایم کیا تھی

مگر آخر خدا کی خاص تائید و عنایت سے توحید مطلق کی ہمت افزا اور علم آموز حقیقتوں اور موجودات و اصنام پرستی کی ضعف آفرین دنایتوں اور ضلالتوں کو خدا کی اوس مکمل انسان ہادی معظم مولای محتشم خلاصہ کائنات مفخر موجودات کی ذات عالی صفات نے سمجھا جسکا واجب الادب نام حضرت محمد مصطفے اور احمد مجتبی ہے اور اوسنے اپنی عہد کی تمام شائع شدہ اوہام سے آفتاب کیطرح الگ ہو کے بلند ہوکر دنیا بھر کے سامنے زندہ کلام میں زمین و آسمان کے زندہ خدا کی یہ لاجواب صداقت پیش کی جسے سنکر سب مبہوت و متحیر ہو گئے

الٓمٓ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم نزل علیک الکتٰب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التوراۃ والانجیل من قبل ھدی للناس وانزل الفرقان ان الذین کفروا بایٰت اللہ لھم عذاب شدید واللہ عزیز ذو انتقام ۝ پ ۳ ع ۹

(الم) (ای لوگو) اللہ وہ ذات پاک ہے کہ اوسکے سوا کوئی (مستحق ستائش) نہیں وہ خود ہی زندہ جاوید اکیلا کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا ہے (ای پیغمبر) اوسی خدا نے تمپر یہ کتاب برحق (قرآن) اتاری جو اون آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں (الغرض) اوسی خدا نے قرآن سے پہلے لوگوں کی ہدایت کیواسطے توریت اور انجیل کو اتارا اور اوسی نے ایسی اور چیزوں کو بھی نازل یا ظاہر فرمایا جن سے حق و باطل کا فرق بخوبی ظاہر ہوتا ہے (بیشک) وہ خدای واحد زبردست ہے اور جاہلوں اور نادانوں کی غلط کاریاں اپنی اٹل نظم و آئین کے مطابق اونہیں نادانوں پر پھینک کر عمل اور رد عمل کی صورتیں انتقام لینے والا

اس پر صداقت ارشاد حق کے بعد اوس خدا کی صفات اور اوسکے اعمال کا مختصر حال آیات بالا ہی کے ذیل میں یوں بیان فرمایا گیا

ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ۝ پ ۳ ع ۹

اللہ البتہ دانا بینا اور علیم و بصیر ہے کہ اوس سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں کیا آسمان میں اور کیا زمین میں (لوگو) وہی قادر مطلق ہے جو (ماؤں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے بندوں کی نیچے تم نادانوں کی صورتیں بناتا ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی زبردست حکمتوں اور قدرتوں کا وارث و مالک ہے

قرآن پاک کیا ہے؟ اور اوسکے معارف و حقایق اپنی فصاحت و بلاغت اور سلاست و صداقت یا حقیقت کے اعتبارات سے کیا پایہ رکھتی ہیں؟ یہ سوال جداگانہ تفصیلات کا محتاج ہے اور لکھنے والے حق شناس بندوں نے ایک اسپر بہت کچھ لکھا ہے مگر قلب سلیم اور نگاہ بصیر کیساتھ اوسپر جبان غور کیا جاے وہ ایک زندہ خدای واحد کی جلال اور اوسکی عظمت و شوکت کا مواج سمندر ہے

Marfat.com

جو اپنی پیروؤں اور پاک لہروں سی خدا کی زمین پر پڑی جہالتوں نادانیوں اور انسانوں کی دلی دماغی اور روحانی تاریکیوں اور شرک
و کفر کی ناپاکیوں کو صاف کرنا چاہتا ہی اور اوسکی سطر سطر بلکہ حرف حرف مین علم و عقل اور اخلاق و عمل کی مردہ قوتون
کو زندہ و بیدار کرنیوالی بجلیان بھری ہین کہ فہم سلیم اوسکی جان پرور صداؤن سی جان و جسم کی تمام طاقتون کو متحرک کر دیتا ہی
مگر افسوس ہی کہ آج لاکھون مسلمان بھی اوسکی معنوی برکتون اور حقائق آموز سعادتون سی بیخبر و غافل ہین اور اسوقت مسلمانون
پر جسقدر مصیبتین نحوستین اور اخلاقی و علمی یا عقلی اور تمدنی ستیان مسلط ہین وہ سب اُن کی اُنہین غفلتون اور شرک پرستیون
کا نتیجہ ہین کہ وہ اللہ کی تعلیم توحید و تسلیم کو بھولکر اوسکی عقل آفرین صفات کاملہ کو بالکل بھلا بیٹھی ہین لیکن ای عزیزان قوم دیکھو اور سنو!
کہ وہ خدای برتر ہم نادانون اور دنیا بھر کی انسانون کی بھلائی اور بہتری کیواسطے کیا ارشاد فرماتا ہی

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن
جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

وہی خدا باطن اور ظاہر دونون کا یکسان جاننی والا ہی سب سی بڑا اور عظیم الشان (ای لوگو) تم مین جو شخص کوئی بات چپکی سی
کہی اور جو پکار کر کہی اوسکی نزدیک دونون برابر ہین اور اسی طرح تم مین سی جو رات کی وقت اندھیری مین کسی جگہ چھپا
بیٹھا ہو اور روز روشن مین چلا جا رہا ہو اوسکے لئی سب ساوی ہین

الغرض اوس ہادی معظم اور رسول محترم (روحی فداہ) نی توحید خدا کی اہمیت کو سمجھکر بتائید الٰہی آسمانی ہدایات عالیہ کا سلسلہ شروع
کر کے اپنی گمراہ شدہ قوم کو راہ راست پر ڈالا اون کی اخلاق و اعمال کی اصلاح کر کے اون مین حیرت انگیز تبدیلی کر دی اور
اس فیضان اسلام کی عالمانہ منہدی سی اونہین جو کچھ ملا وہ کسی تشریح کا محتاج نہین لیکن جب اونہون نے اپنی آس پاس کی
غلط اندیش اقوام مثلاً یہود و نصاریٰ صابئین اور مجوس کو دیکھا تو اونہین بھی شرک و جہل کی ظلمتون اور مردم
پرستیون کی ظلمات سی نکالنی کیلئے تبلیغ توحید کو اون کی امراض کا یقینی علاج سمجھا اور خدا کا یہ حکم سنایا

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا
نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

ای پیغمبر (ان اہل کتاب یہود و مجوس اور نصاریٰ سی کہو) کہ ای اہل کتاب لوگو آؤ ایسی حق بات کیطرف رجوع کرو جو ہم مین اور
تم مین یکسان ماننی کی قابل ہی یعنی (اللہ کی توحید) کہ خدا کی سوا ہم تم کسیکی عبادت نہ کرین اور کسی شی کو بھی اوسکا شریک نہ
ٹھہراوین اور اللہ کی سوا ہم مین سی کوئی کسیکو اپنا سچا مخدوم و مالک نہ سمجھی (لیکن) اگر وہ ایسی سیدھی سچی اور صاف
بات سی منہ پھیرین تو ای مسلمانون اُون سی کہدو کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ ہم ایک خدای واحد کو ماننی اور جھکنی ہین

ناظرین بیان غور کرسکتے ہین کہ جملہ اہل کتاب کو دعوۃ الی الحق کی یہ آواز کس متانت صداقت اخوت اور سنجیدگی سی سنائی گئی لیکن چونکہ
یہ آواز یہودیون اور نصرانیون کی ربیّون راہبون اور احبارون کی طلسم تقدس کی خلاف پڑتی تھی مقدس پوپ کا تمام بنا بنایا ایوان
روحانیت اس کوہ شکن صداقت سی گرا جا رہا تھا بالکل ایسے ہی جیسی کہ آج بھی بعض روحانی مغالطون کی سبب ہم مسلمانون بھی
بعض جاہل اور اسلام کی ممتاز شانون سی بیخبر مرید پرست لوگ قرآن پاک کی سچی آیات کی سچی معنویات کو سننے سمجھنی کی تاب

Marfat.com

ہیں رہتی اور اکثر آیات کو توڑ مروڑ کر وہ عجیب در عجیب مطالب قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح اوس وقت قرآن پاک کی درخشان صداقت رہبان و احبار کیواسطے ایک بلائے مبرم سے کم نہ تھی اللہ کی توحید پرستی کی صاف اور کھلی عقیدہ کے سامنے اون کی تقدس کی کافوری شمعیں کہاں جل سکتی تھیں آخر جیسا کہ جاہلوں اور نادانوں کا طریقہ ہے اونہوں نے آنحضرت محسن عالم روحی فداہ کو کوسنا اور برا بھلا کہنا شروع کیا لیکن آپ نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ہرگز پسند نہ کیا مگر جب آپکو توحید حق کی نورانی اصول کے رستے یہودیوں اور نصرانیوں کی مردم پرستیاں اپلہ فریبیاں اور غلط کاریاں ہر جگہ نظر آتی تھیں تو آپ کی مکمل و مقدس روح پر سخت صدمہ ہوتی تھے کہ دیکھو یہ کور مغز روز روشن کو شب تاریک سمجھکر لاٹھیاں چلا رہے ہیں اور اس ہدایت و صداقت کو نہیں مانتے جو آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے کہ "لا الہ الا اللہ" آخر آپ نے پھر بالآخر وحی یہودیوں کی غلط فہمیوں اور مسیحی روحانیت کی دلفریبیوں سے تنگ آکر خدا کا یہ پر جلال حکم سنایا

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ
ذالک قولھم بافواھھم یضاھؤن قول الذین کفروا من قبل
قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۝

اور یہودی کہتے ہیں کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصارا کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰی اللہ کے بیٹے ہیں (مگر یہ صرف اون کے منہ کی اپنی ہی کہی ہے (یعنی خود ساختہ ہے) یہ لوگ بھی انہیں کافروں جاہلوں کی سی باتیں بنانے جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں خدا ان کو غارت کرے دیکھو تو کہ شیطان کے بہکائے ہوئے یہ کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں! افسوس

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ عہد رسالت اور کمال توحید کے ایام میں عیسائیوں کا وہ فرقہ تھا جو اپنی عبادتوں میں مسیح و مریم کا سچا حلقہ بگوش روحانیت کا جانباز عاشق یعنی "رومن کیتھولک" یہ لوگ آج بھی پروٹسٹنٹ فرقہ کی نسبت زیادہ اکھڑ متعصب اور مفروضات کے پابند ہیں۔ پروٹسٹنٹ نے لوتھر کی چیخ پکار سے اتنا کیا کہ مسیح و مریم کی بتوں کو کلیسا کی محراب سے الگ کر دیا لیکن رومن کیتھولک پر پروٹسٹنٹ کا یہ فعل نہایت شاق گذرا ہے اور کیتھولک پادری صاحبان صرف اتنی بات پر لوتھر کو بھی برا بھلا کہتے اور مسلمانوں کا پروردہ سمجھتے ہیں حالانکہ توحید مطلق کے نکتہ نادر اہمیتوں کی لحاظ سے دونوں مسیحی گروہ ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں اور اوس وقت جبکہ توحید حق کی آواز فاران کی چوٹیوں سے اوٹھکر جبرالٹر کی چٹانوں اور بحر اوقیانوس کی لہروں سے ٹکراتی ہوئی ہسپانیہ کی کلیساؤں میں پہنچی تو وہاں سناٹا چھا گیا بڑی بڑی جگادری پادری ہاتھوں میں روپہلی صلیبیں لئے گرجوں سے باہر آ آکر ہواسی پڑنے لگی پوپ جس بھیتے سے مسیح کی مسند الوہیت پر ملکوتی صورت بنائے بیٹھا تھا وہ نہایت عجیب تھی پوپ کے جبہ جگر ان اوسکے صرف پیروں کو چومنے کیواسطے ہزاروں روپے خرچ کرکے سفر کی کڑی کڑی صعوبتیں اٹھاکر روم میں پہنچنا اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے تھے ناظرین یہاں معلوم کر سکتے ہیں کہ ایسی تخصیصات کا انسان خدا کی ان کھلی صداقتوں کو کیونکر سمجھ سکتا تھا جبکہ ایسی تمنائیں آج بھی موجود ہیں چنانچہ آیات بالا کے بعد یہ مقدس ارشاد ~~عیسائیوں~~ عیسائیوں کی علمی عقلی کوتاہیوں کی بابت دنیا بھر کو سنایا گیا

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم

Marfat.com

آہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور شیخوں اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا لیا

اس ارشاد حق کے آگے خدا کا ایک فیصلہ کن اور ناطق حکم ہے جیسے ہماری مسیحی عزیزوں نے اپنی تمدنی برکات کے حاصل ہو جانے پر اب تک قابل توجہ نہیں سمجھا لیکن حق چھپکر کہاں رہ سکتا ہے آخر یورپ میں مسیحی موحدین یعنے یونیٹیرین بھی پیدا ہو گئے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بندہ اور رسول سمجھتے ہیں اور اُن کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ وہ ہادی برحق جسپر یورپ کے بعض مقدس اور ملکوتی صفات کے رہبان اپنی مجرد روحانیت کے زعم میں آج تک صدہا ناموزوں الزام محض اپنی تیرہ دماغیوں سے لگاتے رہتے ہیں آج سے تیرہ سو کچھ سال پیشتر بھی تو خدا کا یہی ارشاد حق سناتا رہا

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

حالانکہ اُن پیغمبر یعنے خود عیسیٰ علیہ السلام کو یہی حکم دیا ہوا تھا کہ ایک خدائے واحد کی عبادت کرتے رہنا اُسکے سوا اور کوئی معبود نہیں اور وہ لوگوں کے مشرکانہ معتقدات و اعمال سے پاک ہے

آج یورپ ~~یا عیسائی انگلستان میں نورع~~ اپنے مقدس پاپاؤں کی عالم آشوب اور لڑاتی ہوئی روحانی آوازوں سے متاثر ہو کر اسلام کا دانا دوست بننے کے عوض نادان دشمن بنا ہوا ہے اور مسلمانوں کو اپنی تمدنی اور اقتصادی حربوں سے معدوم و ضعیف کرنے کیلئے گویا اودھار کھائے بیٹھی ہیں لیکن مسلمانوں کی پیروی ہونے کے باعث یورپ نے باوجود اپنی ہزارہا باطل پرستیوں کے جس جس قسم کی علمی عقلی اور تمدنی برکتیں حاصل کیں کیا وہ مقدس پوپ کی پابوسیوں سے پا سکتا تھا؟ کون عقلمند اس حقیقت کو نہ سمجھ سکیگا کہ یورپ نے باوجود عام مسیحی عقاید کا معتقد ہونے کے یہ سب کچھ اقتصادی تمدنی اور علمی طور پر پایا ہے اُن اسلاف اسلام کی علمی عقلی ادراکی اور تمدنی مساعی کی عینی مشاہدات اور اُن کی عقل افزا تصنیفات سے پایا جو قرآن پاک کی تعلیم برحق کی فیض علم کی برکتوں سے ایٹ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ کی عملی اور زندہ تفسیریں تھی اور اصول توحید پرستی کی حقیقی مفہوم کی مطابق اُنکا یہ ایمان تھا کہ زمین و آسمان کی کل دولتیں ہماری لئے ہیں مگر ہم اِن تمام چیزوں سامانوں مالوں اور مکانوں سمیت اللہ کیلئے ہیں سبحان اللہ وہ ایام خیر القرون کیا مبارک زمانہ تھا مگر اللہ کا کلام کبھی غلط نہیں ہو سکتا اور خدا کی آئین و نظام میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوتی اسلیئے یورپ کا منفردہ یا مجموعی طور پر اپنی مآل کار سے غافل اور "حیات بعد الموت" کی اہم سوال سے بے نیاز ہو جانیکا انجام خطرات سے خالی نہیں بصیرت کی تیز اور دوربین نگاہیں خود اہل یورپ ہی میں اپنی نسلوں کی آثار زوال کو محسوس کر چکی ہیں اور یہ سب کچھ اسلیئے ہوگا کہ اہل یورپ نے اپنی انسانی شرافتوں اور کرامتوں کو کسی حد تک سمجھ لینے کیساتھ استحکام فضیلت و شرافت کیواسطے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا کیساتھ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ کی بے نظیر ہدایت سے چشم پوشیاں اختیار کر لیں اور اس غفلت و غرور کا سبب اُن میں اپنی بیجا کبر و ناز کی علاوہ اس اعتقادی غلطی سے بھی پیدا ہو گیا کہ مقدس مسیح ہم سبکی گناہوں کی کفارہ میں مصلوب ہو کر اپنی روحانی کرامتوں سے زندہ آسمان پر جا بیٹھا ہے مگر اسلام اپنی ازلی صداقت اور ابدی حقیقت سے ہر انسان کو اوسکے افعال و کردار کا ذمہ وار ٹہراتا ہے اور بہشتی نعمتوں سے وہ کسیکو بھی مستثنیٰ نہیں کرتا تاکہ مفاسد اور ہنیات کا علماً عملاً اور اعتقاداً کمیتہ سدباب ہو فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ"

انگلستان کا مشہور مستشرق عالم پروفیسر "ٹیلیس موٹر" اپنی ایک سفرنامہ قسطنطنیہ میں محامد اسلام اور رسالت مصطفوی کی بہت بہت ہی لاگ باتیں کرتے ہوئے ایک عجیب بات لکھتا ہے جو دراصل حقایق توحید کی ناسمجھی اور اسلامی نقطۂ العین کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے اور یہ غلطی یورپ کے اچھے اچھے لکھنے پڑھے مسیحی علما اپنی آزاد خیالی پر ناز کرتی ہوئی بھی کرتے جاتے ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "اگر حضرت محمدؐ نے مسیح کی حیثیت کلمۃ اللہ کا مطلب درست سمجھ لیا ہوتا اور یہ جان لیا ہوتا کہ فقط انہیں معنوں میں وہ ابن اللہ ہے تو غالباً وہ عرب بلکہ کل دنیا میں عیسویت کی سب سے بڑی اور زبردست داعی ہو جاتے" مگر یہی مثلث حیثیت ہے جسے یورپ کے صدہا مقدس فادرز بھی سمجھنے سمجھانے سے سخت عاجز اور قاصر ہیں ہم کہتے ہیں کہ پروفیسر صاحب ہی اگر اسلام کی نمایاں تر از آفتاب توحید مطلق سے تجاہل عارفانہ نہ کرتے تو انہیں اوپر کے الفاظ لکھنے کی ضرورت ہی نہ رہتی مگر سچ ہے کہ قومی یا خاندانی معتقدات سے انسان کبھی خواہ مخواہ بھی مغلوب ہی ہوا رہتا ہے بہرکیف پروفیسر صاحب ٹامیز ہی جانتا ہوگا کہ تثلیث اور توحید میں کیا فرق ہے

Marfat.com

مگر قطع نظر ازین جب مقدس اسلام کی عقل افزا ہدایات پر نگاہ ڈالی جاتی ہے اور توحید مطلق کی زرین اصول کی اہمیتون کو عاقلانہ طریقہ سے سمجھا جاتا ہے تو قوم کی موجودہ خیالات و عقاید اور جان گسل مفروضات پر سخت افسوس پیدا ہوتا ہے اور یہ امر ارباب عاقل اور خالص مسلم کیواسطے کچھ کم حیرت خیز نہ ہوگا کہ کتاب اللہ نے جن جن غلط خیالیون سے اپنی عہد نزول مین گمراہ شدہ اقوام کو روکا ہے آج وہ سب عیوب مختلف شانون سے مرور ایام کی سبب مسلمانون مین پیدا ہین اور انہین باتون نے انکی سنگین ایوان ہمت و ایمان کی بنیادین متزلزل کر دی ہین - لیکن یہ شکر ہے کہ وہ خود کو حامل قرآن سمجھتے ہین ممکن ہے کہ کسی اسباب و آثار کی کوئی جنبش انہین اس کتاب پاک کی سمجھنے کیطرف مائل کر دے

لا تقنطو الدر بنثر عقدہ لیعود احسن فی النظام والجلا

ناامید نہ ہو موتیون کی لڑی سے ٹوٹکر موتی جب پریشان و منتشر ہوتے ہین تو وہ پرانی تاگے سے نیئے مین اکثر عمدہ انتظام و ترتیب کیساتھ اکھٹے کیئے جاتے ہین -

اسلام ہی اوّل ہے اور اسلام ہی آخر ہمین کسی نیے ڈوری کی ضرورت نہین مگر کیا عجب ہے کہ احساس ذلت و ضعف سے موجودہ قوم کا کوئی نیا اور بابرکت دور شروع ہونیوالا ہو توحید مطلق کا شاندار عقیدہ اور اصول بنفسہ ایسے ہی چیز ہے کہ مسلمان اوسے جب عقلمندانہ طریقہ سے سمجھکر قرآن پاک کے سچے قدردان ہو جائینگے تو ان کی تمام علمی اور عقلی روحانی اور تمدنی نحوستین بھی دور ہو جاینگی

دل مین پوشیدہ غم خیر جہان رکھتے ہین آگ ہم سنگ کی مانند نہان رکھتے ہین

یورپ اگرچہ اب اسلام سے محض اپنی متعصبانہ آن قایم رکھنے کیلیے تجاہل عارفانہ کر رہا ہے مگر اوسکے نکتہ رس اور معاملہ فہم ارباب علم اس امر کو محسوس کر چکے ہین کہ موجودہ بائیبل ہمین دنیا مین زندہ رکھنے کیواسطے کافی نہین ہمارا اخلاقی زوال کبھی قوم کا علمی عقلی اور تمدنی زوال ثابت ہو کر رہیگا لا تبدیل لکلمات اللہ اللہ کی کلام و نظام مین کبھی تبدیلی نہین ہوتی بیشک خدائی واحد کی عظمت توحید کا ادب و احترام اور اوسکی عاقلانہ پاسداریان کیے بغیر کوئی قوم دنیا مین سرسبز و خوشحال نہین رہ سکتی اور یہ عقلی و علمی تصدیق توحید مطلق کی ازلی صداقت کا ابدی ثبوت ہے جسکی بنا پر اوس علم و عقل کی کامل رازدار آقائی نامدار رسول محترم نے آج سے تیرہ سو کئی سال پیشتر علی الاعلان خدا کا یہ ارشاد حق تمام کاہنون جوتشیون راہبون اور مقدس احبارون کو ڈنکے کی چوٹ سنا دیا سبحان اللہ دین برحق اسلام کی زندہ خدا کا کلام بھی زندہ اور رسول بھی زندہ ہے

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون ٥ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون ٥ پ ۱۰ "

(اے پیغمبر یہودیون اور نصرانیون کی رہبان و احبار) چاہتے ہین کہ خدا کی شمع نور (اسلام) کو وہ منہ سے پھونک مارکر بجھا دین اور اللہ کو منظور ہے کہ وہ ہر طرح اپنی نورانی روشنی کو پورا کرکے رہے خواہ کافرون کو برا ہی کیون نہ لگے (قابل ستائش و عظمت) وہی ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول محمدؐ کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ وہ تمام دینون

Marfat.com

یہ طاری غالب ہو خواہ مشرکون کو بُرا ہی کیون نہ لگی

دنیا کی مختلف قومین حقائق اسلامیہ کی بیخبریون یا مسلمانون کی عقلی اور عملی سستیون کی وجہ سے مسلمانون کو جو کچھ کہیں اوسکا جواب کسی باخبر توحید پرست اور حق شناس مسلمان کی پاس ایک ندامت آمیز خاموشی کی سوا غالباً کچھ نہ ہوگا لیکن آیات بالا مین قرآن پاک کے حی القیوم خدائی یکتا کا زندہ کلام ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ اسلام کی وہ صداقت ہی کہ جسکے سامنے کسی منطقی اور فلسفہ دان کی زبان نہین کھل سکتی

ساقی بچند رنگ می اندر پیالہ ریخت — ہنگامہ باز چید و در ہاؤ ہو بہ بست

(حافظؔ)

توحید مطلق کی ہی وہ دلکو ہلا کر ہلانیوالی سچائی تہی جسنی یورپ مین کبہی ایک جرمنی کی پروفیسر لوتھر کو رومن کیتھولک عیسائیون کی غلط اندیشیون کی خلاف اکسایا اور اب کچہ عرصہ سی انتہائی مغرب مین دھڑا دھڑ یونیٹیرین مسیحی پیدا کرا رہی ہی اسلام کا ہی ناطقہ بند کر دینی والا مسئلہ ہی جسنیے ہندوستان مین بابا نانک صاحب کو کھڑا کیا اور وہ بت پرستی کی شرمناک دنائیت کو محسوس کرکے اپنی ہندو پیروون کی ایک موحد (یونیٹیرین) جماعت خالصہ عزیزان وطن کو پیدا کر گئی توحید حق ہی کی اہمیتون کی کوہ شکن اثرات تہی جنہون نی تھوڑا عرصہ ہوا ایک دوسری حساس شخص پنڈت سوامی دیانند جی کو کاٹھیاواڑ کی علاقہ سی با جولان کرکی ساری ہندوستان مین پھرایا مگر پنڈت صاحب کا ضمیر صرف چند ویدانتی اشلوکون کا خازن تھا واقعات عالم اور خدا کی حق و باطل تمیز کرانیوالی دوسری نشانیون پر اُون کی نظر نہ جمی ورنہ وہ دنیا کی اوس سچی منجّی اور خیر اندیش ہادی رسول عرب کی ذات عالی صفات پر ایسے سوقیانہ اور جاہلانہ حملے ہرگز نہ کرتی جیسے کہ انہون نیے اکثر اپنی تحریر و تقریر مین کئی مین ہر کیف توحید الہی کا ہمت آفرین اصول وہ چیز ہی جسکے سامنے بڑی بڑی آریہ سپیکر اور بولنی والی دم بخود رہتی ہین حافظؔ نی کیا خوب کہا

زلفت ہزار دل بیکی تار مو ببست — راہِ ہزار چارہ گر از چار سو ببست

اسلام کا مدار بی شبہ قرآن پاک پر ہی اور قرآن پاک نی بمکمل البیان الفاظ اور مفہومات سی ان لوگون کو توحید مطلق ہی کی عاقلانہ سمجھ اور اوسکی علمی عقلی اور عملی حفاظتون کی آئین سکہائی ہین اس بات پر رہ رہ کر افسوس آتا ہی کہ مسلمانون نیے اپنی خوش اعتقادیون اور عقیدتمندیون کی مستانہ ذوق مین آ آکر اسی اصول صادق کو اپنی نامعلوم اور غیر محسوس شرک ورزیون سی مردم پرستیون کی نذر کر دیا اور جو کلمزور بیان بالاجمال پرانی عیسائیون رومیون اور یونانیون کی حکومت "رومن امپائر" کی زوال کا باعث ہوئی تہین وہ کارن کی ادبار و زوال کا موجب نیکر ان کی نظام قومیت اور ان کی مرکزی قوت کو علمی اور عقلی کوتاہیون عملی اور تمدنی بی نیازیون کیصورت مین تباہ و برباد کر گئین انگلستان کی مشہور اور صاف نویس مورخ گبن نیے ان حالات کو رومن قوم کی زوال سلطنت کیصورت مین بیان کیا ہی اوسکی کتاب دی فال آف رومن امپائر مشہور کتاب ہی

مسلمانون کو دنیا مین علماً عقلاً اخلاقاً ایک عملی اور نہایت عاقلانہ زندگی کی تعلیم دی گئی تہی ترک و تجرید کی برائی اور ہر راز افراط تفریط خیالات کو معتدل بنا کر ان کی سامنے رکھا گیا تھا لیکن خدا کی حکمت اور شان کہ انہون نی اپنی تمام امتیازی نشانین نسیاً منسیاً کرکے وہی راہبانہ مشرب و مسلک اختیار کر لیے جن کی نسبت خدا کی

Marfat.com

یا اہل کتاب انہیں پکار پکار کر یہ قول فیصل سنا چکی تھی

يا أيها الذين آمنوا إن كثيرا من الأحبار والرهبان ليأكلون أموال الناس
بالباطل ويصدون عن سبيل الله ط والذين يكنزون الذهب والفضة
ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب أليم ○ پ ۱۰ ۱۱ع

مسلمانوں! اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے اکثر علما اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق ناروا کھاتے اڑاتے ہیں اور بندوں کو راہ راست سے روکتے ہیں (بیشک) (یہ لوگ جو محض ذاتی اغراض کیلئے نذرانے لے لیکر) سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور (اگر اسلامی یا قومی ضرورت آپڑے) تو اوس دولت کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کو خدا کے سخت عذاب کی خبر سنادو

اسمیں کچھ شک نہیں کہ دین برحق اسلام کی نہایت سچی اور معتدل تعلیم کے بگڑنے اور ذی ہوش عرفائے اسلام کے اٹھہ جانیکے بعد آج بدقسمتی سے یہی حالت ہم مسلمانوں میں عام ہورہی ہے لیکن کیا توحید مطلق کی اہمیتیں یہ قابل رنج نسبتیں سکھاتی ہیں؟ کیا خدا کی شناخت انسان کو ایسے بڑی عظیم الشان کارخانہ عالم میں جہاں ذرہ ذرہ خدا کے قائم کردہ خدمات پر مستعدی سے مصروف عمل نظر آتا ہے دوسروں کے دیکھے پر جینے کی تحریک کرتی ہے آہ قوم کے وہ بزرگ عارف اور نیک نفس صلحاء و اصفیا کدھر چلے گئے جنہوں نے دین برحق کی سچی تعلیم اور توحید الٰہی کی عاقلانہ فہمید کے مطابق اپنی زندگی کے بوجھہ کو کسی قسم کی مصیبتوں اور زبونیوں کیساتھ دوسروں پر ڈالنا ہرگز پسند نہ کیا ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں مٹی کی ٹوکریاں تک اٹھائیں وقت پڑے پر سخت سے سخت مشقتیں گوارا کر لیتے تھے مگر کسیکے سامنے دست سوال کا پھیلانا یا اپنی تقدس و زہد کی ناز و فخر سے کسیکو اپنا نیازمند بنانا ہرگز ہرگز بھی پسند نہ فرماتے کیونکہ توحید مطلق کی اہمیت پر غور کرنیکے بعد انسان یقیناً تمام قسم کی خود پسندیوں نادانیوں ابلہ فریبیوں اور اپنی بزرگیوں کے ضرر رساں خیال خام سے بالکل آزاد و پاک ہو جاتا ہے

مسلمانوں میں اگرچہ قرآن پاک کی حقیقت آموزیوں اور دانش افزائیوں کو سمجھنے والے عاقل رازداران توحید کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے اور یہی کمی قوم کے زوال و ادبار اور اوسکی صدہا مصیبتوں پریشانیوں کا باعث بھی ہوئی ہے لیکن کیا جو بزرگ اور واجب الادب افراد بلیت خدا کی مقدس نامہ قرآن کو گردن میں حمایل بلکہ سینوں میں دھرے پھرتے ہیں خدائے واحد کا یہ دل ہلادینے والا ارشاد انہیں بھولا ہوا ہے کہ غافلانہ اور بوالہوسانہ زندگی کا انجام دردناک ہوگا اور اسطرح لوگوں کی کمائی بیٹھے کی کمائی دینے والے معتقد خواہ کیسے ہی نیازمندانہ اور عاجزانہ ہاتھوں سے نذریں دیتے ہیں مگر وہ لینے والوں کیواسطے کبھی جانوں کا وبال ثابت ہوکر رہے گی اس دار الامتحان عالم میں اپنی زندگی کی لازمی ضرورتوں سے کوئی فرد بشر بھی مستثنیٰ نہیں رہ سکتا اگر ہر حالت میں اپنی مدد آپ کرنیکا اصول صادق اسلام ہے کا سکھایا ہوا ہے اور اپنی بار حیات کو اپنے ہی کندھوں پر دھرے منزل پر پہنچنا فوز الکبیر ہے تو واقعی توحید کی اہمیتوں پر غور کرتے ہوے ضروری ہے کہ ہم اپنی خیالات و اعمال کی اصلاح کریں اور اللہ کے ارشاد حق کو سمجھکر خود غرضیوں اور جاہ طلبیوں کے بتوں کو گرائیں اور توڑ دیں اور اپنی جانوں

Marfat.com

فضیلتوں سے اپنوں کو اللہ کی جلال توحید میں ڈالکر دولت و مال کی عوض اللہ ہی کو اپنا معبود بنائیں اور اللہ ہی کیلئے جئیں اور اللہ کی اس کلام حق پر ایمان رکھتے ہوئے ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہیں اور اکل حلال کا خیال رکھیں

يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لأنفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون ۝ پ ۱۰ ع ۱۱

(ایسے ہی) جس دن انکی (جمع کردہ) چاندی اور سونے کو دوزخ کی آگ میں رکھکر تپایا جائیگا پھر اوس سے اون لوگوں کے ماتھے اور اونکی کروٹیں اور اونکی پیٹھیں داغی جائینگی اور اون سے کہا جائیگا کہ یہ ہے جو تمنے دنیا میں اپنے لیے (حرام حلال) جمع کیا تھا (سو آج اپنے جمع کیے کا مزا چکھو)

سبحان اللہ اسلام نے اپنی زریں اصول توحید کی تعلیم سے انسان کی جن علمی اور اخلاقی برکتوں روحانی اور تمدنی سعادتوں کی دروازے کھولے ہیں اونکا ذکر فخر کرنیکیلئے عمر نوح بھی نا کافی ہے چنانچہ ان مذکور الصدر ارشادات عالیہ کے بعد ارشاد ہوتا ہے

أفمن أسس بنيانه على تقوى من الله ورضوان خير أم من أسس بنيانه على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم والله لا يهدي القوم الظالمين ۝ پ ۱۱ ع ۲

بھلا جو شخص خدا ترسی حق شناسی اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت (اعمال و کردار) کی بنیاد رکھے وہ بہتر یا وہ (نادان) جو (اپنی کمزور ایمان اور بیجا ہوا و ہوس) بھیجے اور کھوکھلے گاری کی کنارے پر بنیاد رکھے پھر وہ (عمارت) اوسے جہنم کی آگ میں (کبھی دفعتاً دھڑام سے) لے گرے اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا

الغرض قرآن پاک جلال توحید کی علم آموز اذکار سے بھرا پڑا ہے مگر مسلمان ہیں کہ اوسکی اہمیتوں اور دانش افزا ہدایتوں کو غور و فکر سے سمجھنے کی مبارک ارادت سے خالی ہو رہے ہیں لیکن یہی قرآن پاک ہے جسنے اپنی پاکیزہ اور اخلاق آفرین اصول توحید کی فیض بخشیوں سے اوس تاجدار اقلیم علم و عقل اور سربرآرای کشور اخلاق و عمل کی رحلت کی بعد دنیا میں وہ لوگ چھوڑے جو تمام قسم کی علمی اور عقلی کمزوریوں اخلاقی اور عملی پستیوں سے پاک ہوکر موحدانہ غیرتوں اور حق پرستانہ حمیتوں کی خالص جذبات دلوں میں لیے بساط زمین پر پھیلگئے تھے وہ صرف اللہ ہی سے ڈرتے تھے کیونکہ اللہ ہی کی ذات کو سب سے عظیم و اکبر اور قابل بزرگی سمجھتے تھے وہ ہر جگہ اللہ ہی کو اپنے سامنے دیکھتے تھے کیونکہ اون کی تمام کمزوریاں اور اونکی ظنیات خدای واحد کی علم الیقین کی حقیقتوں سے متبدل ہو چکی تھیں اون کی گردنیں کسیکے سامنے نہ جھکتی تھیں مگر صرف حق اور صداقت کی روبرو اپنی خودستائیوں کی الگ مطلب پرستیوں سے جدا ایک ہی خدا کی بندے بنے ہوئے ایک ہی نصب العین کو پیش نظر رکھتے ہر جگہ پہنچے احیای حق کیلئے اون پاکیزہ نفوس مسلمانوں کی ماؤں نے اپنی جانوں کو لٹا دیا تاجر پیشہ ور طبیب صناع مہندس اور مبلغ سب صداقت پسندی اور حق پرستی کی ایک ہی رنگ یکرنگی میں ڈوبے ہوئے تھے وہ خوشامد اور خودپرستی کی کمینہ خیالات کو کفر و شرک ہی کی برابر سمجھتے تھے صرف اسلیئے کہ خدای واحد کی ایمان و یقین کی دانش افزا احساس نے اونکی انفرادی اور مجموعی شخصی یا قومی قوتوں کو ایک ایسے مرکز سے پیوستہ کر رکھا تھا جسکا تعلق ان کو تمام قسم کی علمی عقلی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی پستیوں سے اٹھا کر خدا کی ناممتناہی دولتوں اور برکتوں کا وارث بنا دیتا ہے یعنے اللہ کی توحید مطلق کا سچا یقین اور اوسکا ادب و احترام

Marfat.com

ای عزیزانِ قوم اون اسلاف محترم کی حالات سے اُون کی علمی عملی کوششون اور اخلاقی استواریون تمدنی نمایان کارگذاریون کی کیفیتین معلوم کر کی اپنی موجودہ جمود اور غافلانہ سکون پر سخت ندامت محسوس ہوتی ہی اور ہماری بے عملی اور عقلی سستیان ہماری جاہلانہ غفلتون اور مشرکانہ مغروریون کا ثبوت ہین بی شبہ قرآن پاک کی یہ آیات مقدسہ اونہین عاقل توحید پرستون کی صداقتون کی مصدق ہین

التائبون العبدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ ط وبشر المومنین ہ

پ ۱۱ ع ۳

(ای پیغمبر) یہی لوگ ہین جو ان جملہ صفات کا مجموعہ ہین) توبہ کرنیوالی عبادت گذار خدا کی حمد و ثنا کرنیوالی اللہ کی راہ مین سفر کرنیوالی (راستی پر جھکنے والی) اللہ کی سامنی سجدے کرنیوالی لوگون کو نیک کامون کی صلاحین دینی والی اور شرو فساد کی بری باتون سی روکنی والی (اور نیز اللہ نی اپنی نظام و آئین کی جو حدین مقرر کر دی ہین اُنہین نظر مین رکھنی والی ایسے مسلمانون کو اُون کی اعمال نیک اور مساعی حسنہ کی جزای خیر کے مژدے سنا دو۔

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی مدظلہ نے اپنی مشہور ملک مسدس مین جو کچھ لکھا ہی وہ محتاج تعریف نہین لیکن یہ دو بند گویا مذکور الصدر آیات کا منظوم ترجمہ ہین اور خوب ہی لکھا ہے

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندون کی حجت نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا مین جسکی مثالین ہین تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے سب اسلامیون کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے یتیمون کے رانڈون کے غمخوار بندے
رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ مین مے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسمین مٹا دینے والے کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دین پر جھکا دینے والے خدا کیلیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت مین سینہ سپر کرنیوالی
فقط ایک اللہ سے ڈرنیوالی

ای مسلمانون ربانی بینائی محیط و بسیط دوران عالم کی مین تیرہ سو چھبیس سال کا زمانہ ایک ہفتہ کی برابر بھی نہین ابھی کل کی بات ہی کہ حقائق و معارف لم یزلی کی اقلیم قدس کا وہ کملی پوش تاجدار حرم مین یا ایھا الذین آمنو اتقوا اللہ حق تقاتہ کی کفر سوز وعظ فرما رہا تھا اور جمال معنی کی آلودہ ذوق لگامونکو وہ محترم ہادی اب بھی اوسی شان صداقت کیساتھ ہر وقت لا تموتن وانتم مسلمون کا نغمہ جان پرور سناتا ہوا نظر آتا ہی دنیا مین اوسکے پیش کردہ خدای واحد کا زندہ کلام ازلی صداقتون کیساتھ اوسکی ابدی زندگی کا نمایان ثبوت ہی مگر افسوس کہ ہم نہ رہے جو اوسی عینی مشاہدات کیطرح دیکھین اور اوسکی دی ہوئی دولت بیدار توحید حق کی اہمیتون کو سمجھین انبیاء کی محترم گروہ کی تحقیقت بہت ارفع اور بلند ہوتی ہی جنکا اجمالی مدعا منجانب اللہ انسانون کی ظاہری اور باطنی قوتون کو ٹھیک راستہ پر

[illegible]

Marfat.com

ابنیاء کی شخصیت

عمرتان بادا دراز اے ساقیان بزم جم
گرچہ جام ما نشد پرمے بدوران شما

یہ امر کسی زیادہ وضاحت اور تشریح کا محتاج نہین کہ سنین ماضیہ مین خداوند تعالیٰ عزّ و اسمہ اپنی اون خاص اور برگزیدہ بندون کو نوع انسان کی اخلاقی اور عملی اصلاحون علمی اور عقلی درستیون کیلئے وقتاً فوقتاً مبعوث فرماتا رہا قرآن پاک نے اس ہدایت کا ذکر کئی مقامات پر فرمایا ہے کہ دنیا کی مختلف زمانون قرنون اور عہدون مین مختلف رہ نمایان حق پیدا ہوتی رہی ہین اور اللہ کیطرف سے اتمام حجت کیواسطے کوئی قوم یا دنیا کا کوئی آباد حصہ ان مصلحین عالم کی بابرکت شخصیتون سے محروم نہین رہا

اسلام نے اپنی بے لاگ اور سچی تعلیمات توحید کیساتھ اس صداقت کو "لکل قوم ھاد" کا ایما فرماتی ہوئی اپنی اعلان کلمۃ الحق لا الہ الا اللہ کا خاص استحقاق سمجھا ہے کہ میری تعلیم کوئی نئی تعلیم نہین بلکہ وہی ازلی صداقت ہے جیسے "زرتشت" نے ایرانی ہونے کے لحاظ سے ماژندران و رے سے اور ماوراء النہر یا آذربائجان کی علاقون مین داؤد سلیمان اسحاق یعقوب نوح ابراہیم لوط و ہود صالح اور یونس اور پھر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے ارض مقدس دمشق و حلب شام و فلسطین مین خالص یزدان پرستی اور توحید مطلق کی ہمت آفرین صداؤن کیساتھ پھیلایا ہے خواجہ حافظ دیوان مین ایک جگہ خوب شعر لکھتی ہین

بباغ تازہ کن آئین دین زرتشتی　　　کنون کہ لالہ برافروخت آتش نمرود

بہرکیف اب رہی مصلحین ہندوستان و چین جن کی اسمای گرامی قرآن پاک مین یقیناً نہین پائی جاتی سو اس بابتی بابت ہمنی کتاب "کوکب سعادت" مین کہین عرض کیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کا منشا قرآن پاک کو تمام دنیا بھر کے رسولون پیغمبرون ہادیون اور رہ نماؤن کی نامون کی فہرست بنانیکا نہ تھا جن قومون سے قرآن پاک کا تخاطب تھا وہ عرب یہودی ۔ صابئی اور رومن کیتھولک عیسائی تھی اور ان لوگون کی نصیحت و ہدایت کیواسطے اونہی بزرگون کی اسمای گرامی کو یاد دلانے کی ضرورت تھی جنہین وہ لوگ خود بھی اپنی اپنی صحائف یا آسمانی نوشتون کی وجہ سے پہچانتی اور جانتی تھی اور اونکی تعداد بھی کافی سے زیادہ تھی عربون عبرانیون شامیون اور یونانیون کی اصلاح خیالات و عقائد کیلئے یہ بات چندان ضروری نہ تھی کہ اونہین چین و ہند کی ممالک بعیدہ کے وہ نام سنائی جاتی جو لب و لہجہ اور زبان و بیان رسوم و عادات کی رحیثیت سے بالکل نامانوس اور اجنبی تھی

لیکن کتاب پاک قرآن نے باین ہمہ اپنی ہمہ گیر ازلی صداقت کی ربانی ہدایتون سے اس حقیقت کو کسی تامل کے بغیر ظاہر کردیا کہ تمام اقوام عالم مین منجانب اللہ ہادیون رہ نماؤن اور خدا کی برگزیدہ بندون کا نزول ہوتا رہا ہے اور ساتھ اونہین یہ بھی سنا دیا کہ میرے عہد نزول سے پیشتر کی تمام الہامی نوشتے بھی واجب التسلیم اور لائق ادب ہین مین اونکا مصدق ہون کہ نہ کہ مکذب البتہ وہ خرافات اور باطل معتقدات جو اون عہد سلف کی نبائوں...

عارف شیراز خواجہ حافظ نے اس شعر مین "ساقیان بزم جم" کی دل آویز تشبیہ اوس جمشید وقت رسول عرب و عجم کے حاشیہ نشین صحابہ کرام سے دی ہے اور نہایت مستانہ ادائی کیساتھ اس مفہوم کو ظاہر کیا ہے کہ اے اوس رسول پاک کی مقدس مجلسون مین بیٹھنے والی خوش نصیبو ہم اگرچہ اوسوقت پیدا نہ ہوئی اور ہمین مینائی توحید کی شراب ناب اگرچہ بہت ہی زمانہ بعید مین ملی مگر تاہم تمہاری درازی عمر کی دعا کرتی ہین یعنے ابدالآباد تک جنت ہی مین رہو جو کچھ تم سب لوگ اوس خم عرفان قرآن پاک کیساتھ سامان سرور ایمان چھوڑ گئی او سے ہی ہمکو مالا مال کردیا اگرچہ ظہور بالذات سے مستفید ہونیکا خاص زمانہ تمہاری ہی حصہ مین آیا

(مصنف)

کی حفاظتوں نے ساتھی نہ سامان سرور و ایمان چھوڑ گئے تمہاری اون مبارک کوششون ... مالا مال ...

Marfat.com

کی رکھنی اور اٹھانیوالی لوگوں کی اپنی مختلف کوتہ فہمیوں اور خیالی جولانیوں سے "بندہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ" کے طور پر قایم کر لیئے ہیں میں اون کی تکذیب کرتا ہوں کیونکہ ایسا نہ کرنے میں قوموں کی خوفناک علمی عقلی پستیوں اخلاقی اور عملی پستیوں کی بلائیں مستور و مسلط رہینگی اور میرے پاس اپنی صداقت کیا ہے اس ترمیم و اصلاح یا تکذیب کا یہ علمی اور عقلی مسلّمہ ثبوت میں آفتاب کیطرح روشن و منور موجود ہے کہ شرک و ضلالت گمراہی اور جہالت کی تعلیم خدائی اور خدا کی بھیجی سلیم الفہم صحیح الدماغ اور انجام بین ان نبیوں کی نہیں دی یہ سب کچھ مرور ایّام اور امتداد زمانہ کے باعث قوموں کی علمی غفلتوں اور مذہبی لوگوں کی غلط فہمیوں علمی اور عقلی کوتاہیوں سے پیدا ہو گیا چنانچہ اس حقیقت کو قرآن پاک نے خدائے واحد و قیوم کے اس ارشاد حق کی صورت میں سنایا ہے

قل هٰذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني وسبحٰن الله وما انا من المشركين ٥ وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم من اهل القرى افلم يسيروا في الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم ولدار الاخرة خير للذين اتقوا افلا تعقلون ٥ پ ۱۳ ع ۶

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو) کہ میرا طریق تو یہی ہے کہ سبکو خدائے واحد کیطرف بلاتا ہوں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں وہ بھی سب دین کی ایک معقول رستے پر ہیں (جسے ہر انسان سمجھ سکتا ہے) اور اللہ کی ذات پاک ہے میں شرک کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں (اور اے پیغمبر) ہمنے تم سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے انسان پیغمبر بنا کر بھیجے تھے اور ہم اون پر وحی نازل کیا کرتے تھے تو کیا یہ لوگ ملک میں کہیں چلے پھرے نہیں جو اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ نبیوں کو جھٹلانے والے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا (اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ سے ڈرنیوالے اور حق پسند ہیں اونکے لیئے عاقبت کا گھر دنیا کے چند روزہ مقام سے کہیں بہتر ہے (اے لوگو) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟

نزول انبیا کی اسی حقیقت اور توحید حق کی صداقت کی نسبت ان انکار کرنے والوں اوس رسول محترم ہادی محتشم نے اس آسمانی ہدایت اور ربانی سچائی کو بحکم الٰہی سامعین تک یوں پہنچایا

ويقول الذين كفروا لولا انزل عليه اية من ربه انما انت منذر ولكل قوم هاد ٥ پ ۱۳ ع

اور جو لوگ خدا اور رسول کے منکر ہیں اعتراضاً یہ کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اسکے پروردگار کیطرف سے کوئی ہمیں اطمینان دلانیوالی نشانی کیوں نہ اتری (مگر) اے پیغمبر تم تو صرف لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانیوالے ہو اور بس تم کچھ انوکھے پیغمبر نہیں ہر ایک قوم کا ایک نہ ایک رہنما یا ہدایت کرنیوالا ہو گذرا ہے

ہر ایک سمجھدار ان آیات بالا سے انبیاء علیہم السلام کی شخصیتوں اور اونکی حال و قال کی خصوصیتوں کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور نیز یہ بھی کہ دین برحق اسلام اپنی تعلیمات صادقہ سے دنیا کے ہر آباد حصہ میں بعثت انبیاء کا قایل اور معترف ہے بنا بریں دنیا کی وہ تمام برگزیدہ نفوس اور ہادیان اقوام جو ارض مقدس شام و دمشق کے علاوہ ایشیائی وسطی اور شمالی یعنی

Marfat.com

چین اور ہندوستان میں ظہور پذیر ہوتی رہی ہر طرح ہم سب کیلئے واجب الادب اور لائق احترام ہیں اب رہی یہ بات کہ وید الہامی ہیں کیونکہ اوسکی تعلیم میں بہت کچھ رطب و یابس روایات اور دور از علم و عقل حکایات کا اشتراک پایا جاتا ہے یہ بات بہت کچھ قابل غور ہے اسلیئے کہ توریت اور انجیل بھی باوجود اپنی حقیقی صداقتوں کے ہزار سال کے عرصہ میں بہت ہی بادی ہوا خیالات اور عجیب در عجیب معتقدات کا مجموعہ بن گئیں تو کیا بیسیوں ہزار سال کی زمانہ دراز میں اگر وید بھی بہت ہی جو تبدیلیوں اور پنڈتوں ہی کی ہاتھوں اپنی مفید خلق تعلیم کا حصہ کھو چکی ہوں تو کیا عجب ہے مگر اسلام بانیان مذاہب اور ہادیان اقوام کی بنیادی اور اصولی صداقتوں کی باعث اپنی پیرو کو اس شریفانہ خیال و اصول کی ہدایت کرتا ہے کہ مسلمان کسی بزرگ قوم اور کسی قوم کی مذہبی کتاب کی خواہ مخواہ کی حرمتی نہ کریں اور اس گناہ سے بچنے کی روک تھام کیواسطے اسلام نے اپنی شرافت آموزیوں سے ہمیں یہ مبارک الفاظ سکھائے ہیں

آمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ
من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

یعنے میں ایمان لایا خدائے واحد پر اور اوسکی فرشتوں پر اور اوسکی نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں پر اور اوسکے تمام رسولوں پر قیامت کے دن پر اور اسکی قایم کردہ اندازۂ خیر و شر پر کہ وہ اللہ ہی کا قایم کردہ ہے اور حیات بعد الموت پر

دین برحق اسلام کے اس تلقین کردہ اصول ایمان و یقین میں ہی کوئی استثنا نہیں پایا جاتا ہے اوسکی تعلیم میں جس قیم کی عالمگیر صداقت پائی جاتی ہے اسطرح وہ اپنی ہر عقیدہ کی تبلیغ میں ایک نہائت لاجواب ہمہ گیری رکھتا ہے الغرض دنیا کی تمام پاک نفس انسانوں ہادیوں رہنماؤں اور رسولوں کو اسلام اپنی فطری فراخدلی اور فائق بالغ النظری سے نہائت احترام و ادب کی نگاہ سے دیکھتا ہے مزید براں لا نفرق بین احد کہہ فرماکر اپنی عالمگیر صداقت کو زیادہ استوار کیا ہے کیونکہ رسلین و انبیاء کی محترم شخصیتیں ہم سب کیلئے یکطرح ہی قابل التزام و لفرت نہیں ہیں

اب جو لوگ اوس ہادئ محتشم سید المرسلین رحمتہ العلمین رسول عرب و عجم کی ذات عالی صفات پر محض اپنی نادانیوں اور تنگ چشمیوں سے خلاف تہذیب و عقل آئے دن رکیک حملے کرتے رہتے ہیں اونہیں اپنی جہالتوں اور نامیاسیوں سے واقعی شرم کرنی چاہیے کہ وہ کس ناقابل تلافی غلطی میں پڑے ہیں ہماری تمام عزیزان نوع جو اہل کتاب ہونیکے مدعی ہیں اسلام اور بانی اسلام روحی فداہ کی پاکیزہ ہدایات پر غور کریں اور ہماری عزیزان قوم بھی جو اپنی کمزوریوں سے محض حامل قرآن یا مسلمان ہونیکی بناپر اپنی سوا سبکو گمراہ اور دوسری اقوام کی مقتدایان دین کو حقیر و ذلیل سمجھنے کی عادت میں گرفتار ہیں اپنی پاک مشرب اسلام کی اخلاق آموزیوں پر نظر ڈالیں کہ انہوں نے اپنی شعار دینی اور دنیوی کو کہاں تک بگاڑ لیا ہے مختلف انبیاء اور رسلین کی متعدد قومیں اگر غلطیوں اور غلط خیالیوں میں مبتلا ہیں تو اون کی ان جہالتوں میں اون پاک نفس ہادیان مذاہب و ملل کا کیا گناہ ہے؟ ہماری حالت آج خود کی حد قابل اصلاح ہورہی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شبہ ہم خود کو خیر الامم ہی کہنے کے مستحق تھے بلکہ کہنے کی ضرورت ہی نہ رہتی ہماری اخلاق و اعمال اور افعال و کردار ہی کہے اس امر کی تصدیق کرتے قال سے حال کا رتبہ یقیناً بالا ہے

Marfat.com

اس میں شک نہیں کہ جب کسی قوم کا کوئی فرد اسلام یا اوس ہادی اسلام کی ذات ستودہ صفات پر ناملائم اور جہولانہ حملے
کرے تو ایک مسلمان کی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہیں کر سکتی کہ وہ خاموش بیٹھا سنتا رہے لوگو یہ یاد رکھو کہ ہم سب مسلم شامت اعمال
سے خواہ کیسے ہی انتہا ادبار و افلاس کے نیچے دبے ہوئے کیوں نہ ہوں اور فلاکت و مفلسی نے ہمیں چاروں طرف سے گھیرے
کیوں نہ رکھا ہو لیکن پھر بھی ہم اپنی اس گئی گذری حالت پر بھی تن من اور دھن اوس سرور کائنات رسول
اور مفخر موجودات رہنما کی ذات بابرکات پر ہر وقت نثار کرنیکو تیار ہیں اسلیئے کہ اوسکے فضائل و محاسن اور
شرف و اقتدار کا پائیدار اثر ہماری جانوں روحوں اور دلوں دماغوں پر نہایت ہی گہرائی کیساتھ پڑ چکا ہے لہذا
اے دنیا کی دولت مندو! اور اپنی گڑی ہوئی خزانوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونیوالو! تم ہمیں ایسا مفلس و قلاش
اور بے ساز و سامان ہی نہ سمجھ لینا تمہاری خزانے ہمیں بہکا نہ سکیںگے اور تمہاری خوش پوشیاں ہمیں ہرگز فریب دینے
میں کامیاب نہ ہونگی کیونکہ ہمیں اوس منجئ اعظم رسول عرب و عجم کی با اقتدار و مکمل شخصیت سے تعلیم توحید کی
صورت میں وہ دولت پائیدار ملی ہے کہ وہ ہمیں اپنی فیض بخشیوں سے آج بھی چشم زدن میں مالامال کر سکتی ہے
صرف لا اله الا الله کے صحیح مفہوم و مطالب کو سمجھنے کی دیر ہے

غلام ہمت آن رند عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیاگری داند

ہمارا اوس خدائے حی القیوم پر ایمان ہے جو امیروں کو غریب اور غریبوں کو امیر بناتا ہے اگرچہ اوس خالق اکبر کے
قائم کردہ نظام و آئین کی سمجھ ہماری دلوں دماغوں سے کچھ لگی ہوئی ہے مگر ہم اوسکی قادرانہ اور مختارانہ صفات کو نہیں
بھولے کہ وہ تاجداروں کو مفلس اور مفلسوں کو تاجدار کرتا ہے ہم جیسے کہ اپنی دولتمندانہ حالتوں پر بحکم قرآن ناز و فخر
کرنے کے مستحق نہیں بلکہ شکر کرنیکے سزاوار ہیں ایسے ہی اپنی فلاکتوں اور پریشانیوں پر اللہ کی ذات سے مایوس ہونیوالے بھی نہیں
کیونکہ ہمیں اوس خدائے واحد کا یہ ہمت آفرین ارشاد کچھ ابھی تک برابر یاد ہے اور یہ سب اوسی بزرگ ہادئ
معظم روحی فداہ کی دی ہوئی کتاب "قرآن پاک" کا ایمان افزا فیض ہے جو کبھی بند نہ ہوگا

ومن اراد الاخرة وسعى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان
سعيهم مشكورا كلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك و
ما كان عطاء ربك محظورا ٥ انظر كيف فضلنا بعضهم على
بعض وللاخرة اكبر درجت واكبر تفضيلا ٥ پ ع

اور جو شخص انجام کی بہتری کا طالب ہو اور اوسکی لئے جیسی کرنی چاہئے علماً عقلاً اور عملاً عاقلانہ جد و جہد اور کوشش بھی کرے اور اللہ اور اللہ کے
نظام پر ایمان بھی رکھتا ہو تو ایسے ہی لوگ ہیں جنکی کوششیں کامیاب اور خدا کو مقبول ہونگی اے پیغمبر حال اور مستقبل دونوں کی
بہبودیوں کے طالبوں کو ہم تمہارے پروردگار (یعنی اپنی بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخششیں عام ہیں کسی پر بند
نہیں (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی کہ ہم دنیا میں بعض کو بعض پر کیسی برتری دے رہے ہیں مگر انجام کار کی کامیابیوں کے درجے
کہیں بڑھکر ہیں اور اون کی فضیلتیں بہت افضل ہیں

قرآن پاک کی تعلیمات صادقہ کو دیکھتے ہوئے ہمیں قوم کی علمی عقلی اور عملی پریشانیوں پر بڑی انتہا حیرت ہوتی ہے واقعی ہم مسلمانوں نے

Marfat.com

کتاب اللہ کی معنویات کو عام طور پر سمجھنی میں جہاں اور صدہا قسم کی دماغی غلطیاں کی ہیں وہاں ایک یہ بات بھی ہے کہ قرآن پاک میں آخرت کا لفظ جہاں بھی آیا ہے وہاں ہمیں اوس سے قیامت ہی مراد لی ہے قیامت برحق ہے اوسکی بارے میں کچھ کلام نہیں لیکن اسکی مفہوم نے جو مسلمانوں نے لفظ آخرت سے عموماً قرار دے لیا یہ خیال بھی پیدا کر دیا کہ ایک مسلمان خدا پرست صالح اور ایماندار انسان کی تمام راحتیں خوشحالیاں اور کامیابیاں صرف فردای محشر ہی کی میدان میں ظہور پذیر ہونگی گویا مسلمان دنیا میں صرف ذلت و عسرت اور ملالت و نحوست ہی کیلئے پیدا ہوئے ہیں اور اونکی واسطے ہر جگہ بیان تنگی ہی تنگی ہے استغفر اللہ ربی من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا افسوس ہے کہ مسلمان اس خصوصیت اور دین برحق کی سعادت افزائی کو کیونکر بھول گئے کہ انبیاء علیہم السلام کی مقدس شخصیتیں ان لوگوں کا حال و مستقبل دونوں درست کرنیکی واسطے ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم کی پر شکوہ رسالت کے بعد ایسا ہی ہوا کہ مسلمان کلام پاک کی سچی معنویات کو سمجھی اور اون پر کاربند ہونے کی برکت سے دین و دنیا برکتوں اور عقل و علم اخلاق و عمل کی سعادتوں کی وارث ہوئی اور اونہیں وہ اقبال و عروج شوکت و حشمت حاصل ہوئی کہ دنیا بھر کی قومیں دیکھتی کی دیکھتی ہی رہ گئیں

لیکن جدون سے بعض خوش اعتقادیوں اور عجائب پرستیوں کی باعث کتاب اللہ کی عقل افزا مطالب نذر اوہام ہوگئے اوسی دن سے مسلمانوں کا زوال علم و عقل اور اونکی اعمال و اخلاق کی تباہیاں شروع ہوگئیں اور وہ اپنی تکالیف و تذلیل کی ہر حالت پر بغیر کسی غور و تدبر کی محض اسلیئے خاموش ہوکر بیٹھتے چلی گئی کہ یہاں ہر طرح کی راحتیں اور مسرتیں محض کافروں کا حصہ ہیں ہماری لئے سب کچھ فردای محشر ہی کی ظہور پر منحصر رکھا گیا ہے مگر سمجھا جائے تو آخرت اور انجام کار یا مستقبل انسان کی اچھی بری علمی اور عملی حالات ہی کا ایک لازمی اثر۔ نتیجہ اور انجام ہوتا ہے قوموں کی واقعات اور حالات ہی تھی جنہیں دیکھکر خدا کی وہ بزرگ و محترم بندی (جو اپنی اتم اور معزز شخصیتوں کیساتھ وقتاً فوقتاً دنیا میں آئی ہیں) اپنی عہد کی لوگوں کی پیش آنیوالی تباہیوں اور بربادیوں کا یقینی اعلان فرمایا کرتی تھی پس ثابت ہوا کہ حالات ہی کی اصلاح مستقبل کی بہتریوں انجام کار کی درستیوں اور پیش آنیوالی تکلیفوں سے بچنے کا سامان ہے انسان کو واقعی اپنی غافلانہ کردار و اعمال کی اصلاح اور حالات و خیالات کی درستی سے دو راحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک راحت تو اسے دنیا میں اوسکی حاصل ہو جاتی ہے کہ اوسکی زندگی امن و عافیت سے گذرتی ہے اور اوسکا ضمیر و قلب جہالت کی بیہودہ اضطراب انگیزیوں سے نجات پاکر ہمیشہ مطمئن اور مسرور رہنے والا ایمان و اطمینان پالیتا ہے اور علی ہذا دوسری راحت اوسکی لئے وہ ہوتی ہے جو اوسے اپنی اعمال حسنہ کی جزا کی طور پر حیات بعد الموت یا آخرت زندگی کی انجام کار مستقبل اور قیامت میں یقیناً ملنے والی ہوتی ہے ھو اللہ ذو الفضل العظیم کا یہی مفہوم ہے

ایسے ہی اگر کوئی انسان بداعمالیوں برائیوں غلط اندیشیوں اور خلاف علم و عقل لغویات میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ کی اٹل اور مستقل آئین کی مطابق اپنی سیہ کاریوں اور جہالتوں کی پاداش میں دہری سزا پاتا ہے ایک تو اس دنیا کی ذلتیں اور تباہیاں اوسپر مسلط ہو جاتی ہیں دوسری سزا وہ ہے جو اوسے اپنی افعال و اعمال ناگزیر نتایج پر مرنیکے بعد یا قیامت میں بھی اٹھانی ہوگی ھو اللہ عزیز ذو انتقام سے یہی درست ہوا آہ مسلمانوں کو یہ اسلامی حقیقت اور قرآنی صداقت کیوں یاد نہیں آتی کہ ایک باہوش عاقل

Marfat.com

اور ایماندار ان کی جنتی مسرتیں اسی عالم مظاہر میں شروع ہو جاتی ہیں بیشک خدا کی نظام و آئین کو سمجھنی والی عاقلوں اور اوسکی قایم کردہ حدود کی حفاظت کرنیوالی سعید الفطرت بندوں اور اللہ کی دی ہوئی تمام قوتوں سی عقلمندوں کی طرح علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی فرائض حیات ادا کرنیوالی انسانوں کیواسطے ایک جنت نہیں بلکہ دو ہیں چنانچہ سورۂ "الرحمان" میں جہاں خداوند واحد نی اپنی جلال کبریائی کی بی انتہا وسعتوں اور قدرت کی نزار ہا نشانیوں کو نہایت دل ربا پیرایہ بیان میں دہرا دہرا کر بیان فرمایا ہی وہاں ایمانداروں اور صحیح الاحساس بندوں کی بشارت کیلئے بالفاظ صاف یہ بھی سنا دیا ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اور جو شخص اپنی اعمال کی بازپرس خیال سی اللہ کی سامنے مجرمانہ حیثیت کیساتھ کھڑی ہونی سے ڈرتا رہا اوسکی دو جنتیں ملینگی پس ای لوگو تم اپنی خدائے برتر کی کون کون نعمت کا انکار کروگے

عارف شیراز خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ قرآن پاک کی اسی مفہوم کو اپنی سلیم الفہمی سی سمجھکر مستانہ انداز بیان کیساتھ ان الفاظ میں ادا کیا ہے

چون بہشت نقد من امروز حاصل میشود
وعدۂ فردای واعظ را چیرا باور کنم

الغرض انبیا کی تخصیتیں عموماً حال و مستقبل آغاز و انجام سبکی خوشحالیوں اور کامرانیوں کی سامان ساتھ لیکر دنیا میں صدور فرماتی ہیں اور نوع انسانوں کی ہدایتوں سی فیضیاب ہوکر علم و عقل کی سعادتیں اخلاق و عمل کی شوکتیں اور دین و دنیا کی برکتیں حاصل کرتی ہی اسلیئے ہادیان مذاہب اور وہ تمام مصلحین عالم جو دنیا کی سر آباد مقام پر تشریف لای ہماری لئی سب طرح واجب الاحترام ہیں اور دین برحق اسلام کی ہدایت ہی ہی ، لیکن اوس ہادی محترم رسول برحق روحی فداہ کی نہایت مہتم بالشان شخصیت جن جن فضایل کاملہ کا مکمل مظہر تھی افسوس کہ مسلمانوں نی اپنی عقلی پستیوں اور عملی شستیوں سی خود اون محاسن و کمالات کی خصوصیتوں کو گویا بالکل بھلا دیا اور اپنی تمام عاقلانہ عملی اور علمی رفعتوں اخلاقی اور تمدنی کوششوں کو پھینک کر خوشحالیوں اور مسرتوں کیلئے محض فردای قیامت کی مشتاق و منتظر بنکر بیٹھ گئے اللہ اللہ اس ہمہ دار قوم کو راستہ پر چلتے چلتے کیا ہوگیا اور اوسکی موجودہ حالت کسقدر خلاف اسلام خلاف فطرت خلاف علم و عقل اور اُن نیچرل ہی

عکس روی تو کہ در آئینہ جام افتاد
زاہد از پرتو می در طمع خام افتاد

لیکن یہ انہیں خلاف ورزیوں غافلانہ خوش اعتقادیوں اور طمع خام کی سرمستیوں کا نتیجہ ہی کہ مسلمان آج دنیا کی جس مقام پر ہیں امن و عافیت کی زندگی انہیں نصیب نہیں تمام دنیای اسلام پر ایک سخت مدہوشی اور عقل و فہم کا انجماد مسلط ہی بیشک اللہ سچ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا

Marfat.com

عن سبیلہ قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار ۵ پ ۱۳ ع ۱۷

اون لوگوں کا حال بھی قابل دید ہے جنہوں نے اللہ کی نعمتیں پائیں اور اون کے عوض میں اعلاناً عقلاً اخلاقاً اور عملاً) اللہ کا شکر کرنے کی بجائے ناشکریاں کیں اور قوم کی قوم کو اپنی جہالتوں سے ہلاکت کے احاطہ میں جا اتارا کہ وہ سب کے سب جہنم میں جائینگے جو بہت برا ٹھکانا ہے (اصل یہ ہے) کہ ان لوگوں نے اللہ کے مد مقابل دوسرے معبود و معاون کھڑے کر رکھے ہیں تاکہ وہ اپنی دلفریبیوں سے انہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدو کہ خیر تم (اپنی نادانیوں کا چند روزہ لطف بھی اٹھالو پھر تو تم کو برے دنوں گمراہیوں کی جیسوں اور اندرونی و بیرونی سوزشوں کی طرف جانا ہے

سبحان اللہ انبیاء کی مقدس شخصیتوں میں وہ امی لقب منجی اپنی خاص شخصیت سے حقائق فطرت اور اسرار علم و عقل کی گرہ کشائیوں کی اعتبارات سے منجانب اللہ کن بلند ترین درجوں پر تھا اصلاح اعمال و اخلاق اور درستی خیالات کیلئے ارشاد حق او سینے دنیا کے سامنے کیسے رفیع الشان صداقتیں پیش کی ہیں اور اللہ کے نظام و آئین کو کس طریقہ سے محض ہماری بہتری اور حال و مستقبل کی بہبودی کیواسطے ظاہر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

من کفر فعلیہ کفرہ ومن عمل صالحاً فلانفسہم یمہدون ۵

جس کسی نے اللہ کے ضابطوں کو جھٹلا کر جہالت کی اوس جہالت کا وبال اوسی کی جان پر ہے اور جس نے سمجھ سوچکر (عاقلانہ طور پر) نیک کرداری اختیار کی تو اسکا بدلہ بھی اوسکی ذات اور اوسی کے نفس ناطقہ کو ملیگا اور وہ اپنے لیے حال و مستقبل کی خوشحالیوں کا سامان کر رہا ہے

ہمیں یاد ہے کہ ہمارے عزیز وطن مہاشہ دھرمپال نے (جواب بوجوہ چند "زان سو راندہ وزین سو درماندہ" کی طور پر غازی محمود" بھر اوسی مصلح عالم رسول عرب کے آستان بوس نیاز ہوئے ہیں) کبھی اپنی ضمیر پر دانستہ یا نادانستہ ظلم کرکے قرآن پاک کی نہایت عظیم الشان "سورہ الرحمٰن" کا جواب لکھا تھا جسے دیکھکر ہمارے خوش خیال آریہ عزیزوں نے خوب خوب بغلیں بجائیں کہ دھرمپال جی نے گویا آسمان کے تارے توڑ کر دھر دیے ہیں لیکن اوس منجی اعظم رسول عالم کی حلقہ بگوشان نیاز اور علم برداران توحید کے دلوں پر جو صدمات اوس بکواس سے گذرے اونہیں وہی دل محسوس کر سکتا ہے جسے درد حق کی دولت اور فہم سلیم کا کچھ حصہ ملا ہو خیر وہ ہوا ہے آئی اور گذر گئی دنیا عجب مقام ہے دھرمپال صاحب بھی اب میاں محمود بنے زندگی گذار رہے ہیں لیکن اون کی طفلانہ یا ابلہانہ حرکتیں اونہیں غالباً مرتے دم تک ایک قسم کی دماغ آشوب اور روح فرسا اضطراب میں رکھینگی کہ انہوں نے دنیا کی چند روزہ بے ثبات اور غلط آسائشوں کیواسطے اللہ کے پاک کلام کی سخت بے حرمتی اور ناقدردانی کی ہے

سر مدغم عشق بوالہوس را ندہند | سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار | این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

میاں محمود یا دھرمپال" یا اور اسی قسم کے پاپڑ بیلنے اور بیلنے والے دوسرے جیالے ہیں کس شمار و حساب میں منہ کا اوپر تھوکا ہوا منہ پر ہی گرتا ہے مگر نہ وہ لوگ رہینگے نہ اون کی بیہودہ سرائی لیکن اللہ کا مقدس و محترم کلام اپنی ازلی صداقتوں کیساتھ

Marfat.com

دنیا مین ہمیشہ "روح پرور" شانون سے چمکتا اور سلیم الفہم حق شناسون کی دل آرائیان کرتا رہیگا ۔ صدقت یا رسول اللہ

غلام نرگس مست تو تاجداران اند   خراب بادۂ لعل تو ہوشیاران اند

قرآن پاک کی ہر ایک آیت گنجینۂ اسرار اور بجائے خود گویا ایک کتاب ہے الغرض کلام پاک کی فہم و ادراک اور اظہار و بیان کیلئے اوسی خدائے واحد و برتر کی خاص فضل و فیض کی ضرورت ہے مگر ہم "نظام عالم اور اسلام" کے عنوان مین بفضلہ سورہ الرحمن کی پرشکوہ تشریحات کا صرف ابتدائی حصہ اہل بصیرت کی پیش کرتا جاتے ہین جس سے باسانی یہ معلوم ہوسکیگا کہ اوس رسول برحق محسن خلق ہادی کی محتشم شخصیت علم و عقل اخلاق و تمدن اور سائنس و فلسفہ کی عقدہ کشائیون کی ملحوظات کن کاملانہ فضایل اور بالغانہ شمایل کا مکمل نمونا تھی لیکن جو لوگ اوس مبعوث فطرت کی ذات ستودہ صفات سے آج تک اپنی شقاوت اور کوتہ فہمی کی باعث بدگمانیون کی امراض مضمنہ مین مبتلا اور اوہام مین الجھے رہے اسی واسطے اونکی جہالت و شقاوت اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ محترم شخصیت جو فاران کی چوٹیون پر ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا سحارت آموز وعظ سناتی ہوئی اور اصنام و عناصر پرستی کی توہمات کو پاش پاش کرتی ہوئی آفتاب کیطرح نمودار ہوئی ہر طرح قابل عزت و احترام ہے کیونکہ جس کامل صداقت توحید مطلق کو اوس مکمل و افضل اور اللہ کی بزرگ انسان نے ایسی ہدایتون کیساتھ نمایان طور پر سمجھا کہ نہ وہ مادہ کی قدامت کی فریب مین آیا اور نہ وہ روح کی ازلیت کے مغالطہ انگیز بلکہ شرک آموز الجھاؤ مین الجھا اور اوسکی اس صاف و صریح حقیقت نمائی کو جو لا الہ الا اللہ کی صورت مین آج تک موجود ہے اور موجود رہیگی باوجود ہزار ہا فلسفہ دانیون کی تاہنوز لاکھون کروڑون ایل ایل ڈی یورپ کے ماہر طبعیات ہینیر زنیگلر اور پی ۔ ایچ ڈی وغیرہ بالکل سمجھنے سے معذور ہین کیا ان کی دماغون کی یہ حیرت انگیز کوتاہی اوس کی واجب التسلیم فضیلتون کا ثبوت نہین ؟ اے دوستو اللہ سے کچھ تو ڈرو

بولائے تو اگر بندۂ خویشم خوانی   کاز سر خواجگی کون و مکان برخیزم

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام   بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

صدقت یا رسول اللہ

بکمال عقل و شعور خود بکشا اہل سخن درآ   تو ز نافہ کم نہ دمیدہ در دل کشا بہ ختن درآ

الحاصل اب ہم اس احساس خاص سے الگ ہوکر عنوان مضمون کیطرف آتے ہین کہ اوس مہتم بالشان مصلح کی محترم شخصیت کے ظہور سے پہلے دنیا مین جسقدر برگزیدہ نفوس ہادیان مذاہب اور رہنمایان بنی نوع مبعوث ہوئے تھے خدا کی اس نہایت شریف النفس اور برحق رسول نے اون سبکو واجب الاحترام سمجھا اور نوع انسان مین اون سب کے پیش کردہ صحایف اور الہامی نوشتون کو احیائے حق کی سلسلۂ توحید مین منسلک کرکے قرآن پاک کو اون سب کا مصدق قرار دیا اور خود کو تمام انبیاء علیہم السلام کی گرامی شخصیتون کا مودبانہ اعتراف کرتے ہوئے اون کا ہم آہنگ فرمایا بلکہ ارشاد آسمانی سے کسی خود پسندانہ خیال کی بغیر اس امر کا اعلان لوگون کو بالفاظ ذیل سنایا

Marfat.com

ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء
وهدى ورحمة لقوم يؤمنون ٥ پ ۱۳ ع ۶

(اے لوگو! یہ قرآن) کوئی من گھڑت بات نہیں بلکہ اپنی صداقتوں کے اعتبار سے اپنے سے پہلے کی نازل شدہ تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اہل کتاب کے ہاتھوں میں ہیں اور اس میں خدا کو سمجھ سکنے والے ایمانداروں کیلئے ہر چیز کا مفصل بیان اور ہدایت و رحمت ہے

اس اظہار حق کے بعد دنیائے تمام انسانی روحوں کا وہ شفیق رہنما اعیائے توحید کے متعلق ارشاد حق یوں فرماتا ہے

أم اتخذوا من دونه آلهة قل هاتوا برهانكم هذا ذكر من معي وذكر
من قبلي بل أكثرهم لا يعلمون الحق فهم معرضون پ ۱۷ ع ۲

کیا لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود و مسجود بنا رکھے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو) کہ اپنے اس باطل پرستی کی کوئی دلیل تو پیش کرو؟ جو حق پرست میرے ساتھ ہیں اون کی کتاب تو یہی (قرآن) ہے اور جو مجھ سے پہلے ہو چکے ہیں اون کی کتابوں میں بھی یہی تعلیم توحید کا ذکر ہے (تم اون میں سے دوسرے معبودوں کی سند دکھاؤ) (مگر) بات یہ ہے کہ اکثر لوگ (ایسے بھلاوے میں پڑے ہیں) کہ حق بات کو جانتے ہی نہیں اور جب حق کا ذکر آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں

اس ارشاد عالی کے بعد تائید الہی وہ محترم اور بزرگ رہنما اپنے ہم منصب بزرگان سلف کا ذکر خیر کسی خود ستائی اور غرور کے بغیر محض لوگوں کی علمی عقلی اخلاقی تمدنی اور عملی کمزوریاں دور کرنیکے واسطے خدائے واحد و برحق کا یہ حکم سناتا ہے جو اب تک باوجود اپنی ازلی صداقتوں اور نمایاں صراحتوں کے کروڑوں بندوں کی سمجھ میں نہیں آیا

وما أرسلنا من قبلك من رسول إلا نوحي إليه لا إله إلا أنا
فاعبدون ٥ وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحانه بل عباد مكرمون

(اور اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا اور رہنما اس تعلیم توحید کے خلاف نہیں بھیجا ہم ہی وحی اوس پر نازل کرتے ہیں کہ ہمارے سوا اور کوئی معبود نہیں پس اپنے متبعین سمیت ہماری ہی فرمانبرداریاں کرو اور بعض نادان لوگ (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ خدائے رحمان اولاد رکھتا ہے (مگر) اوسکی ذات اس اتہام سے پاک ہے ہاں خداوند برتر اپنے معزز اور اوسے جاننے سمجھنے والے بندے ضرور رکھتا ہے (جنکی گویا تعریف یہ ہے کہ)

لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون ٥

(وہ بندے ایسے فرمانبردار ہوتے ہیں) کہ خدائے ذوالجلال کے آگے بڑھکر بات نہیں کرتے (یعنے الدنیے جو نظام و آئین عالم قائم کردیا ہے اوسکی آئینی حدود سے نہیں بڑھتے خلاف علم و عقل اونکا کوئی فعل نہیں ہوتا وہ تو بس اللہ ہی کے احکام و نظام پر کاربند رہتے ہیں (اور وہ ایسا اس لیئے کرتے ہیں) کہ وہ خدا

يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يشفعون إلا لمن ارتضى
وهم من خشيته مشفقون ٥

اونکا اگلا پچھلا (سب حال جانتا ہے) اور وہ کسی کی سفارش تک نہیں کرتے (مگر ہاں اللہ جس سے راضی ہو) (سزاوار)

Marfat.com

(اوسی کسیکی سفارش کی ضرورت ہی ہنین) اور وہ حق شناس بندی تو ہر وقت اللہ کی جلال سی ڈرتی رہتی ہین

چونکہ یہودیون اور عیسائیون مین روحانی مغالطون کی باعث مسیح و عزیر کی الوہیتون اور پرستشون کی خیال غلط سے راہبون اور احبارون نی اپنی تقدس نمائیون کی آڑ مین مردم پرستیان پھیلا رکھی تھین اور وہ لوگ چونکہ خود نفسانی فریبون مین پھنسی ہوی تھے لوگون کو بہی طرح طرح کی شرک آموز دہوکی دیتی اور اونکا مال مفت اڑاتی کھاتی تھے جسکا حال اللہ نی ان کثیراً من الاحبار والرہبان کی ایمای صادق مین بیان فرما دیا اسلیئے یہ تمام سابقہ آیات بتائید صداقت اللہ نے اپنی سچے بندون کی حالت اور اُن کے طرز عمل کی کیفیتون کی تفصیلی بیانات مین ارشاد فرمائی ہین کہ مسلمان ان ابلہ فریبیون سی بچتے رہین اور خدا شناس و حق پرست انسانون کی کیفیت کا سلسلہ اس ارشاد عالی پر ختم ہوا

ومن يقل منهم اني اله من دونه فذالك نجزيه جهنم كذالك نجزي الظالمين ٥ پ ٢ ع

اور (اے مومن) اگر اُون بندون مین سی بھی کوی بندہ غرور مین آکر یہ دعوای کری کہ خدا کی سوا مین ہی ستائش و پرستش کی لائق ہون تو ایسا بندہ مردود بارگاہ ہی ہم اُوسی جہنم کی سزا دینگے (کیونکہ شرک کرنا اور کرانا دونون ظلم (ظلم ہین) اور ایسے سرکشون کو ہم ایسی ہی سزای جہنم دیا کرتے ہین

ہم یہ بات پہلی عرض کر چکے ہین کہ قرآن پاک تمام مقدس نوشتون کا بی لاگ مصدق ہی اور اسلام نے تمام ہادیان ملل کو ادب و عزت کی نظر سی دیکھا ہی لیکن چونکہ اوسکی مخاطب اقوام اعراب یہودی اور عیسائی تھین اسلیئے قرآن پاک نے بطور تفصیل یا عبرت جہان ذکر کیا اوہین انبیاء علیہم السلام کا نام لیا جن کی نامون سی وہ قومین مانوس تھین اور ایسا ہی مناسب بہی تھا اسلیئے بزرگان ہند و چین کے اسمای گرامی قرآن پاک مین جیندان ضروری نہ تھی ورنہ قرآن پاک اپنی ممتاز تعلیمات توحید کی لحاظ سی ہر ان نبیون کیواسطے لائق ادب اور واجب التسلیم و تعقل ہے صداقت ہر طرح مان لینی کی قابل ہوتی ہی آیات سابقہ کی بعد خدای برتر جناب موسیٰ اور ہارون کا نام لیکر حقیقت کا اظہار بالفاظ ذیل فرماتا ہی

ولقد آتينا موسى وهرون الفرقان وضياءً وذكراً للمتقين الذين يخشون ربهم بالغيب وهم من الساعة مشفقون پ ع ٣

اور ہمنی موسیٰ اور ہارون کو جہوٹ اور سچ مین فرق کرنیوالی کتاب توریت دی اور لوگون کو راہ راست دکھانیکی لیئ ایک روشنی اور سمجھانیکیلیئے ایک نصیحت نامہ ہی دیگرا اُون نیک بندون کیلئے جو کسی حجت کی بغیر بی دیکھی اپنی خالق و معبود سی ڈرتی ہین اور اُوہنین پرستش اعمال کی گھڑی کا بہی خوف ہی

اب چونکہ قرآن پاک اُوسی قدیم صداقت اور ازلی حقیقت کا مصدق ہی جو تمام آسمانی کتابون مین رکھی گئی تھی اسلیئے خداوند برتر و واحد اوسکی صداقتون اور حقیقت نمائیون کی بابت یون ارشاد فرماتا ہی

Marfat.com

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

اور اے لوگو یہ قرآن پاک بھی ایک بابرکت نصیحت ہے کہ ہم ہی نے اسے ہی نازل کیا ہے تو کیا تم لوگ اسکی صداقتوں سے انکار کرتے ہو؟ (حالانکہ وہی باتیں ہیں جو توریت وانجیل میں تھیں)

ان حالات کے بعد پروردگار عالم اوس محسن وشفیق اور بزرگ ہادی کے ذریعہ قرآن پاک کی صورت میں اوس رشتے "مرسل اور نبی کا ذکر خیر سناتا ہے جکا نام نامی ابراہیم بن آذر ہے اور جو اپنی بت پرست قوم میں پیدا ہوکر صنم پرستی کے خلاف اٹھے تھے اور انہوں نے کچھ دنوں بت پرستی چھوڑنے کے بعد اپنی نا مکمل رسالت کے زمانہ میں ماہ ومہر اور مختلف اجرام فلکیہ کی پرستش بھی کی تھی مگر جب اصل حقیقت اون پر تائید الہی کھل گئی تو آپ نے تمام آسمانی اور زمینی ہستیوں کیطرف سے دل ہٹا کر اپنا منہ خالص خدا ہی کیطرف کر لیا تھا اور قرآن پاک کا یہ ذکر وبیان بھی ہمیشہ دوسروں کیواسطے نہایت قابل غور وفکر ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝

اور اس سے پہلے ہمنے ابراہیم کو بھی فہم سلیم کی دولت عطا کی تھی اور ہم اوسکی صلاحیت لسندیوں سے خوب آگاہ تھے (چنانچہ) جب اوسنے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں اور تصویریں اور بت وغیرہ جنکی پرستشوں پر تم نے جھکے بیٹھے ہو یہ کیا بلا (یعنے بہتر یہی ہے کہ تم اس جہالت کو چھوڑکر خالص خدا پرست بنو!)

خدا کے اس مرسل اول کا کہنا اگرچہ عین عقل وعلم کے مطابق اور انسانی فطرت کے صحیح اور حقیقی جذبات کے موافق تھا کہ انسان اللہ ہی کی عبادت کرے اور اوسیکو اپنا معاون ومددگار سمجھے اور اپنی تمام احتیاجیں اوسی کی بارگاہ حق سے مانگے جسنے انسان کو کائنات کی تمام کھلی اور چھپی چیزیں مسخر کرنے اور اونسے کام لینے کی خاص عزت اور قوت بخشی ہے لیکن ابراہیم علیہ السلام کے اس ارشاد حق پر قوم وہی مجہولانہ اور ابلہانہ جواب دیتی ہے جو اکثر لکیر کے فقیر گھامڑ اور بے تمیز لوگ کسی غور وفکر کے بغیر آج بھی دیتے ہوئے پائے جاتے ہیں قولہ تعالی

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝

وہ سب لوگ بولے ہم نے تو اپنے بڑوں بوڑھوں کو انہیں کی پرستش کرتے دیکھا ہے

یہ جواب اہل بصیرت اہل فہم اور عاقل وفرزانہ بندگان خدا کیلیے جس قسم کا درد انگیز یا مضحکہ خیز ہوسکتا ہے محتاج بیان نہیں لیکن سقدر حیرت اور افسوس ہے کہ اس کھلی گمراہی ذہانیت جہالت اور اپنی شرف فطرت کی ذلت کو آج بھی کروڑوں بندے صرف اس لیے چھوڑنا نہیں چاہتے کہ انہوں نے اپنے بڑوں اور رشتہ داروں کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے ایسے لوگ اپنی غلطی کو سمجھنے کی بجائے اپنے بڑوں کی ناد انیوں کو اپنی حماقتوں کا ثبوت خیال کرتے ہیں اور اس حقیقت کو بالکل نہیں سمجھتے کہ ہر انسان اپنی حماقتوں جہالتوں اور افعال وکردار بلکہ خیال کی تمام حالتوں کا خود ہی جوابدہ

Marfat.com

عملی حالت کی اسی پُرصداقت خصوصیت سے خداوند واحد نے تمام الہامی نوشتوں کی تصدیق کرنیوالی آسمانی ہدایت نامہ "قرآن" میں یوں بیان فرمایا ہے کون سمجھدار کہہ سکتا ہے کہ اس حقیقت میں کبھی کوئی تبدیلی بھی ہو سکتی ہے؟

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۲۱ ع ۱۳

لوگو اپنی خدای برحق کا خوف رکھو اور اپنی انجام کار کی اُس دن سی ڈرو کہ (جس میں) نہ کوئی باپ اپنی بیٹی کی کام آئے اور نہ کوئی بیٹا باپ کی کام آسکے (خداوند اپنی محکم نظام و آئین کی مطابق اس سچی قانون کا پابند ہے کہ وہ اعمال کی بازپرس کرے) تو لوگو دنیا کی زندگی کی دھوکے میں نہ پڑے رہنا اور نہ خدا کی بارے میں فریبی شیطان کا دھوکا کھانا

فی الجملہ یہ وہ حقیقت ہے جس میں کیسی بڑی سی بڑی انسان کی عالی ہمتی کچھ تبدیلی اور رد و بدل نہیں کرسکتی اور اسی وجہ سی انسان کو اپنی اعمال و کردار اور خیالات کی سختی سی خود نگرانی کرنے کی اشد ضرورت ہے جسکے واسطے پہلی چیز یہی ہے کہ انسان مہمل عقائد اور غلط معتقدات سی نکلکر علم و عقل کی روشنی میں آئے اور تمام موجودات میں صرف اللہ ہی کو لائق ستائش مانے کیونکہ کائنات کی تمام چیزیں اوسی خالق برتر کی فرمانبرداریوں میں مصروف ہیں ہم انسان ہوکر اگر بتوں درختوں ستاروں جانوروں اور بندوں کی سامنے جبہ سائیاں کریں تو اس سی بڑھکر نادانی اور جہالت کیا ہوگی؟ یہی احساس حق جن مقدس انسانوں میں بدرجۂ اتم ہوتا تھا وہ انسانوں کی مشرکانہ کمزوریوں اور جاہلانہ غلطیوں کو پکار پکار کر سنانی کیواسطے منجانب اللہ مقرر ہوتی تھے اور انکی شخصیتیں نہایت گرامی ہیں

انہیں میں سی نواح فلسطین و شام کا ایک وہ بزرگ انسان ابراہیم اپنی قوم کی نادانیوں اور اصنام پرستیوں کو دیکھکر اوس کی اِلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا کی وعظ سنا رہا ہے اور اوس سے پوچھتا ہے کہ اے قوم (مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) یہ مٹی کی مورتیں اور پتھروں کی مجسمے جن کی پرستش پر تو جمی بیٹھی ہے کیا بلا ہیں تو اوسکی قوم کے لوگ کسی عقلی اور علمی دلیل کی بغیر یہی پھسپھسا جواب دیتے ہیں وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ" ہمنے اپنی بڑوں بوڑھوں اور بزرگوں کو انہیں بتوں کی پرستش کرتے دیکھا ہے مگر اس جواب کو سنکر خدا کا وہ سلیم الفہم انسان اور اپنی عہد کا محترم رہنما قوم کی کسی دولتمند اور با اثر آدمی کی شخصیت سی دبنے کی بغیر اونہیں برملا سچی بات سناتا ہے لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک تم سب اور تمہاری آباؤ اجداد کھلی گمراہی میں پڑے ہو اس اثر انداز اور زور دار بات کو سنکر قوم کے لوگ اوس بزرگ نوح اور اپنی محسن کو بوجہ جہالت پوچھتے ہیں کہ اے ابراہیم (اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ) کیا تو ہماری پاس یہ سچی بات لیکر آیا ہے یا دل لگی کرتا ہے تو اوس کی اس سوال پر وہ بزرگ فیضان سرمدی سی عالم قدس کا ایک لطیف جھٹکا اپنی قلب و ضمیر پر محسوس کرکے اللہ کی جلال کبریائی سی ڈرکر یوں فرماتا ہے

بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝

(اے عزیزو) دل لگی کی بات نہیں بتوں کو معبود سمجھو بلکہ آسمان و زمین کا خالق پروردگار تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں اوسکی عظمت کبریائی اور شان توحید پر ایک گواہ ہوں۔

Marfat.com

الغرض یہ ذکر قرآن پاک میں بہ تفصیل موجود ہے ہر طالب صداقت تھوڑی سی تکلیف گوارا کرکے اللہ کی کتاب سے بہت کچھ پا سکتا ہے
ان چند سطور کے لکھنے سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ اس آقائے نامدار سید ابرار رسول مقبول پیشوائے انام علیہ التحیات والسلام محمد نے
رہ نمایان دین اور ہادیان اقوام کی توہین کو سخت برا فرمایا ہے اور ان تمام برگزیدہ نفوس انسانوں کی محترم شخصیتوں کو گرامی
سمجھا ہے کیونکہ ان مقدس بزرگان نوع کی ہدایتیں شرک و بطلان کی دنائیت آفرینیوں سے پاک تھیں تمام الہامی کتابیں اسی
صداقت کو لیکر آئی تھیں جسکو یہی ہے ان عاقل غیور حق پسند باہمت شریف مہذب اور محاسن اعمال و اخلاق کا نمونا
بن سکتا ہے مگر افسوس کہ مرور ایام اور اقوام کے مذہبی لوگوں کی خانہ ساز عقیدت آموزیوں اور خود پسندیوں سے حق کی جگہ باطل
اور مسلمات علمیہ کی عوض غلط معتقدات اور عجب آموز خیالات سمجھتے چلے گئے

اب خواہ زبور ہو خواہ وید خواہ توریت ہو خواہ انجیل قرآن پاک یہ نہیں فرماتا کہ مقدس الہامی کتابیں جو
اقوام عالم کے ہاتھوں میں ہیں سرے سے باطل ہیں ایسا نہیں بلکہ اس کا تمام جھگڑا ہادئ اسلام روحی فداہ کی تمام جگر کاویاں
اور دین برحق کی ساری پکاریں اسی ایک نکتہ علم و عقل سے ہیں کہ آہ لوگوں نے بوجوہ مختلف باطل کو حق اور توہمات کو
مسلمات میں ملا کر خدائے واحد کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا (اور اسے نقصان پہنچا ہی کون سکتا ہے) بلکہ اپنی ہی علمی
عقلی اخلاقی عملی۔ روحانی اقتصادی تمدنی اور سیاسی زوال و انحطاط کے اسباب جمع کر لئے کیونکہ مظاہر عالم کی
جن چیزوں یا آسمانی اور زمینی مخلوقات کی حالتوں پر غور کرکے اور ان سے کام لیکر اشرف المخلوقات انسان نے
اپنی فطری اقتدار و شرف علمی عملی عقلی اخلاقی اور تمدنی کوششوں کیساتھ نمایاں کرنا تھا بعض مغالطوں کے باعث
یہ خود ان چیزوں کے کام آگیا مگر ان کیلئے یہ وہ شرمناک ذلت ہے جو توحید مطلق کے درخشندہ اور نہایت
محکم اصول کو عملاً عقلاً سمجھے اور مانے بغیر آدمی سے الگ نہیں ہو سکتی

پس اسی لئے دین برحق اسلام نے ہر قوم کے سامنے یہی شاہ راہ قدیم پیش کی کہ لا الٰہ الا اللہ دنیا
میں کوئی چیز پرستش و عبادت کے لائق نہیں مگر اسی خالق اکبر کی ذات واحد جس نے اس کل کائنات کو پیدا کیا ہے
یہی اسلام کا وہ مسلمہ جس کو تسلیم کرنے سے وہ اب تک ہزار ہا لکھ پڑھے لوگوں کی کوتہ بیں نگاہوں میں ملیچھ
ادھرم اور گشتنی و سوختنی قرار پا رہے ہیں نہایت افسوس ہے ان بھلے مانسوں کی سمجھ پر جو تاہنوز اس
منجی اعظم رسول محترم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر طرح طرح کے جاہلانہ اور احمقانہ
حملے کر کرکے اپنی فرومایگیوں کا ثبوت دیتے رہتے ہیں اے عزیزان ملک غور تو کرو کہ وہ بزرگ رہ نما کلدانیوں
مصریوں ہندیوں ایرانیوں شامیوں عرابیوں اور رومیوں کے سامنے جو اس وقت انسانوں درختوں
پہاڑوں ستاروں اور قدرت الٰہی کے مختلف نظاروں کے سامنے جھک جھک کر اپنی ان نی شرافتیں تباہ و برباد
کر رہے تھے بارشاد حق الفاظ ذیل میں فرما گیا رہا ہے؟

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق ط انما المسیح
عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الیٰ مریم وروح منہ فامنوا باللہ

Marfat.com

ورسولہ ولا تقولوا ثلاثۃ ط انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحٰنہ
ان یکون لہ ولد لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وکفیٰ باللہ وکیلاہ

ای اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنی دینوں مین حد اعتدال سی تجاوز کرکے (افراط و تفریط) نہ کرو اور خدای واحد کی نسبت منہ سی سچی بات کے سوا کچھ نہ کہو حق تو یہی ہی کہ عیسیٰ ابن مریم (مسیح) اللہ کی رسول ہین اور خدا کا حکم جو اوسنی مریم کیطرف بھیجا تھا کہ بے شوہر حاملہ ہو جاؤ) بس وہ ہو گئین اور وہ ایک روح تھی جو خاص خدا کیطرف سی دنیا مین آئی تو اللہ اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور خدای واحد ذات کو تین ۳ نہ کہو اس (عقیدہ) سی باز آؤ کہ تمہاری لئی بہتر ہی بس اللہ ہی اکیلا معبود ہی وہ پاک ذات اس سی بری ہی کہ اوسکی اولاد ہو اوسکا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور اللہ ہی سبکا کارساز بس ہی۔

ان آیات مین اگرچہ اہل کتاب کا اشارہ عیسائیون اور یہودیون کیطرف ہی لیکن ایک حقیقت فہم انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہی کہ اگر آمد و رفت کی یہی وسائل جو آج ہین اوسوقت بھی موجود ہوتی اور ساکنان عرب و شام اہل ہند کی حالون اور اون کی بزرگان سلف کی نامون سی ایسے ہی مانوس ہوتی جیسا کہ وہ ابنیائی ارض مقدس کی اسمای گرامی سی آگاہ و واقف تھے تو یقیناً یہان قدیم بزرگان ہند کا نام نامی بھی بیان کیا جاتا لیکن قران پاک کی جامع اور محیط تعلیم اب بھی تمام دنیا کی نوع انسانی سیے خطاب کر رہی ہی کیونکہ شرک و ضلالت اور اصنام و عناصر کی پرستشون کی آجسے تیرہ ۱۳ صدیان پیشتر جو حالت عرب و شام اور فلسطین اور نواح بیت المقدس کی کر رکھی تھی وہی کیفیتین عراق و عجم اور ہند و چین مین بھی نمایان تھین بلکہ کسی قدر کمی اور تھوڑی سی ہیر پھیر کیا تھا تا حال مین یہودی اور عیسائی اگر اپنی رہنماؤن کو خدا کی شان الوہیت کا حصہ دار بنای اپنی انبیا نیتون کو گم کر چکی تھی تو ہندوستان مین بھی خدا کی بندون نی ہندون بعض روحانی مغالطون کی باعث خدا کا اوتار بالفاظ دیگر خود رام ہی سمجھ رکھا تھا یہ مغالطہ اگرچہ قومون کی انتہائی عقیدت مندیون سی پیدا ہو گیا لیکن یہ ایک غلطی اور دلفریب گمراہی تھی جسیے کامل البصیرت اور ربانی تائید خاص کی بغیر نہ تو کوئی مہاتما پرش سمجھ سکتا تھا اور نہ بابای روم انسان انسان کی سامنے روحانی ارادتون کیساتھ سرنگون ہونی سیے اپنی وہ ممتاز دولت عقل کھوتا ہی جسکے ساتھ اس کی تمام علمی عملی سیاسی تمدنی اور عاقلانہ اخلاقی کوششون کی دوران بندھی پڑی ہین حریت اور آزادی نفوس کی برکتین جن پر آج تمام جاپانی اور چینی رومی اور شامی اور ہندوستانی بھی ناز و فخر کر رہی ہین انکا تو مردم پرستی کی خیال ہی سی صفایا ہو جاتا ہی

لہذا خدا کی اوس بزرگ و مقدس انسان اور دنیا کی صحیح محسن و مصلح نی توحید کے لئے تعلیم کیا تھا اس طلسم کو اٹھایا اور انبیاء جنہین قومین غلوی محبت و عقیدت کی باعث فوق الفطرت ہستیان یا خدا کا اوتار و مرادف سمجھتی تھین اونہین فطرت کی اوسی سطح پر لائی اور اعتقادی لغزشون سی گری ہوے

Marfat.com

ہندوؤں کو خدائی خلافت کا مژدہ سنا کر اوپر اٹھانے کی وہ پرزور اور شاندار کوششیں کیں کہ مقدس "پوپ" روم میں چلاتے ہی رہ گئے راہبوں اور احباروں کا دم گھٹ گھٹ گیا اپنے قدم بوسیاں کرانے والے رام روپی مہاتماؤں کے سانس پھول پھول کر رہ گئے مفت کی پوجن اور ملیدے کھانے والے اپنی مرتاضانہ لنگوٹیوں اور ابلہ فریب سیلیوں کو اتار اتار دیکھنے لگے غرضیکہ اپنی جھوٹی خود پسندیوں اور فضیلتوں کے دھوکے میں رہنے والوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور اس قسم کے جتنے لوگ تھے سب نے اوس ہادئ پاک محسن عالم روحی فداہ کو ناحق برا بھلا کہنا شروع کیا مگر جہاں حق ہو وہاں باطل کی گنجائشیں کہاں اور جہاں علم و عقل اور دانش و بینش اپنی پوری حق نمائیوں کے ساتھ جلوہ گری کر رہے ہوں وہاں اوہام و خرافات کی حمایتیں کیونکر ہو سکتی ہیں آخر اوس مقتدر فطرت و قدرت نے یہ الفاظ حق ہی سنا ہی دئے اور اشرف المخلوق انسان اپنی ذلتوں اور مجبوریوں کی وہم انگیز فریب سے آزاد ہو گیا

لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ ولا الملئکۃ المقربون و
من یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعًا ۝

مسیح کو خدا کا بندہ کہلانے میں کسی قسم کی عار نہیں اور نہ فرشتوں کو خدا کی مخلوق ہونے سے انکار ہے جو اللہ کے مقرب ہیں اور جو خدا کا بندہ ہونے سے عار رکھے اور بڑائی دکھائے تو (خیر) عنقریب خدا سبکو اپنے پاس کھینچ بلائیگا

یہی وہ پر صداقت حریت اور مساوات جیسے بابرکت دروازوں کو بعض لوگوں نے اپنی خود غرضیوں کے سبب ان لوگوں کی نادانیوں اور جاہلانہ عقیدت کیشیوں سے فائدہ اٹھا کر بند کر رکھا تھا اور اوس پر عالم راز و اسرار کے وزنی اور دلفریب قفل لگا کر کنجیاں اپنی جیبوں میں ڈال رکھی تھیں دین برحق اسلام نے اون سب طلسمی قفلوں کو اپنی شرک شکن اور کفر سوز نعرہ "لا الہ الا اللہ" سے کھولکر پھینکدیا یورپ آج حریت اور مساوات کی جن برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے وہ اوسی مقدس "پوپ" اور پادری صاحبان کی دی ہوئی نہیں بلکہ اسلام اور صرف اسلام کی عطا کردہ ہے

صوفی ار بادہ باندازہ خورد نوشش باد ‌ ‌ ‌ ‌ ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد
کیست آن شاہ سوار خوش و خرم کہ دو کون ‌ ‌ ‌ ‌ بستۂ بند قبا و علم و دوشش باد
صدقت یا رسول اللہ ‌ ‌ ‌ ‌ (حافظ)

ای عزیزان وطن اور برادران قوم اور ای بھارت ماتا کے سپوت بیٹو! یہ سچ ہے کہ قرآن پاک میں متھرا اور ہندوستان کا نام لکھا ہوا نہیں اوس میں دوارکا اجودھیا اور پراگ کا ذکر نہیں آیا یہ صحیح ہے کہ اس مقدس اور علم ہی علم ہدایت نامہ میں اگنی وایو چندرما اور سورج کی ستائیشوں کے منتر نہیں ہیں لیکن تم سمجھدار اور خدا ہی کے بندے ہو کر خدائے واحد کی اوس ازلی اور ابدی صداقت سے کیوں منہ پھراتے ہو جو تمہارے تمام اسلاف نے تمکو دی مگر تمنے کھو دی کیا یہ جھوٹ ہے کہ کبھی تم ہی ایسی توحید حق ہی کو درستی سے سمجھنے کے بعد دنیا میں متمدن کہلائے تھے تمنے یا تمہارے بزرگوں نے اگر کبھی "اڑن کھٹولے" بنائے تھے تو وہ زمانہ انبیا

Marfat.com

وہی ہونا چاہئے جبکہ تم سچے حق پرست موحد اور مسلمان ہی تھے لیکن جس دن سے تمنے خدائے واحد کو چھوڑکر اصنام و عناصر اور موجودات وغیرہ کی پرستش شروع کردیں اور ایک معبود کی جگہ کروڑہا معبود قرار دیئے تمہارا انحطاط و زوال بھی شروع ہوگیا اور خدا کا ارشاد ازل پورا ہوا

ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم و ان اللہ سمیع علیم ۝ پ ۱۰ ع ۳

اور یہ سزا اون لوگوں کو اس لئے ملی کہ جو نعمت خدا نے کسی قوم کو دی ہو تو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی (غلط خیالات وعقائد سے) اپنی قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدلیں خدا کی یہ عادت نہیں کہ اوسمیں رد و بدل کرے

بیشک خداوند ظالم نہیں اوسکی رحمتوں کے دروازے ہر عاقل انسان اور سمجھدار حق پرست قوم کیلئے ہر وقت کھلے ہیں دنیا میں اللہ کی ذات کے سوا کوئی چیز بھی فخر و وقار بڑائی اور بزرگی کی وارث نہیں تحت و فوق میں تمام چیزیں وہی بھلی بری ہیں جن سے تمنے کبھی کام لیا اور لیتے ہی رہنا چاہئے تھا مگر جب عقلیں اوندھی ہوگئیں دماغوں اور دلوں پر روحانیات کی الجھنوں کی بہت سی غلط معتقدات مسلط ہوگئی مذہبی اوستادوں پنڈتوں اور برہمنوں نے رفتہ رفتہ تمہاری علمی کمزوریوں اور جہالتوں سے فائدے اٹھاکر تمہیں صرف اپنے ہی دروازوں پر جھکنا سکھایا تو تم پر روحانیت کی ایک دلفریب میٹھی نیند طاری ہونے لگی یہاں تک کہ تم بالکل مدہوش اور خودفراموش ہوگئے کائنات کی تمام چیزیں تمہارے کام میں آنیکے واسطے تھیں لیکن اپنا سرگھوما ملکی اور نروانا یا نجات کا تمہیں ایسا چکر دیا گیا کہ اولٹے تم نباتات جمادات اور فلزات کی زرگیاں مانکر خود اون چیزوں کے کام آنے لگے اور علی ہذا یہی حال اس تھوڑے سے عرصہ میں مسلمانوں کیساتھ بھی گذرا ہے

تم عام طور پر موجودہ کلمہ گو کافروں کو دیکھکر مقدس اسلام کا اندازہ نہ کرو کیونکہ وہ خود دین برحق اسلام کو چھوڑے بیٹھے ہیں ورنہ اونکا یہ حال جو نہایت پرملال ہے ہرگز نہ ہوتا مگر دیکھو **اسلام** اللہ کے قائم کردہ نظام عالم اور قوانین آفرینش و فطرت کی عاقلانہ فہمید اور اون کی ہوشمندانہ پیروی کا نام ہے اسلام انسان کو اللہ کے ضابطوں اور اٹل قاعدوں سے باخبر بناتا ہے تمام تب بیداریوں عبادتوں نمازوں اور اسلام کی سکھائی ہوئی نیازمندیوں کا مدعا یہی ہے کہ ہمارے دلوں اور دماغوں میں اللہ کے آئین و نظام کے سمجھنے اور اوسکے پابند رہنے کی عاقلانہ فہمید قائم رہے اور ہم صراط مستقیم راہ راست سے نہ بھٹکیں

خدا کی مقدس کتاب قرآن۔ قرآن کے لانیوالے محتشم رسول اور اوس نہایت مہتم بالشان رہنما کی پیدا کرنیوالے خدائے حی القیوم نے تعلیم توحید کی ہدایات کیساتھ مسلمانوں کو جو دوسری عظیم الشان دولت دی ہے وہ یہی اللہ کی قائم کی ہوئی نظام عالم کی شاندار تشریحات ہیں جو کھول کھول کر مختلف طریقوں سے قرآن

Marfat.com

میں بیان کی گئی ہیں مگر افسوس کہ ہم مسلمانوں نے بوجوہ چند در چند کچھ صدیوں سے خدا کی کھلی آیات بینات کو جھٹلانے اور اپنے دل کو نجات و فردوس کے دلخوش کن خیال سے خود بخود ہی طفل تسلیاں دینے کی جو غفلت اور بے نیازی اختیار کرلی اس کا وبال خدائے برحق کے سچے قوانین کے مطابق ہم پر آخر آج علمی عقلی عملی اخلاقی سیاسی تجارتی تمدنی اور اقتصادی مصیبتوں کی صورت میں پڑا ہوا ہے

مسلمان جب تک منبع علم کیا تھا فہم سلیم سے اللہ کے محکم ضابطوں اور قاعدوں کو سمجھتے رہے تو اللہ کی رحمتیں اور عنایتیں بھی ان کے شامل حال رہیں لیکن جب ان سے شامت اعمال کے باعث انہوں نے بھی مفروضات باطلہ کی مقدس آمیزشوں سے خدا کی پاک نعمت توحید کو کھو دیا اور ایک رسول برحق روحی فداہ کی عوض ہزارہا ہادیوں کی آوازیں سن سن کر دین برحق اسلام کو توہمات کا "گورکھ دھندا" بنا دیا اسی دن بلکہ اسی گھڑی سے ان کی مشکلات حیات کی جسمانی اور روحانی گتھیاں سلجھانے کے ناقابل ہوگئیں کون کہتا ہے کہ خدا پرستوں کیلئے دنیا میں مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں؟

حق تو یہ ہے کہ جو اللہ کی قائم کردہ حدود کو توڑ کر اس کے سچے آئین و ضوابط سے غافل ہو کر زندگی گذارتے ہیں وہ خود ہی ٹوٹ ٹوٹ کر رہ جاتے ہیں کیا دنیا میں کوئی دوسرا خدا یا معبود ہے جسے بھلا کر کوئی پہلے خداوند برتر کے انتظام کو زیر و زبر کرسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! وہ تو ایک ہی ہے جس کے ضابطے کبھی نہیں بدلتے اور تمام محترم شخصیتوں کی برگزیدہ بندوں یعنی انبیاء علیہم السلام نے اسی واحد و یکتا قادر مطلق معبود کے ضابطوں پر عقلمندوں کی طرح آنکھیں کھول کر کاربند رہنے کی دانش آموز ہدایتیں فرمائی ہیں وہ دن نہایت مبارک ہوگا جس روز یہ سچی بات ہماری عقلوں میں آ جائیگی اور ہمارا انجام بخیر ہوگا

يسبح لله ما في السموات وما في الارض وهو بكل شيء عليم ○

(لاریب و شک) کائنات کی تمام ارضی اور سماوی چیزیں اللہ جل جلالہ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں اور وہی پاک ذات تمام موجودات عالم کی حالتوں اور کیفیتوں کا جاننے والا رب علیم و بصیر ہے

اے عزیزان نوع ہم تم جو صدیوں کی بچھڑی ہوئی ناحق کی بحث و تکرار میں اپنی عزتوں اور اللہ کی ودیعتوں کو عرصہ دراز سے پامال کر رہے ہیں "تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم" کی ربانی برکتوں کو سمجھ کر ایک مرکز علم و ہوش پر جمع ہوں اور "الا نعبد الا الله" کے عقل آموز نغمہ توحید حق کو اپنی نیازمندیوں کا عنوان عقیدت و نیاز قرار دیکر دنیا کی موجودات کو اپنی خدمتگذاریوں میں لگائیں اور تحت و فوق فضا و خلا کی کسی چیز اور قدرت کے کسی کرشمہ کو "ولا نشرک به شيئا" کی عقل آموز آسمانی حکم کا ادب کرتے ہوئے خدا کی ذات و صفات کا حصہ دار نہ بنائیں یہ وہ پاک مسلک اور بابرکت راستہ ہے کہ جس پر چلنے سے علوم و فنون کی برکتیں ان پر چھٹ پڑتی ہیں اللہ کی رحمتیں عملی اور اخلاقی تمدنی اور علمی کامیابیوں کی صورتوں میں ان کے ساتھ ساتھ لگی پھرتی ہیں اور یہ بات عین علم ہی علم اور عقل ہی عقل ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام بزرگان اسلاف اور خدا کے برگزیدہ بندوں نے اپنے اپنے زمانوں اور اپنی اپنی زبانوں میں

Marfat.com

ایسی انسانیت آموز صداقت اور عقل افزا حقیقت کی بی لاگ ہدائتیں کی ہیں لیکن اس عقلی اور علمی اصول توحید کو آپ لوگ اگر ماننا نہیں چاہتے تو خیر بحث و تکرار اور ناحق کی تو تکار کو جانے دو ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہیں آخر ہم ہیں تو انسان ہی ملکر کام کرو اور اوس ہادی برحق رسول محتشم کی ذات عالی صفات کو ناموزون الفاظ سے یاد کرنا چھوڑ دو کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں کر سکتے؟ اور نیز گواہ رہو کہ ہم اوس قادر مطلق خالق کائنات کو واحد و یکتا مانتے اور اوسکی ذات پاک کیساتھ کسی زمینی اور آسمانی چیز کو شریک و برتری نہیں کرتے "بانّا مسلمون" کہ ہم مسلمان ہیں

در ہمہ دیر مغان نیست چو من شیدائی　　خرقہ جائی گرو بادہ و دفتر جائے

نظام عالم اور اسلام

پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت
آفرین بر نظر پاک خطا پوششش باد

اوس قادر مطلق معبود لایزال کی جمال جہان آرائی دلربائیاں مظاہر قدرت کی مختلف شانون اور اوسکے جلال کی تجلیاتی کی دل آویزیون کیساتھ ایک لاجواب نظام عالم اور انتظام و موزونیت کی بولتی ہوئی تصویرین ہیں جنکی آوازین اونہیں لوگون کے کان سُن سکتے ہیں جو کلیم طور جیسا دماغ و دل رکھتے ہیں اور دین برحق اسلام کی حقائق و معارف کی نسبت احساس و ادراک کی اس کیفیت و حالت کی تعبیر یقیناً سمجھ میں نہیں آسکتی مبارک ہے وہ دل جو محسوسات عالیہ سے بہرہ یاب ہوا اور نہایت خوش نصیب ہے وہ انسان جو معارف قرآن کو سمجھکر نظام عالم کی عقل افزا کیفیتون اور اسلام کی علم آموز خصوصیتون کو جان لینے کے لائق ہو گیا "ذالک فضل الله یعطی من یشاء بغیر حساب"

بر در میخانہ رفتن کار یکرنگان بود　　خود فروشان را بکوی میفروشان راہ نیست
بندہ پیر رسولانم کہ لطفش دائم است　　ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست
(حافظ)

اوس خداوند واحد خالق اکبر کا کوئی فعل انتظامی خوبیون اور بی نظیر قادرانہ حکمتون سے خالی نہیں ملتا قدرت کی کوئی چیز دیکھو لو و نہار اور اسباب و آثار کے کسی کرشمہ یا منظرہ پر نظر ڈالو تو انکھون سے ایک اوجھل مگر دلکو پکڑ لینے والی محیط کائنات قوت اپنی محبوبانہ اثر اندازیون سے لیس کمثلہ شیئ کی شانین دکھاتی ہوئی جہان جان بین اکر حیرت فروشیان کرنے لگتی ہے اور اوسکی ظاہری یا باطنی کوئی ادا نظام و موزونیت سے خالی اور ایک قسم کی عشق انگیزی سے مبرہ معلوم نہیں ہوتی اور الله کے جلال و آثار کو دیکھکر یہ حالت انہیں دلون کی ہوتی ہے جو ایمان دار ہیں

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم　　کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

یہ پہنائے زمین کو جہان منظور نظر بناو پہاڑون کی سر بفلک چوٹیون پر جب نگاہ ڈالو سمندر کی بیقرار ہو ہو کر اُٹھنے والی لاتعداد موجون کو جسوقت دیکھو فضائے نامتناہی کیطرف جب انکھین اٹھاؤ تو اسباب و آثار کیساتھ نظام پائدار کا ایک نہائیت ہی مستقل اور مربوط سلسلہ نظر آتا ہے نگاہ اوسکی وسعتون مین تھک کر بیٹھ جاتی ہے اور عقل

Marfat.com

ہوش کا طائرِ صدرہ نشین پھولون کو دیکھکر خوش ہونیوالی مشتاق بلبل کیطرح ادھر اودھر چکّر لگاکر کرشماتِ قدرت کی لالہ زار وادیون مین گم ہوجاتا ہے

دامانِ نظر تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار　　گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

مگر باین ہمہ حیرت فزائی اوس حیّ الذی لا یموت معبود کی اٹل انتظامات عالم اور اوسکی پیدا کردہ سلسلۂ اسباب کی مربوط و مطلا زنجیر کے حلقہ ہائی نادرہ کی ہمہ گیری ایک ہوشیار اور حساس دلکو اپنی تعلقات سے الگ نہین ہونی دیتی اور ضمیر کی تمام ادراکی اور حسّی قوتین ایک مرکزِ قدیم کیطرف سمٹی ہوئی اوسکی جلال جہان پرور سے پیوستہ ہوجاتی ہین اور زبانِ جذبات قلب کی مستانہ وحشی ترجمان بنکر یون کہنے لگتی ہے

در بزمِ وصالِ تو بہنگامِ تماشا　　نظارہ ز جنبیدنِ مژگان گلہ دارد

بیشک مظاہرِ عالم کی وہی چیزین اور اون چیزون کی وہی حالتین جو ہر وقت ہماری پس و پیش پیدا ہوتی اور مٹتی رہتی ہین باطنًا ہماری مدرکات کو چھیڑ کر جہانِ جان مین کھلبلی ڈالتی رہتی ہین اور اوس عالم معنی کی ہل چل ایک بیدار دل کیلیئے ہزارہا اسرار علم و عقل کے انکشافات کا ذریعہ بن جاتی ہی اور رفتہ رفتہ پھر اوس شخص کی یہ حالت ہوتی ہی کہ گلہای تر کی نازک پھنکڑیان پتھرون کی بیڈول کنکریان ریگِ بیابان کی ان گنت ذرّے گھاس کی خشک شدہ پتیان نہایت غور سے نظر آنیوالی ننھی ننھی جاندارون کی متحرّک ہستیان اور حسنِ صورت کی تمام معنی خیز دلربائیان اوس کو خدای ذو الجلال کی جمالِ عالم افروز نورانی شمعین معلوم ہونی لگتی ہین ہماری مشہور قوم و ملک جج مولانا اکبر صاحب کا یہ شعر کتنا عمدہ ہے

جہانِ صورت کا ذرّہ ذرّہ جمالِ معنی کا آئینہ ہی　　مگر انہین کو جو دیکھتی ہین جو جانتے ہین نگاہ کرنا

خدای پاک کتاب قرآن مجید مین اسی لیئے انسانی قلوب کو محسوسات عالیہ تک پہنچنے کیواسطے جابجا مظاہر قدرت پر نظر غور و فکر ڈالنے کی پُرشکوہ ہدایات ہوئی ہین ان فی ذالک لاٰیٰت لقوم یتفکرون کی خصوصی اور التزامی ارشاد پر غور کرنے سے اوسکی حقیقت آموز اور حق نما صداقتون مین چار چاند نظر آنے لگتی ہین مگر افسوس ہے کہ آج مسلمان ہی خدای مقدس کتاب قرآن کو محض بچون کی پڑھ لینی کی کتاب اور عجب آموزیون کا دفتر بنا کر خدای بیشمار علمی عقلی روحانی اور تمدنی انعامات سے محروم ہو کر صرف جنت الفردوس کی آس لگای بیٹھی ہین

اسرار باطنی کی مشتاقون کی بعض بو العجبیان اور فارغ نشینیان دیکھکر سخت حیرت ہوتی ہی کہ یہ لوگ مظاہر و آثار سے چشم پوشیان کرکے اور اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین کی اٹل ضابطون کو صرف اپنی خیالون ہی کی بنا پر قابل شکست سمجھکر نہین معلوم کونسی خدا یا خدای کون سی باطنی اسرار و غوامض کو دیکھ رہی ہین حالانکہ یہ عالم مظاہر خود اپنی ہزارہا اثر اندازیون سے لکھو کھا اسرار علوم کا کھلا دفتر اور کروڑہا حکمت نمائیون کی ایک واضح اور جلی کتاب ہے خدای پیدا کردہ ہر چیز رازہای سربستہ کی کھلی تفسیر اور ہر چھوٹی سی چھوٹی مٹی اوس ہستی مطلق کے جمال ازل کی بی بدل تصویر ہی مگر سچ ہی

ہر کس نہ شناسندہ راز است وگرنہ　　این ہا ہمہ راز است کہ مشہودِ عوام است

Marfat.com

ایک انسان خدا کی نوازشہای پنہاں سے جب اس عالم احساس و ادراک تک پہنچتا ہے تو اوسے وہ خداوند برتر کریم و جبار خالق جسکے نظام و آئین میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی جسکے سراپا علم و عقل ضابطون میں کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوگا نہایت نمایاں اور آشکارا طور پر اوسکی ازلی اور ابدی صداقتون کیساتھ ہر وقت انکھون کے سامنے نظر آتا ہے اور وہ شخص اوسکے جلال سے قدم قدم پر متاثر و خائف ہوکر اپنا جی تھام تھام لیتا ہے وہ تمام انسانی ہجوم پر پرشوق مبصرانہ نظرین ڈالکر حقائق علمیہ اور معارف عقلیہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ اوسے اپنے فضل و کرم سے تعینات مجازی کے حائل شدہ پردون سے گذار کر حقیقت کی اوس جان پرور صداقت تک پہنچا دیتا ہے جسکے سامنے قیاسی اور ظنی معرکہ آرائیان خجل و نادم ہوکر بیٹھ جاتی ہین

وہ شخص خدا ہی کی فضل سے خدا کی مخلوق پر مشتاقانہ نگاہین ڈالتا ہے ناموزون خیالات کی مضرتین اور رسوم و رواج کی علمی ناتوانیان اوسے معلوم ہوجاتی ہین اور وہ اون کی بکھیڑون سے آزاد ہوکر اپنی رفیع الخیالیون اور حقائق بینیون سے محبت و اتحاد کی اوس مرکزی سطح مرتفع پر پہنچتا ہے جہان گورے اور کالے شامی اور ہندی کا امتیاز نہین اور جہان بیہودہ جھگڑون کی آوازین اور لوگون کے خیالات من و مائی کی مہمل شورشین قابل تمسخر معلوم ہوتی ہین آہ ایک ایسا پاکیزہ نفس اور زندہ دل انسان فطرت و قدرت کی ہزارہا دل آویزیون کی وہ لطیف جھٹکے محسوس کرتا ہے جن کا تعلق نفس ناطقہ کی تمام قوتون سے گذرتا ہوا سیدھا روح و روان پر جاکر پڑتا ہے اور وہ لوگون کی مغرورانہ یا جاہلانہ کیفیتین دیکھ دیکھ کر کڑھنے لگتا ہے کیونکہ عالم مظاہر کی تمام جلوہ پیرائیان ایسکے خیال جان افروز سے اوسکے باطنی عالم مین وہ خوشگوار تبدیلی کردیتی ہین جس سے وہ خداوند واحد کی قایم کردہ قانون حیات اور اوسکے نظام و آئین کی بدل کیفیتون سے واقف ہوجاتا ہے اور یہ بچہ گویا ایک بجلی ہوتی ہے جو اوس لطیف الاحساس اور صاحب بصیرت انسان کے سامنے کوند کر اوسکی انکھین کھول جاتی ہے

فیض خدا کہ بر دل آو گاہ میرسد | ای دل بہوش باش کہ ناگاہ میرسد
آنجا کہ زاہدان بہزار اصبعین رسند | مست رہ نیاز بیک آہ میرسد

خدا کا یہ خاص فیض آگاہی معارف و اسرار اور شعور و ہوش کی صورت مین دل اور دماغ کو اسقدر عالی خیال اور جوان ہمت بنا دیتا ہے کہ وہ شخص جو ایسے دماغ اور دل کا وارث ہو اللہ کی نظام و آئین کی تشریحات بیان کرتے ہوئے کبھی تھکن محسوس نہین کرتا اور اوسے تمام کائنات مین خاک سے افلاک تک خدائے واحد و بے ہمتا کا ایک ہی قانون اور سلسلہ اسباب کا ایک ہی مسبب مسبب الاسباب معبود محیط مظاہر و آثار نظر آتا ہے اوسے تاتاری اور زنگی ایک ہی سلاسل انتظام مین جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین ہندی اور ایرانی چینی اور فرانسیسی ایک ہی حسن لازوال کی حق نمائیون مین ایک ہی آفتاب توحید کی ان گنت ذرات نظر آتے ہین جب یہ تمام حالتین اوسکی حساس اور سلیم الفہم قلب کو اپنی اثراندازیون سے صدہا مرتبہ اندر سے اندر تڑپا چکی ہین تو وہ اللہ کی قایم کردہ نظام عالم کا رازدان اور اسرار قدرت کا عالم اور رموز فطرت کا مفسر بنتا ہے یہان تک کہ اوسکی زبان قانون ناطق اور اوسکی آواز قوانین ربانیہ کی ترجمان اور مفسر ہوجاتی ہے لوگ اوسے افضل سمجھنے لگتے ہ ؛

Marfat.com

مگر اونہی فضیلتوں کی ضرورت نہیں ہوتی لوگ اوسکی قدم بوسیوں کو دوڑتے ہیں لیکن وہ اپنی قدم بوسیاں کرانے میں انسان کی تعریف و اشرف فطرت کی سخت بے حرمتی سمجھتا ہے اور ایسی مغرورانہ اور ذہانت آفرین حرکات سے پرہیز رہتا ہے وہ بزرگ اور واجب الاحترام انسان خدا کی دی ہوئی خاص بصیرت اور حقیقت شناسی سے ہر حرکت کرنیوالی چیز کی حرکت اور تصادم اسباب سے پیدا ہونیوالی مختلف صداؤں کو اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین کی ہمہ گیریوں سے خدائے ذوالجلال کی ثنا خوانیاں اور تسبیحیں سمجھتا ہے اور اگر غور کیا جائے تو اسوقت بھی خدائے ازلی اور ابدی قوانین عالم اور علت و معلول کی عظیم الشان سلسلہ اسباب کے ماتحت لوکوموٹیو یا سٹیم انجنوں کی چھک چھک مختلف کام کرنیوالی دخانی کلوں کی کھٹا کھٹ ہوا کی سرسراہٹ رعد کی گرج آبشاروں کا شور آگ کی لو کی صدا آتش بازیاں اور دھوئیں کی پرسکوت پرافشانیاں سب اوس خدائے ذوالجلال کی نظام و آئین کی منتظم شانیں اور اوسکے کمالات کبریائی کی مدح سرائیاں معلوم ہوتی ہیں اور خدائے واحد کا علم و یقین انسان کو ان تمام نظارہ و آثار کی جلوہ پیرائیوں میں خدا کی آسمانی تائید و تفہیم سے پرجلال اور عقل آموز الفاظ سننے کیلئے بیتاب کرتا ہے

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض وھو بکل شیء علیم

کائنات کی تمام ارضی اور سماوی چیزیں (اپنی حال و قال کی زبانوں سے) خدائے ذوالجلال کی تسبیحوں میں مصروف ہیں اور وہی پاک ذات (اپنی نظام و آثار کی کیفیتوں) اور کل چیزوں کی حالتوں کا جاننے والا ہے

انسانی مدرکات اور خیالات نظام عالم کی علمی اور عقلی کیفیات اور رموز فطرت و قدرت کی حالات کی اعلیٰ ترین خصوصیتوں پر نظر رکھتی ہوئی جب کامل غور و فکر کیا جاتا ہے جب ہم نوع ہستی کی اجتماعی حالتوں پر خیال کرتے ہیں تو مبصرین فطرت اور رازداران آئین عالم کی واجب الاحترام جماعت میں دیدہ حق بین کی نظر اوس مکمل انسان خدا کی نہایت ہی بزرگ اور محسن خلق ہادی سلسلہ اسباب و آثار کی دقیق النظر ماہر رسول برحق روحی فداہ کی ذات عالی صفات پر پڑتی ہے جو تمام محاسن انسانیہ کا مکمل مظہر اور اسرار علم و عقل کا پورا مبصر و رازدار تھا صدقت یا رسول اللہ

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند — نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست — نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
غلام ہمت آن رند عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیاگری داند

دین برحق اسلام کا ظہور قوانین الٰہی کی جامع و مفصل کتاب قرآن کا نزول اور خدائے ذوالجلال کی اوس محتشم قانون دان پیغمبر عرب کی محترم ذات کی بعثت دنیا میں اپنی ٹھیک وقت پر منجانب اللہ اسی لئے ہوئی کہ وہ نوع انسان کی پریشان شدہ دماغی اور دلی حسی اور ادراکی قوتوں کو جو عناصر و اصنام اور موجودات کی فضیلتوں کی فریفتہ بن بخشکر اللہ کی قایم کردہ نظام عالم اور اوسکے پابند ہوئی تعلقات اسباب و آثار کو سمجھنے کے ناقابل ہو رہی تھیں توحید حق کی پرجلال و شکوہ آواز سے ایک مرکز علم و ہوش پر جمع کردے اور خدائے برتر کی آئین و ضوابط لوگوں کو کھول کھول کر سنائے تاکہ وہ اپنی گم شدہ فطری تمناؤں کو پاکر خود ساختہ جہالتوں کی وبال ضلالت سے نکلکر دنیا میں تمام علمی اور عقلی عملی اور اخلاقی روحانی اور تمدنی برکات عالیہ کی وارث بن سکیں

بہ کمال دلربائی بہ جلال جان نوازی — دل ما ربود شاہی کہ ز ماہ برتر آمد

Marfat.com

چنانچہ سب سے پہلے اوس واجب الاحترام منجی عالم نے بتائید الہی خدائی عطا کردہ کامل بصیرت سے اللہ کے قائم کردہ نظام کائنات کو سمجھا اوس کے آئین فطرت اور اسرار قدرت کی ٹوہ لگائی تو خدای واحد کا جلال و وقار اوسے مادہ کی کثافتوں سے پاک اور روح کی انفرادی آلایشوں سے الگ نظر آیا اور اوسنے اوس قادر مطلق کی پاک ذات کو ہر ممکن البیان تشریح و دلیل سے عزیر و مسیح کی الوہی شراکتوں اور اصنام و عناصر کی حصہ داریوں سے نہائیت بین اور بے نظیر طریقہ سے علیحدہ کرکے دکھلایا اور بارشاد حق فرمایا

هو الله الذي لا إله إلا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم ٥
هو الله الذي لا إله إلا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون ٥ هو الله الخالق البارئ المصور له الأسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والأرض وهو العزيز الحكيم ٥

وہ اللہ ایسا پاک ذات ہے کہ اوسکے سوا کوئی عبادت وستائش کے لائق نہیں پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا وہی بڑا مہربان اور رحم والا ہے وہ اللہ ایسا پاک ذات ہے کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہیں تمام کائنات کا بادشاہ ہے پاک ہے تمام عیوب سے بری ہے امن دینے والا ہے (اسکا محافظ) اور نگہبان ہے زبردست ہے بڑے دباؤ والا ہے بڑی عظمت و شوکت رکھتا ہے (لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات اون سے پاک ہے

وہی اللہ ہر چیز کا خالق (ہر چیز کا) موجد مخلوقات کی طرح طرح پر صورتیں بنانے والا اوسکی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اوسکے اچھے ہی اچھے نام ہیں تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے (سب ہی) اوسکی حمد وثنا اور تسبیح و تقدیس کرتی ہیں اور وہ (نہائیت زبردست اور حکمت والا ہے

اوس مولای نامدار محمدیؐ نے کفار عرب کی پر جوش غلط گروہوں کواکب پرستوں یہودیوں عیسائیوں اور آتش پرستان پارس کی عقلی ناتوانیون کی عبرت انگیز حالتوں کو دیکھکر (جو کہ اپنی نفس ناطقہ کی حریتوں اور فطری ترافتوں کو بتوں ستاروں انسانوں یعنی راہبوں احباروں اور آگ کے شعلوں کی نذر کرکے خدائی نظام و آئین کو بھولے ہوی ادہر اودہر لٹک رہے تھے) اپنی نعرۂ توحید کی ہمنواؤں کو احتیاط مزید کیلئے خدائے واحد کا یہ ارشاد سنایا

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد ان الله خبير بما تعملون ٥ پ ۲۸ ع ۶

مسلمانوں! اللہ کی غضب سے ڈرتے رہو اور (تم میں کا ہر شخص) اس بات پر نظر کرتا رہے کہ اوسنے اپنی حیات بعد الموت اور انجام کار کیلئے کیا آگے بھیجا ہے (لوگو) اللہ سے ڈرتے رہو (کیونکہ) تم جو کچھ (کھلے اور چھپے) کرتے ہو اللہ کو اوس کی سب خبر ہے

اس ارشاد حق کے بعد جب یہود و نصاری اور جاہل اعراب کی ناحق شناسیاں دیکھیں جنکے باعث وہ اپنی حقوق فطرت کو بھول بھال کر دنیا پرستی اور مردم پرستی کی جہالتوں کے باعث ذلت و ضلالت کی گڑھوں میں گری ہوی تھے توحید پرستوں کو اون سفاہتوں سے بچنے کیواسطے خدائے محسن و کریم کا یہ حکم پہنچایا!

ولا تكونوا كالذين نسوا الله فانساهم انفسهم اولئك هم الفاسقون ٥

اور (ای مسلمانوں) اون لوگوں یعنی بتوں اور انسانوں کو پوجنے والوں کیطرح بھول نہ بنیا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا

Marfat.com

(اور اونہیں بھلا دیا ہے وہ اللہ کی نظام و آئین اور اسباب و آثار کی تعلقات کو بھی بھول گئی) اور اس بھول میں اون کی
ایسی مت ماری گئی کہ وہ اپنی حقوق انسانیت اور نفوس کی آزادیوں کو کھو بیٹھی یہی لوگ تو سخت نافرمان ہیں

سبحان اللہ یہ ہدایات برحق کسقدر عقل افزا اور علم آموز ہیں کہ یہ یہودی اور عیسائی جو غیر اللہ اپنی بزرگان قوم کی جاہلانہ ستائشوں اور راہبوں احباروں کی پرستشوں کی فریب میں پھنسکر اپنی انسانی شرف و اقتدار کو بھلا بیٹھی ہیں نفوس و ارواح کی فطری آزادیوں کو کھو بیٹھی ہیں یہ انسان کو ایسی ناحق شناسی اور خود فراموشی کی لگی ہے کہ یہ خدا کی شان پر جلال توحید کو بھول گئی اور اوسکے بھول جانے سے یہ اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین اور اسباب و آثار عالم کی قدرتی تعلقات کو بھی بھلا بیٹھی مگر اپنی غلط معتقدات اور باطل و ذلیل خیالات کی باعث اللہ نے ان کی غلط خیالیاں انہیں پر دے ماریں اور ان کی ایسی مت ماری گئی کہ اپنا سود و ضرر کچھ سمجھ نہیں سکتے یہاں تک کہ اب یہ اتنی موٹی بات کی سمجھنے سے بھی معذور و قاصر ہیں کہ انسان انسان کی سامنے جھکنے اور بندہ بندوں کی پرستش کرنے سے اپنی عقلی اور علمی برکتوں اخلاقی اور تمدنی شوکتوں روحانی اور دماغی آزادیوں کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اور یہ اشرف المخلوقات انسان کا وہ نقصان عظیم ہے جسکی تلافی توحید مطلق کی عاقلانہ عقلی اور عملی فہمید کے بغیر تمام عمر میں بھی نہیں ہو سکتی ایسے لوگ ہمیشہ مبتلای مصایب و ذلت رہتے ہیں جنکا آخری ٹھکانا جہنم ہوتا ہے اور اہل جنت و جہنم کبھی برابر نہیں ہوتی مگر عقلمند اور مستحق امن و آرام ہی اہل جنت ہیں اور وہی کامیاب و منصور شمار کیے جا سکتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

لَا يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ

اس عقل آموز ہدایت کی بعد وہ خالق کائنات معبود کبریا مسلمانوں کی علمی عقلی عملی اخلاقی اور روحانی بیداریوں کیلیئے رسول محترم روحی فداہ کی ذریعہ قرآن پاک کی دل ہلا دینے والی کلام کی معنوی اثر انگیزیوں اور جلال توحید سے خائف و ترساں کرنیوالی حقیقتوں کو ملحوظ فرماتے ہوئے بالفاظ ذیل بیدار کرنا چاہتا ہے

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ٥ ٢٨ - ع ۵

(اے پیغمبر) اگر ہم اس قرآن کو (جس میں جلال توحید کی دل ہلا دینے والی حقایق اور کفر و جہالت کی لرزہ براندام کر دینے والی حالتیں کھول کھولکر بیان کی گئی ہیں) کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور اوس میں انسان کی طرح احساس و شعور ہوتا) تو تم اوسے دیکھ لیتے کہ خدا (یعنی ہماری) ڈر کی مارے وہ جھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا اور ہم ایسی مثالیں لوگوں کیواسطے اسلیئے بیان کرتے ہیں کہ وہ کچھ سوچیں سمجھیں (اور غیر اللہ بتوں انسانوں ستاروں وغیرہ کی پرستشوں کی جاہلانہ وہم سے نکلیں)

بیشک قرآن پاک اپنی صداقت بیانیوں اور حقیقت نمائیوں سے ایسے ہی دل ہلا دینے والی اثرات کا مخزن و منبع ہے کہ ایک حق پسند ایماندار اور اللہ کی جلال کبریائی سے ڈرنیوالا انسان اپنی کوہ وقار ہمت و جسامت کی ہوتی ہی کا پنیے لگتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ خدا کی سوا کسیکی ہستی بھروسہ اور ستائش و بزرگی کی قابل نہیں لہذا صرف اللہ ہی کی ذات حی القیوم ہر حالت میں قابل شکر گذاری اور لائق ستائش و فضیلت ہے مگر اوسکی ذات واحد کی وقار وحدت

ے ۱ نوٹ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت روحی فداہ کے ایام ظہور میں موجودہ عیسائی نہ تھی جنہوں نے عاقل و فرزانہ خیال اسلاف اسلام کی علمی عقلی اور تمدنی کوششوں کی نتایج سے فایدہ اٹھاکر آج ہماری نظروں کے سامنے برق و باد اور آب و آتش کی حیرت انگیز مخفی قوتوں کو مسخر کرکے سخر لکم مافی السموات ومافی الارض کی عملی تفسیر بیان کی ہے بلکہ اندنوں وہی پرانے خوش اعتقاد عجایب پرست مسیح و مریم کی ناراں دوست رومن کیتھولک عیسائی تھی جنہوں نے فرانس میں ایک مذہبی مجلس قایم کرکے اپنی قوم کی بڑی عالی خیال فلاسفروں عالموں اور موجدوں کو زندہ آگ میں جلاکر مروا دیا تھا کہ یہ لوگ محض مسلمانوں کی دیکھا دیکھی اپنی شریعت عیسوی کی خلاف ایسی ایسی چیزیں بناتا اور سوچا جاتی ہیں کہ جنکا ذکر انجیل میں نہیں ہے چنانچہ حکیم گلیلیو دوربین کا موجد اپنی مذہب کی مقدس علما کی ہاتھوں زندہ آگ میں جلوا دیا گیا کہ اوسنے دوربین بناکر کفر و الحاد کیا ہے اگرچہ اعتقاداً آج بھی وہی تثلیث اصول عیسائیوں میں داخل ہے مگر اون پرانے عیسائیوں اور آج کی تثلیث پسندوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے گویا جو حالت عہد رسالت کیوقت علی عقلاً اور عملاً عیسائیوں کی تھی آج بدقسمتی سے وہی مسلمانوں کی ہے
"فاعتبروا یا اولی الابصار"

Marfat.com

کو دلفریب اعتقادی مغالطوں اور اپنی حاجت براریوں کی سہل انگاریوں کی باعث بھول جانے خدا کی نظام و آئین کو جھٹلا دینے
اور مفروضات باطلہ میں گرفتار اوہام ہونے سے ان کے دماغوں اور دلوں پر جو اسلام نما کفر مسلط و مستولی ہو
جاتا ہے وہ رات دن کی سبحہ گردانیوں اور آنکھیں بند کر کے محض یاہو کا وظیفہ پڑھنے ہی سے ہرگز دور نہیں
ہوتا بلکہ خدا کی ناطق اور فیصلہ کن ارشادات قرآنیہ کو بغور پڑھنے سننے اور عقلمندوں کی طرح انہیں
سمجھنے سے دور ہوتا ہے مسلمانوں نے توحید مطلق کی اہم خصوصیتوں کو بھلا کے اور اوس ہادی برحق کی گرامی
شخصیت کو علماً عقلاً اور اخلاقاً بھول جانے سے اللہ کے نظام و آئین کی پیروی میں جس قسم کی غلطیاں
کی ہیں اور خدا کی آیات بینات کو اپنی کوتہ فہمیوں یا جاہلیوں سے جن فارغ نشینوں اور بے نیازیوں کا
مؤید سمجھ لیا اون سے وہ خود ہی بگڑ کر رہ گئے افسوس! صد افسوس! خدا سچ فرماتا ہے

”فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور“

یعنے باطل پرستوں اور جہالت پسندیوں سے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے
ہو جاتے ہیں آج توحید پرست منظم حرکات کیساتھ دخانی کلوں کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو حیران رہ
جاتے ہیں برقی قوت کو کہیں جذب و انفصال کی طبعی کیفیتوں سے متحرک پاتے ہیں تو حیرت زدہ اور
مبہوت ہوتے ہیں ایک عاقل اور سمجھدار ان کی حیرتوں کا اوسوقت کیا ٹھکانا جب کوئی مولانا
صاحب بھی یہ فرماتے سنے جائیں کہ ”بجلی دوزخ کی آگ ہے“ خوب لیکن صرف مسلمانوں کیلئے
الغرض مسلمان یہاں تک بے خبر اور اپنی کتاب پاک کی علم آموزیوں سے بے بہرہ ہو رہے ہیں کہ اپنے
ہی جیسے ایک امریکن شخص ”ایڈیسن“ کا فونوگراف کہیں سن پاتے ہیں تو سر دھننے لگتے ہیں مگر
کچھ بھی سمجھ نہیں سکتے صرف اسلئے کہ انہوں نے خدا کی عظیم الشان کتاب قرآن کو محض بچوں کا کھیل بنا دیا
اور سمجھ لیا کہ اسکی آیتیں صرف پڑھکر اپنی خاندان کی فوت شدہ بڑوں بوڑھوں کو بخشنے کیواسطے ہیں
لیکن مسلمانوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ خدا کی مہتم بالشان کارگاہ عالم ”کائنات“ کو جس
میں ذرہ ذرہ نہایت مستقل انتظام و نظام کیساتھ اپنی اپنی جگہ خدا کی فرمانبرداریوں میں کام کر رہا ہے
محض بازیچہ اطفال قرار دے لیا حالانکہ یہ صاف ارشاد حق انکو سنایا گیا کہ خدا فرماتا ہے

”ما خلقنا السماء والارض وما بینهما لٰعبین ٥ یعنے اے لوگو ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو
اور نیز جو کچھ اون کے اندر موجود ہے کھلونا یا کھیل نہیں بنایا بلکہ اب تو عرفان کرنا ہی جہالت ہے۔ جی جلتا ہے کلیجہ
منہ کو آتا ہے آنسو جاری ہو ہو کر تھمتے اور تھم تھم کر جاری ہوتے ہیں کہ قرآن پاک جیسی مخزن علم و
حکمت کتاب کے رکھنے والی قوم کا یہ حال عجیب بنی کر ڈالا خدا اون بھلے مانسوں کو سمجھے جو آج تک
خدا کی منور و درخشان توحید کی سیدھے راستے میں اپنی مضلیتوں اور گمراہیوں کی صرف اگر خیالات کے

Marfat.com

باعث آتی ہے ہیں افسوس ہی کہ مسلمان آج اوس ادیب عالم رسول روحی فداہ کی عزت یہ سمجھتے ہیں کہ اوسکا مقدس نام جب کسی بزم میلاد میں سنایا جائے تو صلّ علیٰ کہتے ہوئے انگوٹھے آنکھوں سے لگالیے جائیں اور اوسکی دی ہوئی ربانی ہدایات صادقہ کی توقیر یہی ہی کہ اوسے اپنے آٹھ سالہ بچوں کو رٹوا کر ہم اپنے تمام قومی اسلامی علمی۔ عقلی اخلاقی تمدنی اور عملی فرائض حیات سے سبکدوش ہوجائیں

در آن ہوا کہ جز کفر اندر طلب نباشد　　گر خر مسیح لسوزد چندین عجب نباشد

— مگر —

در کیش جانفروشان فضل وہنر نہ زیبد[1]　　کاین حاجب نگنجد وین جالسب نباشد

در محفلیکہ خورشید اندر شمار ذرہ است　　خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد

شیخ مصلح الدین سعدی کی کتاب گلستان بہت مشہور اور مقبول کتاب ہی جس میں اوسنے قرآن پاک کی نسبت آٹھویں باب میں ایک جگہ یہ الفاظ نہایت خوب لکھے ہیں،

"مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ"

مگر باین ہمہ گلستان ہوشمند علمائے اسلام کی عالی پایہ تصانیف مثلاً "احیاء العلوم" غزالی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے سامنے کچھ بھی وقیع نہیں رہتی اور ایسے ہی تمام دنیا کے علما اور حکماء کی کتابوں کو ہم جب قرآن پاک کے سامنے رکھکر دیکھتے ہیں تو سب گرد نظر آنے لگتی ہیں بعض جاہل عوام کالانعام میں یہ بات غالباً راسخ اور مشہور ہی کہ ہماری انگلستانی یا یورپی افراد نوع کو کچھ افلاطون کی کتاب کے اوراق ہاتھ آئے ہوئے ہیں اسلئے وہ عجیب عجیب چیزوں کی ایجادیں کرتے اور دنیا کو محو حیرت بناتے رہتے ہیں لیکن ہمیں اس حیرت نے کبھی یہ نہ سمجھوایا کہ جس قوم کے پاس اللہ ہی کی کتاب پاک ہو اور وہ اپنے فرائض فطرت کی شناسی میں ایسی کودن اور بادر ہوا ہوجائے نہایت درد انگیز داستان ہی افسوس کہ مسلمان آج نظام عالم کو سمجھنے اور سلسلۂ اسباب وآثار کی ہمہ گیریوں کو جاننے میں عیسائی قوموں کی برابری کچھ نہیں رکھتے حالانکہ یہ موجودہ جمود جو تمام دنیائے اسلام پر اسوقت چھایا ہوا ہی یہ انہیں لوگوں کا حق تھا جو الا نعبد الا اللہ کے مفہوم وعلم سے اتنے بے خبر تھے اور مانی جاتی ہیں الیوم مرحوم اتری سہل انگاریوں نے بھی مشکلات حیات کی لاتعداد الجھنوں میں پھنسا دیا اور بھی زمینی مشکلکشاؤں نے اپنی عجائب الصوت نغمے سنا سنا کر آسمانی معین و مددگار معبود بر حق کی آئین ونظام کی پیروی سے ہٹا کر مبتلائے آلام ومصائب کردیا لیکن ابھی تک اپنے اس نقصان عظیم کا احساس تک پیدا نہیں ہوا مگر اے عزیزان ملت یہ کتاب پاک قرآن ہمیں ان علمی اور عقلی پستیوں کیلئے نہیں دی گئی تھی جو آج ہم میں امراض متعفنہ کیطرح پائی جاتی ہیں اگر یہ سچ ہی کہ دین برحق اسلام کا مدار قرآن پاک ہی پر ہی تو سخت ضرورت ہی کہ ہم خدا کی اس مقدس آسمانی نوشتہ کو نظر غور وفکر سے دیکھنے سننے پڑھنے اور سمجھنے کیواسطے تیار ہوں اور اس میں ہم سکا

[1] نوٹ — یعنے اپنی فضل وہنر اور کمالات کے دعاوی زیبا نہیں مسلمان ہونا تو احیائے حق کیلیے جان فروشی بنا ہی سے جو جان فروش ہو اوسے لاف وگزاف کہاں زیبا ہوسکتے ہیں آداب عبودیت تو وہ ہیں کہ جنہیں محسوس کرتے ہوئے بزم عالم میں اوس آفتاب علم وعقل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود کو جلال کبریائی سے ڈر کر ذرہ سے تشبیہ دی ہی جہ جائیکہ آج کوئی خیرا اور نتھو یا جمعراتی مشکلکشا اپنی فضیلتوں کا راگ سنائے اور جاہل بنا جاہی وہ آداب اسلام اور تعلیم رسول سے بالکل ہی بیخبر ہے — مصنف

Marfat.com

بہلا ہی کیونکہ قرآن پاک خدای حیّ القیوم کا زندہ کلام اور وہ مکمل و جامع قانون حیات ہی جس مین زندگی کو ہر پہلو سی کامیاب اور سرور بنانی کیواسطی اللہ نی اپنی نظام و آئین عالم کو نہایت ہی خوبی اور تفصیل و صراحت سے بیان فرمایا ہی اور خدائی اونہین بیان فرمودہ انتظامی اور آئینی تشریحات حیات کی تہہ مین ہماری تمام دینی و دنیوی اخلاقی معاشرتی علمی عقلی ادراکی حسّی روحانی اور تمدنی ترقیات کی آثار و اسرار رکھی گئی ہین کانون سی پنبہ غفلت کی ٹھیسی ہوئی ڈاٹین نکال گوش ہوش کر اور سن کہ وہ پاک معبود اپنی رسول برحق کی ذریعہ اپنی انتظامات و آئین کی متعلق کیا فرماتا ہے

هو الذي جعل الشمس ضياءً والقمر نوراً وقدّره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب ط ما خلق الله ذالك الا بالحق ط يفصّل الايات لقومٍ يعلمون ٥

(لوگو) وہی قادر مطلق ہی جسنے آفتاب کو (نظام عالم کیلیے اپنی قدرت سی) چمکتا ہوا درخشان نیّر بنایا اور چاند کو (اپنی انتظامات کریانہ سی) منوّر کیا اور اوسکے گھٹنے بڑھنے کی منزلین ٹہرائین تاکہ تم لوگ برسون کا شمار و حساب کر سکو یہ سب کچھ اللہ نے (اپنی مستقل نظام و آئین کیا تھا) بڑی سچے قاعدون پر بنایا ہی جو لوگ کچھ سمجھ رکھتی ہین خداوند اون کیلیے اپنی قدرتون حکمتون اور اپنی ضابطون کی دلائیل کھول کر بیان فرماتا ہی

اس ارشاد حق کے بعد تفصیل صداقت کی طور پر ان ہی دماغون اور دلون کی باقاعدگی کیلیے یون ارشاد ہوتا ہی

انّ في اختلاف الّيل والنّهار وما خلق الله في السّموات والارض لايٰتٍ لقومٍ يتّقون ٥ پ ۱۱ ع ۵

سمجھدارون کیواسطے یقیناً رات اور دن کی ردّو بدل مین اور جو کچھ خدائی آسمان و زمین مین پیدا کر رکھا ہی خدائی نظام کامل اور اوسکی بالغہ حکمتون کی منظم نشان و آثار موجود ہین

ای عزیزان ملک و ملت ان آیات بیّنات پر غور کرو کہ وہ خداوند برتر تمہین اپنی با نظام و آئین کارخانۂ عالم کی عجائبات چیزین دکھا کر تمہین کس قسم کی باقاعدہ زندگی کی صراط مستقیم پر ڈالنا چاہتا ہی دنیا کو تم اگرچہ محض بازیچۂ اطفال ہی سمجھنا منتہائی دین و مذہب خیال کرتی ہو مگر خدا ہی کی دین برحق کو سمجھنی اور اوسکی سچے انتظامات عالم کو جاننی کیواسطے اللہ ہی کیلیے ما خلق الله ذالك الا بالحق کی حقائق آموزیون پر کچھ فکر کرو اور پھر يفصّل الايٰت لقومٍ يعلمون کی بیدار کن دل و دماغ ایمائی عقل افزا کو سمجھو تو تمہین بآسانی یہ بات معلوم ہو جائیگی کہ تمہین یہان کس قسم کی نظم و نسق کیا تھا رہنی سہنے کی بی نظیر تعلیم دی جا رہی ہے کیا تم خدای واحد کی ان صاف و صریح ارشادات کو مطلق سمجھ نہین سکتے ؟ کیا تم اتنی بڑی منظم کارگاہ ہستی کو دیکھکر جس مین ہر چیز خدائی کاملہ قدرتون سی ایک ترتیب و نظام کیساتھ رکھی ہوئی اوسکی مقرر کردہ ضابطون اور قاعدون کی پیروی مین مصروف فرمان برداری ملتی ہی کچھ بھی جان نہین سکتے ؟ لیکن خداوندی اگر یہ نظر آ ہوا ہی رنیع اشان چیزین اخلاق و عمل اور حکمت و علم کی بابرکت اور سیدھے راستون پر ڈال نہین سکتین اور تمہاری دماغ و دل اللہ کی ان منوّر و نمایان آیات بیّنات کو دیکھنی سے مجلّا نہین ہو سکتے تو تم خلوت خانون مین گھسے ہوئی کیا کر رہی ہو اور جب تم ان ظاہر نشانات ، علم و عقل کو دیکھکر

Marfat.com

ہی اپنی علمی عقلی اخلاقی عملی دماغی اور دلی قوتوں میں باقاعدگی اور اصول وانتظام کی کیفیتیں پیدا نہیں کر سکتی تو کیا تم نے کوئی دوسرا خالق تسلیم کر رکھا ہے جس کی پیدا کردہ کائنات اس کائنات سے بہتر اور منظم و باترتیب پائی جا سکیگی؟ کیا تمہاری یہ غفلتیں ایک قسم کا دلفریب شرک نہیں ہیں آہ الیوم مرحوم تیری یہ غفلتیں صدیوں سے تیری ہی جان پر پڑ رہی ہیں مگر تجھے اپنی خوش نما خطاکاریوں کا علم ہی نہیں ہوتی تاآنکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں!

الا ان للہ من فی السموات ومن فی الارض اے عزیزو یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمام چیزیں اللہ ہی کی محکوم اطاعت ہیں یعنے اوسکی قائم کی ہوئی قاعدوں اور ضابطوں کی ماتحت ہیں اور اگر کوئی شی اللہ کے نظام عالم سے الگ ہونا چاہے تو تعوذ باللہ یہ المحال یہ بات ناممکن ہے خدا کی آئین وانتظام سے روگردان ہونے میں ہر چیز کی ہلاکت ہے لا تبدیل لکلمٰت اللہ خدا کی فرمودہ میں کبھی فرق نہیں آتا اور اوسکے قاعدوں میں ہرگز ردّوبدل نہیں ہوتا اگر کوئی نافہم اللہ کی انتظامات کو جھٹلائے یا توڑ کر دنیا میں جینا چاہے تو اوسے کہدو ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اللہ کی قاعدوں کو جنہے توڑا وہ خود ہی ٹوٹا اپنی خیالات غلط کی پیرو بنکر اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھنے والی کبھی فلاح نہیں پاتی

اوس قادر مطلق نے یہ انتظام قائم کر رکھا ہے کہ سمندروں کا پانی آفتاب کی حرارت سے بخارات بنکر اوپر کو صعود کرے اور بادلوں کی صورت میں ایک خاص بلندی پر پہنچکر اسباب وآثار فلکیہ کی تصادمات سے پھر زمین ہی کیطرف منقطر ہوکر برسے یا گرے اور اگر اوسے کسی برتن میں بھر کر آگ پر رکھو تو یہی آگ کی غیر معمولی حرارت اوسے بہت جلد بھاپ کی لطیف صورت میں بدلکر غائب کردے اور اگر اوس بھاپ کو نظام وترتیب کیساتھ تم سنبھالکر کام میں لگاؤ تو وہ ساکن چیزوں کو متحرک بنادے اور اگر کسی تنگ سوراخ میں سے اوسے گذارو تو وہ اللہ ہی کی قائم کی ہوئی نظام کی مطابق آواز کرے فتبارک اللہ احسن الخالقین

یہ بھی اللہ ہی کا قانون ونظام ہے کہ آبی بخارات کی ذرات جب بادلوں کیصورت میں بکثرت وافر اجمع ہوں اور وہ سرعت سے ادھر اودھر ایک دوسرے سے ٹکراتی ہوئی دوڑیں تو اون کی رگڑ (فرکشن) سے ایک لطیف ہی قسم کی چمک اور حرارت پیدا ہوکر چھلکے بادلوں میں گرج اور گونج پیدا ہو لیکن وہ گرج اور گونج دراصل بادلوں کیطرف سے خدائے ذوالجلال کی تسبیح وتقدیس ہے جسنے اون کو اپنی نظام وآئین کی ماتحت کرکے اپنی فرمانبرداریوں میں لگایا ہے اور وہ اس اطاعت سے سرتابی کی مجال ہی نہیں رکھتے محال ہے کہ بادلوں کی ذرات اپنی مناسب اور متضاد قوتوں کیساتھ ٹکرائیں تو اون میں آواز پیدا نہ ہو خدا نے اپنی نظام عالم اور آئینی تعلقات اسباب وآثار کی نسبت انہیں کیفیتوں کو یوں بیان فرمایا ہے

ویسبح الرعد بحمدہ والملٰئکۃ من خیفتہ ویرسل الصواعق فیصیب بہا من یشاء وہم یجادلون فی اللہ وہو شدید المحال ۰ پ۱۳

اور (اے لوگو) بادلوں کی گرج اوسی خدای واحد کی حمد وثنا کیساتھ اوسکی پاکزگی بیان کرتی ہے اور تمام

Marfat.com

فرشتے اوسی کے ڈر سے حمد و ثنا میں لگے رہتے ہیں (اے لوگو) وہی قادر مطلق مسبب الاسباب معبود آسمان سے
بجلیاں (زمین کیطرف) بھیجتا اور زمینی مخلوقات میں سے جسپر چاہتا ہے اپنے نظام و آئین کی پابندیوں
سے اون کو گرا دیتا ہے مگر منکرین توحید ایسے مجہول ہیں کہ خواہ مخواہ اللہ کے نظام و اسباب کے
بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اوسکے ضابطے ایسے مضبوط ہیں کہ جنکا توڑنا سخت مشکل بلکہ محال ہے

پس اے لوگو مشکلات و مصائب کیوقت اوسکے ایمان و تعین کیا تھا اوسکے پیدا کردہ اسباب و آثار کا پتہ لگانا اور
اوسکے قایم کردہ نظام و آئین کے مطابق حل مشکلات کیلیے علماً اور عقلاً مساعدت کرنیوالے اسباب کا مہیا کرنا
اور اوس خدائے واحد سے مدد و معاونت چاہنا اور عاقلانہ کوشش کرنا دین برحق کے ماننے والے عاقلوں کا
شعار ہے چونکہ تمام اسباب عالم کا وہی مسبب الاسباب خالق ہے لہذا اوسکے ضابطوں اور قاعدوں کو سمجھکر
رفع تکالیف کیلیے عاقلانہ طور پر عملی تدابیر اختیار کرنا اور اسباب مسعودہ کیطرف رجوع کرنا اللہ
ہی کیطرف جانا اور گویا اوسیکو پکارنا ہے اور اے عزیزو اوسیکا پکارنا سچا پکارنا ہے حق شناس
منبصر اوسیکو اپنے عقلمندانہ طریقوں سے پکارتے ہیں اور اوسی کی صورتیں ہیں نیچے اوسکے نظام و آئین
کے ضابطوں سے بارش ہٹکتے بیشک لہٗ دعوۃ الحق اوسیکو پکارنا سچا پکارنا ہے مگر

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ پ ۱۳ ع ۷

اور جو لوگ (اللہ کے نظام و آئین کو بھلا کر اسباب سے قطع نظر کرکے جاہلوں کیطرح) دوسرے معبودوں پتھروں مہاتماؤں اہیوں
احباروں بتوں اور انسانوں کو مدد و استعانت کیلیے پکارتے ہیں وہ اون کیواسطے قبول التجا اور کامیابی کیسی چیز ہے
ہی تو سکتی البتہ ایسی ہی بیکار قسم کی قبولیت جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلائے کہ پانی آپ سے آپ
اڑکر اوسکے منہ میں آجائے حالانکہ وہ یہی طرح ہے اللہ کے نظام و اسباب کے خلاف اڑکر اوسکے منہ تک آئینوالا نہیں جاہلوں
نادانوں اور اشرک کرنیوالوں کی التجائیں اور دعائیں تو یوں ہی اندھیرے میں بھٹکتی پھرتی ہیں

بیشک اللہ کے نظام و آئین کا پابند ہونا اوسکے مہیا کردہ اسباب و آثار سے کام لینا دفع تکالیف کیواسطے ہر طرح عقلی اور علمی
طور پر اوس ذات برحق کا یقین کامل رکھتے ہوئے کوشش کرنا اور ظہور نتائج کیلیے اوسی پر بھروسہ اور توکل رکھنا عین
فطرت اور اسلام ہے لہٗ دعوۃ الحق اوسی اللہ ہی کیلیے ہیں سب پکارین اور اوسیکو پکارنا سچا پکارنا ہے
جو لوگ دین برحق اسلام کی اس آسمانی تعلیم صادق کے مطابق اپنے ہر قوت کو اللہ حی القیوم اور حاضر و ناظر ذات واحد پر پورا
ایمان و یقین رکھکر دفع مصائب اور تکالیف کیلیے اللہ کے قانونی پابندیوں کیا تھا نیک اسباب حقہ کی تلاش کرتے ہیں اور اپنی
غلطیوں نادانیوں کو معلوم کرکے حماقتوں جہالتوں اور غلط کوششوں سے تائب و محترز رہتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور
اللہ اونہیں مشکلات سے بچاتا ہے اور جب کبھی ناگہانی طور پر کوئی آفت انہیں گھیرتی ہے تو اوسوقت وہ اپنے علم و یقین کی پوری
قوت سے دنیائے عارضی مسرتوں اور آمدنی و رفتنی تکلیفوں کی بے ثباتی کو سمجھتے ہوئے بخلوص دل پکارتے ہیں کہ

Marfat.com

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں لوٹکر اوسی کی طرف جانا ہے۔ اس عقل افزا اور ہمت آفرین
ارشادِ حق کو یاد کرنے سے اوس عبدیت انسان کی سبب سے دماغی پریشانیاں اور قلبی بے چینیاں اور جو تکالیف حیات یا
مشکلات کے موقعوں پر پیدا ہوکر آدمی کی قوتِ شکوں و خیال کو منتشر کر ڈالتی ہیں) دور ہو جاتی ہیں اور وہ شخص پہر اس
قابل ہو جاتا ہے کہ اوس پیدا شدہ مصیبت اور تکلیف کے اسبابِ ظہور کی جستجو کرے اور عاقلانہ طریقہ سے ٹوہ لگائے کہ یہ مشکل اور
مصیبت اللہ کے قائم کردہ نظام و آئین اور سلسلۂ اسباب کے مطابق میری کس غلطی کے سبب سے پیدا ہوئی ہے کیونکہ اللہ ظالم نہیں
علی ہذا جب انسان اپنی پیش آمدہ مشکلات پر ہوشمندانہ غور کرتا ہے تو اوسے صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مشکل اور مصیبت
دراصل میری ہی غلطی کی اثر انداز اور پیدا کردہ ہونے والی صورت ہے جو خدا کے محکم آئین و نظام اور اسباب و آثار کے ماتحت
میں مشکلات کی موجودہ شکل اختیار کر کے میرے ہی پاس واپس آئی ہے کیونکہ اللہ کے پائیدار نظامِ عالم کے ضابطوں میں غلطیوں
کی اعتدالیوں اور خلافِ علم و عقل حرکتوں کی ذرہ بہر گنجائش نہیں لہذا یہ مشکل اور مصیبت ہی ایک اوستادانہ حیثیت سے
رحمت کا فرشتہ بنکر آئی ہے تاکہ میں آئندہ زندگی کو اللہ کے قوانینِ حیات کا پابند بناؤں اور اسی سے جو دین
قانونِ الٰہی کی یہی وہ حقیقت ہے جسے اللہ کی پاک کتاب ان الفاظ میں سناتی اور بیان فرماتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اللہ تو لوگوں پر ذرہ بہر ظلم ہی نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنی جہالتوں اور قوانینِ ربانیہ کی نادانیوں کی
اللہ کے قائم کردہ نظام و آئین کی خلاف ورزیاں کرکے اپنے اوپر آپ ہی ظلم کرتے رہتے ہیں

خدائے واحد کے قوانین کی عاقلانہ پابندی اور اوسکے قائم کردہ ضابطوں کو علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً مربوط اور استوار رکہنے
کیواسطے ایک مقام پر قرآن پاک بایں الفاظ ہدایت فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ

اور وہ لوگ کہ خدا نے جن تعلقاتِ آئینِ عالم اور ضوابطِ اسباب کو جوڑے رکہنے کا حکم دیا ہے اونکو قائم رکہتے اور
اللہ سے ڈرتے ہیں اور قیامت یا انجام و مستقبل کی سخت حساب گیریوں کا ڈر رکہتے ہیں (یہی سمجہدار و عاقل ہیں)

ان آیات بالا میں "مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ" کا ایما خاص طور پر تفصیل طلب ہے جسکا مدعا یہ ہے کہ اللہ نے انسان کی فطرت میں اپنی
شگفتگی اور تکمیلی اغراضِ حقہ کیلئے جن جن علمی عقلی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی کوششوں کی قوتوں کو مستتر کیا ہے یہ
اللہ کا ایک ازلی اور ابدی امر ہے کہ انسان اون سب تعلقات کو اخلاق و عمل اور علم و عقل سے برکاتِ حیات کیلئے
نظامِ عالم کی ہمہ گیریوں کو سمجہتا ہوا قائم و مربوط رکہنے کی مساعی جمیلہ سے غافل و بے نیاز نہ ہو اور اللہ سے ڈرتا ہے یعنی اوس
مسبب الاسباب علۃ العلل ہستی برتر کی قانونی استواریوں اور آئینی پائیداریوں سے اپنی لغزشوں اور سستیوں کا خیال
رکہے ورنہ مارا جائیگا نیز سنن اور قرآن پاک نے انہیں تعلقاتِ حیات اور آئینِ الٰہی کی مفصل تشریحات مختلف
پیرایوں میں جابجا بیان فرمائی ہیں چنانچہ آیات مذکور الصدر کا سیاق ہی بیان کرنیکے قابل ہے

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا
فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۝ پ ۱۳

Marfat.com

ومأواهم جهنم وبئس المهاد

اور جن لوگون نے اللہ کا کہا مانا (اور اوسکے ضابطون کی پیروی کی) اون کی حق مین بہتری ہی بہتری ہی اور جنہون نے کہا نہ مانا خلاف ورزیان کین تو اونکا حال انجام کار یہ ہوگا کہ جو کچھ روی زمین پر ہی اگر وہ ساری کا سارا اون کی اختیار مین ہو اور اوسکے ساتھ اتنا ہی اور تو یہ لوگ اپنی مخلصی کیلئے اوسی خوشی سے دیڈالنے کو تیار ہوجائین. یہی لوگ ہین جنسی بڑی سختیون کیساتھ محاسبہ اعمال لیا جائیگا اور انکا آخری ٹھکانا بہت ہی برا ٹھکانا دوزخ ہی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ جن لوگون نی لا الہ الا اللہ کہکر اقرار توحید سی اللہ کی تمام قانونی فرمان برداریون کو قبول کرلیا اور اپنی انسانی فطرت شریف کی تمام اہم اخلاقی علمی عقلی عملی روحانی اور تمدنی ذمہ واریان سر پر اٹھالین اور پھر خدا کی قائم کردہ آئین عالم کی مطابق اون کی عاقلانہ تکمیلات مین جدوجہد کرتے رہی اون کے واسطے یہان اور وہان سب اچھا ہی اچھا اور بہتر ہی بہتر ہیے لیکن جن کی حالت اسکے خلاف ہوی یعنے انہون نے زبان سی تو اللہ کی توحید پرستی کا اقرار اور اوسکی عظمتون کو برقرار رکھنی کا اعتراف کرلیا مگر عقلاً علماً اور عملاً اوس اقرار کی تصدیق نہ کی جاہل و بے بہرہ رہی اور محض اپنی لسانی اقرارون کی خوش خیالیون کے دلفریب جھولی پر انکھین بند کیے جھوبتے رہی قال و حال مین تفاوت رکھا اللہ کو زبانون سی ایک کہکر عملاً انہون نی صدہا معبود و مسجود بنالئے اور اپنی فطرت ہی کی خلاف چلے قوانین ربانیہ کی ہزار ہا خلاف ورزیان کرڈالین مگر سمجھتی رہی کہ ہم راہ راست پر ہین ایسون کا انجام برا دردناک ہی اون سی بڑی شدت اور سختی کیساتھ مواخذہ ہوگا اور اونکا آخری ٹھکانا جو بہت ہی بدتر ٹھکانا ہی جہنم ہوگا کہ اوس مین پڑی اپنا کیا بھگتے رہین اور نہ اون کی دعائین سنی جائین نہ التجائین کیونکہ وہ اللہ کی قائم کی ہوی سچے گیر نظام عالم کے خلاف چلی ہین اور مشکل یہ ہی کہ اپنی غلطیون کو بھی نہین سمجھے مگر اللہ کا قانون نہین بدلتا مکافات اعمال کی ناگزیر گرفت سی بچنا محال ہی رحم اونہین پر ہوتا ہی جو اپنی حال پر خود رحم کرتے اور اللہ کی ضابطون کی ہوشمندانہ پابندیان کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار

قرآن مجید فرقان حمید نے چونکہ اللہ کی ضابطون اور قاعدون کو ہزارہا طریقون سی بیان فرمایا ہی اور انسانی دلون دماغون کی سہولت کیلئے کھلی کھلی مثالین سنائی ہین لیکن اعدائی فطرت اور جاہل و نادان اوسوقت سی آج تک اوسکی صداقتون سی منہ پھیری ہوی اوسی اساطیر الاولین خیال کرتے ہین اور اوسکی عقل آفرین آوازون پر اندرونی تاریکیون کے سبب کان ہی دھرنا نہین چاہتی اسلیئے خداوند اپنی زندہ کلام سی اون لوگون کی نسبت بالفاظ ذیل ارشاد فرماتا ہی

أفمن يعلم أنما أنزل إليك من ربك الحق كمن هو أعمى إنما يتذكر أولوا الألباب

(ای پیغمبر محمد) بھلا جو شخص علماً عقلاً اس بات کو سمجھتا ہی کہ (قرآن) جو تمہاری پروردگار کیطرف سی تم پر اترا ہی برحق ہی کیا ایسا شخص اوس شخص کیطرح بدنصیب ہو سکتا ہی جو اندھا ہی اور اوسی صریح و صاف بات بھی سوجھ نہین پڑتی

Marfat.com

اصل یہ ہی کہ قرآن پاک سے تو وہی لوگ دانش و ہدایت پا سکتے ہیں جو کہ جاعزور سے الگ نہایت سنجیدہ
اور سمجھدار ہیں (اور یہ کتاب سمجھداروں اور حق شناسوں ہی کیلئے ہی ہی)

سبحان اللہ اس کتاب برحق نے کسقدر سچی اور کھلی کھلی باتیں بیان فرمائی ہیں نظام عالم اور قوانین الٰہیہ کو مختلف طریقوں
اور مثالوں سے کمال سہل الفہم بنایا ہی لیکن زیادہ حیرت ہمیں مسلمانوں پر ہی آتی ہی کہ یہ قوم مرحوم اس کتاب اللہ کو
بغلوں بلکہ سینوں اور دلوں میں رکھتی ہوئی بھی کور و کر بنے ہوئی ہیں ہزار ہا عجائب پرستیوں کی دلدادہ اور بے
شمار لغویات کی معتقد ہو رہی ہیں اپنی نادانیوں سے اللہ کی نظام و آئین کو توڑ کر خوشحال زندگی چاہتی ہیں اور صرف
اس خیال سے خوش ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اقرار توحید کرتے ہیں اللہ اللہ عقلیں کسقدر بیکار ہو گئیں

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت بر در میکدہ با دف و نی ترسائی
گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد آہ اگر از پس امروز بود فردائی

اے برادران قوم اگر واقعی کل ہی فردائی محشر ہو جائی تو تمہارے پاس اللہ کی اٹل اور سخت گیر پرسشوں کیلئے کیا دھرا ہے
"ہمیں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی" کسقدر نادان ہیں وہ لوگ جو اپنی غلطیوں اور گناہوں کی پاداش عمل کیوقت
مشکلوں مصیبتوں اور طرح طرح کی تکلیفوں میں پھنسکر گھبرا گھبرا اٹھتی اور اٹھ اٹھ کر ادھر ادھر بھاگی لگتے ہیں
اور حل مشکلات کیلئے اللہ کی بتلائی ہوئی نہایت سچی ضابطہ علم و عقل کو چھوڑ کر پس و پیش جبہ سائیاں کرتے پھرتی
ہیں مگر یہ سب کمزوریاں علم و عقل اور یقین و ایمان ہی کی کمزوریوں کا نتیجہ ہیں آہ کسقدر سینہ فرسا منظر ہی
کہ لا الہ الا اللہ کہنی والی اور نہایت ہی محتشم رسول محمد کی حلقہ بگوش ارادت قبروں درختوں
اور انوں کی سامنے جاجا کر نہایت جہولانہ بلکہ مشرکانہ نیازمندیوں کیساتھ جھکتی اور سجدی کرتی ہیں اور
اون کی حقیقی شنوائیاں خاک نہیں ہوتیں وہ جاہل کی جاہل ہی رہتی ہیں بلکہ زیادہ مرفوع القلم بنتی ہیں
لیکن اوس خدائی برتر کی توانائی کاملہ قدرتوں اور بالغہ حکمتوں سے نظام کائنات ہی ایسے سچے
ضابطوں اور قاعدوں پر قایم کیا ہی کہ ہر درد کیساتھ دوا موجود ہی ہر راحت کیساتھ رنج اور ہر رنج
کیساتھ خوشی کا ہونا اس امر کی صاف شہادت ہی کہ ہم اعتدال پر رہیں پس وہی لوگ سچے ایماندار اور عامل ہیں
جو دنیا کی بڑی سے بڑی خوشی کیوقت آپے سے باہر نہیں ہوتے اللہ سے ڈرتے اور اوسکے ضابطوں کی پابند رہتی ہیں
اور اگر کوئی ناگہانی حادثہ پیش آجائے اور رنج و غم نمودار ہوں تو ایمان و یقین اور ہمت و استقلال کو
ہاتھ سے نہیں دیتی اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھکر اپنی غلطیوں کو سمجھتے ہیں گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور جی
نہیں چھوڑتے وہ تا ایب جہل و معاصی ہوکر اپنی اللہ سے تعلق کو زیادہ پایدار کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھ لیتے ہیں
کہ ہر تکلیف انسان کی شامت اعمال ہی کا نتیجہ ہوتی ہی لہذا وہ اپنی عملی اصلاح فوراً خود کر لیتے ہیں اور کہتی ہیں

حافظا چون غم و شادی جہان درگذر است بہتر آنست کہ ما خاطر خود خوش داریم

اے قوم کے بزرگو! اے نوجوانوں دلکا یہ سکون یہ استقلال اور ضمیر کی یہ اولوالعزمانہ خود شناسی اور حق بینی خدا

Marfat.com

کی سچی فرمان برداریوں اوسکے نظام وآئین کی پابندیوں اور اوس منجیِ اعظم ہادیِ برحق کی عاقلانہ مطالعوں کی بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوتی جسکی ذات ستودہ صفات قوانین الٰہی کی مفسر اسرار فطرت کی مبصر اور اسباب و آثار عالم کی تعلقات کو پوری طور پر سمجھنے والی محاسن انسانیہ کا مکمل مظہر تھی شرک و جہالت سے وہ رہنمائے خلق ہمیشہ بیزار رہا توحید پرستیوں کی برکات اوسنے گن گن کر بتائیں بلکہ لوگوں کو انا جانا دکھادیں اور اللہ کے نظام وآئین کا پورا مطیع بنکر بارشاد حق اکثر یہ احکام سنائے

قُل یَا یّھَا النَّاسُ اِن کُنتُم فِی شَکٍّ مِن دِینِی فَلَا اَعبُدُ الَّذِینَ تَعبُدُونَ مِن
دُونِ اللّٰہِ وَلٰکِن اَعبُدُ اللّٰہَ الَّذِی یَتَوَفّٰکُم وَاُمِرتُ اَن اَکُونَ مِنَ
المُؤمِنِینَ وَاَن اَقِم وَجھَکَ لِلدِّینِ حَنِیفًا وَلَا تَکُونَنَّ مِنَ المُشرِکِینَ ٥

اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ لوگو اگر تمہیں میرے دین کی بارے میں کسی طرح کا شک ہو تو میں تم سے[11][16] صاف کہے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا جن معبودوں یعنے بتوں کاہنوں راہبوں اور احباروں کی تم پرستش کرتے ہو میں تو اون کی پرستش کرتا نہیں میں تو اللہ ہی کی فرمان برداری کرتا ہوں جو (اپنے نظام مستقل سے) تمہیں مارتا اور اپنے پاس بلاتا ہے اور مجھے اوسکی سرکار سے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں توحید پرستی کیساتھ ایمان والوں کی گروہ میں رہوں اور نیز اللہ نے مجھے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے دین حق کیطرف اپنا منہ کئے سیدھا چلا جا اور شرک و جہل کرنیوالوں کی زمرے میں شامل نہ ہونا

الغرض اسلام اور اوس بانیِ اسلام کی تعلیمات صادقہ پر علم وعقل کی آزادیوں سے جہاں تک غور کیا جاتا ہے وہ سراپا خیر وبرکت اور نہایت سچی معلوم ہوتی ہیں قرآن پاک میں خدای واحد نے توحید مطلق کی اہمیتوں اور شرک و جہالت کی کیفیتوں کی بیان فرمانے نظام عالم کی آئین واسرار اور اسباب وآثار کی تعلقات پر تفصیل حالتیں ظاہر کرنے میں جو عنایات مبذول خلق فرمائی ہیں اون کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی یہ البتہ سخت افسوسناک امر ہے کہ آج مسلمان ہی ان تمام اسلامی خصوصیتوں اور تعلیم قرآن کی شاندار کیفیتوں کو بھولے ادھر اودھر خراب و پریشان ہو رہے ہیں مگر اس میں اسلام قرآن بانیِ اسلام اور خدای اسلام کا کیا قصور ہے؟

طالب لعل وگہر نیست وگرنہ خورشید ۔۔۔ ہمچنان در عمل معدن وکانست کہ بود

الیوم افسوس کہ تیری عقلیں اندھی ہوگئیں اور تجھے قدم قدم پر ارباباً من دون اللہ کی دل آویز شرک آموزیوں کی گھیر گھار کر ناتوانیوں خوش اعتقادیوں اور عجائب پرستیوں کی اونچی تاریک غار میں پھینک دیا جہاں اصنام و عناصر کی پوجنے والی قومیں صدیوں سے پڑی بھٹک اور تڑپ رہی ہیں اور تیری مرکز توحید کی اجتماعی قوتیں نامحسوس طریقوں سے پریشان و پراگندہ ہوکر رہ گئیں اللہ کی قائم کردہ نظام کائنات کی ضابطوں کی حقائق اور سمجھ جیسے اوس ہادیِ برحق احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے علیہ التحیات والسلام نے بتائید الٰہی ہر ممکن کوشش سے تیرے دماغ و دل میں سمجھایا تھا اور تو دنیا میں سرسبز و بامراد ہوئی تھی اوسی تو نے بہت ہی جلد اپنی مستانہ روشی اور غلط کیشی سے نکال باہر پھینکا آج تو دیکھتی ہے مگر دیکھ نہیں سکتی سنتی ہے لیکن کچھ سمجھ نہیں سکتی غرضیکہ اسی طرحکی خوش خیالیوں میں رہ رہ کر تو نے اپنی تمام عقلی علمی تمدنی عملی اور دینی مشکلات زندگی پیدا کر لیں

Marfat.com

اللہ کی پاک کتاب برحق کی بے قدریاں کرتے تھے دنیا میں خود ہی ذلیل ہونا پڑا اور خوب بیٹھ بھر کر ہوئی ای بزرگو!
ای نوجوانو آؤ ہم تم لا الہ الا اللہ کی ہمت آفریں اصول توحید کو پھر تھمیں اپنی باطل مفروضات اور غلط معتقدات
کی الجھنوں سے اللہ اکبر کا پُرجوش نعرہ لگا کر نکلیں اور اوس محترم پیرمغان کا دامن پکڑیں جسکا فیض علم و عقل
ربانی احسانات عظیم کیساتھ صہبائے صاف و کہن قرآن پاک کی صورت میں ابدی طور پر جاری ہے اور جاری ہی رہیگا

صوفی بیا کہ خرقہ سالوس برکشیم — وین دلق زرق را خط بطلان بسر کشیم

افسوس حالات بہت ہیں اور وقت تھوڑا کام بہت سے ہیں مگر فرصت کم تاہم اوس رحیم و رحمن اور محسن و کریم معبود کی
اذکار حمید ایسے دل نواز اور جان پرور ہیں کہ نہ زبان تھکتی ہے اور نہ قلم رکتا ہے اب ہم بیان باختصار سورۃ
الرحمٰن کی صرف چند ابتدائی آیات کی شوکت معانی اور تفصیل قانونی کو عرض کرتے ہیں میرا ثنائیت سے عزیز
اور یکتا و بے مثل پروردگار اپنی پیاری رسول برحق کی ذریعہ اسباب و آثار اور نظام و آئین عالم کی حالتیں یوں کہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط الرحمٰن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝
علمہ البیان ۝ الشمس والقمر بحسبان ۝ والنجم والشجر یسجدان ۝

کل کائنات کی رحمن معبود نے جہاں مخلوقات پر کروڑہا احسانات کئے ہیں وہاں اوسنے اپنے بندے محمدؐ پر یہ احسان بھی کیا
کہ اوسے قرآن جیسی پرنور کتاب سکھائی (لوگو) اوسی خالق رحمان نے انسان کو پیدا کیا پھر اوسکو قوت نطق
بھی عطا کی اور بولنا سکھایا وہ خدائے رحمان ایسا حکیم و منتظم ہے کہ اوسکی کاملہ قدرتوں کی آہنی فرمان بردار کیے
چاند اور سورج ایک حساب کیساتھ لگاتار گردش میں مصروف ہیں کل اجرام فلکیہ ستارے درخت اور تمام
نباتات بوٹیاں وغیرہ اوس خدائے رحمن کے سامنے سربسجود ہیں

اس عظیم الشان اور نہایت ہی پُرلطف البیان سورۃ الرحمٰن میں "الرحمٰن" خدا کا اسم صفاتی نظام عالم کی خصوصیتوں اور آثار و
اسباب عالم کی تفصیلی کیفیتوں کی اعتبارات سے خود معلم قرآن خدائے رحمان نے خاص طور پر قابل لحاظ رکھا ہے تمام سورۃ
گویا صفات رحمانیہ کی نہایت دلکش تشریح ہے جسکا لطف معانی اور شکوہ بیانی کچھ وہی لوگ جان سکتے ہیں جنھیں
فیضان سرمدی سے احساس حق اور فہم سلیم کی گراں مایہ دولت عطا ہوئی ہے اس جگہ یہ بات بڑی قابل لحاظ ہے کہ
خداوند برتر نے علم القرآن کے بعد خلق الانسان کا خاص کارنامہ بیان کرکے اشرف المخلوق انسان
کی اعزازی خصوصیت علمہ البیان کو پرشکوہ الفاظ میں بیان فرمائی ہے فتبارک اللہ احسن المتکلمین
افلاطون اور ارسطو جنھیں یورپ خاص طور پر اپنا گرو گھنٹال مانتا ہے انسان کی تعریف "حیوان ناطق" کے الفاظ میں
کرتے ہیں نفس ناطقہ انسانی تمام حسی ادراکی علمی عقلی اور خیالی قوتوں کا مرکز مانا جاتا ہے قوت نطق و بیان انسان
کی ظاہری صفات میں سے اعلیٰ ترین صفات ہیں ایڈیسن نے فونو گراف بنا کر انسانی آواز کا نقال تو بنا لیا
مگر "علمہ البیان" کی ادراکی اور عقلی روانی اوس میں کہاں سے لاتا یہ کام تو اوس صانع حقیقی اور خالق
بے ہمتا و رحمن ہی کیساتھ مخصوص ہے ہزارہا افلاطون و ارسطو اور ایڈیسن پیدا ہوں اور وہ بالفرض انسان جیسا
انسان بھی بنا کھڑا کریں لیکن "علمہ البیان" کی تاب و طاقت اوس میں ہرگز پیدا نہیں کر سکتے لہذا
اوس خالق اکبر خدائے رحمن کا شکر احسان و نعمت کرانیکے لئے فرمایا گیا "الرحمٰن" لوگو وہ ایسا خالق بے مثال

Marfat.com

اور معبود رحیم و رحمٰن ہی کہ جسنے کروڑہا اقسام کی مخلوقات میں سی بربنای رحمت صرف انسان ہی کو قوت نطق و بیان اور طاقت ادراک و فہم عطا فرمائی ہی اور اوسکے سامنے ایک ایسی منظم و مرتب کائنات رکہی ہی جس مین تحت و فوق کی کل چیزین اجرام فلکیہ نظر آنیوالی اور نہ نظر آنیوالی بڑی چہوٹی تمام ستارے چرند پرند حیوانات اور نباتات سب کی سب ایک دلپذیر موزونیت اور نظام و آئین کیساتھ اپنی اپنی خدمات معینہ سی اللہ کی فرمان برداریون مین سر بسجود ہین یعنے خدای رحمٰن نی ہر چیز کو جس جس نوعیت اور فطری خصوصیت کیساتھ پیدا کیا ہی وہ اللہ کی ضوابط و آئین کی زیر اثر مصروف اطاعت ہی اور اوسکی قاعدون کی حدود معینہ سی سر مو تجاوز نہین کرسکتی اور یہ سب کچہ اوسنے اوسی اشرف المخلوق ہستی انسان کی علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی روحانی اور تمدنی اغراض فطرت کی سہولتون کیلیے پیدا کیا جسکی عزت افزائی اوسنے خود علمہ البیان کی اعزاز سی فرمائی ہی نہایت ہی جہالت ہوگی اگر تم انسان ہوکر اوس خدائی رحمان کی ذات و صفات کا انکار کرو یا اوسکے نظام و آئین کو نہ مانون خلاف ورزیان یا باطل پرستیان کرو اور اوسی چہوڑ کر اوسکی مخلوق چیزون کی سامنے گردنین جہکاؤ کیا تم اوس خدائی حکیم و رحمان اس بدیہی حکمت اور عنایت اور عظیم الشان قدرت کو بہی دیکہ نہین سکتے؟ کہ

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝

لوگو اوسی خدای رحمان نی آسمان کو اونچا کیا ہی اور ترازو کی تول رکہا ہی تاکہ تم حد سی آگے نہ بڑہو

آسمان کو خواہ منتہای نظر یا فضای نامتناہی قرار دیا جائی لیکن قرآن پاک نے یہان وہ بات بیان کی ہی جو اب تک دنیا بہر کے کاہنون پنڈتون جوتشیون مہورت بینون یورپ کے فلسفیون حکیمون اور سائینس دانون کی سمجہ مین نہ تو آئی ہی نہ آسکتی ہی اور نہ آئیگی یعنے "وَضَعَ الْمِيزَانَ" مفہوم یہ کہ آسمانون اور تمام اوپر نظر آنیوالی اجرام فلکیہ ماہ و مہر مریخ زحل مشتری عطارد وغیرہ ستارون کا تناسب توازن جسے انگریزی مین Balance کہتے ہین اوس خدای رحمان نے قائم کیا اور ایسا کیا کہ وہ رات دن اللہ کی قوانین کی ماتحت گردش مین رہتی ہین مگر آپس مین کبہی نہین ٹکراتے اے لوگو کیا اوس خدائی حکیم و رحمان کی کوئی چہوٹی سی حکمت اور ایسی ویسی مہربانی ہی؟

ستارون کی وہ چالین جن پر دنیای نجومون جوتشیون اور ماہرین فن کا مدار ہی اگرچہ وہ بالکل یقینی ہی نہین ہوسکتیں ممکن ہی کہ وہ رفتارین اون کی فرض کردہ خیالات کے خلاف کچہ متضاد اور مختلف ہون مگر قرآن پاک نے اوس ظنی مشکوک اور کبہی قابل ترمیم ہونیوالی بات کو قابل التفات ہی نہین سمجہا اور فرمایا تو یہ کہ "وَضَعَ الْمِيزَانَ" کہ اے لوگو اوس خدای رحمان کا یہ کتنا بڑا احسان عظیم ہی کہ ان مہتم بالشان عظیم الجثہ اجرام سماوی کا باہمی تناسب وزن یعنے Balance قائم کیا ہی کہ رات دن پڑی پہرتے ہین مگر آپس مین نہین ٹکراتے اگر خدانخواستہ اون کے تناسب توازن مین ذرہ بہر بہی غلطی ہوتی تو زمین پر رہنی والی انسانی مخلوق کا کیا حشر ہوتا

آج بہی اگر کوئی نیر یا ستارہ اپنی مرکزی کشش اور محوری گردش سے ہٹ جائی یا ٹوٹکر نیچے آرہی تو ہماری تمام جرمنی ڈاکٹر انگلستانی مسٹر بنیلٹ فرنسیسی فلسفہ دان ماہرین طبقات الارض منجم خدائی زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنے ڈیوک ارل

Marfat.com

اور اپنی خود پسندیوں کا غرور باطل میں ایشیائی اقوام کو رعونت و نخوت سے دیکھنے والی مستان خمار حکومت بڑی بڑی فرماں روایان ممالک سب کیا کریں آہ اوس وقت سب کھڑی کے کھڑی ہی رہ جائیں اور ایک یورپ کیا اشارہ کروڑ یورپ بھی اگر جمع ہوں تو اوس خدائے ذوالجلال کی شوکت و صولت کی سامنے سوراخ ملخ کی وقعت بھی نہیں رکھتی مگر وہ رب عالم چونکہ رحمن ہی اسلئے اوپنی صفات کریمانہ کا خود خیال ہی اور اوسنے نظام عالم کی ترکیب اور کل چیزوں کا باہمی ارتباط خاصکر اجرام فلکیہ کا تناسب توازن Balance ایسے اصول پایدار پر رکھا ہی کہ جس میں جبتک وہ چاہی کسی مخصوص مصلحت سے کچھہ کرنا نہ چاہی کوئی تبدیلی محال ہی قرآن پاک کا یہ ارشاد "والسماء رفعها ووضع الميزان" نہایت ہی تدبر و غور کی قابل ہی دنیا کی تمام رومی اور شامی گریجویٹ بی۔ اے ایم۔ اے ایل ایل ڈی ڈاکٹر بیرسٹر قانون دان ستارہ شناس پروفیسران سائنس سینیر رینگلرز اور پی۔ ایچ ڈی وغیرہما وضع المیزان کی صداقت شوکت مفہوم حق نمائی اور عظمت بیانی کو مل مل کر سوچیں خوب سوچیں اور تمام عمر سوچیں تو اونہیں قایل ہونا پڑیگا کہ اسلام ہی کا بتایا ہوا خدای واحد و رحمان خدای برحق ہی اور اوسی خدا کی مقدس کتاب قرآن پاک جو تمام کتب سماوی کی بعد اپنی فایق تعلیمات کیساتھہ نازل ہوئی اپنی علمی عقلی آزاد بیانیوں صداقتوں اور اخلاقی و تمدنی حقیقت نمائیوں کی یقینی اعتبارات سے تمام دنیا کیواسطے واجب التسلیم کتاب پاک ہی

مگر اس ارشاد حق کی بعد خدای واحد و رحمن عنایات مزید کی طور پر نہایت اثر انداز اور دلپذیر ارشاد یوں فرماتا ہے "الا تطغوا في الميزان" یعنی ای لوگو تمہیں ہی باستحقاق فطرت علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً کمالات علوم و فنون اور محاسن اخلاق و عمل کیلئے جس تناسب توازن Balance پر رکھا گیا ہی اون قانونی حدود فطرت کا خیال رکھو اغراض فطرت کی پوری پوری تکمیل کرو مگر حد اعتدال سے آگے نہ بڑہو اپنی مرکزی نظام ضمیر و قلب کی سچی توت کشش و انفعال سے نہ ہٹو کیونکہ وہ بہتین نظام الہی کی پایداریوں کی عدل و انصاف راستی اور صداقت ہی کیطرف کھینچتی ہی سبحان اللہ کسقدر پر صداقت ارشاد اور بلیغ و فصیح کلام ہی لوگو خدای رحمن کی بابرکت و شوکت کلام پاک پر طلب صادق لیکر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ قرآن پاک کیا ہی دیکھو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی

واقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان

ای لوگو حد اعتدال کو قائم رکہتے ہوئے یہ بھی ضروری ہی کہ انصاف کیساتھہ ہر چیز کا اندازہ قایم رکھو اور کبھی کم نہ تولو ارض شام اور عرب میں یقیناً لین دین اور سود اسلف دینا لینا یہودیوں کی ہاتہ میں تھا یہی لوگ آج بھی یورپ میں مالی ختیتوں سے بڑہی ہوئی ہیں سود بھی خوب پیٹ بھر کر لیتی ہیں اور کم بخت بندۂ زر بھی ہو رہی ہیں ہندوستان میں ہمارے ہندو عزیزان وطن ترازو تکڑی کی دھنی اور لین دین کی خاص ماہر ہیں مگر کیا اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان کی ارشاد سے وہ سعادت و برکت حاصل نہیں کر سکتے جن میں اکثر لوگ کم تولنا کم دینا اور تناسب وزن کو توڑنا اپنا کمال علم و فن خیال کرتے ہیں بہرحال خدای رحمن کی سعید الفطرت اور سچیدار بندوں کیواسطے خواہ وہ کسی قوم کی فرد ہوں قرآن

Marfat.com

پاک کا ارشاد ہزار ہا برکتوں علمی اور عقلی سعادتوں کا سرچشمہ ہی لیکن ان آیات بالا کے بعد خدای رحمن اپنی نظام عالم کی عدیم المثال شوکتوں کو محض ان لوگوں کی دلی اور دماغی بیداریوں کیلئے بالفاظ ذیل ہدایت فرماتا ہی

والارض وضعها للانام ۝ فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام ۝ والحب ذو العصف والريحان ۝ فباي آلاء ربكما تكذبان ۝ ۲۷

لوگو! اوسی خدای رحمن نے لوگوں کے آرام و مفاد کیلئے زمین بنادی ہی کہ اوس میں صدہا اقسام کے میوہ دار درخت ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے گابوں پر قدرتی غلاف چڑہی ہیں اور زمین پر طرح طرح کے اناج ہیں جو بھوسی کی جھول میں محفوظ ہوتی ہیں اور خوشبودار پھول ہیں تو ای لوگو تم اپنی خدای رحمن کی ذات وصفات سی منکر ہوکر اوسکی کس کس چیز کا انکار کروگے

قاعدہ ہی کہ انسان زمین پر کھڑا ہوکر جب نگاہ کرتا ہی تو اوسکی نظر یا بلندی پر پڑتی ہی یا پستی پر یعنی یا تو آسمان نظر آتا ہی یا زمین اسلیئے خدای رحمن نے بالکل انسانی فطرت کی مطابق پہلی تو آسمانی نجوم و کواکب اور آسمان کی بلندیوں کا ذکر فرمایا اور اون کی نظر اسوالی حالتوں میں سی "وضع المیزان" کے ایمای خاص سی وہ حقیقت بیان فرمائی جسکے سنسے تمام انسانی افہام سرفگندہ اور عقلیں فطرتاً سرنگوں ہوتی ہیں مگر ان آیات میں کرہ ارض کی وہ کیفیتیں جو اللہ کی نظام کی بدل کی بینی شہادتیں اور اوسکی ذات پاک کی صفات کبریائی کا کامل ثبوت ہیں اور جاہل سی جاہل بہی اونہیں کسی زیادہ تفکر و تدبر کے بغیر سمجھکر دانش و بصیرت کی مقدس روشنی دل و دماغ میں پیدا کرسکتا ہی بیان فرمائی ہیں مدعا یہ کہ ای لوگو اگر تم والسماء رفعها ووضع المیزان کی گہرائیوں کی نظام پرشکوہ کو نہ سمجھ سکو تو اسی نہایت سہل و آسان بات پر خیال کرو کہ والارض وضعها للانام فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام ۝ والحب ذو العصف والريحان ۝ یعنے اوس خدای رحمن نے اپنی بی انتہا رحمتوں اور حکمتوں سی تمہاری لئے قسم قسم کے پہل پھول خوشبوئیں اور اناج پیدا کئی ہیں جنہیں تم ہرجگہ دیکہتی اور کہاتی پیتی ہو نہایت افسوس ہوگا اگر تم اوس خدای کریم و رحمن کی ان انتظامات سے اغماض کرکے بداعتقادیاں اور اوسکی ناشکریاں اختیار کرلو اور اوسی چھوڑکر بتوں بندوں اور قدرت کی مظاہر و آثار کی سامنے سجدی کرو اور اپنی انسانی شرافتوں کو پامال کردو قدرت کی جن چیزوں دیوتاؤں راکہشوں اوتاروں مہاتماؤں اور اتاروں کو تم غلطی سی شریک الوہیت اور خدا کا حصہ دار فضیلت بنای بیٹھی ہو وہ تو کسی اناج کا ایک دانہ پہول کی ایک پنکھڑی اور کسی درخت کا ایک پتہ بہی نہیں بنا سکتی

الحاصل قرآن پاک کی ہر ہر لفظ پر ہوشمندانہ غور کرو تو تمہاری سامنے علم و حکمت عقل اور فلسفہ کی ہزارہا قلزم ذخار لہریں لینے لگینگے تعصب اور ہٹ دہرمی اور بیخبری مگر ان تمام کیفیات قرآنیہ کو ٹہکرا سکتی ہی کوئی رفیع الخیال با نگاہ دوربینت اگر یہ خیال کرے کہ اونہیں یہ تو سب کچہ خود بخود نیچرل طور پر آپ ہی آپ ہورہا ہی تو مسلمان اور ہوشمند خدا پرست اسکی امر کی ہزاروں جواب دے سکتے ہیں لیکن بالاختصار ہم مسلمان یہ کہینگے کہ ہم خدای واحد و یکتا کی ماننی والی اوسی علة العلل مسبب الاسباب قادر مطلق ہستی برتر کو مانتی ہیں جو ہمیشہ زندہ و پائندہ حی القیوم مادہ اور روح کا خالق اور قدرت و فطرت کا آفرینندہ ہی اور کائنات کی کل چیزیں قدرت کی تمام جلوہ نمائیوں بلکہ خود قدرت اور نیچر اپنی تمام داخلی آئین سمیت اوسکی سامنے بصد عجز و ادب سرفگندہ ہیں سبحان الله تعالى عما يشركون ۝

Marfat.com

فی الجملہ قرآن پاک علم وعقل اخلاق وعمل اور فلسفہ وحکمت کی تمام اہم خصوصیتوں کے لحاظ سے ایسی مہتم بالشان اور واجب الاحترام کتاب ہے کہ اوسکی ایک ایک آیت پر علم وعقل کی پوری آزادیوں سے نظام عالم اور اسباب وآثار کی تعلقات پر ہزاروں مبسوط کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور کبھی مسلمانوں میں ایسے علماء وفضلاء کی بابرکت جماعت موجود تھی جنکی عالمانہ تصانیف سے آج یورپ کے تمام علمدوست ارباب عقل مستفید ہورہے ہیں لیکن افسوس کہ مسلمان صرف غسل اور وضو ہی کی بحثوں میں پھنسے پڑے رہ گئے اور یہ رندانہ مثل اونکی شاہد حال ہوگئی کہ ”اڑ گئی سونے کی چڑیا رہ گیا پر ہاتھ میں“

قرآن پاک نے فی نفسہ علماء عقلاء لوگوں سے اللہ ہی کی قدیم ویکتا ذات پاک کو منوایا ہے اور اوسکی صداقت وقدامت عظمت وجبروت اور اوسکی قایم کردہ نظام وآئین ثبات توحید کیلئے وہ تمام براہین ودلایل واضح طور پر بیان فرمائے ہیں جن سے انسانی قلوب اور دماغ آسودہ ومطمئن ہوکر صلاح وفلاح تہذیب وتمدن کا مبارک راستہ دیکھ لیتے ہیں دنیا کی تمام قومیں اپنی اپنی جگہ خدا کی ماننی اور تہذیب واخلاق کی پابندیوں کا دعوای کرتی ہیں ہم اونہیں جھوٹا نہیں کہنا چاہتے عقل سلیم ان امور کا فیصلہ خود ہی کردیتی ہے الذی کرم وبخشش ادراک وفہم سکو دیا ہے تاہم یہ ذکر خاص طور پر بحث طلب ہے لہذا اب ہم مضمون ذیل میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مابین المذاہب امتیازی طور پر دین برحق اسلام کیا کیا نمایاں خصوصیتیں رکھتا ہے

طراز پیرہن زرکشم مبین چون شمع   کہ سوزہاست نہانی درون پیرہنم

خصوصیّات اسلام

سالہا پیروی مذہب رندان کردم
تا بفتوائے خرد حرص بزندان کردم

دنیا کی تمام قومیں یا کم از کم وہ لوگ جنکے پاس آسمانی صحائف اور مقدس نوشتے موجود ہیں سب کے سب ناجی اور برسر حق ہونیکا یقین رکھتی ہیں اور جس مذہبی احساس وخیال کے آدمی کو دیکھو وہ اپنے اصول وعقائد پر جما ہوا ایسا راسخ ملتا ہے کہ باقی تمام دنیا اوسے باطل پرست نظر آتی ہے یہ کلیہ نظارا یسا حاوی ہے کہ ہم مسلمان بھی اس سے مستثنے نہیں ہوسکتے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس نے حق وباطل کی امتیاز اور انسانی فہم وادراک میں لاتحصی رکاوٹیں پیدا کررکھی ہیں

لیلی محمل نشین ہے اپنی ناقہ پر سوار   اور نظر آتی ہیں ہر جانب کئی مجنون مجھے

جان نثاران مسیح چھوٹی چھوٹی خوبصورت صلیبیں حمائل گردن کیے یا سینہ پر لٹکائے خدا کے اکلوتے بیٹے کا وعظ سناتی پھر رہی ہیں اونکی حکومت ہے اونکا دور دورہ ہے انکا انتظام ہے دولت وحشمت کی مالک ہیں داعیان مذہب کیلئے لاکھوں اور کروڑوں کی رقمیں آتی رہتی ہیں اونکا سب ناز وفخر جاہی فلسفہ ویدانت کی حامل ہیں جن عقاید اور خیالات کی معتقد ہیں اون کی اشاعت میں دور دراز ممالک میں پہنچی ہوئی محض دھرم کی خاطر سختیاں جھیل رہی ہیں اور ہر ایک ہی اپنی نوشتوں کی صداقت تسلیم کرانیکے لیے دست وگریبان ہوتے ہیں ایک طرف مسلمان ہیں

Marfat.com

اپنی حق پژوہی اور اپنی شوکت و سطوت کیلئے قال اللہ اور قال الرسول سے علماً عقلاً ثبوت پیش کر کرکے نقارخانہ میں آواز طوطی کیطرح جہاں جہاں بیٹھے ہیں سرگرم سعی ہیں مذہب و عقائد کی عجیب الاثر قوت کو دیکھتے ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ حق بجانب نظر آتے ہیں ہندوستان ہی نہیں بلکہ ایشیا بھر میں مذہب اور دھرم خدائی کر رہا ہے مگر آزاد ممالک میں خدائی کا ایک سرا اگرچہ علم کے ہاتھوں میں معلوم ہوتا ہے لیکن دوسرے پر الحاد و دہریت کی پیر پڑی ہوئی نظر آتی ہیں لیکن مذہب کے احساس سے فی الاصل الگ کوئی نہیں اور نہ ہوسکتا ہے اور سب اپنی اپنی خیالوں سے خوش ہیں

آتش گل نے جلایا آشیان عندلیب
برق خرمن سوز ہے ہر عارض گلگون مجھے

یہ امر واقعی کچھ کم حیرت انگیز نہیں کہ ایک ہی قسم و صنف کا انسان جسکی جسمی حاجتیں علمی عقلی روحانی اور تمدنی ضرورتیں قریباً یکسان اور مساوی ہیں عقاید و خیالات اور خصوصاً مذہبی معتقدات میں ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہے فطرت کی جو حقوق ایک ہندوستانی پر ہیں وہی ایرانی اور جاپانی رومی اور شامی چینی اور روسی پر بھی برابر عائد ہو رہے ہیں مگر ادائے حقوق یا فرائض کی صورتیں اسقدر مختلف ہیں کہ بسا اوقات اچھے اچھے مفکرین نوع حیرت میں آجاتے ہیں کہ وہ نور کو جھکیں یا نار کو آگ کو مقدس مانیں یا پانی کو مہر و ماہ کو سر جھکائیں یا اصنام و عناصر کو اور سب سے ادق یا پیچیدہ بات یہ ہے کہ وہ کسی مذہب کے مقدس انسان کو ساتھ لیتے ہوئے راستہ طے کریں یا اکیلے ہی عقل و عشق کی سڑک پر چلتے رہیں؟ یورپ اگرچہ تمدنی مصروفیتوں اور اقتصادی و سیاسی کوششوں کے باعث ان خیالات سے نسبتاً بہت کچھ آزاد اور آسودہ ہوچکا ہے تقسیم عمل کی ترکیب اور نظام حکومت نے اون سبکو ان فکروں سے فارغ بناکر علوم و فنون کے صدہا مشاغل میں لگا دیا ہے وہاں دراصل اس سوال کو سوچنے کی نہ کسی کو زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہے نہ اتنی مہلت ہے خاص خاص لوگ جو اس روحانی یا مذہبی معمہ جات کو حل کرنے کیلئے چھوڑ رکھے ہیں وہ جانیں اور اونکا کام عیسائیت ایک ملکی یا قومی مسلک ہے جسپر بڑی ہوئی سمت چلے جا رہے ہیں حالانکہ اگر وہ اوسپر پوری استواری اور پابندی کرنا چاہیں تو اونکا ایوان تمدن بتاشہ کیطرح پانی میں بیٹھتا ہوا نظر آنے لگے نہ کوئی قانونی گرفت رہے نہ مواخذہ نہ آہنی پوشش نظر آئیں نہ کام کرنیوالی کلیں اور مشینیں مقدس مسیح کا مصلوب ہونا اعتقاداً وہاں نجات کیلئے کافی ہے مگر عملی حالت یا دنیا کا نظام تمدن اس خیال کو قائم نہ رکھ سکا

باین ہمہ مذہب کے خیالات جس صورت و شکل میں موجود ہیں اون کی خوب پرورش ہو رہی ہے اور وہ دنیا بھر کو ہم آہنگ و ہم رنگ بنانے کی ہر ممکن تدبیر سوچ رہے ہیں بلحاظ حالات بالا اس امر پر ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں اور سالوں غور کرنا پڑا کہ اسقدر ادیان و ملل اور اقوام عالم کے ہوتے کیوں اسلام ہی کو مانا جائے؟ آخر خدا ہی کو تو ہر قوم و ملت کے لوگ مانتے ہیں نیز جبکہ انسان کی دینی دنیوی صلاح و خیر کا مدار اعمال و کردار اور محاسن اخلاق پر ہے تو انسان ہر قوم و مذہب میں رہ کر اعمال نیک کر سکتا ہے اخلاقی خوبیاں بھی وہ چاہے تو اوس میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ خدا کو ایک اگر ہم نہ بھی مانیں تو مضائقہ ہی کیا ہے؟ یا یہ کہ مادہ

Marfat.com

اور روح کو قدیم اور مسیح و مریم کو صفات الوہی کا وارث کہ دیا جاے تو کیا خرابی ہی اسکے علاوہ مسلمانوں کی شوریدہ مزاجیاں اون کی پستیاں اور شکستیاں نظر آتی ہیں تو یہ سوال خود بخود پیدا ہو جاتا کہ کیا خدا کو ماننے والے انہیں پرستاریوں اور تباہیوں کے مستحق ہیں جن میں پڑی ہوئی وہ قریباً ہر جگہ دیکھے جاتے ہیں؟ کیا ایک دین برحق کی صدائے توحید بلند کرنیوالے انہیں آوارہ خیالیوں اور آفتوں کے حقدار ہیں جو اون پر چاروں طرف سے چھائی ہوئی ہیں؟ وہ دعائیں مانگتے ہیں مگر بہت کم قبول ہوتی ہیں وہ روتے اور چلاتے ہیں لیکن اون کی صدا کوئی نہیں سنتا اون کی جماعت کا ایک راسخ الاعتقاد اور بخیال خود سچا حق پرست گروہ ہر سال محتشم بزرگان دین کی خاص نام لیکر ہر سال محرم میں بالالتزام نالہ و فریاد کرتا ہی مگر اونہیں بھی کوئی نمایاں کامیابیاں نصیب نہیں ہوتیں سب جنت اور فردوس ہی کی امید پر آس لگائے زندگی گذار رہے ہیں

قرآن پاک اگر تمام الہامی کتابوں کے بعد بہتر اور فائق تعلیمات کیساتھ نازل ہوا اور وہ سچے ہدایات کا مجموعہ ہی تو کیا سبب ہے کہ اوسکے ہزاروں حافظ دربدر مارے مارے پھرتے ہیں لا الٰہ الا اللہ کا کلمۂ حق اگر عظیم الشان فوقیت رکھتا ہی تو کیا وجہ ہی کہ اوسی مت سے ہوکر صد ہا پڑھنے والے اکثر مقامات پر ابلہ فریبیاں اور خلاف علم و عقل حرکتیں کرتے دیکھے جاتے ہیں غرضیکہ یہ وہ سوالات تھے جو کبھی آزادانہ تفکر و غور کرتے ہوئے قوم کو دیکھتے ہوے دل میں پیدا ہوکر ہزار ہا پریشانیوں کا باعث ہوتے اور کوئی معقول جواب خیال میں نہ آتا ان خیالات کی خاص دنوں میں دلکی عجیب حالت تھی صلحاے اسلام اور ہوشمند بزرگان ملت سے محبت تھی اور اب بھی ہی لیکن خیالات کی اس عالم نے تنفر پیدا کرادیا فطرت سلیم خود اپنی علمی عقلی ادراکی حسیتی اخلاقی اور تمدنی حقوق کا مطالبہ کرتی حساس دل اور انجام بین ضمیر کئی سوالات کرتے مگر اسلام کی موجودہ حالتوں سے ناقابل اظہار ندامت محسوس کرکے خاموش ہو جاتی قوم کی عام جمود اور سکوت و سکون کو دیکھکر ایک بیگانہ اسلام شخص جس قسم کے تشکوک یا اعتراضات اسلام اور حاملان اسلام پر کرسکتا ہی وہ سب زبان تک آتے اور رہ جاتے زندگی میں میری یہ وہ زمانہ تھا جو مجھے ہمیشہ یاد رہیگا آخر دین برحق کا جمال معنی اور اوسکی اصلی صورت دیکھنے کا خیال بڑی شدت سے پیدا ہوا اور میری حالت اوسوقت ایسے شخص کیطرح تھی جو اس مادی دنیا میں قطب جنوبی یا شمالی کی کیفیات معلوم کرنے کیلیے کمر باندھنا چاہتا ہو زبان سے بار بار یہ شعر نکلتا

شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

احباب کی بے تکلف مجلسیں چھوٹ گئیں اہل و عیال سے جی گھبرانے لگا گھر کا کتب خانہ بیکار نظر آتا بڑی سخت مایوسی ہوتی تشکوک اور شبہات کا سیلاب محیط قلب ہوگیا راتوں کو چونک چونک پڑتا اور اوس خدا کو ڈھونڈھتا جسکے لئے بچپن ہی میں نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور فی انفسکم افلا تبصرون کی آوازیں اپنی پارسا صفت والدہ کی آغوش مقدس میں سنی ہوئی تھیں وظائف و اوراد شروع کئے لیکن اسلام کی اصلی صداقت کا راز نہ وظیفوں سے کھلا نہ سجہ گردانیوں سے ایک حیرت تھی اور میں تھا میری خاموشی اور افسردہ خاطری تھی اور دل بیقرار یہاں تک کہ میں خودکشی تک کمر باندھی دلکی حالت ایسی ہوگئی گویا زمین و آسمان میں اب کوئی چیز اسی اٹھانے سمجھانے دیکھنے رکھنے اور سنبھالنے والی نہیں ہی سخت مایوسی اور اضطراب نے دلکو تمام چیزوں سے بیزار بنادیا

Marfat.com

اور رو رو کر ان اشعار کو کہنے پر مجبور ہوتا

مبادا کس چو من خستہ مبتلای فراق   کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلای فراق

من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا   مگر کہ زاد مرا مادر از برای فراق

والد اور دُھن کے آدمی تھے مگر والدہ مرحومہ نہایت خدا ترس حق شناس تہجد گذار اور خدا کی جلال سے ڈرنی والی تھیں ایک دن رات کو میرے گریہ خاموش کو انہوں نے معلوم کر لیا دلاسا دیا استفسار فرمایا دعائیں دیں مگر دل بیتاب اس تسکین سے زیادہ مضطر ہوا ۔ دلاسا گویا ہجوم یاس و حرمان میں گھری ہوئی دل کی لیے ایک ٹھیس تھی جس کے لگتے ہی چھالے کی طرح پھوٹ پڑا اضطراب مستقل تھا میں اوسی حالت اور رات کی سخت تاریکی میں بلالی [?] کا یہ شعر پڑھتے ہوئے گھر سے باہر نکل آیا اور بستی کے باہر قبرستان کے پاس ایک کنوئیں کی کنارے پر بیٹھ کر یہی اسی کو پڑھتا رہا

از آن تنہائی ملک غریبی شد ہوس ما را   کہ روزی چند بشناسیم با کس ای و کس ما را

ز دست ما کشیدی طرۂ و صد جا گرہ بستی   کہ کوتہ گردد و دیگر نباشد دسترس ما را

حزن و ملال نے دل چور چور کر رکھا تھا ابھی تک دل کی وہی حالت تھی باہر سے ظلمت اور اندر سے تاریکی ہی تاریکی نظر پڑتی اپنی بے بسی اور بیکسی پر کڑھتا اور خیال آتا کہ اسلام اور اہل اسلام کی حالتوں کو سوچتے سوچتے میں کس عذاب میں گرفتار ہو گیا ۔ سنکھئے کی پڑیا جیب میں نہیں تھی جا چاہا کہ پھانک کر گاؤں کی اپنی خوابیدگان عدم کے ساتھ لیٹ رہوں کہ ایک آواز آئی مگر نہایت متین پر تسکین اور دھیمی مگر اتنی دھیمی کہ میں نے سن لی ایک تاریکی میں اس آواز سے سٹ پٹا آنکھیں بند کر لیں لیکن گنبد دماغ میں اوسکی یہ صدائے بازگشت موجود تھی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ پ ۲۶ ع ۱۵

بیشک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اوسکے تمام دلی خیالات و جذبات سے واقف ہیں اور ہم تو اوس کی رگ گلو سے بھی زیادہ قریب و متصل ہیں

اس ندائے بے صدا نے عالم تہ و بالا کر دیا قوائے قلب میں غیر معمولی حرکات کا تصادم ہونے لگا اضطراب سکون سے بدلتا گیا یاس اور حیرت میں ایک خوشگوار حسی انقلاب سے تبدیل ہونی شروع ہوئی اٹھا کنوئیں کی رہٹ کو خود بخود مستقل چلا کر پانی کھینچا منہ ہاتھ دھوئے وضو کیا دل میں ایک ضیا پیدا ہوئی تمام زمین وادئ ایمن بن گئی ہر درخت کا پتہ پتہ برق طور کی جلوہ نمائیاں کرنے لگا جس خدائے واحد کی ذات اور اوسکے کلام میں ہزار ہا کائنات نے پیدا ہو کر حجابات کی آہنی دیوار حائل کر دی تھی وہ انتہائی علم و یقین کا متوج نظر آنے لگا اور ایک نہایت ہی لطیف سرور انگیز ایمانی اور علمی لذت کو محسوس کرتے ہوئے عالم وجود اور شہود و نمود بلکہ کل کائنات میں ایک پر جلال جمال کو محیط پایا اور میں سرنگوں ہو کر اوسکی بے نہایت نور میں ڈوب گیا جو لذت تنہائی اور تاریکی کی ان چار سجدوں میں آئی وہ آج تک یاد ہے اور یاد رہے گی زار زار شکر و حمد کرتے ہوئے گھر پر آیا۔ دل مسرور مگر زبان پر مہر سکوت تھی والدہ محترمہ بھی مطمئن پا کر خوش ہوئیں اور اوس وقت سے آج تک بیس ۲۱ [?] سال گذری اللہ کی

Marfat.com

مقدس کتاب اور اوسکا پاک نوشتہ قرآن زیر نظر و غور ہی لیکن ابتک ختم نہین ہوا مگر جہان تک دیکھا اوسمین نے جس جس
طرح کی حیرت افزا سینیان اور حق نمائیان کی ہن اون مین سے ندرہا باتین ناگفتی اور صدہا کیفیتین پوشیدنی ہن اب جو
کچھ عرض کیا گیا یہ اوسکی زلف درازکی داستان طول و طویل کا عشر عشیر ہی ہن

ایکہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ　　　فرصتت باد کہ بیگانہ نواز آمدۂ

مسلمانون کی حالت تاحال قابل حیرت و استعجاب ہے اور نہین معلوم کتبک رہی لیکن اوس ہادی برحق رسول امین سید المرسلین
نبی محترم منجی اعظم آقای نامدار سید ابرار رحمۃ العلمین کی ذات عالی صفات پر مسلمان ہمیشہ اپنا تن من اور دھن نثار
کرنیکو خدا کرے کہ تیار ہی رہین کہ اوسنے وقار فطرت اور اسرار قدرت کو سمجھنے کیلیے وہ عالی پایہ اور مقدس کتاب ہدایت
دی ہی جسکو سمجھنے اور جاننے سے دین برحق اسلام کی خصوصیتین علمی عقلی برکتون اخلاقی روحانی اور تمدنی سعادتون
کی ہزارہا مبارک صورتون مین نمایان طور پر نظر آنے لگتی ہن اور اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ اسلام کیا ہی؟ اور ما بین الذاہب
اوسکی شاندار قدرتی اور فطری خصوصیات کیا ہن؟ حافظ نے خوب کہا ہے

راز درون پردہ ز رندان مست پرس　　　کاین حال نیست زاہد عالی مقام را

خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ کا کلام اور اوسکی تمام اصطلاحات بجائے خود محتاج تفصیل ہن لیکن مسلمانون نے عام طور پر اوسکے
شیشہ و ساغر بادۂ ناب اور بزم رندان سے جس قسم کی الٹی بلٹی مطالب قرار دیکر اسلامی خصوصیات کو خیرباد کہا اور
جیسے جیسے بعید از علم و عقل اوہام و خیالات کی پابندی زندان زربیت اور کج خیالان الست کو رندان مست سمجھکر
اپنی قومی اور دینی علمی اور تمدنی نظام کی ممتاز خصوصیات کو تباہ و برباد کرلیا ہی نہایت دردناک فسانہ ہی مگر
سوال یہ ہی کہ ملت و قوم کا خواہ کوئی بزرگ ہی کیون نہو اور اوسکی عارفانہ صوفیانہ یا مستانہ آوازین خواہ
کتنی ہی بلند کیون نہ معلوم ہونگر کیا اون کی تصانیف ہمین اللہ کی اس کتاب "قرآن" سے بے نیاز و مستغنی کرسکتی ہن ؟
یا کیا ہم اون کی وجد انگیز صداؤن کو سنکر "قال اللہ اور قال الرسول" کو بھلا سکتی ہن؟ یہ تو کھلی گمراہی اور ضلالت
اور شرک فی التوحید و بالرسالت ہوگا غالباً کوئی مسلمان شرک بالتوحید یا شرک فی الرسالت کو یون نظر
ہرگز مستحسن نہ سمجھیگا مگر غور سے دیکھو اور قوم کی تمام دینی دنیوی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی برتایون کو سمجھو تو صاف صاف
معلوم ہوجائیگا کہ اس سادہ دل عقیدت کیش اور نجات و فردوس کی عاشق صادق قوم نے اسرار باطنی کی فکر کے
پیچھے پڑکر یہ دونون جرم کئی ہن اور توحید الہی اور توحید رسالت دونون کی خصوصیتین مٹا دی ہن اور
آج ایک معبود کی جگہ بالعموم اون کی صدہا معبود اور ہزارہا رسول ہن جنکی مختلف آوازون نے انہین ایک مرکز مستقیم سے
ہٹاکر ہزارہا مختلف راہون خیالون طریقون مشربون خانوادون اور مسلکون کیطرف و الکر اجتماعی شیرازہ کو ایسے
بکھیر دیا ہے خدائے برحق ہمین اپنی اغلاط اور غافلانہ سرمستیون کی سمجھنے کی توفیق بخشیے ۔ آمین ثم آمین

سحر بلبل حکایت با صبا کرد　　　کہ عشق گل بہ ما دیدی چہا کرد

الغرض دماغ و دل نے خاموشی کیساتھ آوارہ گردیون سے جسقدر تکالیف اٹھائین جان و روان پر جو جو صدمات گذری اون کی

Marfat.com

تلاش اوس محسن و کریم اور رحمٰن و رحیم معبود واحد نے اپنے فضل و کرم سے خود ہی فرمائی اوسکی پاک کتاب "قرآن" پر غور و فکر کرنیکی ہی اوسنے توفیق مدد و استعانت فرمائی اور ایک عرصہ کے بعد مجھے اون تمام سوالات عجیب کا جواب فرد افرداً ملگیا جنہوں نے کبھی سخت روحانی دماغی - دلی اور جانی مصیبتوں میں مبتلا کیا تھا خدا ہی کے پاک مقدس کلام پر غور کرنے سے قوم کے زوال علم و عقل کی صحیح اسباب معلوم ہوئے اون کی روحانی آوارگیوں دماغی پریشانیوں تمدنی اور علمی پستیوں کی وجوہ کا انکشاف ہوا دین برحق اسلام کا جان پرور جمال معنی نظر آیا اوسی نے وہ وہ کچھ دکھایا اور سمجھایا جو اپنی ازلی حقیقتوں اور فطری صداقتوں کے اعتبار سے ماورائے فہم و ادراک ہو سکتا ہے الحمد للہ علی ذالک

موئے میرے دل سے پوچھی تری تیر نیمکش کو ۔۔۔ یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

اسلام کے اولوالعزمانہ ہدایت کے مطابق میں نے توریت شریف کو خرید کر پڑھا انجیل مقدس کا بے تعصبانہ مطالعہ کیا وید مقدس کے اصول و احکام کو اپنے بعض ہندو دوستوں سے سنا اور ٹھنڈے دل سے اون پر ہمیشہ غور کیا اور ساتھ ساتھ قرآن پاک کے ممتاز نصب العین توحید اور حفاظت توحید کیلئے اوسکی بیان کردہ علمی عقلی حقیقتوں اخلاقی اور عملی کیفیتوں تمدنی اور نظام عالم کی آئینی خصوصیتوں پر خیال رکھا تو وہ تمام معارف حق معلوم ہوئے جنکی بنا پر اوسکا یہ دعوای ہر حیثیت سے واجب التسلیم اور مبنی بر صلاح و خیر ماننا پڑتا ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(تمام صحائف آسمانی کے بعد) یہ کتاب قرآن ہے بزبان عربی اون کی سچی تعلیمات توحید کی تصدیقات کیساتھ مفصل بیانات میں اتری تاکہ وہ نادان اور ظالم لوگ جو اللہ کے انتظام و نظام کو نہ سمجھکر شرک ورزیوں اور غلط کاریوں سے اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں کچھ سمجھیں اور سعید الفطرت نیک بندے اوسکی سچی باتوں کو سنکر خوش ہوں بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا معبود تو وہی ذات پاک خدا ہے اور شرک سے بچکر مرتے دم تک اس صداقت پر علماً عقلاً اور عملاً قائم رہے تو انجام کار حیات بعد الموت میں نہ تو اون پر نہ تو اون پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ کسی طرح ڈر کر وہ خاطر ہونگے اون کا مستقبل بہت شاندار ہے یہی لوگ تو اہل امن و اطمینان اور وارث جنت ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اور یہ اونکے اعمال نیک ہی کی جزائے خیر ہے جو وہ دنیا میں کر چکے

ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ معارف قرآن کیلئے جداگانہ کئی سو اوراق کی ضرورت ہے لیکن جب اس امر کو مابین المذاہب غور و فکر سے بالکل آزادانہ طور پر سمجھنے کی عاقلانہ کوشش کی جاتی ہے وہ کونسی مہتم بالشان خصوصیت ہے جو انسان کو اپنی جان پرور صداقت سے اسلام کیطرف جھکنے پر مجبور کر سکتی ہے؟ تو ایک نہیں صدہا خصوصیات اسلام آسمان علم و عقل پر ستاروں کیطرح جھلکنے لگتی ہیں ایک سلیم الفہم اور باہوش انسان کی تمام دلی اور دماغی قوتیں سمٹکر اوس واحد یکتا مرکز الانوار پروردگار کی ذات پاک کیطرف کھنچنے لگتی ہیں جہاں مفروضات باطلہ کی ہوا تک بھی پہنچ نہیں پاتی اور جہاں و لطف ایمان و یقین اور علم و عقل کی حقیقت نما ضیائیں پھیلی پڑی ہیں اور وہ ذات پاک گویا ایک بے پایاں بحر نور ہے جسکی پہنائیاں اور وسعتیں ماورائے تحریر و تقریر ہیں انسانی افہام کیلئے عام طور پر اون میں موزوں

Marfat.com

مناسب اور سہل الفہم تشبیہات کی ضرورت ہوگی جنہیں قرآن پاک نے توحید مطلق کی اہم ترین خصوصیت کو ملحوظ رکھتی ہوئی جابجا بیان فرمایا ہے۔ سچ ہے کہ تمام ادیان و ملل کا خصوصی نصب العین خدا ہی کی شناخت اور اوسکا یقین ہے لیکن کئی ایک خلاف عقل و علم خیالی اور فرضی پابندیوں کیساتھ اور وہ بھی بالواسطہ لیکن یہ شاندار خصوصیت اسلام اور صرف اسلام ہی کا شرف ہے کہ وہ انسان کو کسی مرتاضانہ تکلیف اور جوگیانہ تکلف کے بغیر توحید مطلق کی حق نمائیوں سے تمام آزادیوں شرافتوں عزتوں فطری فضیلتوں روحانی سعادتوں اور تمدنی برکتوں کیساتھ بغل و غش براہ راست اور بلاواسطہ اللہ تک پہنچاتا ہے اور اوسی پالنے کے بعد ہی عقلمندوں کیطرح دنیا کی تمام چیزوں سے کام لینے اور اپنی مشکلکشائیاں خود کرنیکی ہمت و لیاقت پیدا ہوتی ہے اور ایک مسلمان خود کو تمام کائنات میں اور ساری جہان کو اپنی جان جان میں پاتا ہے

جان بی جمال جانان میل جہان ندارد   ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد

یہ شرف علم و عقل یقیناً صرف دین برحق اسلام ہی میں پایا گیا کہ اوسکے حقائق علمیہ میں عقل سلیم کو کہیں بھی عذر لنگ کرنیکا نہیں موقع ملتا بلکہ انسان جسقدر دماغی اور دلی حسی اور ادراکی آزادیوں سے اوسکی اصل الاصول تعلیم توحید پر غور کرے اوسی قدر بینش و بصیرت اور علم و عقل کے دروازے اوس پر کھلنے لگتے ہیں اور اوسے صداقت و علم کی اس مقدس وادی ایمن میں پہنچکر اون تجلیات انوار لاہوتی کا مشاہدہ کرتے ہوئے مادہ اور روح کی ازلیتوں مسیح و مریم کی الوہیتوں بتوں اور بندوں کی ستائشوں اور ماہ و مہر شجر و حجر باد و خاک آب و آتش کی فضیلتوں کے خیال سے خود بخود ندامت محسوس ہوتی ہے

سحر با باد میگفتم حدیث آرزومندی   خطاب آمد کہ واثق شو بالطاف خداوندی
قلم را آن زبان نبود کہ سر عشق گوید باز   ورای حد تقریر است شرح آرزومندی

کون کہتا ہے کہ اسلام میں عقل کی گنجائش نہیں؟ کسنے کہا کہ قرآن پاک کی تعلیم انسان کو کاہلی سستی غافلانہ توکل و قناعت اور مجذوبانہ تارک الدنیا گوشہ نشینیوں کیطرف لیجاتی ہے یا یہ کہ اسلام محض روحانیت کی دلفریبیوں سے انسان کو زمین چھوڑ کر عالم ملکوت میں جا کر بیٹھ جانے کی ہدایت کرتا ہے کیا ایک قرآن کو پڑھنے والا باخبر مسلمان اس اسلامی خصوصیت کو بھلا سکتا ہے کہ انسان فرشتوں سے بہتر اشرف المخلوقات نائب خدا خلیفۃ الارض اور مسجود ملائک ہے مگر افسوس کہ موجودات پرست اور شرک پسند اقوام قدیم کا فلسفہ روحانیات جسکا ماحصل تعلیم صرف حصول نجات ملکی اور نروانا تھا وہ نہایت رنگ آمیزیوں سے مخلوط الاوہام ہوکر فنائی الشیخ کی لذیذ اور بیکار ترک آموزیوں کیساتھ خدائے واحد کے ماننے والی باہوش قوم کے دل و دماغ پر بھی آخر سر تا بقدم چھا گیا اور حریت پسندوں کی حق پرست جماعت احرار کی بڑی بڑی بخیم تجسیم نامحسوس طریقوں سے دین برحق کی با اعتدال صراط مستقیم کو چھوڑ کر جنگلوں غاروں بیابانوں اور بہشتوں میں بھٹکنے لگے انجام یہ ہوا کہ اسلام کی تمام علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی تمدنی اور صحیح روحانی خصوصیتیں ہوشمند صلحائے دین کے بعد ہزارہا پیران نابالغ کے ہاتھوں برباد و فنا ہو کر رہ گئیں اور مسلمان اپنی تمام فطری شرافتوں خودداریوں اور خود مددگاریوں کے اصول صادق کو بھول کر مضحکوں سے بھیڑوں کیطرح ادھر اودھر اڑنے لگے اور ابھی تک انہیں اپنی گم شدہ اسلامیت کا پتہ نہیں لگا اور نہ وہ شرف انسانیت ہی کی اسلامی

آہ آہ از دست صرافان گوہر ناشناس   کاین ہمہ خر مہرہ را با دُر برابر میکنند

Marfat.com

مسلمانوں کی یہ داستانِ الم تو بہت دردناک اور طولانی ہے لیکن اب اگر انسانی فطرت کی اس حقیقی خصوصیت کو دیکھا جائے کہ اوسنے صورتِ اسلام میں نمودار ہوکر خاص طور پر توحیدِ مطلق کی تعلیم پر حق پر اسقدر زور کیوں دیا ؟ اور بار بار شرک کی برائیاں کیوں بیان فرمائیں ؟ خدا کے سوا موجودات اور مظاہرِ قدرت کی کسی کرشمہ کے سامنے سر جھکانے کو ان کیلئے باعثِ عذاب و عقوبت کیوں قرار دیا تو یہ خصوصیت عالمتاب کو ہر کیا کہ طرح ایک ذی انسان کے دماغ و دل کو پر نور کرنے لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اشرف المخلوقات انسان کو اوس ہستی برتر قادرِ مطلق خالق اکبر معبودِ واحد "حی الذی لا یموت" "رب" اور "نور فی السموات والارض" خدا کی عظمت و وحدت کا علم و یقین نہ ہوتا اور اوسکی طبیعت میں غیر اللہ کسی مخلوق اور زمین و آسمان کی کسی حادث ہستی کو اپنے سے افضل و بہتر سمجھنے کا وہم باقی رہتا اور نیز وہ مادّہ اور روح کی ازلیت یا مسیح و مریم اور عزیر و کرشن کی الوہیتوں سے خوش ہوکر سر جھکاتا تو وہ خود اپنی اس خود ساختہ کمزوری اور جہالت و ضلالت سے نکلکر دنیا میں علم و عقل کی برکتوں کا وارث ہرگز نہ ہوسکتا اور یہ امر چونکہ انکی شریف و اشرف فطرت کی ہمتوں اور شوکتوں کے خلاف تھا اسلئے دینِ حق اسلام نے نغمۂ لا الٰہ الا اللہ کی دانش آموز اور علم آفریں آواز سنائی ہوئی خدا کی یہ ازلی صداقت بندوں کو پہنچائی

وللّٰہ ملک السمٰوات والارض ط واللّٰہ علیٰ کل شیئٍ قدیر ۝ ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰت لاُولی الالباب ۝ الذین یذکرون اللّٰہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار ۝ پ ۴ ع

(لوگو) آسمان و زمین کا اختیار کل سب اللہ ہی کو ہے اور وہ رب ہر چیز پر قادر ہے آسمان اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کی الٹ پھیر میں محمد اروں کیلئے خدا اور خدا کی نظامِ عالم کو سمجھنے کیواسطے بیحساب نشانات ہیں (اور ایسے ہوشمند وہی لوگ ہیں) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے خدا کی جلال سے ڈرتے اوسے یاد کرتے اور آسمان کی بناوٹ زمین کی ساخت میں غور کرتے ہیں اور اوسکے آئین کو سمجھتے ہیں اور (بے ساختہ قول اٹھتے ہیں) کہ اے ہمارے پروردگار تونے اس کارخانۂ عالم کو فضول اور بیفائدہ یا کھیل نہیں بنایا تیری ذات ایسی غلطیوں سے پاک ہے تیرا انتظامِ عالم ہمیں خبر دے رہا ہے کہ ہر اچھے برے فعل کی سزا و جزا ہے لہذا ہمیں عذابِ جہنم سے محفوظ رکھیو

اس ارشادِ حق کے بعد شرک و ضلالت سے بچنے اور نارِ جہنم سے محفوظ رہنے کیواسطے یہ ہدایت ہوتی ہے

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللّٰہ فقد ضل ضلالاً بعیداً

واقعی خدا یہ شرک کا گناہ تو معاف فرمایگا نہیں (یعنے انسان شرک کرنیکے بعد خواہ جلد اور خواہ کچھ دیر میں ذلت و مصیبت کا مستحق ہو ہی جاتا ہے) ہاں اس سے کم یعنی معمولی بھول چوک وہ جسے قابلِ معافی چاہے معاف کر سکتا ہے (مگر اصل تو یہ ہے) کہ اللہ کی ذات واحد و یکتا کیا تھا جسنے کسیکو شریکِ ذات و صفات گردانا وہ راہِ راست سے بہت ہی دور جا پڑا

Marfat.com

الحاصل یہ ہم بھی جانتے ہیں کہ بتوں بندوں قبروں اور قدرت کی مختلف کرشموں کی سامنے جھکنے والے اون چیزوں کو خدا نہیں کہتے اونکا مدعا محض بالواسطہ مظاہر اللہ کو جھکنا ہوتا ہے اور اسی خیال کی باعث لکھو کھا لکھے پڑھے لوگ اس ذلت آفرین مقدس مغالطے سے نکل نہیں سکتے اور یہ بات نظر جسقدر دلفریب کن یا فریب دہ ہے اوسیقدر خطرناک اور انسان کو رفتہ رفتہ اوج شرف و اقتدار سے گرا دینے والی ہے اور اسلام اپنے جس ممتاز خصوصیت سے انسان کیواسطے اتنے سے غلطی کو بہت بڑا گناہ قرار دے رہا ہے اگر اوسکی عقل افزا مفہوم حق کی کیفیت کو بوجوہ احسن سمجھ لیا جائے تو ایک عاقل کو لامحالہ ماننا پڑتا ہے کہ دین برحق اسلام کا منِ دون اللہ تمام موجودات کی فریب دہ فضیلتوں اور اصنام و عناصر کی ستائشوں سے ثنائی کی امتناعی حکم میں اوسکی بے انتہا احسانات مستور ہیں

خدا کی اوس برگزیدہ رسول اور محسن عالم ہادی کو بتائید الٰہی یہ بات آئینہ کیطرح صاف طور پر معلوم ہو چکی تھی کہ انسان بتدریج ان غلطیوں سے ہی کبھی نہ کبھی ذہانت و ذلت اور استبداد و غلامی کی زندگی میں آ رہے گا اور وہ اپنی فطری شرافتوں انسانی قوتوں دماغی اور دلی حریتوں کی بابرکت علمی اخلاقی اور تمدنی اثرات سے متاثر ہونیکی قابلیت بھی کھو دیگا اخلاق و عمل اور علم و عقل کی کاملانہ سعادتوں سے محروم ہو جائیگا اور رفتہ رفتہ وہ بالکل دوسروں کا دست نگر اور عمر بھر غیروں کا مرہون منت و احسان رہیگا عرصہ دراز سے ہندوستان کا بیرونی اقوام کی ماتحت رہنا اوسکی اسی شرک و کفر اور جہالت و ذہانت کا باعث ہے اور اوسکا اسوقت تک سوے مسلمانی کیلئے تمام غیر کا دست نگر ہونا اوسکے خوبصورت مندروں چبا دھاری سادھوؤں اور برخود غلط خود فراموشوں کی شرک ورزیوں کا نتیجہ ہے مسلمان بھی جب تک درست رہے انکا کام بھی درست رہا مگر جبسے وہ ہوا و ہوس کی غلام اور اپنی بیجا نفسانی خواہشوں کی خادم بنکر عیش و عشرت میں غافلانہ بلکہ مشرکانہ زندگی گذارنے لگے وہ بھی آسمانی رفعت و حشمت سے نیچے آ پڑے سبحان اللہ خدا کی پاک کتاب قرآن نے کیا کیا ارشادات حق سنائے ہیں

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ پ ۱۷ع

جو شخص کسی چیز کو خواہ نفسانی خواہشیں اور بیجا ذاتی خود غرضیاں ہوں خواہ اصنام و عناصر ہوں خواہ انسان اور قبریں ہوں غرضیکہ آدمی غیر اللہ کسیکا غلام بنے اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے وہ آسمان پر سے گر پڑا اب یا تو وہ گرتے ہی میں خونخوار پرندوں آفتوں اور بلاؤں کا طعمہ بن جائیگا یا ہوا اوسے کہیں دور دراز جگہ لیجاکر پھینکدیگی (یعنے اتنی دور خدا سے بعد میں جا پڑیگا کہ کوئی اوسکی پکار نہ سنیں

مسلمان واقعی اپنی غیر محسوس شرک ورزیوں سے اس ادبار و زوال میں پڑے ہیں وہ کبھی اپنی ایمانی پایداریوں اور عقلی و علمی استواریوں ہی سے شوکت و اقبال کی فلک الافلاک پر پہنچے تھے مگر دین کی پاک خصوصیتوں کو بھول جانے اور اسلام کی مقصودات عالیہ کو غلط کر دینے سے وہی نتیجہ ہوا جو باطل پرستیوں اور شرک ورزیوں کا ہوا کرتا ہے لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ اللہ کا کلام نہ بدل سکتا ہے نہ اوس میں کوئی غلطی ہے دنیا میں جس قوم نے اپنی توازن

Marfat.com

فطرت کو بگاڑ کر بد اعتقادیان اور خود فراموشیان اختیار کین ادبار اور نحوست چھا گئی اوسکی سچی ہولئے مسلمانون
نہایت افسوس ہی کہ تم نے قرآن پاک کی کسی ہدایت کو عقلمندی سی سمجھکر یاد رکھنی کی کوشش نہ کی اور تمام دنیا
بہر مین تم جہان جہان ہو تمہاری جمود و انحطاط کا باعث یہی غفلت ہی جو تم نے خدا کی پاک کتاب کی علم آموزیون
کو چھوڑ کر زید و بکر کی روایتون پر قناعت کر لی لیکن کیا تم اس چھوٹی سی مگر نہایت عظیم الشان آیت کا صاف
صاف مفہوم بھی سمجھ نہین سکتے "والسماء رفعها ووضع الميزان الا تطغوا في الميزان" کے
بیشک اوس خدای ذوالجلال نے آسمانون اور ستارون کو بنا کر ایک مناسب توازن Balance اور باہمی کشش و اتصال
ایک مرکزی نظام پائدار پر قائم کیا تاکہ تم اس کو دیکھ سمجھکر تم بھی اپنی انسانی اہمیت اور فطری خصوصیت کو نہ بھولو
اور حد اعتدال سی کبھی تجاوز نہ کرو یعنی نہ تو فسق و فجور مین پڑکر بہایم صفت ہو جاؤ اور نہ ہی زمین چھوڑکر
عالم ملکوت مین جاکر سجدہ جانی کیواسطے اپنی فرائض کو چھوڑ دو کیونکہ تم انسان ہو اور مسجود ملائیک تمہارا
رتبہ تمہاری علمی عملی عقلی اخلاقی تمدنی اور ادراکی کوششون کی باعث ملکوت سی افضل و اعلی سمجھا گیا ہی اور
یہی تو وہ وجہ ہی اور اسلام کی خاص خصوصیت کہ تمہین اللہ نے اپنی خلافت عظمی کا شرف عطا فرمایا

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند — گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند
ساکنان حرم ستر عفاف ملکوت

فی الحقیقۃ دین برحق اسلام کی سب سی بڑی اہم اور اصولی خصوصیت تو توحید ہی کی خصوصیت ہی اقرار رسالت اور اوسکی
ساتھ تمام علمی عملی اخلاقی اور عقلی تمدنی پابندیان ایسی توحید مطلق ہی کو بجا لانی کا سامان مین اوس رسول محتشم نے
کبھی مسلمانون کو اس بات کا اشارہ تک بھی نہین کیا تھا کہ میری پرستش کرو لیکن حیرت ہی اوس قوم پر اور قوم کے
اون افراد پر جو مسیح و عزیر اور خدا کی سوا غیر کی الوہیتون کی عقاید باطلہ کی خرابیون کو بارشاد حق سنتے
ہوئے اوس محتشم ہادی اور محترم رہنما خدا کی مکمل و اکمل انسان کو اوتار پرستی کی عقیدہ قدیم کی مطابق ہی پھر
احمد بے میم کہنی لگ گئے اور اس ایجاد پر اسقدر خوش ہین کہ گویا اونہون نے آسمان کو الٹ کر دیا ہی افسوس
عیسائی اور یہودی تو عزیر و مسیح کو صرف ابن اللہ کہتے ہین پائے تھے لیکن ہم مسلمانون نام وجود قرآن پاک کی صریح ہدایات
کی اوس ہادی برحق بانی اسلام خدا کی نہایت ہی بزرگ و مقدس انسان کو خود خدا کہتی سمجھتی اور اس سمجھ پر ناز کرتی
ہین مسلمانون ہی وہ بد اعتقادیان اور نادانیان ہین جن سی یہودی اور عیسائی تباہ و برباد ہو رہی تھے اور
انہین غلط فہمیون سی ہندوستان کی رام پرستیون کا کام بگڑا تھا لیکن ہمین اوس اسلامی خصوصیت کا خیال
بھول جانا کی انتہا حیرت فروشی ہی اوس رسول کی یہ عزت سمجھی اور عاقلانہ عزت نہین کیا جو رسول برحق
بارشاد الہی انہین غلطیون کو دنیا سی معدوم کر دینی کیلئے دنیا بھر کو پکار رہا یہ احکام حق سنائی تم اوسپر یہ الزام لگا
سکتے ہو کہ اسنے ہمین احمد بے میم کہنا سکھایا ہی اور اگر رسول نے نہین کہا خدا نے نہین فرمایا تو تم اس

Marfat.com

اسلامی خصوصیت توحید کو مٹا کر اور شرک اقوام قدیم کی بلوی ہوئی باسی چھاچھ کو بلو بلو کر اب کونسا مکھن نکال رہے ہو
مگر دیکھو کہ وہ آقائے نامدار مولائے بااقتدار مخاطب اللہ السائلون کو مسیحیوں اور ذلتوں سے نکلنے کیلئے کیسی آزادی سے فرما رہے ہیں

وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصرى المسيح ابن الله ذالك
قولهم بافواههم يضاهون قول الذين كفروا من قبل
قاتلهم الله انى يؤفكون ٥
اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح ابن
مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو سبحانه
عما يشركون ٥ پ ۱۰ - ع ۱۱ س توبہ

اے مسلمانو تم نے واقعی اللہ کی کتاب کو سمجھ بوجھ کر بھلا دیا خدا کے صریح احکام کو جھٹلایا اور یہ اوسی جھوٹ یا جھٹلائی کا نتیجہ ہے کہ نہ تمہارا دماغ درست ہے نہ دل ٹھکانے پر گویا مت ہی ماری گئی آہ تم نے سمجھا ہے کہ اوس ہادی برحق رسول محترم منجی اعظم کی ذات عالی صفات فضائل انسانیہ کا کیسا کامل و مکمل بلکہ اکمل مظہر تھی عیسائی اور یہودی تو عزیر و مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے لیکن تم اونسے بھی چار ہاتھ آگے ہو گئے مگر خوب یاد رکھو کہ اوس مستقر فطرت اور راز دار اسرار قدرت رسول عرب روحی فداہ کی سچی عزت احمد کی میم کہنے یا اوسے کنہیا اور بانسری بجیا بنانے میں ہرگز نہیں بلکہ اوسے انسان کامل و اشرف سمجھنے اور اوسکی دی ہوئی کتاب پاک کی علم آموز ہدایات پر کاربند رہنے اور ہونے میں ہے مگر سخت افسوس ہے کہ تم نے اسلام کی اس شاندار اور نمایاں خصوصیت کو بسار کر بیٹھ گئے ہو عیسائیوں اور یہودیوں کو کیا روتے ہو آج یہی خیالات عجیبہ تم زمین پر اکڑی اکڑی پھرتے ہو کہ جنت اور نجات صرف تمہارے ہی واسطے ہے بات تو معقول تھی مگر تمہیں اپنے خیالات و معتقدات حالات اور اعمال و کردار کی بے خبری کا علم ہے تم کدھر جا رہے ہو حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ بنانا سمجھنا یہ تمہارا ہی کام ہے مگر یہ سب کچھ ذالك قول الذين بافواههم کے مطابق صرف تمہاری اپنی ہی لغو گفتاریاں ہیں اور محض تمہارے نازک و سرخ ہونٹوں کی پھونکیں جو احمد کی میم کی آواز کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتے مگر غور تو کرو کہ وہ محسن مخلوق رسول صادق اسی قسم کی مغالطوں میں پڑی ہوئی عیسائیوں اور یہودیوں کو قاتلهم الله انى يؤفكون کے ارشاد حق سے کیا سنا رہا ہے؟ اور اوسکے اسقدر رنج و غم کھانے کا باعث کیا ہے؟

ہم اس امر کو کہ یہ خیالات توحید مطلق کے ماننے اور خدا اور رسول پر جان دینے والی عاقل قوم میں کیوں اور کیسے پیدا ہوئے کچھ آگے چلکر "اسلام پر خارجی اثرات" کے عنوان مضمون عرض کرینگے لیکن دین برحق اسلام کی خصوصیتوں اور قرآن پاک کی معنوی کیفیتوں پر غور کرتے ہوئے مسلمانوں کا حال نہایت قابل ندامت و ملامت اور دردناک نظر آتا ہے کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ مگر جسطرح خدائے واحد کی ذات برحق کو علماً عقلاً عملاً اور ادراکاً ایک ماننا جاننا انسان کیلئے ہزارہا روحانی عملی اور تمدنی برکات کا منبع ہے ایسے ہی اس خصوصیت کو پامال اوہام کرنے کا انجام انسان کی تباہی علمی عملی اخلاقی عملی اور تمدنی پستیوں پر ہوتا ہے چنانچہ آج یہی ہو کے رہا ہماری زندگی اعتقاداً اور لساناً تو اسلامی مگر عملاً

Marfat.com

سے ترک نہ ہوگئی اور آج وہ دین برحق کی اسقدر جلی نمایاں اور ممتاز خصوصیت توحید کو بھی سمجھنے سے معذور ہو رہے ہیں اور اسی لئے نہ سمجھ سکنے سے قوم کی وہ شاندار خصوصیتیں جو عاقلانہ توحید پرستی کا لازمی نتیجہ ہوتی ہیں غائب غلّہ ہو کر رہ گئیں حق گوئی حق پسندی حق جوئی راستبازی صداقت پروری آزادئی رائے اخلاص و صفا خود داری - خود بدری باہمی ہمدردی و محبت ہمت و استقلال - معاملہ فہمی اور انجام بینی کی تمام شانیں ایک ایک کر کے اون سے دور ہوتی گئیں اب اونمیں ایسی بیخودی اور مدہوشی اور غفلت نے آکر گھر بنا لیا ہے کہ وہ اپنے حقوق فطرت ہی کو جانتے ہیں نہ ان کے تصرف و اقتدار کو نہ اللہ کے قائم کردہ نظام کائنات کی خبر ہے نہ وہ اپنے عالم وجود کی تباہیوں اور قوم کی مجموعی بربادیوں کا کچھ صحیح اندازہ کر سکتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا تو اسپر جہاں تک غور کیا جاتا ہے یہی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہمنے ایک رسول کو چھوڑ کر جسقدر ہادی اور جداگانہ رہنما بنائے قرآن پاک کی سچی تعلیمات سے بے نیاز ہو کر ماتو شما وکی خود ساختہ باتوں پر عمل درآمد شروع کر دیا اور جو کچھ ادھر ادھر سے رطب و یابس ملتا رہا اوسی منزل من اللہ سمجھ کر شان عقیدت کیساتھ پلّے باندھتے گئے خدائی آیات بینات کی کھلی مخالفت کو اپنا مسلک بنا لیا اوسکے نظام عالم کو ایک قسم کی مقدس مدہوشیوں میں آ آکر جھٹلایا آخر انجام وہی ہوا جو باطل کو حق میں ملانے اور صداقت کی جگہ نفرت کو بٹھانے یا اختیار کر لینے سے ہوا کرتا ہے جسطرح راہبوں اور احباروں کی دل آویز باتوں سے یہودی اور عیسائی تباہ ہوئے تھے اونہیں غلط خیالات اور عقاید سے مسلمان بھی مٹ مٹا کر رہ گئے خدا کی کتاب نے ان سب حقیقتوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے لیکن ہم اون پر صرف اپنی غرور کی جاکی باعث اپنی تمام غلطیوں کو نظر انداز کر کے غور نہیں کر سکتے کہ ہم مسلمان ہیں مگر کاش ہم مسلمان ہوتے بھی اگر ایسا ہوتا تو پھر رونا ہی کیا تھا مگر دیکھو اللہ کی پاک کتاب کسقدر صاف صاف حالات سنا رہی ہے چنانچہ ارشاد ہے

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ
پ ۹ ع ۶ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ
یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْھَا غٰفِلِیْنَ ○

اور جو لوگ ناحق خدا کی زمین پر اکڑے پھرتے ہیں (یعنے عمل تو جاہلانہ ہوتے ہیں مگر سمجھتے ہیں کہ ہم معقول ہیں) ہم اونہیں (اس اپنی سمجھ اور پندار کی باعث اپنے احکام حق سے برگشتہ ہی کئے رہینگے) اور اون کے دلوں کو ایسا کر دینگے کہ اگر وہ ہزارہا علمی فضیلتیں اور عقلی شوکتیں دیکھیں تاہم اون پر ایمان نہ لائیں یعنی اللہ کے نظام کو سمجھ نہ سکیں اور اگر سیدھا راستہ ہو تو اوسے چھوڑ دیں مگر گمراہی و ذلّت اور ابلہی کا مسلک ہو تو اوسے شوق سے اختیار کر لیں (مگر) یہ کجروی اور ناحق شناسی اون میں اسلیئے اور اس سبب سے پیدا ہوئی کہ اونہوں نے علماً عملاً ہماری آیات کو جھٹلایا اور اون سے بے پروائی کرتے رہے

یہ ارشادات خدای واحد اپنے بھیجے ہوئے سچے رسل اور رفیع الشان مصلح کے ذریعہ اون لوگوں کی بابت سنا رہا ہے جنہیں بنی اسرائیل یا یہودی کہا جاتا ہے لیکن کیا مسلمان اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ اللہ کا قانون سبکیلئے یکساں ہے فطرت کی حقوق اور ان کی حفاظتوں کی آئین حق سبکے واسطے مساوی طور پر واجب العمل ہیں کیا مسلمان اللہ کی حدود کو توڑ کر

Marfat.com

دنیا میں بامراد ہو سکتے ہیں ؟ کیا دنیا کی ذلتیں اور علمی عملی پستیاں کسی قوم کی حیات مستقبل کی خرابیوں کا ثبوت نہیں ؟ کیا الٰہی آئین و ضوابط مسلمانوں کیواسطے اور ہیں اور یہودیوں یا شامیوں اور قبطیوں کیواسطے اور ؟ کیا ایسی قسم غلط فہمیوں سے مسلمانوں کی بستیاں گھر نہیں اجڑیں ؟ کیا مسلمانوں کی دینی اور دنیوی کوششیں اور اونکی نمازیں خدا کی نظام و آئین کو جھٹلانے کے سبب اکارت اور بیفایدہ نہیں ہوئی ہیں ؟ یہ سب کچھ کیا ہے ؟" فاعتبروا یا اولی الابصار

مگر خدائے واحد نے مجیدار ون کیواسطے خود ہی ان تمام مغالطوں کا فیصلہ ناطق سنا دیا ہے کہ

والذین کذبوا بایتنا ولقاء الاخرۃ حبطت اعمالھم ھل یجزون
الا ما کانوا یعملون ٥

اور (اے پیغمبر) جن لوگوں نے ہماری کھلی آیات کو (اپنی غلط فہمیوں سے) جھٹلایا اور پیش آنیوالے انجام مستقبل آخرت یا حیات بعد الموت کو نہ مانا (یعنے اپنی مآل کار سے بے ذکر عاقلانہ افعال نہ کئے) اونکا کیا دھرا سب اکارت ہے اور یہ سزا ان کو انہیں کی اعمال غلط اور خیالات باطل کی وجہ سے دیجائیگی جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں

یہ امر روز روشن کیطرح ظاہر اور نمایاں ہے کہ اوس ہادی برحق روحی فداہ کے عہد رسالت کے وقت یہودی اور عیسائی اپنی مذہبی کتب سماوی توریت اور انجیل کی صحیح معلومات کو غلط طور پر سمجھ یا دور از کار توجیہوں کیساتھ اونہیں الٹ پلٹ کر دینے کے باعث راہبوں اور احباروں کی فرضی ہدایات پر قانع ہو جانے سے جہالت اور ذلت کی زندگی میں پھنسے پڑے تھے پاپائے روم اور اوسکی مقدس حواریوں نے الوہیت مسیح کی مغالطے سے اپنی روحانی فضیلتوں کی فریب میں الجھاکر قوم کو ایسا جکڑ دیا تھا کہ وہ ارواح و نفوس کی حریت اور اپنی فطری فضیلت و شرافت سے غافل ہو کر انہیں کی قدموں پر گرنے اور سر دھر دھر کر رونے کو اپنی سعادت سمجھتے تھے رہبان و احبار کی اس طرز عمل سے اگرچہ اونہیں دنیا کی منمانی عزتیں دولتیں اور مرادیں حاصل تھیں لیکن بالکل غلط اور حرام اور اون کی ان خود ستائیوں سے کروڑہا انسانی روحوں کو جس قسم کی علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی نقصانات عظیم پہنچ رہے تھے اونکا اندازہ وہ جاہ طلب زر پرست اور مغرور رہبان و احبار کیونکر کر سکتے ہیں الٰہی ودیعتیں لٹ رہی تھیں فضائل غائیہ اور حقایق عقلیہ پامال ہو رہے تھے انسان استبداد اور غلامی کی زندگی گذار رہا تھا لیکن اون مقدس پر خود غلط رہنماؤں کی ہجوم اور قوم کی عام جہالت اور اون کی سفاہت آفرین باتوں کی شور نا مطبوع میں عرب کا وہ بزرگ ہادی نوع بشر کا سچا محسن خدا کا نہایت گرامی اور مکمل انسان روحی فداہ تعلیم توحید کی ازلی صداقت اور ابدی خصوصیت کو لا الٰہ الا اللہ کی بے نظیر صورت میں لیکر مبعوث من اللہ کھڑا ہوا اور اوسنے ایک ایک کر کے عناصر و اصنام اور موجودات و انسان کی پرستشوں کی جہالت آفرین عیوب کو گن گن کر سنانا سمجھانا شروع کیا

پوپ مقدس اور اوسکی حواریوں نے یا اوسی قسم کی بندوں نے جو لوجوہ مختلف قوموں میں پیدا ہو جاتے ہیں اپنا بنا بنایا کھیل اور دلفریب طلسم توحید مطلق کی ہوش افزائیوں اور علم آموز خصوصیتوں کے مقابلے بگڑتا اور ٹوٹتا دیکھکر ناحق دوست پاک ہادی کو کوسنا شروع کر دیا بلکہ خصوصیات توحید کیطرف سے غلط

غالباً دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو آخرت ۔ انجام کار حیات بعد الموت یا قیامت اور اپنی پھر زندہ ہونے کا منکر ہو لیکن یہ اقرار صرف زبان تک ہی ہے نہ عملی حالت اور اخلاقی نے ایمان اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ نہ تو اللہ سے ڈرتے نہ اوسکی ایک مانتے اور نہ اوسکی عظمت کا خوف رکھتے ہیں اخلاق و عمل کی پستیاں تو نمایاں عملی طور پر اس بات کی بشارت ہیں کہ آخرت انجام کار یا قیامت اور سزا و جزا پر ہیں اونکا ایمان نہیں اگر ایمان محکم ہو اور اس امر کا حق الیقین ہو جیسا کہ اسلام کی تعلیم ہے کہ کوئی اچھا اور برا چھوٹا اور بڑا فعل بلکہ خیال بھی جزا و سزا کی آہنی دار و گیر سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتا "ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزائے دارد" تو محال ہے کہ ایک انسان سے تمام عمر بھی کسی نوع غلطی یا گناہ سرزد ہو سکے پس صرف زبان سے یہ کہتے رہنا کہ ہم آخرت کو مانتے ہیں تعلیم اسلام کے خلاف ہے (اسلام تو اقرار باللسان کیساتھ دل کی پوری تصدیق چاہتا ہے) پالہ ان نے جلد ہی ہر مسلمان اپنی حالت کو دیکھکر حبطت اعمالهم کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں

Marfat.com

جنہیون مین بڑی ہوئین قومون کی نادان لوگ آپ ناحق شناس اور محسن کش بنکر اوسکی ذات گرامی پر طرح طرح کے ابلہانہ کرتی ہین لیکن اس بات کو انہون نی تا ایندم نہین سمجہا کہ اوس محسن متصرف فطرت اور نکتہ شناس عالم رہ نما کا لقب العین توحید علم و عقل اور ادراک و فہم کی اعتبار سے ابدی طور پر کتنا ارفع بلند اور عاقلانہ تھا وہ نہ عزیر و مسیح کی الوہیت کی مغالطہ مین پہنسا اور نہ مادّہ و روح کی ازلیت کی تدلیس فریب مین آیا نہ ماہ و خورشید کی روشنی اوسی نور الانوار نور مجرّد ذات احدیت کی جمال پر جلال کیطرف سے ہٹا سکی نہ آتش اور کواکب کی درخشانیان اوسی فریب دی سکین نہ مقدس پاپاؤن کا وہم آمیز تقدس اوسکے پرنور ضمیر و قلب کو دہوکے مین ڈال سکا نہ کاہنون کی دل آویز فن اور راہبون کی مقدس روایتین اوسی پہسلا سکین اوہام و ظنیات کی ان دل بادلون مین برق جہانتاب بنکر چمکا رعد کی طرح گرجا اور دین فطرت یا اسلام کی تمام خصوصیات عالیہ کا خیال رکہتے ہوی اوسنے بارشاد حق فرمایا تو یہ فرمایا

ان الله فالق الحبّ والنوىٰ يخرج الحيّ من الميت ومخرج الميّت من الحيّ ذالكم الله فانّى تؤفكون ○ فالق الاصباح وجعل اليل سكنًا والشمس والقمر حسبانًا ذالك تقدير العزيز العليم وهو الذي جعل لكم النجوم لتهتدوا بها في ظلمت البرّ والبحر قد فصّلنا الايٰت لقوم يعلمون ○ پ ٧ ع ١٨

بیشک وہی بی نظیر اور محیط کائنات قوت اور عظیم الشان ہستی اللہ ہی جو ہر قسم کی دانہ اور گٹھلی کو پہاڑ کر اوس مین سے پودے کو نکالتی ہی وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے آشکارا فرماتا ہی (لوگو) یہی تو تمہارا خالق خدا ہی تم کدہر بہکے جاری ہو اوسی کی دست قدرت سے صبح کی پوہ پہٹتی ہی اور اوسی نے تمہاری امن و آرام کیلیے رات کو بنایا اوسی نی تمہاری سال و ماہ کی حسابون کیواسطے چاند اور سورج بنای ہین اور یہ سب اوسی خدای قادر مطلق ذو الجلال معبود واحد کی باندہی ہوی اندازی ہین (جن مین ان کی تصرفات کو دسترس نہین)

(لوگو) وہی قادر مطلق ہی جسنیے تم لوگون کی آسایشون کیلئے کروڑہا ستاری بنای ہین تاکہ تم خشکی اور تری کی تاریک راہون مین اون کی پتون پر چل سکو جو لوگ سمجہدار ہین اونکی واسطے ہمنیے اپنی نشانیان بتفصیل بیان کردی ہین (تاکہ اونہین اپنی فطری عزتون اور خداداد قوتون کا پتہ لگ جایے)

قرآن پاک مین خدای واحد کی ان صفات کبریائی کا ذکر بہت دور تک مسلسل چلا گیا ہی مگر اوصاف باری مین ان مذکور الصدر آیات کی بعد ارشاد ذیل ہی نہایت پرشکوہ اور اہل بصیرت کیواسطے قابل غور و فکر ہی

بديع السمٰوات والارض انّى يكون له ولدٌ ولم تكن له صاحبةٌ ط وخلق كلّ شيءٍ وهو بكلّ شيءٍ عليمٌ ○ ذالكم الله ربّكم لا اله الا هو

مادّہ اور دہر کی ازلیتون کی خوش خیال پرجوش قائلین بیان ممکن ہی یہ کہین اور کہتی ہین کہ مادّہ کی طبعی اختلاط اور امتزاج مین یہ خاصہ موجود ہی کہ وہ نباتات کو اگای بیجون اور تخمون کو پہاڑی لیکن سوال یہ ہی کہ یہ امتزاج اور کیفیت مادّہ مین خود بخود کہان سے آ ئی ؟ کواکب و اجرام کا یہ تناسب توازن کسنیے قایم کیا ؟ کاش وہ قرآن پاک کی اس بلند اور نہایت ارفع شان خلاقی پر غور کرین کہ

"ذالك تقدير العزيز العليم"

یہ سب اوس بیاری خالق اکبر معبود واحد کی باندہی ہوی اندازی اور آئینی ہین اور اسلام اوسی زبردست ہستی مطلق کو خدا الہ ربّ مانتا ہی جو اپنی جلالی قوتون اور جمالی شانون سے تمام مادّی حرکات پر متصرف ارواح و نفوس کی احساسات پر حاوی ہر ظاہر و باطن کی علیم اور کائنات کی ذرہ ذرہ پر محیط ہے اہل بصیرت غور کرین سمجہدار سمجہین اور عاقل اس سے فایدہ اٹہائین کہ اسلام کا مقصد تعلیم کسقدر شریف و نجیب اور اعلی ہے "مصنف"

Marfat.com

خالق کل شیء فاعبدوہ وھو علی کل شیء وکیل ۝ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر ۝ قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ ۝ پ ۷ ع ۱۹

لوگو وہی قادر مطلق اس عجیب و غریب آسمان و زمین کا موجد ہے اور اوسکی بچے کیونکر ہو نے لگے جبکہ وہ اپنی بی بی اور جورو ہی نہیں رکھتا (یعنی وہ اس قسم کے تعلقات سے پاک ہے) اور اوسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کے حال سے (پوری طرح) واقف ہے لوگو یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اوسکے سوا اور کوئی ستایش و عبادت کے لائق معبود نہیں کرتے ہو تو اوسکی عبادت کرو وہ ہر چیز کا نگہبان ہے مخلوقات کی محدود النظر انکھیں تو اوسکی عظیم الشان ہستی کا پورا پورا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ لوگوں کی نظروں کو خوب جانتا ہے اور وہ بڑا ہی باریک بین اور لطیف والطف باخبر ہے لوگو تمہارے اوسی پروردگار کیطرف سے تمہارے پاس عقل و فہم اور احساس قلب و دماغ کی اندرونی انکھیں تم تک آچکی ہیں پھر اب تم میں سے جو شخص کچہ سمجھے اور دیکھے تو اوسکا فائدہ علم و عقل کیصورت میں اوسکو ملیگا اور جو دیدہ و دانستہ اندھا ہی بنا رہے تو اسکا وبال بھی اوسی کی جان پر ہے میں تم لوگوں پر

کاش ادیان مختلفہ کے وہ لوگ جو اوس محسن و منجی کی ذات گرامی کے احسانات علم و فضائل کو ایک محض اپنی یک طرفہ خوش خیالیوں یا بعض غلط فہمیوں کے سبب سمجہ نہیں سکے اور اس امر کا اندازہ نہیں کر سکے کہ اوسنے اپنی مخصوص ترقیوں علمی اور عقلی بلندیوں سے نوع انسان کو توحید پرستی کی خصوصیت کیا حقہ پیوستہ کرنے کی جو کوشش منجانب اللہ فرمائی وہ کس قسم کی پرشکوہ اور برکات و حسنات کا دروازہ ہے اور ایک جیسی کہ وہ ہے اگر سمجہ لیا جاے تو انسان لاریب سائنٹ خدا کی تمام ارضی اور سماوی دولتوں علمی اور عقلی ساری اخلاقی اور تمدنی ترقیوں کا وارث و مالک ہو سکتا ہے اور یہ سب کچہ اوس محتشم رہنما نے ہر حق نے محض اسلئے کیا کہ اشرف المخلوق انسان خدا کا نائب انسان خلیفۃ الارض انسان اور مسجود ملائک انسان اپنی شرف فطرت کو پہچانکر راہبوں احباروں بتوں کاہنوں بندوں اور قدرت کی ٹکروں کی غلامیوں سے نکلکر اپنی خداداد قابلیتوں ہمتوں اور علمی عقلی قوتوں کو سمجہ لے اور دنیا میں آزاد و مسرور اور کامیاب زندگی کا وارث بنے۔ الحمد للہ علی ذالک

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

درود و سلام ہیں اوس شفیق و محسن ہادی کی ذات عالی صفات پر جسنے خدای واحد کی خصوصیت توحید کو علماً عقلاً تمام قسم کی براہین و دلائل سے قایم کرکے خصوصیات اخلاق و عمل اور کمالات علم و عقل کے دروازے انسانوں پر کھولدیئے اور انسان کو اوسکے سچے شرف و اقتدار کا وارث بنا کر اصنام و عناصر اور خود پسند انسانوں مغروروں کی دنیائے آفرین غلامیوں سے نجات دلوائی مبارک ہیں وہ لوگ

Marfat.com

جو اوسکی دی ہوئی کتاب پاک قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی خصوصیتوں کو سمجھکر علم و یقین عرفان و حقیقت کی تمام منزلیں طے کر جائیں اور بلا واسطہ کسی تکلیف و تکلف کی بغیر اوس مخزن انوار لاہوتی کی شمع وحدت کی ذی ہوش پروانی بن جائیں اور اسلام کی اس ممتاز خصوصیت کو سمجھ لیں کہ آسمان و زمین کی کل دولتیں تحت فوق کی تمام برکتیں علم و عقل کی ساری سعادتیں ہماری واسطے ہیں مگر ہم اللہ کیلئے ہیں کیا یہ بات کبھی بھی ادراک انسان کیلئے خلاف عقل کہلا سکتی ہی؟ کیا یہ کیسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا کہ دنیا کی تمام رسل انبیا اور ہادیان خدا انسان تھی اور اونہیں خدا کی الوہی شانوں کا شریک یا حصہ دار بنانا اون کی بتلائی ہوئی خدائی ذوالجلال کو اور نیز اُنہیں بھی اپنی اصلی اور سچی مرتبے سی گرا دینا ہی سے سمجھنے والے عاقل ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کہنے والا دراصل کہ کیا رہا ہی ہم غور تو کریں کہ بات کیا ہی۔ اور ایسے ہی لوگ حق و باطل کو سمجھ سکتے ہیں

حسن ز بصره بلال از حبش صہیب از شام
ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبیت

ہماری عیسائی اور یہودی سناتن اور آریہ عزیزان نوع کو دراصل اپنی رسمی تعصب اور خانہ ساز تنفر کی باعث وقت ہی نہیں ملا کہ وہ توحید حق کی خصوصیتوں کو ٹھنڈی دل سی سوچیں اور اسپر ہی غور کریں کہ اوس پاک کتاب میں کس قسم کی تعلیم ہی جسے قرآن کہا جاتا ہی کیا باعتبار الہامیت خدا کی مقدس کتاب قرآن کا یہ فرمانا غلط ہی؟ کہ مسیح علیہ السلام خدا کی رسول اور مرسل من اللہ تھی مگر خدا کی بیٹے نہ تھی اور اون کی ماں مریم جنہیں یہودی ایک متہم اور ملزم کہتی ہیں خدا کی سچی بندی اور پاکدامنہ تھیں مگر سخت حیرت ہے، مسیحی عزیزوں پر کہ وہ بی سمجھی بوجھے اپنی ہی ہانکے چلے جا رہی ہیں لیکن وہ غور کریں کہ قرآن پاک کیا فرما رہا ہی کوئی بی تکی اور خلاف علم و عقل بات نہیں جو تثلیث کی طرح سمجھنی مشکل ہو

وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم ط انہ من
یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنہ وماواہ النار ط

(لوگو) مسیح تو یوں ہی سمجھایا کرتے تھی کہ اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہی اور تمہارا بھی اور اس میں شک نہیں کہ اللہ نیا نہ جسنے کسی کو شریک ٹھرایا اللہ کیطرف سی اوسپر امن و آسایش حقیقتاً معدوم و حرام ہی اور اوسکا ٹھکانا جہنم ہوگا

ممکن ہی کہ مسیحی عزیزان وطن اس بات سی انکار کریں کیونکہ آج اون کی حالت تو اچھی اور مسلمانوں ہی کی بری ہی اور یہ ہدایت قرآن کی خلاف ہی ہم اسکا جواب یہ نہیں دینگے کہ دنیا کافروں کیواسطے ہی۔ السا کہنے والی قرآن پاک اور اسلام کی خصوصیتوں سی بالکل نابلد اور بی خبر ہیں بلکہ اصل یہ ہی کہ اگر مسلمان یورپ میں اپنی علمی عقلی اور تمدنی ترقیوں اور کوششوں سی نور فطرت کی وہ روشنی جو انہیں قرآن پاک ہی سی ملی تھی نہ پہنچاتی اور عیسائی ویسے ہی عیسائی رہتی جیسے کہ ظہور اسلام کیوقت تھی تو آج وہ جہنم ہی میں پڑے ہوتے یورپ کے پاس آج علوم و تمدن کی جسقدر ذخیری موجود ہوئی ہیں یہ سب انہیں حقائق ہمنوں

Marfat.com

کا نتیجہ ہیں جو اسلاف اسلام کی علمی کارناموں اور نوشتوں کی صورت میں دنیائے مغرب میں پھیلے تھی اس امر کا واقعی افسوس ہی کہ مسلمان وہ مسلمان نہ رہی جو کبھی توحید حق کی سچی تعلیم نے پیدا کرادی تھی ورنہ اونکا یہ حال ہرگز نہ ہوتا خدا پرستوں کیواسطے بیان اور وہاں دونوں جہانوں میں جنت ہی جنت ہی اور توحید حق یا اسلام کی پاک تعلیم کا یہ خاص فیض اور مخصوص انعام ہی کہ انسان بامراد و کامیاب رہتا ہی

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥

دماغ میں اگر یبوست اور دل میں جاہ طلبیوں اور ذاتی فضیلتوں کی خود غرضانہ کفر ورزیوں کا مواد فاسد نہ ہو تو یقیناً اللہ کا پاک کلام اپنی تمام تفصیلات بیان اور خصوصیات توحید کی اعتبارات سی ایسا صاف و صریح اور اتنا ترچھی پاک ہے کہ حقیقت کی معلوم کرنی میں انسان کو دقتیں ہرگز پیدا نہیں ہوسکتیں گویا عقل و ہوش ہی کا مرغ سلیمانی انسان کو خود اپنی فطری پرواز ترف سی اودھر ہی پہنچاتا ہی اور عقل چونکہ اوسی عقل کل قادر مطلق خداوند واحد کا ایک نور جلالی اور صفاتی ہی لہذا انسان معقولیت کی رکوشش سی اوسی مرکز نور چشمہ سرور ذات احدیت تک پہنچتا ہی جو کہ ابد الاباد تک اپنی جمال و جلال کبریائی سی بزرگیوں فضیلتوں عظمتوں ثنائیوں ستائیشوں اور عبادتوں کی واحد حقدار ہی دوسری کوئی چیز اور دنیا کا کوئی انسان البلیانہ ستائیشوں کا مستحق نہیں ہاں اخلاق و صفا سی پیش آنی اور باہمی محبت و اتفاق سی جینے رہنی اور ایک دوسری کو ادب و احترام سی دیکھنی ملنی کا خیال زیادہ پائیدار ہوگا

فتبارک اللہ احسن الخالقین خواجہ حافظ خوب لکھتی ہیں

مرغ سر منزل عنقا نہ بخود بردم راہ قطع این مرحلہ با مرغ سلیمان کردم

الغرض خدای واحد کی توحید مطلق ایک لازوال دولت اور اوسکی عاقلانہ فہمید ایک برکت اور اللہ کو علماً عقلاً عملاً ایک سمجھنا ایک ابدی سعادت ہی جسیے پاکر انسان اصنام و عناصر کی غلامیوں کی عوض اونکا مخدوم بنا اور یہی ایک عظیم الشان اسلامی خصوصیت ہی جسکو سمجھ لینی کی بعد انسان دنیا میں علم و عقل اخلاق و عمل اور فنون و تمدن کی دروازی پر پہنچتا ہی مگر جسدم یہ خصوصیت پامال اوہام ہونی شروع ہوجای تو حق کی جگہ باطل اور علمی مسلمات کی مقدس مسندوں پر مفروضات باطلہ بتدریج آ آکر بیٹھ جاتی ہیں چنانچہ مسلمانوں کا زوال اسی خصوصیت کو کھودینی سی نمایاں ہوا مگر افسوس کہ اونہیں اب تک اپنی جمود و ضعف کی اصلی علت کا علم بہت کم ہوا ہی اور یہ صرف اسلیئے کہ وہ خودکو تاہنوز اغلاط و عیوب سے پاک عقاید و اعمال کی لحاظ سی بہتر و عالی خیال کرتے ہیں اور اپنی سمجھ میں خودکو اللہ کی رحمتوں کا واحد مستحق سمجھتی ہیں حالانکہ اس دار الامتحان عالم مظاہر میں محض عقاید اور اچھی اصول سی کچھ بھی نہیں بنتا جب تک کہ اونہیں عقلمندوں کیطرح سمجھکر اپنی عملی اور علمی حالت کو درست نہ کیا جائی اخلاق و خیالات نہ سدھاری جاہیں لبنی توحید اور اللہ کو واحدہ لاشریک کہنی کا مسئلہ بالکل بیکار ہی یہاں ضرورت تو اعمال کی ہی نہ کہ صرف عقاید و خیالات کی کیا مسلمان اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے افسوس !!! "ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا"

ہم مسلمانوں میں عرصہ دراز صد ہا مسلمات علم و عقل نند مفروضات موہومی میں ایسے ہی اللہ بھی ڈرنی کا مفہوم نہایت عجیب طور غلط ہوگیا یعنی جو شخص کچھ کام نہ کرسکے گداگری اور سفاہت کی ابلہانہ زندگی گذاری مگر کبھی مسجد میں راتدن رہی اور نمایش کیلئے ہر وقت سجود ہی سجود یا اوراد و وظائف میں مصروف نظر آئے ہو بھالی مسلمان اپنی عقیدتمندیوں کی راسخ شدہ شانوں کی بناپر ایسے شخص کو بڑا پکا مسلمان خدا ترس اور خدا نا ز نعمان کہتے ہیں حالانکہ قرآن پاک نے یہودیوں اور عیسائیوں کی ایسے ہی ہیکل نشین نکمی اور نادان رہبون احبارون کو جاہل کافر اور مشرک سب کچھ کہا ہی خدا کی خوف اور اوسکی حقیقی شناخت کی نشان یہ ہی کہ انسان کی تمام عقلی علمی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتیں بیدار ہوجاہیں اور وہ اپنی فطرت کو اہم مطالبات اور حقوق کا شناسا ہوجای اللہ کی دی ہوئی تمام طاقتوں کو اعتدال کیساتھ جایز طور پر محل استعمال پر لگائے اور خدا کی تمام دولتوں نعمتوں اور برکتوں سی فایدہ اٹھای لغویات اور منہیات سی تائب رہی اور اللہ سی ڈر کر اپنی ہر فرض اور شغل کو اللہ ہی کا ایک کام سمجھکر انجام دے پس تب وہ شخص پکا مسلمان ہی اور ایسوں ہی کیلیئے یہ آیا ہوا ہی کہ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

اور قرآن پاک کی ہدایات پر غور کرنے سی سکتب رنے ہی عاقلانہ خوف الہی انکی دل میں پیدا ہوجاتا ہی

Marfat.com

ہمنی اب تک اگرچہ صرف ایک ہی خصوصیت توحید کو بیان کیا ہی خصوصیات کا ذکر نہیں آیا لیکن فی الاصل بات یہی ہی کہ دین برحق کی نہایت بالشان خصوصیت خصوصیت توحید ہی باقی وہ تمام خصوصیات جو اسلام کیساتھ مختص ہیں وہ سب اسی نہال توحید کی شاخہای بر ثمر کے ثمر ہیں اور ہم انہیں یہاں عرض کرنا چاہتی ہیں یعنی مسلمانوں نی جب کبھی قرآن پاک کی تعلیم اور ہدایات اسلام کو ہوش و عقل سی سمجھکر حقائق فطرت اور نظام عالم کو پہچانا تھا اور خدائی ذوالجلال کی عظمت توحید کا صحیح مفہوم اون کی دلوں دماغوں میں قایم ہوگیا تھا تو دنیا میں وہ ہی شرف فطرت کی پوری نشانوں کیساتھ قایم تھے اور اسی ایک خصوصیت کی قائم ہوجانے ہونے کی اون میں وہ تمام ممتاز خصوصیتیں جو ایک سچی دین کی برکات میں ازلاً ابداً داخل ہیں وہ سب اون میں بدرجہ کمال پائی جاتی تھیں تاریخ اسلاف اسلام کی علمی عملی اخلاقی عقلی اور تمدنی کارناموں کی ذکار خیر سی مزین ہے

اوس عہد مبارک ایام خیر القرون کی مسلمان واقعی مسلمان تھی اور اون میں یہ تمام صفات بالخصوص موجود تھیں یعنی صداقت پسندی حق جوئی حق بیانی ایفائی عہد جھوٹ اور کذب سے نفرت بہتان و افترا سی پرہیز نمود اور نمائش سی احتراز باہمی محبت اخوت ہمت استقلال عزایم اکل حلال کا خیال تن آسانی اور نفس پروری سی بچاؤ ابنائی جنس کی ہمدردی بیجا فخر و غرور سی بچنے کی کوشش علوم و فنون کی پرزور اشاعت حصول کمال و فن کا دلگداز ذوق لغویات سی نفور حق بات کو مان لینے کی اہلیت خود رائی اور خود پسندی سی اجتناب اپنی غلطی اور خطا کو بھری مجلس میں بخوف حق مان لینی کا بابرکت احساس ریا کاری عیاری اور حیلہ و فریب کی کمینہ خصلتوں سی نفوس و قلوب کی حفاظت حق کہنی اور حق سننے کی ہوشمندانہ عادت ایثار نفس بزرگوں کا ادب فرائض النسانیہ کی شناخت خود داری خود مددی آزادی رائی کی عزت جلال حق کا احترام چھوٹوں سی شفقت بیکسوں کی تکالیف کا احساس - عدل و انصاف اور اللہ کی ذات پاک کو ہر جگہ علیم و بصیر اور اپنا معین و معبود سمجھنی کا پختہ یقین پرسش اعمال اور مکافات عمل کی ربانی گرفت پر ایمان و علم غرضیکہ سب کچھ قایم تھا گویا توحید حق کی ہوشمندانہ فہمید کی ایک خصوصیت سی اون میں خصوصیات عالیہ اسلامیہ کا ایک عظیم الشان سلسلہ قائم ہوگیا تھا اور یہ سب خصوصیتیں دین برحق اسلام ہی کی خصوصیات ہیں

صبح خیزی و سلامت طلبی چون حافظ ہرچہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

لیکن افسوس کہ توحید حق کی بابرکت خصوصیت کا پامال مفروضات و اوہام ہونا تھا کہ بس مسلمانوں کی امتیازی شانیں اور تمام خصوصیتیں رفتہ رفتہ معدوم و فنا ہوتی گئیں نہ وہ صبح خیزی اور سلامت طلبی رہی اور نہ وہ دولت قرآن کی عاقلانہ قدر و منزلت باقی بچی قوم میں علمی اور عقلی انحطاط شروع ہوا اخلاق و عمل اور ادراک و عقل کی تمام شانیں پھیکی پڑگئیں تمدن تو بالکل رخصت ہوگیا جفاکشی اور محنت و مشقت کی جگہ تعیش اور آرام طلبی کی بدانجام اور مشرکانہ خیال نے لی نظام قوم بگڑ کر درہم و برہم ہوگیا معبود برحق کو بھلاکر صدہا غلط اور فاسقانہ اور ابلہانہ خواہشوں کو معبود بنالیا گیا ایک رسول صادق کی زندہ ہدایات سی قطع نظر کرکے ہزارہا انسانوں کو ہادی محبوب بلکہ رسول ہی کی لگ بھگ سمجھ لیا گیا نہایت مقدس اور دلفریب

Marfat.com

طریقوں سے اسلام کی شاندار ایوان توحید میں یہودیوں اور عیسائیوں کی رہبانیت کی دراڑیں بنائی گئیں
بڑی دل آویز رخنہ اندازیوں سے خدا پرستوں کی محترم جماعت اسلام کو مردم پرستی اور قبر پرستی کا سبق دیا گیا
اور وہ دین برحق جسنے انسانوں کو اپنی موحدانہ فیض بخشیوں کی برکت سے چشم زدن میں از خاک تا افلاک پہنچایا
تھا اوسی دین گرامی کی نام لیواؤں نے فلک الافلاک پر پہنچے ہوئے مسلمانوں کو فنا فی الشیخ کی گر سلسلہ سے گرا کر خاک
نشین بنادیا تثلیث جس سے توحید کو ہمیشہ جھگڑا رہی نہایت عجیب دل آویزیوں سے مسلمانوں میں فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کی ایجاد غریب کیسے ساتھ قایم ہوگئی جسکا انجام یہی ہونا تھا کہ توحید پرستوں کی تمام علمی
عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتوں کا اعتدال فنا ہوجاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مسلمان بھی مثلث مغالطہ کا شکار ہوگئے

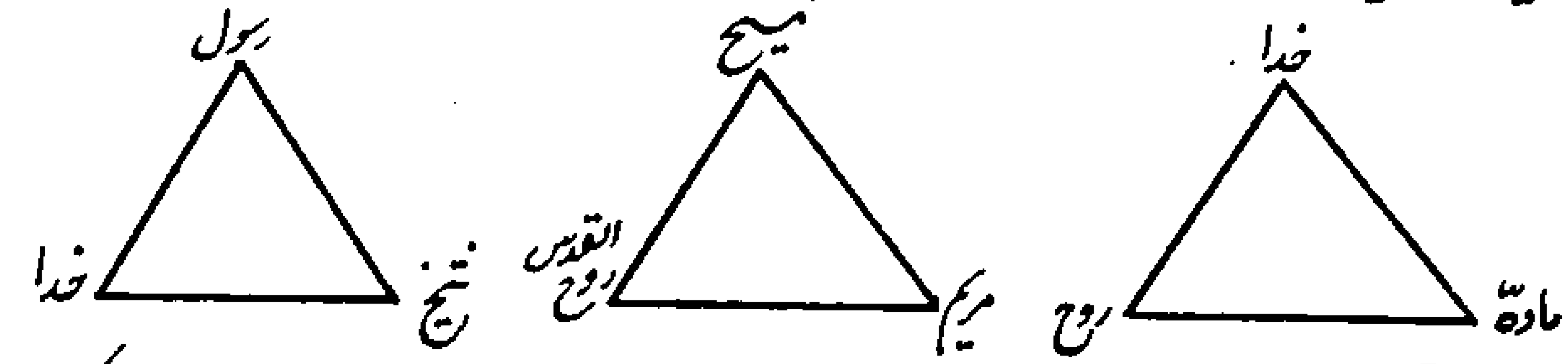

حریت آزادی نفوس اور مساوات جو اسلام نے محاسن توحید اور جلال حق کی سچی برکات فطرت کی صلاے عام سے
انسانوں کو عطا فرمائی تھی اوسی اسلام کی ہوشمند صلحا اصفیا اور عرفا کی تعداد جاہ طلب اور اپنی بزرگیوں
کی شیدائیوں نے خدا اور رسول ہی کی دم دم دیکر قوم سے واپس چھین لی قرآن پاک کی جگہ محض چند
روایات حکایات اور بعض فرسودہ ملفوظات نے پر کردی آخر رفتہ رفتہ تمام دنیاے اسلام پر وہ جمود
مسلط ہوگیا جو کبھی اصنام اور شام وحلب کی تثلیث پرستوں میں موجود تھا اور خدا نے اپنی پاک کتاب میں
مسلمانوں کی علمی عملی درستوں عقلی اور اخلاقی حیثیتوں کیلئے اوسکی نسبت یہ ہدایت پہنچائی تھی

یا ایہا الذین آمنوا ان کثیراً من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس
بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ والذین یکنزون الذہب والفضۃ
ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم ہ پ ۱۰ ع

آہ کیا کہیں اور کیا نہ کہیں خدا کی وہی پاک کتاب جس نے کبھی نادانوں کو دانا جاہلوں کو عالم اور خانہ بدوشوں کو
ایوان نشین بنایا تھا آج بھی بکلم وکمال صحیح وسالم موجود ہے لیکن اگر ہمیں تو صرف اوسکی محبت
یا حق وباطل کی تمیز اور توحید حق کی عاقلانہ ادب واحترام کا احساس مسلمانوں کی المناک عملی
پستیاں علمی لیتیاں اور اخلاقی تباہیاں قابل نذر حریت واستعجاب ہیں نتیجہ یہ سچ ہے کہ اگر آج وہ
ہادی برحق رسول محتشم مفخر کائنات اور خدا کا عظیم الشان برگزیدہ انسان روحی فداہ بقید جسم قوم میں آ
موجود ہو تو اوسے مسلمانوں کی شناخت میں سخت مغالطے ہونگے اللھم ربنا من شرور انفسنا ومن
سیئات اعمالنا اسلام کی ہر خصوصیت ایک ممتاز شان رکھتی ہے لیکن ہم یہاں اب اوسکی برکات مساوات
اور آزادی نفوس کو بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ دین برحق اسلام کی شوکت اعراض کا حال زیادہ مفصل ہو

Marfat.com

"حریت نفوس اور مساوات"

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از ہر دو جہان آزادم

زمانہ گذرتے اور حالات عالم کو بدلتے "وقت" نہایت سرعتون سی گذر جاتا ہی لوگ مرتے اور پیدا ہوتے رہتی ہین ہر دل اپنی جذبات مین محو اور ہر دماغ اپنی دھن مین مست و مخمور ہوتا ہی خدائی ذوالجلال کی آسمانی اور زمینی برکتین منظر روا آتا رہی گونا گون دل آویزیون کیساتھ اپنا کام کرتی رہتی ہین حکومتون مین بزرپا انقلاب ہوتی ہین شہرون اور شہریون کی خیالات و حالات مین کرورہا تبدیلیان ہوتی رہتی ہین لیکن الٰہی نظام و آئین مین کچھ بھی تغیر واقع نہین ہوتا مگر بہت ہی کم لوگ ہوتی ہین جو مخلوقات کی حدوث و زوال اور اوس خلاق مطلق کی جمال ازلی یا جلال ابدی شانون کی ناممکن التبدیل کیفیتون کو محسوس کرین

شائستہ خیالات مہذب جذبات پاکیزہ احساس اور عقل و فہم کی سلامت روی قدرت اور اوس قادر قدرت خدای ذوالجلال کی بارگاہ سرمدی کا خاص انعام و فیض ہی جسیے نصیب ہوا ان کی زندگی اور اوسکے نظام جسم کی ترکیب پروردگار عالم کی پراسرار حکمتون اور قدرتون کا بی نظیر مجموعہ ہی "ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویما"

الغرض انسان پیدا ہوتا ہی ناز و نعم سی پرورش پاتا جوان ہوتا اور ضعف و انحطاط کی ایک حد پر پہنچ کر موت کی ناگزیر دار و گیر اوسی ناٹر کر انکھون کی سامنے سی اوجھل کر دیتی ہی وقت مستقبل سی حال اور حال سی ماضی کی صورتون مین کروٹین بدلتا ہوا غائب ہو جاتا ہی اور اوسکے واقعات حالات نفوس انسانیہ کی جذبات قومون کی اخلاقی علمی عملی عقلی اور سیاسی یادگاری کیفیتون کی اچھی اور بری نقوش خدای پائدار آئین و نظام کی زیر اثر دفتر روزگار مین موجود رہ جاتی ہین اور یہی چیزین آنیوالی نسلون کیواسطے عبرت اور نصیحت پذیریون کا سرمایہ ہوتی ہین مگر عادل اور رعایا پرور فرمانروا کریم النفس عمال ملک خدای ہوشمند نیک حق شناس نفوس اور ظالم و جابر ستمگر جفا پیشہ مغرور و خود پسند سفاک شقی اور سعید دنیا مین اپنی اپنی افعال و کردار خیالات اور اعمال کی حیثیتون سی یاد کئی جاتی ہین ظالمون پر ابدی لعنت کا سایہ رہتا ہی اور نیکون پر خدای رحمتونکا ظل کرم

ظالم بمرد و قاعدۂ زشت ازو بماند   عادل برفت و نام نکو یادگار کرد

ایک انسان وہ ہوتے ہین جو اپنی دولت امارت شوکت حشمت اور حکومت کی زعم باطل مین اپنی فرائض انسانیہ کو بھلا کر لوگون کو فطری حقوق سی بھی محروم کرنے کی ابلہانہ کوششون مین اپنی آزادیون کی بقا سمجھنے لگتے ہین طرح طرح کی ظالمانہ حرکات اور تدابیر سے خلق خدا کو ستاتی اور خوش ہوتی ہین لیکن اعمال و خیالات کی انہین شورشون مین خدائی پاک بعض ایسی نفوس قدسیہ پیدا کر دیتا ہی جو نوع انسان کی باہمی ارتباط

Marfat.com

اور رشتۂ اتحاد و محبت کو مضبوط کراتے ہین اونہین اوس قادر مطلق کی قوت جلال کے ازکار سے اعتدال پر لاتی اور اللہ کے اوس نظام و آئین کا واقف بناتی ہین جسکی پیروی علم و عقل کی رو سے ہر انسان پر واجب اور لائق تسلیم و عمل ہی اور انسان اوس کی پابندیون سی دنیا مین مسرور و آزاد اور شاد و آباد ہوکر جیتا ہی

ان حق شناس نفوس اور خدا رس انسانون کو ریفارمر کہو یا مصلح لیڈر مانون یا پیشرو انہین اوتار کہو یا رسل اور مذاہب کی اصطلاح قدیم کے مطابق نبی مانون یا پیغمبر لیکن وہ یقیناً واجب الاحترام ہوتے ہین اور اون کی مدارج علم و فضل اخلاق و عمل کا اندازہ اون کی اقوال و اعمال سی بخوبی ہوسکتا ہی زمانہ کی اقتصادی علمی تمدنی اور معاشرتی حالتون مین بہ تقاضائے وقت علی قدر انعام جزوی طور پر کچھ نہ کچھ تغیرات ہوتی رہتی ہین ملکون اور قومون کی قدرتی تقسیم ارضی اب و ہوا کو اون کی جسمی ساخت رنگت اور جذبات یا رواج و رسوم اور ضروریات مدنیت مین بہت کچھ دخل ہی لیکن فطری حقوق اور قدرت کی مطالبات و انعام مین انسانون کو اوس خالق مطلق خداوند ذوالجلال نے حریت نفوس آزادی رائے اور مساوات کی جس سطح مرتفع پر رکھا ہی اور اوسکے پہنچنے یا ٹہرے رہنے کے واسطے جو نظام عمل اللہ نے قائم کیا ہی اوسمین کچہ فرق نہین آنے پاتا اور یہ اللہ ہی کی باندہی ہوئی پائدار ضابطے ہین جنکی پامالیان انسانون کے حق مین خود کشی کا حکم رکہتی ہین ذالک تقدیر العزیز العلیم ہ

بیا و رید گراین جا بود زبان دانے غریب شہر سخن ہا سے گفتنی دارد

یہی لیل و نہار اوسوقت بہی جبکہ قوم بنی اسرائیل کی غریب مان کا ایک بلند بخت الوالعزم اور سعادتمند بیٹا جناب موسیٰ علیہ السلام بحکم خدا فرد زطور سے ظالمون اور مظلومون دونون کیواسطے خدائے ذوالجلال کا ایک عہد نامہ توریت مقدس لیکر آتا ہی فرمان روائے مصر کی جابرانہ حکومت نے بنی اسرائیل کی تمام آزادیان حرمتین اور شادکامیان پامال و فنا کر رکہی تہین تمام ذلیل خدمتین بنی اسرائیل سی لیجاتین اون کی نسلون کی بچون مین سی لڑکیون کو بچایا جاتا مگر لڑکون کو ماؤن کی گودون سی چہین جہپٹ کر اون کی آنکہون کے سامنے فرعونی نشتر کے بہادر قتل کر دیتے مائین روتین سر پیٹتین چلاتین مگر فرعون کا دماغ کبر و غرور کی گندی ہواؤن سی اسقدر مختل اور بے حس ہو رہا تہا کہ کوئی درد انگیز صدا اوسکی عالم خیالات مین حرکت پیدا نہ کرسکتی بلکہ اوسکے کانون تک ہی نہ پہنچتی مگر اللہ اپنی بندون کی حال سی بے خبر نہین ہوتا اور اوسکی کام بڑی پائداریون اور حکمتون سی انجام پاتی ہین خدا نے قوم کی ذلت کا غیر معمولی احساس اور اپنی ضابطون کی شناخت کا فہم سلیم اوسی قوم کی ایک ایسے فرد کو عطا کیا جسنے اوسی جابر مغرور اور شقی القلب حکمران فرعون کی ایوانون مین پرورش پائی تہی چنانچہ جب وہ سن رشد کو پہنچا تو آئین الٰہی کی پامالیون اور لکہو کہا انسانی نفوس کی مجبوریون کو دیکہہ کر تہترا گیا منجانب اللہ اس ذلت کی گتہیون کی سلجہانی کی تدابیر پر غور کرتا بلندی اور تنہائی کی مقام پر سکون قلب لیتا تہ سینا کی گہاٹی وطان اوسپر خدائی اپنا خاص فیض علم و ہوش نازل کیا اور اوس سے ہم کلام ہوا دانش کے دروازے اوسپر کہولے گئے اور توریت مقدس اللہ نے انہین ہدایات صادقہ کا مجموعہ بنایا جن کی پیروی

Marfat.com

یہ انسان حاکم ہو یا محکوم، آقا ہو یا بندہ، اور امیر ہو یا غریب اپنی نفس ناطقہ کی اصلی ترافتوں حریتوں اور سچی آزادیوں سے واقف ہوتا ہے اور اسکی وقوف وشعور کیلئے خدای ذوالجلال کی توحید اور اوسکے جلال ربوبیت کی عظمت بنیادی اصول ہے چنانچہ وہ برگزیدہ اور سلیم الفہم انسان توریت لیکر آیا اور قوم کو ایک ہوشیار دستکار سامری کی فتنہ گوسالہ پرستی مین مبتلا دیکہکر یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل کا وعظ کر رہا تھا قوم کی خوش عقیدہ مرد اور بہت سی بوڑہی جوان عورتین گوسالہ سامری کی گرد طواف کرتین ناچتی اور گاتی ہتین انہین دیکہکر اون کی جہالتون اور دنائت پسندیون سے وہ کڑہتا

اسی صبح وشام کی مناظر اوسوقت بہی جبکہ علم وعقل اخلاق وعمل اور تمدن وفنون کی ساری برکتین پاجانے کی بعد گمراہ شدہ بنی اسرائیل مین ایک باعصمت وشریف خاتون "بی بی مریم" کا فرزند دلبند مقدس مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست پر لانی کیلئے کہڑی ہوی لیکن مغرور حشمت اور سفاک وجاہل یہودی عمال ملک نے انہین جرم بغاوت کا مجرم قرار دیکر صدہا تکالیف مین ڈالا اور صلیب پر بہی لٹکایا اگرچہ وہ ایک راز الہی تہا دنیا کسقدر جاہل اور دنائت پسند ہے کہ اکثر حق ہی کو جہٹلاتی اور باطل کو عزیز سمجہتی ہے

مگر یہی رات اور دن یا سحر وشام اوسوقت بہی ہے جبکہ دنیا کا آخری رسول نوع انسان کا زبردست حامی فطرت وقدرت کے آئین کا مکمل راز دار، مکہ کی نجیب النسب خاندان بنی ہاشم کا چشم وچراغ خدا ترس مان کا حق شناس دریتیم اور ابنائے جنس ونوع کا سچا خیر اندیش کائنات کی وسیع اور ربانی دار العلوم کا گریٹ سیجر" لارڈ محمد علیہ التحیات والسلام غار حرا سی نکلکر کوہ صفا کی چوٹیون پر چڑہا اللہ کے جلال سی ڈرا قوم کی متبذل غلامی اور سفاہت کو دیکہکر اغراض فطرت کی احساس حق سی بہر آیا ملک کے لوگون کی مشرکانہ اور جاہلانہ زندگی کی انجام اور اوسکے خوفناک عقلی عملی علمی اور تمدنی انحاد کو دیکہکر کانپا اور قوم کو للکار کر پکارا یایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ؁ ای لوگو اوس خدا کی اطاعت کرو جسنے تمکو اور تمہاری اسلاف کو پیدا کیا تاکہ تم سمجہدار بنون

خدا کا یہ صادق امین توحید قوم کو علی الاعلان ہدایت کرتا ہی کہ ای قوم تو نے گہر گہر مین اپنی اسلاف یا مشاہیر کے جسقدر بت بنا رکہی ہین اور حصول برکت وسعادت کیواسطے اون کی سامنے سرنگون ہوتی ہی ان مین سی تو ایک بہی اس قابل نہین کہ تو اونہین جہکی اور اپنی شریف فطرت یا نفس ناطقہ کی ازلی آزادیون کی خلاف پابند و سہم ہو کر تباہ وبرباد ہوتی رہی اپنی قوم کی علاوہ وہ شہر اور قرب وجوار کی ستارہ پرستون پر نظر ڈالتا ہی تو اونہین سمجہاتا ہے کہ ای عزیزان نوع یہ ستاری اور اجرام فلکیہ ہمتین سعادت بخش سکتے ہین نہ شقاوت نہ تمہین نفع پہنچا سکتی ہین نہ نقصان آؤ اوس ہستی برتر حی القیوم خدائی ذوالجلال کیطرف جہکین جسنے اپنی کاملہ قدرتون سی تمام کائنات اور کائنات کا ساز وسامان بنایا ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین

اوس بزرگ اور خلق خدا کو توہمات سی آزاد کرنے والی مبصر حقائق علمیہ نے یہودیون اور عیسائیون پر نگاہ ڈالی

Marfat.com

توہون کی ابلہانہ عقیدتمندیان مردم پرستیان اور رہبان و احبار کی غافلانہ غلامیان دیکھکر عزیر و مسیح کی
انسانی حالتون اور مقدس حضرات اقنوم کی طلسم آفرینیون سی اونہین خبردار کیا اور سنایا کہ تمام انبیا علیہم السلام
واجب للاحترام (انسان) ہی خدا یا خدا کی شریک الوہیت نہی وہ زمین پر چلتے پھرتے تھی کھاتی پیتی
سوتی اور جاگتی تھے خود مقدس مسیح و مریم انسانون کیطرح کرکی بنتی بھوک پیاس محسوس کرتی اور کھانا کھاتی تھے
تمنے اونکو نہایت فوق الفطرت ہستیان سمجھکر خود کو انسانی شرافتون اور فطری سعادتون سی محروم کیون بنالیاہی

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ
كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ۝ پ ۶ ع ۱۴

لوگو! مریم کی بیٹی مسیح ؑ تو صرف ایک رسول تھی اور بس اون سی پہلی بھی اللہ کی بہتیرے رسول ہوچکی ہین اور اونکی والدہ
مریم خدا کی ایک سچی بندی تھین اور لوگون کیطرح یہ دونون ماں بیٹی کھانا کھاتی تھی (ای پیغمبر) دیکھو ہم اپنی
باتون کو کسقدر صاف طور پر بیان کرتی ہین پھر بھی دیکھو (ابن اللہ کہنی والی) کدہر بہکی بہکی چلے جارہی ہین

خدا کی سوا کوئی انسان خواہ کتناہی بزرگ کیون نہ ہو آدمی انکی فطرت کی خلاف اور کا اور فرشتہ اوتار یا خدا کی کبریائی
اور الوہی شانون کا ساجھی دار اور شریک مان لینی اور سمجھنی سے انسانی نفوس فطرت شریف کی سعادت آفرین آزادیون
اور اپنی انسانی صفات علم و عقل کو قائم نہین رکہہ سکتی اور اسی وجہ سی دین برحق اسلام نی انسانون کی دماغون اور دلون
مین اس مذلت انگیز احساس کا ذرہ بہر لگاو باقی رہنا پسند نہین فرمایا کہ مبادا لوگ پہر اسی قسم کی عقیدتمندیون سے
اپنی شریفانہ عقلی علمی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتون کو بھلاکر محض روحانیت ہی روحانیت کی پرستشین نہ کرنی لگین کیونکہ
ایسا کرنی سی اونکی مدرکات اور علمی عقلی جذبات مین پہر انحطاط پیدا ہوجائیگا اور وہ اپنی حریت و مساوات کی معارف درجہ
سی گرکر لایعقل و مجذوب ہوجائینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا خود مسلمان جنکو ایسی روشن ہدایات کا یہ مبرک مجموعہ
قرآن پاک دیاگیاتھا وہ یہودیون اور عیسائیون سی بہی چار ہاتھ آگی بھاند گئی ہمین بیان قوم کی اون حضرات
پر سخت حیرت ہورہی ہی جو اوس ہادی پاک انسان مکمل رسول محترم روحی فداہ کی عزتین اور اپنی شرافتین
اوسی احمد بی میم بنانی اور کہنی مین خیال کرتی ہین ای عزیزان قوم خدا کی پاک کلام کو سمجھو مالہ متش عقل ای کی
ما المسیح ابن مریم الا رسول کی عالم آموز ہدایت صرف عیسائیون ہی کیواسطے نہین بلکہ دنیا بہر کے
اون تمام لوگون کیلئی ہی جو افراط تفریط مین پھنسی اللہ کی قائم کردہ حدود کو توڑ رہی ہین کاش ہم مسلمان
بھی اپنی عقائد باطلہ اور خیالات عجیبہ کو شولین اور ترنفوس کی اسلامی سعادت سی بہرہ یاب ہون چنانچہ آیات
بالا کی بعد بھی حسب ذیل ارشاد ہوتا ہی

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا
مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ پ ۶ ع ۱۵

ای پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ تم اللہ کی سوا ایسی چیزون اور بندون کی پرستشین کیون کرتی ہو جنکی اختیار مین تمہارا

Marfat.com

نفع اور نقصان کچھ بھی نہیں اختیارات تو در کنار اونہیں تمہاری سود و ضرر کی اندر و فی خبر تک بھی نہیں یہ شان تو اللہ ہی کی ہی یعنے ھُوَ السَّمِیعُ العَلِیمُ" وہی سبکی سنتا اور سکے ظاہر و باطن کا جاننی والا ہی

ای محمد ان اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیون سی کہو کہ اپنی دین مین خلاف فطرت ناحق (اپنی ہی خیالون سی) زیادتی نہ کرو اور نہ اون لوگون کی مفروضات پر چلو جو تم سی پہلے (اسی قسم کی خوش خیالیون سی) گمراہ ہو چکے ہین اور بہتری دوسرون کو بھی گمراہ کر گئے اور سیدھی راستہ کو چھوڑ دیا (یعنے انسانون کو خدا بنا کر اللہ کو چھوڑ گئے)

ان آیات کے بعد خدای ذو الجلال کی ہدایت حریت نفوس اور مساوات باہمی کی لئی ان الفاظ مین ہوتی ہے

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ پ ۶ ع ۱۵

بنی اسرائیل مین سے جن لوگون نے کفر کیا اپنی فطرت کو جھٹلایا نظام الٰہی کے ضابطون کو توڑا افراط و تفریط مین جا پڑے اون پر داود اور عیسیٰ ابن مریم کی بد دعا کا وبال لعنت پڑا اور یہ پھٹکار اون پر اسلیے پڑی کہ حد اعتدال سے بڑھتے اور احکام الٰہی کی خلاف ورزیان کرتے تھے اور جس بیجا حرکت یا کام کو کرتے اوس سے (پشیمان ہوکر) باز نہ آتے البتہ بہت ہی بُری اعمال حماقت تھی جو یہ لوگ کیا کرتے تھے

ان تمام ارشادات الٰہیہ پر نگاہ غور ڈالکر جب گوش ہوش و اکیے جائین تو مسلمانون کی موجودہ پریشانیون تباہیون اور شوریدہ مزاجیون کی علاج کیواسطے بہت کچھ سمجھنے کیلئے سوا ملتا ہی کیا مسلمانون نے خدا کی صاف و صریح احکام عالیہ کی خلاف ورزیان نہین کی ہین ؟ کیا مسلمانون کی یہ حالت نہین کہ وہ رات دن مین صدہا علمی عقلی اور اعتقادی غلطیان کرتے ہین اور اونسے متاسف و نادم ہونیکی عوض بے نیاز بنکر اپنی ایسی غلطی گناہ اور جرم کو سمجھنا ہی نہین چاہتے ؟ کیا صرف اسلیئے کہ وہ مسلمان ہین ؟ یا یہ کہ اون کے ٹہرائے ہوئے مددگارون مین اون کی گناہون کو (خواہ وہ کسی قسم کی ہی ہون) اللہ سے بخشوا لینے کی طاقت انبیای عظام سے بھی بڑھکر ہے ؟

ما نگوییم بد و میل به ناحق نکنیم — جامه غیر سیاه دلق خود ازرق نکنیم
آسمان کشتی ارباب هنر میشکند — تکیه آن به که بر این بحر معلق نکنیم
"حافظ"

بیشک دنیا مین جب کبھی انسانی فطرت کی نا ندا مقتضیات علم و عقل کو ٹھکرا کر غلط خیالات کی پیروی کی جائی اور خواہ تقدیس کی رنگ مین خواہ تمدن و سیاست کی پردی مین خواہ مادیت کی رنجش اور خواہ روحانیات کی آویزش سی انسانی نفوس پر قبضہ کرنے کی ناجائز اور غلط کوششین کی جائین تو شان مساوات نظام نفوس اور طبائع و قلوب کی فطری آزادیون مین سخت درہمی بدنظمی اور تزلزل پیدا ہو جاتا ہی اور یہی تزلزل بیرونی جبر اور نفوس انسانیہ کی اندرونی حریتون کی تصادمات سی آخر کروڑون انسانون کو صحیح اور ٹھیک سمت الراس سی ہٹا ہٹا کر پریشان و منتشر کر دیتا ہی جس سی نظام الٰہی کی پائداریان اور انسانی غلط کاریان زیادہ وضاحت کیساتھ نمایان ہونے لگتی ہین اور خدا کی غیر محسوس ہاتھ جب تک باطل کا استیصال نہین کر دیتی ان زلازل نفوس اور تذبذب قلوب مین سکون و امن پیدا نہین ہوتا

Marfat.com

الغرض یہی ایک بڑی بھاری وجہ تھی کہ انسانی فطرت و نفوس کے اوس بلیغ النظر نقاد منجیٔ اعظم رسول محتشم نے آج سے تیرہ سو بائیس سال پہلے کائنات کی تمام مخلوقات اور موجودات ارضی و سماوی کی تمام حالتوں پر نظر ڈالکر انسان کیواسطے صرف خدا ہی کی ذات واحد کو لائق ستائش و پرستش اور مستحق اطاعت و عبودیت جانا اور منجانب اللہ اصول توحید کی بڑی سختی اور شدت سے پرجائز اور ممکن کوشش کو استیصال ترک و ضلالت کیلئے کام میں لیکر اشاعت کی تاکہ اشرف المخلوق انسان خدا کا نائب انسان اور خلیفۃ الارض انسان شان مساوات و حریت کیساتھ اون تمام فرائض فطرت کو انجام دیسکے جو علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی مقاصد کی صورت میں اسکی نفس ناطقہ کی دامن کمال و فضل میں باندھی گئی ہیں

ظہور اسلام یا عہد رسالت مصطفوی کے وقت مقدس پاپائی روم اور کلیسائی قدیم کی تمام جان نثاران مسیح ورتیم تعالوا الی کلمة سواءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ کی سعادت آفرین اور علم آموز آواز کو سنکر اپنی مسندوں اور خانقاہوں ہیکلوں سے اچھلتے ہوئے عقیدہ ابنیت کی خیال باطل میں ہوا سے لڑتے تھے اور اوسوقت سے تا ایندم محض تعصب پروری اور کوتہ فہمی کی باعث توحید مطلق کو تثلیث مروّق کی مقابلہ میں پرکھتے ہیں اور لا نشرک بہ شیئاً و لا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ کا حریت بخش آوازہ حق تو انہیں اب تک گویا بلائے مبرم نظر آتا ہے لیکن افسوس ان بھلے چنگے لوگوں نے اس بات پر مطلق خیال نہ کیا کہ اوس مبشر فطرت اور مبشر خلق رسول عرب روحی فداہ کا نصب العین کتنا سچا بلند پاکیزہ بےلاگ اور صاف ہے مگر کیا یہ لوگ جو اب تک لوقا اور مرقس کی ملفوظات کو بغل میں دبائے پھرتی ہیں اور خود اون کی قوم موجودہ انجیل کی دور از عقل و کار تعلیمات سے بدظن ہوکر اطمینان نفوس کی راہیں ڈھونڈھ رہی ہے اس بات کو نہیں سمجھتی کہ ہماری قوم آج جن علمی ذخیروں اور عقلی کرامتوں کی وارث بنی ہوئی ہے یہ سب طفیل اسلام اور اوس بانی اسلام علیہ السلام کی ہدایات مالا کلام کا فیض قرب ہے جو عرب سے یورپ میں پہنچا

دل من بدور رویش ز چمن فراغ دارد | کہ چو سرو پای بند است و چو لالہ داغ دارد
سر ما فرو نیاید بکمان تنگ چشمان | کہ درون گوشہ گیران ز جہان فراغ دارد

اگر یہ سچ ہے کہ حریت نفوس آزادی اور مساوات کی بغیر کوئی ملک اور کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی تو یہ بات بھی علماً عقلاً اور عملاً اوراگا مان لینی کے لائق اور یقین و ایمان کی قابل ہے کہ جب تک انسان کائنات میں تمام آسمانی و زمینی حیثیتوں انسانوں اور قدرتی کرشموں کی ستائشوں کی غلالات سے منکر اللہ ہی کی ذات پاک سے ہوستہ نہ ہو اور اوسکی توحید کو علماً عملاً اخلاقاً ثابت نہ کرے نہ وہ مسلمان کہلا سکتا ہے اور نہ وہ اپنی شرف فطرت اور نفس ناطقہ کی حریت کی حقوق کو معلوم کرسکتا ہے کاش مسلمان اسلام کو سمجھیں تو خدا کا دین برحق رسوائیوں اور ناکامیوں سے نکلے اگرچہ سمجھنے والی نکتہ رس اوسے خوب سمجھ رہی ہیں،

دنیا کی اکثر قومیں خود ہندوستان ہی میں کروڑوں نفوس ابھی تک اسلام کو نگاہ استعجاب و ندرت سے

ــــ بقول ڈاکٹر ڈریپر عیسائیت تین قسموں کی ہے یعنے ایک اسرائیلی عیسائیت ہے دوسری ایرانی اور تیسری افلاطونی عیسائیت ہے مسیح علیہ السلام اپنی ایام ظہور کی خاص اہمیتوں کے اعتبار سے گویا بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے آئے تھے اسی لئے مسیح کا روی سخن یہودیوں کیطرف رہا اور مسیح کے مقصد تعلیم کیلئے یہودی لوگ ہی مخاطب اور شاگرد تھے قرآن پاک سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے کہ رسولاً الی بنی اسرائیل یہودی جو توریت کی خصوصیتوں سے کلیۃً بے خبر ہوگئے تھے کبھی ایسے مسیح کے انتظار میں نہ تھے جو فوق الفطرت انسان ہوتا مسیح کے حواری اغناب کو اپنا اوستاد شفیق ہم وطن اور دوست سمجھتے تھے اور مسیح کا بچپن جوانی اور بتدریج عقل اور قد و قامت کا قاعدۂ قدرت کے مطابق بڑھنا اونہیں اچھی طرح معلوم تھا اور صلیب پر جسمانی اور روحانی تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے وہ دیکھ چکے تھے اور علاوہ ازیں مسیح کا بہ تقاضائے بشریت مصلوب ہوتے وقت شدت درد کے سبب "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہنا بھی وہ سن چکے تھے کہ اے خداوند واحد مجھے تونے کیوں چھوڑ دیا.....!!! لیکن اوس عیسائیت کا دور بہت جلد ختم ہو گیا اور اب یورپ کے پاس گویا افلاطونی عیسائیت ہی خدا جانے ڈاکٹر ڈریپر کا یہ خیال کہانتک صحیح ہے جبکہ یہودی حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے

Marfat.com

دیکھتے ہیں اور مسلمانوں کی علمی عقلی اور اخلاقی زوال کو اسلام کے سر دھرتے ہیں حالانکہ یہ بات علم و عقل کی رو سے بالکل لغو محض۔ غلط اور سراسر بہتان و کذب ہے اوراقِ تاریخ پر نظر اسلام سے پہلے یورپ نہیں نہیں بلکہ تمام اقوام کی حالات موجود ہیں ایک ہوشمند آدمی اونہیں دیکھ کر اسلام اور موجودہ اہل اسلام کی عروج و زوال کے اصلی راز کو معلوم کر سکتا ہے دور کیوں جائیں یہیں دیکھ لو امریکہ کی حریت فرانس کی آزادی جاپانیوں کی باہمی مساوات اور چین کا تازہ انقلاب جمہوریت یہ سب کچھ کیا ہے کیا یہ حریت نفوس اور مساوات عیسائیت یا بدھ ازم کی تعلیم کا فیض ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ خود انسانی فطرت کا تقاضا ہے جسکی تکمیل اغراض کیلئے نوع انسانی کی سچے خیر اندیش اور فطری آزادیوں کی ربانی محافظ پیغمبر عربی نے تائید الٰہی سے اسلامی تعلیمات کی صورت میں توحید حق کو زندہ کیا اور دنیا بھر کے جتنا دھاریوں جوگیوں کاہنوں راہبوں احباروں اور اہلِ فریبوں کو اس وقت سے للکار للکار کر سنا رہا ہے

یریدون ان لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم ویابی اللّٰہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکٰفرون ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۝ پ ۱۰ ع ۱۱

(نادان لوگ) چاہتے ہیں کہ خدا کی نور اسلام کو منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں اور خدا کو یہ منظور ہے کہ وہ ہر طرح اپنی نور کی روشنی کو پورا کر کے رہے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے لوگو! اللہ وہی ذات پاک ہے جس نے اپنی ایک رسول محمد کتاب ہدایت (قرآن) اور دین حق دیکر دنیا میں بھیجا تاکہ اوسے تمام دینوں پر غلبہ ہو خواہ مشرکوں اور جاہلوں کو برا ہی کیوں نہ لگے صدقت یا رسول اللہ بفروغ چہرہ زلفت ہمہ شب زندہ دل چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد

ہم اہل ہندوستان کی یہ ایک خوش نصیبی ہے کہ تاج برطانیہ کی زیر اثر ہوئے اور حریت نفوس آزادی رائے کی مبارک دولت سے یہاں بھی رحمت بار یاں شروع کیں لیکن اس امر کا افسوس ہے کہ بعض ناعاقبت بین عمال مملکت نے فرمان روایان گریٹ برٹن کی اصول حریت کی خلاف شخصیت پرستی کا رواج شروع کر دیا شاہ پسند یا راجہ پرست ہندوستانیوں کیلئے یہی موہن بھوگ اون کی ہونٹوں سے لگا ہوا ہے چنانچہ مساوات کا رنگ پھیکا ہوتے ہوتے معدوم ہونے لگا تاہم برٹش حکومت ہم سب کیلئے ایک اوستاد محسن اور خدا کی رحمت کا درجہ رکھتی ہے اور جب تک یہاں یہ لوگ خدا کی بود لعیتوں قدرت کی دولتوں اور علم و عقل اتفاق و محبت کی برکتوں سے فائدہ اوٹھائیں کی پوری پوری اہل نہ ہوں گورنمنٹ کی مہربانیوں اور رعایتوں کا مشکور ہونا اور اوسے غنیمت سمجھنا چاہئے

ہم کتاب کو پولیٹکل تحریر نہیں بنانا چاہتے لیکن حریت نفوس اور مساوات کی وہ بابرکت تعلیم جو مقدس اسلام اور ہمارے ایک پاک کلام قرآن مجید نے ظلمت و ضلالت کی اندھیروں میں دنیا بھر کو سکھائی ہے کبھی بھولنے کی ہے اوسے ایک مسلمان کیونکر بھلا سکتا ہے اور چونکہ آزادی نفوس انسانی فطرت کا ایک قدرتی استحقاق ہے اسلئے وہ دنیا میں حاکم و محکوم خادم و مخدوم سب کیلئے واجب الاحترام نعمت ہے دبا یا دبکر رہنا اور علم و عقل کی خلاف چلنا اونہی قوموں کا خاصہ ہو سکتا ہے جو اصنام و عناصر اور انسانوں کی فرض کردہ الوہیتوں کی غلامیوں کی عادی ہوں مگر اصل تو یہ ہے

Marfat.com

جہلین جو آب کو آتش کو اپنا کام ہین   سوا خداکی سبکا بشر غلام ہین

مسلمانون پر خواه مجازاً حریت پسند انگلستان حکومت کری اور خواه فرانس و روس کی زیر اثر زندگی گذارین یہ بات اونہین شاق ہین گذر سکتی مگر حقیقتاً وه اسلام کی سچی تعلیمات کی مطابق اوسی ہستی برتر کی فرمان بردار اور مطیع ومنقاد رہنا چاہتی ہین جسکے قبضۂ اقتدار مین کل کائنات اور کائنات کی تمام چھوٹی بڑی چیزین ہین اور اون کی یہ خواہش فطرت کی اوسی مماثلت اور مساوات کا تقاضا ہی جسنے تمام قومون مین لبرل خیالات کی عنصر کو غالب اور ان کی غلامیون کی گران بار ذہنیت کو مغلوب کر دیا ہی مسلمان اس ارشاد حق کو کیونکر بہول سکتے ہین جو حریت آفرینون کی صدہا اندازون کیساتہ اونہین قرآن پاک مین بار بار سنایا گیا ہی

ومنهم من اغرقنا وما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون ٥

اور ای پیغمبر وه تمام لوگ اور قومین جو تیسے پہلی ڈوبین تباه وبرباد ہوگئین یہ تمام وبال اون پر اپنی ہی جہالتون حقوق فطرت کی ناشناسیون اور ذہنیت پسندیون کی باعث آیا ہی خداوند ظالم نہین وه لوگ خود ہی اپنی شرک وبطلان کی سبب اپنی جانون اور اپنی نفسون پر ظلم کرتے تہے

اس ارشاد حق کی بعد خدای ذوالجلال یہ تفصیل مزید آیات ذیل کو مسلمانون بلکہ کل انسانون تک پہنچاتا ہی عقلمند سنین اور سمجہین

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت اتخذت بيتا وان اوهن البيوت لبيت العنكبوت لو كانوا يعلمون ان الله يعلم ما يدعون من دونه من شيء وهو العزيز الحكيم ٥ پ ۲۱ ع ۱۶

جن لوگون نی اللہ کی سوا دوسرون دوسرون کو اپنا کارساز اور مسجود بنایا اون کی مثال مکڑی کی سی ہی کہ اپنی زعم مین وہ ہی اپنا ایک گہر بناتی ہی اور سمجہ سکتی ہین کہ گہرون مین بودی سی بودا تباه ہوجانیوالا گہر مکڑی کا گہر ہی اے کاش لوگ اتنی سی بات سمجہ لیتے (مگر) گمراه اور باطل پسند لوگ اللہ کی سوا جن جن چیزون کو پکارتی اور اپنا ولی کہتی ہین کہتی سکتی کہ خدا اون سبکے حقیقت حال سی آگاه ہی اور وہی زبردست حکمت والا ہے

اسکے آگی پہر نفوس انسانیہ کی بیداریون اور اون کی کامل حق شناسانہ آزادیون کیواسطے ارشاد ہوتا ہی

وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العالمون ٥
خلق الله السموات والارض بالحق ان في ذلك لاية للمؤمنين ٥

اور ای پیغمبر ہم یہ عمده مثالین لوگون کی سمجہ کیواسطے بیان فرماتی ہین اور اصل یہ ہی کہ انہین سمجہدار اور معاملات کو جاننی والی ہی سمجہ سکتی ہین لوگو خدا نے آسمان وزمین کو نہایت پکی نظام وانتظام کیساتہ کسی غرض و مصلحت سی بنایا ہی ایمان لانی والون اور سمجہدارون کیواسطے دنیا ہی مین قدرت حق کی بڑی نشانیان موجود ہین

مسلمان اللہ کی فرمان بردار اور احکم الحاکمین خدای کائنات کی بندی اور غلام ہین اور یہی غلامی تمام قسم کی غلامیون سی بہتر اور اشرف المخلوقات انسان کی شایان شان ہی جو شخص اللہ کا فرمان بردار رہا وہی بہتر فرمان بردار اور اعتماد کی لائق ہی بیشکی مسلمانون کیساتہ اس گئی گذری حالت مین بہی کہ وہ قرآن پاک سی بہت کچہ بی خبر اور غافل ہوگئی ہین اگر یہ ای

Marfat.com

شخص حسن سلوک کرے تو وہ ناسپاسی اور احسان کشی نہیں کرتے اور اگر بخلوص دل دوست بنایا جائے تو وہ اپنی جانیں نثار کرنیکو تیار ہو جاتے ہیں اور بہتر خادم و وفادار دوست ثابت ہوتے ہیں اور اگر اون کی دینی مطالبات کی قدر اور اون کی حقوق فطرت اور جذبات کا لحاظ و خیال رکھا جائے تو وہ ایسا کرنیوالے کے قدموں پر سر تک بھی رکھ دیتے ہیں حالانکہ یہ حرکت خود اون کی اصول دین اور حریت آموز تعلیم اسلام کی خلاف ہے یورپ کو یہ حالات اچھی طرح یاد ہیں بیان کرنیکی چنداں ضرورت نہیں اب بھی کروڑوں مسلمان حسن انکسار اور شریفانہ جذبات کیساتھ علم صلیب کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں فسادات و مفاسد سے بچتے ہیں اور جب تک اونہیں دق نہ کیا جائے وہ صبر و تحمل کیساتھ گذارہ کرتے ہیں یہ ساری صفات اون میں اوسی پاک کتاب قرآن کی برکت سے موجود ہیں جسنے حریت نفوس اور مساوات کی تمام اسرار بیان کرنیکی ساتھ محاسن اخلاق و عمل کی تعلیم بھی پوری طرح جا بجا ان الفاظ میں دی ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

یورپ کے مقدس حاملین صلیب جو آئے دن اسلام اور اہل اسلام کی خلاف اپنی قوموں کی بڑھتی ہوئی آہنی قوتیں دیکھ دیکھ کر افراد ملت کو بڑکاتے اور اکساتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کا دوبدوش کھڑے ہونا یا زمین پر چلنا اونہیں گراں گذرتا رہتا ہے اونہیں چاہیے کہ اسلام کی خلاف آوازیں بلند کرنے سے پہلے اپنی مملکتوں کی تمام دار الشوراے مسمار کر دیں لبرل افراد کی ہر ایک منہ پر قفل لگائیں تمام برقی اور دخانی کارخانوں کو منہدم کرا دیں تمام ریلوں اور اون کی سٹیشنوں کو رو بخاک کر دیں وزراے حربیہ اور محکمہ جنگ کے تمام کارکنوں کی منسوخی کا حکم دیدیں میگزینوں توپوں اور تفنگ و تیر کے بنانیوالوں کیلئے کفر کا فتواے صادر کریں علی ہذا تمام تمدنی عجائبات کی ظاہر کرنیوالوں کو کافر و بیدین قرار دیں جیسا کہ وہ کبھی ظہور اسلام سے پہلی سنہ عیسوی کی ابتدائی صدیوں میں کیا کرتے تھے اور جب اون کی حالت تعلیم انجیل کے مطابق ہو جائے تو اسلام کی خلاف گرجوں میں مل مل کر صدائیں بلند کریں کیونکہ اسوقت جو کچھ یورپ کے پاس ہے وہ سب قرآن ہی کی حریت نفوس کے فیض علم و عقل کا پیدا کردہ ہے جسے بدقسمتی سے مسلمان بہول بھالکر فارغ ہوگئے

ہوئے جو بیت الصنم کی شیدا ہلاک ہونگی کیا خبر تھی ۔۔۔ نہ جانتے تھے کہ خون ہمارا ازیگا ہوئی کا رنگ ہوکر
(امیر مینائی)

مسلمانوں اسلام کی عطا کردہ فطری آزادیوں کو سمجھو اور پھر ان احکام ذیل پر خیال کرو کہ خداے ذو الجلال نے تمہاری فرائض انسانیہ کو علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی مساعی جمیلہ کی صورت میں کسقدر مہتم بالشان رفعتوں پر رکھا ہے تاکہ تم دنیا میں کبھی اور کبھی بھی ذلت و جہالت کی زندگی نہ گذارو

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ج وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ٥ پ ۲۵ ع ۱۸

لوگو اللہ وہ (خداے مہربان اور قادر ذو الجلال) ہے جسنے سمندر کو تمہارے لئے ماتحت رکھا ہے تاکہ اوسکی حکم

Marfat.com

ہی اوس میں (تمہاری) جہاز چلیں اور تم اللہ کی فضل یعنے اپنی رزق ومعاش کو بسبیل تجارت تلاش کرو
اور (اس تلاش معاش کی ضرورت گویا اسلیئے ہی) کہ تم اللہ کی (اسپر) مشکور ہوں (کیونکہ بغیر کسب شی کچھ نہیں
ہوسکتا) اور جو کچھ آسمانوں میں ہی اور نیز جو کچھ زمین میں ہی اوسی خدا نے ان سب چیزوں کو
تمہاری لیے یکسر رکہا ہی تمہاری خدمات میں لگا رکہا ہی بیشک ان تمام باتوں میں سوچنے اور غور کرنیوالی
سمجہداروں کیواسطے اوسکی قدرتوں کی بہتری نشانیاں ہیں (جن پر فکر کرنے سے ان کو عقل آتی ہی)

مسلمانوں کیا تم نے غور نہیں کیا؟ اور زمانہ کی زندہ قوموں پر کبھی نظر نہیں ڈالی؟ اسوقت تمام وہ قومیں جنکا
نظم ونسق درست ہی تجارت صناعت فلاحت اور تمام بحری بری چیزوں سے فایدہ اٹھا کر خوشحال زندگی
گذار رہی ہیں اونکا یہ طرز عمل خدا کی فرمان مقدس کی مطابق ہی ای برادران ملت جو اتفاق واتحاد ہم آہنگی
ہم قدمی ہم خیالی باہمی محبت اور یکجہتی اون میں پائی جاتی ہی یہ سب کچھ اسلام نہیں تو کیا ہی؟

اسلام نے عرب کے قبایل مختلفہ کی نااتفاقیاں اور صدیوں کی تشکر رنجیاں کل مومن اخوۃ کی مبارک
اصول سے مٹا دیں اور یہی ہم آہنگی ہمقدمی اور یکجہتی زیادہ پایدار اور اوسے دائمی طور پر مربوط رکہنے کیلیے ترتیب نماز
قایم کی تاکہ خدائے واحد ولی ہمتا کی توحید اور اوسکی عظمت وشوکت کا خیال مسلمانوں میں ہمیشہ باسلوب احسن
قائم رہی اور وہ اس باہمی ہمدردی اتفاق ہمخیالی ہمقدمی اور ہم آہنگی کو چھوڑکر پریشان نہ ہونے پائیں مگر افسوس
کہ ہم مسلمان ہر روز مسجدوں میں پانچ بار ایک دوسری کی دوش بدوش کھڑے ہونیکی باوجود بہی اوس نظری
مساوات اور اسلام کی دینی دولت حریت کو قائم نہ رکہہ سکے آہ ہم میں خاندانی بفضلیتوں اور ہمچو من دیگری
نیست کی برائیوں کا فاسد مواد پیدا ہوکر ہماری مساوات باہمی کو نیست ونابود کر گیا اور یہ ضرر رساں غرور
کی جا قوم میں بقول عالمگیر "سادات عظام ہمچو ہیزم بیت الحرام نہ قابل سوختن نفروختن" خلاف قرآن واسلام
جاہل پیرزادوں اور فصلی سیدوں نے توحید کی شوکت اور رسول محترم کی سچی حریت آموزیوں کو بھلا دینے سے پیدا کرایا

دلکی پھپھولی جل اٹھی سینہ کے داغ سے اس گہر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

ان حالتوں کو دیکہہ کر کئی مرتبہ ہمیں یہ خیال آیا کہ اگر خدا نخواستہ اوس براق ورفرف کی نسل شروع ہوتی
جیسے عام طور پر مسلمانوں نے عجیب قسم کی شکل وصورت کیا تہ آن حضرت رسول محتشم روحی فداہ کی شب معراج
کیلیے خاص کر رکہا ہی تو نہیں معلوم کیتنے برخود غلط اور جاہل مسلمان اوسکے بچھیروں کو گاؤ پرست مفلس
برہمنوں کیطرح سینے پر کہڑا ڈالی مسلمانوں میں لئے پھرتے اور قوم کی زوال علم وایمان کا ایک نیا طریقہ
جاری ہو جاتا مگر یہ خیر ہی ہوئی کہ اوس براق ہوش وبینش کی زیارت رسول برحق کی سوا کسیکو نصیب نہ ہوئی

بہر کیف مسلمان جب مسلمان تہی اور قرآن پاک کی ہوش افزا التعلیم کی فیض معنی سے اونہیں پورا پورا بہرہ
حاصل تہا تو اون میں بہی لبرٹی اور آزادی کا احترام کیا جاتا تھا قوم میں حق سنینے اور حق کہنے والی پاک باطن

Marfat.com

احرار کی کثرت تھی عیوب اور نقایص کو جتلا دینے والے لوگ عزیز سمجھے جاتے تھے خوشامد چاپلوسی اور سخن پروری کرنیوالوں کو حقارت سے دیکھا جاتا صوفی اور ملا قاضی اور مفتی ہاشمی اور قریشی مکی اور مدنی انصار اور مہاجرین سب ایک ہی رنگ اخوت میں رنگین اور خمار توحید میں مخمور تھے یہ وہ زمانہ تھا کہ ایک اونٹ چرانے والی غریب بڑھیا خلیفۂ وقت کو سر دربار آکر سیدھیان سناتی تھی ایک خادم اپنے مخدوم کے عیب کو ہنر سے ہرگز تعبیر نہ کرتا بلکہ عیب کو عیب ہی سمجھتا اور اوسے آگاہ کر دیتا یہ وہ مبارک وقت تھا کہ خلیفۂ اول حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب باتفاق رائے قوم مسند خلافت کو مزین فرمایا اور حضار مجلس کے سامنے اپنی تقریر کر چکنے کے بعد امتحاناً یہ بھی کہا کہ مسلمانو اگر مجھسے اگر کوئی قومی خطا یا گناہ ہوگا تو تم مجھسے کیا سلوک کروگے؟ جسے سنکر ایک نوجوان بدوی مجلس میں کھڑا ہوا اور تلوار کمر سے علم کر کے کہنے لگا کہ ہمیں خدا ہی کی قسم ہے جو تیرا ہمارا اور کل کائنات کا خالق ہے ہم تجھے تلوار سے سیدھا کر دینگے یہ سنکر خلیفۃ المسلمین اوس فرد قوم کی حق پسندی اور حق گوئی کا مداح ہوا مگر یہ سب کچھ اسلام کی سچی تعلیم مساوات کا کرشمہ اور اوس رسول محترم کی صداقت آموزیوں کا معجزہ تھا افسوس وہ دن کدھر چلے گئے آج کسی ایسے شخص کو جسے چار آدمی بھی حاشیہ نشینی کیلیے ملگئے ہوں میں اپنی عیوب کے تسلیم کرنے اور اپنی خلاف ایک حرف سننے کی طاقت نہیں آہ ہماری اخلاق کسقدر کمزور اور عقلیں کیتنی پست ہوگئی ہیں کہ ہم حق و باطل کا صحیح امتیاز کرنے سے بھی معذور ہیں لیکن جن دنوں میں "حریت نفوس" اور مساوات کا مبارک احساس زندہ تھا وہی دن مسلمانوں کی اسلامی شوکتوں علمی اور عقلی برکتوں اخلاقی اور عملی سعادتوں کے دن تھے مولانا حالی مدظلہ نے مسدس میں یہ چند بند اسلاف اسلام کی انہیں خوبیوں اور حق پسندیوں کی نسبت لکھے ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا — لگایا پتہ جسنے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا — کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیئے جرح و تعدیل کے وضع قانون — نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو — اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو — لیا اوس سے جاکر خبر اور اثر کو
پھر آپ اوسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر — دیا اور کو خود مزا اوسکا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا — مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا — ائمہ میں جو داغ دیکھا دکھایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا — نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا
رجال اور اسانید کے ہیں جو دفتر — گواہ اون کی آزادگی کے ہیں یکسر

Marfat.com

نہ تھا اون کا احسان یہ اک اہل دین پر — وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کی رہبر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے — بتائیں کہ لبرل بنی ہیں وہ کب سے؟
فصاحت کی دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کی رستے تھے سب ناسپردہ
اودھر روم کی شمع انشا تھی مردہ — ادھر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آکی چمکی عرب کی — کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

ناظرین یہاں تک پڑھنے سے معلوم کر چکے ہونگے کہ قوموں کی صدہا سالہ انجماد علم و عقل کی بعد اوس حریت نفوس اور مساوات کو جسیر یورپ اور تمام متمدن اقوام کی زندگی کی عقلی عملی اور تمدنی شعایر قایم ہوی ہیں محض دین برحق اسلام نے زندہ کیا گویا دنیا کو نئی زندگی جسے اسلام نے عطا فرمائی یہ اور بات ہی کہ مسلمانوں نے تعلیم اسلام کی سعادت آفرین خصوصیتوں کو سینًا مینًا کر کے اپنی اجتماعی اور انفرادی حیات کو پامال کر دیا لیکن اسلام کا مدار اگر قرآن پاک پر ہی اور جب تک قرآن پاک ہی پر ہی تو ایک مسلمان کلام الہی کی فیض بخشیوں کو کیونکر بھلا سکتا ہی جو بطور اسلام ہی آج تک اقوام عالم میں بذرائع مختلف پہنچکر اون کی خود شناسیوں کا باعث بنی ہیں

لیکن یہاں تک عنوان مضمون کی ذیل میں ہم نے جو کچھ عرض کیا ہی اسکے علاوہ حریت نفوس اور مساوات کیلئے قرآن پاک میں ایک خصوصی امتیاز دوسری صورت میں بھی موجود ہی اور اوسپر خیال کرنے سے اوس محسن عالم رسول ہادی برحق کی انتہائی پاک منشی اور حقیقت رسالت فضائل انسانیت کا راز کھلتا ہے اور ایک ذی ہوش شخص کا دل و دماغ اوس نبی محترم کی بے لوث حق بیانی صداقت پروری اور کمال اخلاق و محاسن کو محسوس لئے بغیر ہرگز نہیں رہتا اور بلا تامل یہ تسلیم کرنا پڑجاتا ہی کہ فطرت و قدرت نے اس اعلی مبصر اور دنیا کی بے نظیر مبشر سے انسانی دماغوں اور دلوں کی عقل افزائیوں کیلئے اپنی ذات عالی صفات کو بارشاد الہی کن کن اثر انداز اور حق نما طریقوں سے سمجھ بھیجا ہی تاکہ مسلمان یا آیندہ انسانی نسلیں مردم پرستی اور ضلالت و جہالت کی ترسناک ظلمتوں ذلتوں سے محفوظ رہیں صدقت یا رسول اللہ تیری زبان فیض ترجمان دنیا میں سچائی کا ایک چشمہ تھا جسنے کذب و باطل کو دنیا سے ہمیشہ کیلئے دھو دیا کاش مسلمان ہی تیری سچی فضیلتوں کی واجب التسلیم اسرار علم و ہوش کو سمجھ سکیں

دل من ز نور حسنت سر درس طور دارد — بقصور منم ز اندہ غم چشم حور دارد

ارباب بصیرت اس لطیف غلطی اور دلفریب مغالطہ کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تمام قومیں جنکی موجودگی میں اوس منجی اعظم بانی اسلام روحی فداہ نے صدائے توحید بلند کی وہ سب اپنی اپنی رہنماؤں مرسلوں اور ہادیوں کو نہایت ہی فوق الفطرت انسان سمجھکر طرح طرح کی روحانی مغالطوں میں پڑی ہوئی تھیں اور اس دل آویز غلطی سے جو حال یہودیوں عیسائیوں کا ہو رہا تھا وہی اہل ہند کا تھا کہ انہوں نے بھی اپنی رشیوں اور ہادیوں کو اوتار

Marfat.com

بالفاظ دیگر خود رام اور بھگوان سمجھکر روحانیات کی زرار ہا الجھنین اور گتھیاں پیدا کردین تمدنی اور ضروریات حیات کی ناگزیر کوششون کا احساس ہی معدوم ہوتا چلا گیا اور پھر جو اُٹھا اس فلسفہ کو اسقدر مغلق ادق اور عقدہ لاینحل بنا تا گیا کہ انسان جب تک گھر بار عیال اطفال کو چھوڑ بھبوت ملکر بن باس اختیار نہ کرے وہ روحانی سعادتون اور ربانی برکتون کو حاصل ہی نہین کرسکتا یہ ایک بڑی بیماری اور اصولی غلطی تھی جسکے باطنی اور روحانی اثرات عجیبہ کے سبب ھندوستان آجتک علمی عقلی اور انفی ترقی کمال کی مسلمہ شوکتون سے بہرہ یاب نہین ہو سکا

یہ غلطی جن طریقون کیساتھ ہندوستان مین اپنی عام اشاعت سے پرورش پاتی رہی اور آجتک پائی رہی ہے ہم اُون کی نسبت اسلام پر خارجی اثرات کے عنوان مضمون مین کچھ عرض کرینگے لیکن ہادیان مذاہب اور بزرگان ملت کو نہایت ہی فوق الفطرت قسم کا انسان سمجھنے کے خیال نے ان قومون مین عام طور پر یہ احساس عقیدت سے پیدا کر دیا کہ ہم اُون کے نقش قدم پر چلنے کی طاقت ہی نہین رکھتے اخلاق وعقل کی تمام نشاءین اونہین کیساتھ مخصوص تہین حالانکہ بزرگان قوم و دین کی پیروی کا صحیح مقصد اور اُون کی تعلیمات کا مدعا یہی ہوتا ہے کہ انسان خود بھی اخلاق عالیہ کو پیدا کرے نیکی خیال کو ہمیشہ اُون بزرگون کی حالات زندگی زیر نظر رکھکر قایم رکھے اور اونہین بھی انسان ہی سمجھے کیونکہ اگر اونہین بالاتر از انسانیت سمجھ لیا جاے تو انسان مین کبھی باآزادی کمالات علم وعقل کے درجون تک پہنچنے کا احساس ہی پیدا نہین ہوسکتا بلکہ پیدا ہو بھی تو اوس مین انحطاط شروع ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد لوگ اپنی انتہائی عقیدت اور غلط قسم کی محبت کے سبب اُون بزرگون کی نقوش قدم پر چلنے کو اپنی ہی خیالون مین بے ادبی قرار دے لیتے ہین اور صحیح نصب العین گم ہو جاتا ہے نفوس انسانیہ مین حریت اور آزادی دل ودماغ کی عوض نت نئی قسم کی رسمی اور خوش اعتقادی کی پابندیون کی عجیب در عجیب پیچ و خم بڑھتے رہتے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فطری مساوات اور حریت نفوس کی سچی کیفیتون کو بھول جانے سے قومین اپنی بزرگون کے بُت بنا بنا کر اونہین پوجنے لگین عیسائیون یہودیون اور ہندوستانیون نے اپنی اپنی مرسلین کو ابن اللہ اور اوتار یا رام اور بھگوان بنا کر دھر دیا اور اُون کی دلون مین مقدس ذریعون کیساتھ عجیب قسم کی فروتنی فرومایگی اور دنائت وجہالت بتدریج پیدا ہوتی گئی انجام ہوا کہ اُون کے ہاتھون سے فطری مساوات کا سررشتہ ہی چھوٹ گیا جو انسانی نفوس عالیہ کی کمالات علم وعقل کا سنگ بنیاد ہے مسلمانون کو ہر ملک مین مختلف قومون سے سابقہ پڑا اور حسن عقیدت کی اپنی دل آویز حوصلہ افزائیون کیساتھ اُون کی نفوس وقلوب مین بھی وہی کیفیت اتحاد پیدا کردی جو ظہور اسلام سے قبل تمام قومون مین موجود تھی بہت سے ہوشیار لوگ تو فیض عام کی برکت کی باعث جمود کی زوال انگیز زد سے بچ گئے لیکن مسلمان اوس سے نکلکر پھر اوسی مین آ گرے کیونکہ اوتار پرستون اور ابن اللہ کہنے والی خوش اعتقادون کی دیکھا دیکھی انہون نے بھی

بعض سطحی خیال کے کوتہ نظر لوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہندوؤن کو اُون کی چھوت کے اصول نے بہت سنبھالا ہے لیکن اونہین یہ فہم واحساس ہی نہین کہ خلاف حریت ومساوات انکی یہ مدنیت کش اور حیی زوال و ادبار غلطی اُون مین اسی خیال غلط نے پیدا کرا دی جو شرک اور ضلالت کی جڑھ ہے کیا وہ قومین جن مین چھوت نہین ہے وہ دنیا سے معدوم ہوگئی ہین کاش سوچنے والی کچھ تو سوچین اور فلسفہ ویدانت کی روحانیت آموزیون پر چھوٹنے والی اپنے اون نقصانات کا اندازہ بھی لگائین جو آج تمام دنیا مین تمام دنیا کی قومون کے خلاف محض انہین ہی بھگتنے پڑرہے ہین

Marfat.com

ای محتشم رسول اور دانای رموز فطرت رہنما روحی فداہ کو ان سمجھنے بجای میم احمد کی مروڑی مین باندھکر خدا بنادیا حالانکہ قرآن۔ اسلام خدائی اسلام اور اوس قرآن کو لانیوالا بانی اسلام خود بھی اپنی بندہ اور بشر اور انسان ہونیکا اقرار فرماتا رہا مگر مستانہ خوش اعتقادیون نے کچھ بھی سمجھنے سوچنے کی مہلت قوم کو نہ دی حد اعتدال قایم نہ رہی اور تمام دنیائی اسلام افراط تفریط مین پڑکر منجمد ہوگئی حافظ سچ لکھتا ہی

صوفی از بادہ باندازہ خورد نوشش باد ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد

ای عزیزان قوم! ان الفاظ سی مراد نہین کہ ہم اوس رسول محترم کی فضایل رسالت اور کمالات نبوت پامال کرکی اپنی برابر بنالین نہین ہرگز نہین بلکہ مین تو اوس منجی عالم کی سگ آستان ہونیکو بھی فخر سمجھتا ہون اور میرا یہ خیال ہی کہ آیندہ ہم مین اگر اپنی خطابون اور القابون کیلئی بزرگ سی بزرگ افراد بھی "حضرت" کی خاص لفظ کو ترک کرکی صرف جناب پر اکتفا کرین تو بہتر ہوگا کیونکہ حضرت کا لفظ قدرتاً کچھ اوسی مقدس و محترم انسان مکمل کی نام کیساتھ سجتا ہی جسپر علم و فضل عقل و عمل اخلاق و محاسن بصیرت و بینش اور دانش و ہوش فہم و ادراک کی تمام شانین بدرجۂ کمال ختم ہوگئین اور اوسکا فیض تعلیم خدائی حی القیوم کی زندہ کلام پاک کی صورت مین تا قیام عالم جاری رہیگا مولانا جامی علیہ الرحمۃ نی اوس ہادی برحق کی مدح و نعت مین دو شعر نہایت ہی موزون مناسب اور افراط تفریط کی خیالون سی پاک احمد بی میم کی ایجاد غریب سی جداگانہ اور بلیغ لکھی ہین غالباً اوس ذات عالی صفات کی تعریف اس سی بہتر کوئی مسلمان نہ لکھ سکیگا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر کما نور فی القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ای مسلمانو یہی وہ بعد از خدا بزرگ کہلانیکا سچا حقدار انسان مفخر کائنات رسول تہا جو اصنام و عناصر اور موجودات و مردم پرست اقوام کی علمی عقلی پستی اور دنایت آمیز فرومایگی کی علت خاص کو خدا کی خاص تایید سی سمجھ چکا تہا اور اوسکی نہایت پاک و ہوشمند روح پر روشن ہوگیا تہا کہ قومون کی غلط اندیش پست ہمتی اور جاہل و مشرک بن جانیکی بڑی وجہ یہی ہی کہ انہون نی انبیاء علیہم السلام اور بانیان مذاہب کو اپنی مخصوص عقیدتمندیون سی نہایت ہی فوق الفطرت اور عجیب و غریب انسان بلکہ ابن اللہ اور خدا سمجھکر خود کو تمام اخلاقی استواریون اور عقلی علمی برکتون سی محروم بنالیا

یہودی اور عیسائی اگر عزیر و مسیح کو ابن اللہ نہ بنالیتی تو اون مین ظلمت اوہام اور دنایت نفوس کی وہ دردناک حالتین ہرگز پیدا نہ ہوتین جنہین آج سی تیرہ سو سال پہلی وہ مبصر فطرت ہادی دیکھ دیکھ کر کڑھتا تہا اہل ہندوستان بھی اگر اپنی ہادیون کو جو واقعی انسان ہی تہی انسان سمجھتی رہتی تو اصنام و عناصر کی غلامیونکا جوا اون کی گردنون مین بھی یقیناً نہ پڑتا اور موجودہ مسلمان بھی اگر مشرک اقوام کی خیالات سی بچکر تعلیم اسلام کی مقاصد عالیہ کو یاد رکھتی اور اوسکی ہوشمندانہ حفاظت کرتی اور رسول برحق خدا کی کامل واکمل انسان کو احمد بی میم کی دل آویز استعارہ مین ڈالکر خدا نہ بنالیتی تو اون کی انسانیتین بحال رہتین اور

Marfat.com

ماؤنتھا کو سند رسالت خالی دیکھ کر خود رسول بننے کا موقع ہرگز ہاتھ نہ آتا مگر افسوس کہ یہ احتیاط نہ ہوسکی وہ
لوگ جو قوم میں بخیال خود ظاہراً ہادئ محرم روحی فداہ کے غلاماں غلام ہی ہوئے باستثنائے خاص عام طور پر
مسلمانوں کے دلوں دماغوں بلکہ اُن کی جانوں اور روحوں پر قبضہ کرنے بیٹھے ہیں اگر نگاہ عمیق سے
دیکھا جائے تو انہیں بزرگوں نے رسول مقبول علیہ التحیات والسلام کو خلاف تعلیم اسلام خدا بنا کر غیر محسوس اور
طلسمی طریقوں سے خود رسول پاک کی ہمسری کا گناہ وجرم کیا ہے انہوں نے سید المرسلین آقائے نامدار کو
احمد بے میم بنا کر دراصل خدا انہیں بنایا بلکہ اُنکے حقیقی شرف واقتدار سے اُنہیں گرایا ہے اور اُنکی پاک مسند کو
اپنے لئے عجیب طریقے سے خالی کیا ہے اور اسی قسم کی ہزار ہا رسولوں کی مختلف تعلیمات کے باعث مسلمان اپنے
مرکز مستقیم سے کھسک کھسک کر شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت دونوں کے مجرم ہو گئے ہیں
اور یوں کوئی مسلمان اگر اُن کے ہیں بھی رسول برحق کو انسان کہے تو وہ کہنے والے کی زبان کاٹنے کو دوڑتے ہیں آہ
ان لوگوں نے اسلام کو محض لہو ولعب بنا دیا اور مسلمانوں کو اُس زندگی کی تعلیم دی جو اسلام کیلئے ننگ وعار تھی
کیا یہ لوگ اس صریح بات کو بھی نہیں جانتے کہ مسلمانوں کو محمدؐ عبدہٗ ورسولہٗ کہنے کی تعلیم دیجا چکی ہے

تو ای کبوتر بام حرم چہ میدانی طپیدن دل مرغان رشتہ برپا را

الغرض اب ہم اس خاص بات کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس قدیم اور شائع شدہ غلطی کا قلع قمع کرنیکے لئے بخیال حریت ۸ قرآن پاک سے
مساوات خدا ہی کے ارشادات عالیہ کے مطابق الف نون کو کیا کیا فرمایا اور سنایا ہے لیکن
اس خصوصیت اسلامی کی تفصیل خاص اہمیت رکھتی ہے اسلیئے ہم اُسے علیحدہ طور پر خاص عنوان کیساتھ لکھنا پسند
کرتے ہیں قوم کی حالت نہایت عجیب اور پیچ در پیچ ہو رہی ہے دین برحق اسلام کی تمام تعلیم نہایت صاف نمایاں
اور سیدھی سادی تھی مگر فلسفہ اسلام اقوام قدیم کو حلقہ بگوش توحید بنانیکے ساتھ روحانیات کی پرانی پرداز
سے اثر پذیر ہوئے بغیر بھی نہ رہا اور اسوقت تمام دنیائے اسلام پر روحانیات کا وہی مجردانہ تموّج سایہ افگن
ہے جسکی بیرونی یا خیالی دلربائی دیکھ دیکھ کر تمام ضروریات حیات کو بیہودگی سمجھ کر لاکھوں کروڑوں ہندی محض
بھیک گدائیوں کو کلید فردوس اور وجہ نجات خیال کر رہے ہیں حالانکہ اسلام نے اس قسم کی غلط فہمیوں میں
گرفتار شدہ قوموں کو دیکھکر علم وعقل حکمت ودانائی معاملہ فہمی اور انجام بینی کی نظیر بے آیات کھول کھولکر
سنائیں اور فرمایا کہ اے اہل کتاب لوگو اپنے دینوں کو مسخر اور لہو ولعب نہ بناؤ ہوشمندانہ طرز حیات
اور علم وہوش کی عملی زندگی کے بغیر جنت وفردوس پر اپنے حقوق خود بخود نہ جماؤ یہودی ایسا ہی کرتے تھے یعنی
بہمہ فسق وفجور اور زوال علم وعقل کہا کرتے تھے کہ بہشت صرف ہمارے ہی واسطے ہے سو اللہ نے خوب فیصلہ کیا

وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا
فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ پ ۱ ع ۹

Marfat.com

یہودی کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں کے سوا دوزخ کی آگ چھوئے گی ہی نہیں یعنی اوّل تو ہم دوزخ میں جائیں گے ہی نہیں
کیونکہ وارث جنت ہیں اور اگر کسی گناہ کے عوض ہمیں بھول چوک سے دوزخ میں پڑنا ہی پڑا تو محض گنتی کے چند روز
اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ اللہ سے تم نے کوئی (الہیٰ) اقرار نامہ لے لیا ہے کہ تم بہرحال مالک فردوس ہو
اور اللہ گویا اوس (نوشت) کے خلاف نہ کریگا یا یونہی بے جانے بوجھے اپنے ہی خیالوں سے گھڑ گھڑ کر اللہ پر
جھوٹ بولتے ہو! افسوس!!!

اسلئے آج استحقاق جنت اور سزائے جہنم دونوں حالتوں کی نہایت سچی تفصیل سنائی گئی ہے مگر مسلمان ہیں کہ صرف برائے نام مسلمان ہونے کے زعم عجیب پر بھولے پھر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اصلاح اعمال کیطرف سے سخت بے نیاز اور غافل ہیں اور اس غفلت یا غفلت کے پیدا کرنے والوں نے اونہیں زیادہ مغرور و نادان بنایا اور وہ اپنی تمام آزادیاں خاک میں ملا کر بیٹھ گئے لیکن کیا اللہ کا یہ صاف حکم کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا جسے سمجھ لینے سے نفس ناطقہ کی حقیقی حریتیں اور فطرت شریف کی سچی آزادیاں انسان کو خود بخود حاصل ہونے لگتی ہیں

بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار
هم فیها خالدون ۝

حقیقت حال تو یہ ہے کہ جسنے بدی کمائی برائی پلے باندھی اور اپنی گناہوں کے چکر میں آگیا (خواہ کوئی ہو) ایسے
لوگ جہنمی اور مستوجب عذاب و عتاب ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے

الغرض کتاب پاک قرآن نے اپنی بے نظیر تعلیم حق سے جس جس طریقہ پر انسانوں کو توہمات و اوہام سے آزاد کرنے اور اونہیں سچی حریت نفوس اور مساوات فطرت کی آزادانہ دولتیں اور راحتیں بخشنے کے سامان ہوش یا متاع نقد کو بہم پہنچایا ہے اوسے دیکھ کر قوم کی موجودہ ناتوانیوں اور گوناگوں پابندیوں پر سخت حیرت ہوتی ہے مگر ان ہدایات عالم کے سوا خاص طور پر قرآن پاک اور بینا آزاد مشرب تاجدار سادہ پوش محترم رسول نے خدا کی زبان منہ میں رکھ کر بتائید الٰہی اور بالقائے وحی جو جو کچھ فرمایا مساوات اور حریت نفوس کا وہ دفتر پُر معانی ہے جس کی نظیر دوسری کتب سماوی میں بہت کم پائی جاتی ہے اور اب ہم اوسے بیان کرتے ہیں

حریت نفوس اور مساوات کیلئے خدا کے خاص احکام

متاع عمر اسیران وہم برباد است
اسیر زلف تو از ہر دو عالم آزاد است

مسلمان آج عرصے سے صدہا دماغی دلی ناتوانیوں علمی عقلی اور روحانی مغالطوں کے باعث طرح طرح کی اخلاقی تمدنی اقتصادی اور سیاسی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں وہ مشکلات سے نکلنے کی تدبیریں کرتے ہیں تو وہ زیادہ ہوتی ہیں وہ آزاد و مسرور زندگی کی راہیں ڈھونڈھتے ہیں تو اون کی الجھنوں میں اضافے ہوتے ہیں اور جسکو امن و آرام آزادی اور راحت سکھ اور چین کی زندگی نصیب نہیں ہوتی جو بلا آتی ہے مسلمانوں کا گھر تلاش کرتی ہے اور جو

Marfat.com

مصیبت اٹھتی ہی وہ اہنین پر گرتی ہی وہ منزل مقصود پر پہنچی کیلیے پا بجولان ہوتی ہین تو منزل آگی پر کہ جاتی ہی

اک قدم بڑہتی ہین ہم ٹہرجتی ہی منزل دو قدم   یا الہی کیا بخت نارسا منزل مین ہیے

حریت نفوس آزادی اور مساوات نوع انسان کیلیے آسمانی برکتین اور ربانی دولتین ہین انسانی فطرت اپنی اغراض عالیہ کی اقتضاات سے دب کر رہنے کی متقاضی ہین تمام قوانین اور آئین جن پر دنیا کی متمدن حکومتین اور منذب سلطنتین ناز و فخر کر سکتی ہین وہ سب فطرت شریف کی اسی مہتم بالشان تقاضی کی قدر و منزلت کا نتیجہ ہین شخصی حکومتون کی نظام قدیم کی جمہوری اور آئینی تبدیلیان اسی ایک بات کی عاقلانہ علم و احساس سے عمل مین آئی ہین کہ انسانی نفوس و قلوب اور ارواح پر جبر و تشدد سے قبضہ رکہنے کا استحقاق اوس احکم الحاکمین معبود اور رب العلمین خدای واحد کی سوا کسیکو حاصل ہین کوی غریب سے غریب اور مفلس سے مفلس شخص جسطرح اپنی ذلت اور رسوائی کو پسند ہین کرتا اسیطرح کسیکے جبریہ دباو اور جابرانہ برتاؤ مین رہنا گوارہ ہین کر سکتا برٹش گورنمنٹ کی مایہ نازش خصوصیت اور صفت یہی حریت اور آزادی ہی جسکو اوسنی اپنی آئینی حکومت کی نظام سے ملک مین رواج دیا

اوراق تاریخ پر نظر ڈالنے سے صاف صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ دنیا کی جس دور اور جس زمانہ مین جہان پر جس حکمران نے رعایا کی جذبات جائز سے اغماض کر کے اون پر جابرانہ قوانین کا نفاذ و عمل شروع کیا بندگان خدا کی فطری اغراض کو ٹھکرا کر اپنی ہی ذاتی خودغرضانہ کوششون سے اونہین اپنا مطیع اور مغلوب بنانا چاہا نتیجہ برعکس ہوا غرضکہ نفوس انسانیہ کی پوری حریت آزادی اور انسانون کی شوکت مساوات کا لحاظ رکہنا ہی ملکون اور حکومتون کی سرسبزی خوشحالی اور الہی برکت و سعادت ہی انسان کی فطرت ہی اس جائز آزادی کی پر ذوق تمنا کی کوہ پر شکوہ پر مبنی ہی تاکہ وہ کل موجودات سے کام لی دماغ و قلب کی علمی عملی عقلی اور اخلاقی قوتون کو فیض علم و تعلیم سے انسانون کیطرح کام مین لگا کر اپنی مشکلات ہستی کو حل کری اپنای جنس کی تکالیف حیات کو دور کرنیکی انسانی خدمات انجام دی بیکسون کی خبر لی یتیمون محتاجون اور سچی معذور الحال غربا کا دکہہ بٹای اور صرف اللہ کو جہکے

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک دین القیم ولکن
اکثر الناس لا یعلمون ٥

مذہب کا صحیح نصب العین یہی ہوتا ہی کہ وہ انسان کو اوسکی تمام حقوق فطرت اور عقلی و علمی مطالبات سے آگاہ کر دی اور انسان اپنی فرائض انسانیہ اخلاقیہ عملیہ اور علمیہ کو جان کر اوہام و ظنیات کی تمام مہمل پابندیون سے آزاد ہو جای خدا کی دولتون برکتون اور نعمتون سے جو ہر جگہ بکثرت موجود ہین اوسی فایدہ اٹہای خوشحال بنیے اور جملہ برکات حیات سے متفیض ہو کر منصور و کامیاب بنی باہمی محبت و اخلاق اتفاق اور ہمدردی کی رابطہ مستقیم کو قائم کری

لیکن جب ان خصوصیات فطرت پر غور کیا جاتا ہی تو توحید مطلق کی تعلیم پر حق کی بغیر ایسا کوئی اصول نظر نہین آتا جسکی پابندیون سے انسان ان تمام برکات علوم و فنون اخلاق و عمل کا وارث بن سکے جن کی ناگزیر ضرورت

Marfat.com

حیات سے الگ ہونا موت کا حکم رکھتا ہے یہی وجہ تھی کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی ملکوں میں توحید کے وعظ سنائے وحدت کے گیت گائے اور موسیٰ علیہ السلام نے انا ربکم الاعلیٰ کہنے والے مصری حکمران کو یہ الفاظ سنائے "واھدیک الی ربک فتخشیٰ" یعنی اے فرعون میں تجھے تیرے خدا کا (سیدھا) راستہ دکھاؤں اور تو اوس سے ڈرے لیکن فرعون فرعون ہی تھا جو ۲۴ لاکھ کی سالانہ آمدنی رکھتا تھا آبنوس اور ہاتھی دانت کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھکر چند بالوں کی مختصر سی فرنچ ڈاڑھی میں موتی پروئے ہوئے خلق اللہ کا رب بن بیٹھا اور رب بھی رب اعلیٰ مگر انجام کیا ہوا اور یہی دیکھنے کی بات ہے فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولیٰ یعنی اوسے اللہ نے اپنے اٹل قاعدہ سے دین و دنیا حال و مستقبل دونوں کی ذلتوں اور تباہیوں میں پکڑ لیا اور دکھلا دیا کہ لوگوں سے اللہ کی دی ہوئی نعمت حریت آزادی اور مساوات کی چھیننے کا یہ انجام ہوتا ہے بیشک ایسے واقعات میں حق ترس اور خدا شناس انسانوں کیلئے بڑی عبرت ہے قرآن کا ارشاد کتنا سچا ہے ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ ۰

آنحضرت پیغمبر برحق روحی فداہ کا نزول پر جلال زمانہ کی سخت جاہلیتوں اور شرک و زبونیوں میں اپنی ٹھیک وقت پر عرب میں ہوا جہاں کا مرکزی وقوع قدرتاً تمام ممالک سے ملحق اور یکساں طور پر پیوستہ تھا عرب میں فرعون کیطرح کوئی جابر و ظالم اور مغرور حکمران تو نہ تھا ساری قوم اور ملک کا ملک بظاہر آزادانہ اور مختارانہ زندگی گذار رہا تھا مگر اون کی آزادیاں معناً تقلید اوہام و ضلالت کی روح فرسا اسیریاں تھیں گویا اون میں کا ہر فرد فرعون کی سامان بنا ہوا دین و دنیا کی المناک تباہیوں کیطرف لڑھکتا چلا جا رہا تھا جس طرح بنی اسرائیل فرعون کے سامنے عاجزانہ اور بیکسانہ جیسے سائیوں سے اپنا فطری وقار حریت کھوکر سخت ذلیل اور مجبور و مبتذل ہو رہے تھے ایسے ہی اعراب اپنی جاہلانہ آزادی اور خود مختاری کیساتھ اپنی اپنی خاندانوں اور قبیلوں کی بڑائیوں کی غرور کی جا میں پھنسے ہوئے تھے مت ہر ملک اور اسلاف کی بت بنا کر اون کے سامنے سرنگوں تھے اور بت پرستی کی اسی ذلیل عادت نے اون کی فطری شوکتیں اور خدا کی دی ہوئی انسانی عزتیں قابل افسوس خود فراموشیوں کیساتھ تباہ و پامال کر رکھی تھیں اپنی جاہلوں اگرچہ وہ اعلیٰ درجہ کی غیور دلاور اور جسور بھی تھے کیونکہ کسی حکومت کا جابر ہاتھ خارجاً اون پر پڑا ہوا نہ تھا مگر خدا کا دیا ہوا جوہر مقدس جو سچی اور عاقلانہ آزادیوں کا طالب اور مساوات فطری کا خواہاں ہے وہاں اصنام کی حکومت سے لات و منات ہبل و صفا کے سامنے پامال و ذلیل ہو رہا تھا اون کی روحوں اور جانوں دلوں اور دماغوں پر بتوں کی فرمان روائی ہو رہی تھی بہادر تو ایسے کہ خفت و ندامت کی ذرا سی بات سے جان پر کھیل جانیکو تیار ہو جاتے بلکہ کھیل جاتے ادھر دنائت اور علمی و عقلی پستی کا یہ حال کہ ہر آرزو اور تمنا کی کامیابیوں کیلئے پتھر کی مورتوں اور کچی تصویروں کے سامنے بچوں کیطرح سجدوں میں لگتے بنی اسرائیل کی گردن میں تو فرعون نے اپنی ہی جا غلامیوں کا طوق گران بار ڈالکر اونہیں اپنا بندہ بنا رکھا تھا مگر عرب کا ہر قبیلہ اپنی اپنی بنائے ہوئے معبود و مسجود اور فرعون

Marfat.com

خیالی کی سامنے جبہ سائیان کرتے ہوئی مٹا جار ہا تھا اور یہ مظالم گویا وہ اپنی ہی جانون پر کر رہی تھے

ہندوستان مین اوتار پرستی یا دیوتا پرستی کا عقیدہ قایم تہا عیسائیون اور یہودیون مین مذہبی پیشواؤن راہبون اور احباروں کی طفیل عام طور پر مردم پرستی پھیلی ہوئی تہی۔ قدیم ایرانیون مین بہی خالص یزدان پرستی کی عوض موبدون اور دستوروں کی غلط بخشیون سی اجرام سماوی مہر و ماہ آب و آتش اور ظلمت و نور کی پرستاریون کیساتہ گویا موجودات پرستی کا بازار گرم تہا جیساکہ آج گھٹتے گھٹاتی مختلف پیشواؤن اور ہادیون کی پیچھے چلتی چلاتی ہم مسلمان بہی قریباً اوسی لگے پر آ لگے ہین یہی حالت تمام قومون مین رسوخ حاصل کر چکی تہی الغرض یہی وہ اسباب ہین جن کی سبب قومین اپنی سچی شوکتون خودداریون شرافتون حریتون اور آزادیون کو برباد کر چکی ہین اور نیچ پنچ کا خیال خاندانی فضیلتون اور بڑائیون کا گھمنڈ اور غلط معتقدات و خیالات کی پابندیان اون کی سرشت مین داخل ہو جاتی ہین اور سچائی پر ہی کچہ سمجہ نہین سکتین مسلمانون کی شاندار حریت آفرین قوم بہی تو بوجوہ چند در چند اسیطرح مختلف جذبات قلب سی اثر پذیر ہوکر قرآن پاک کی سیدھی صاف اور سچی تعلیم مساوات سی بیگانہ ہو گئی اور اوسکے علمی ادبی ذخیرہ مین ذات باری کی متعلق نہایت لطیف طریقون سی اوہام و شرک کی دل ربا آمیزشین ہوتی جاتی گئین جن کی باعث انسانی آفرینش جو کہ اخلاقی عملی علمی عقلی روحانی اور تمدنی کمالات انسانیہ کی ترقی و اقتدار سی وابستہ ہی محض خلوت نشینی بوریا فرسائی ترک دنیا اور رہبانیت کے عجیب خیالات اور فرسودہ معتقدات کی نذر ہو گئی حالانکہ زندگی کی یہ پرواز عجیب ظہور اسلام سی قبل سابقہ اقوام کے خیالات پارینہ کا ہیولائی مروق ہی لیکن خدائی واحد فرماتای

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ
اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۝ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ
یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ؕ
وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ پ ۱۱ ع ۱

(ای پیغمبر لوگون سی کہو) یہ قرآن ایسی کتاب ہی جو حکمت والے باخبر خدا کیطرف سی نازل ہوئی ہی اسکے مضامین دلایل و براہین سی بخوبی ثابت او محکم ہین اور بڑی تفصیل کیساتہ بیان کی گئی ہین (اور خلاصہ یہ ہی) کہ لوگو خدا کی سوا کسی کی عبادت نہ کرو مین اوسی کیطرف سی تمہین عذاب سی ڈرانی اور ایمان والون کو اوسکی خوشخبریان سنانیوالا ہون اور اگر تم لوگ اللہ سی اپنی پچھلے گناہون کی معافی مانگو اور تایب ہو جاؤ ~~اگر باز رہوگے~~ تو ایسا کرنے سے وہ خدا تمکو ایک مقرر وقت تک خیر و خوبی دنیا مین رہائی بسائی گا اور جسنے کچہ زیادہ (کوشش) کی اوسکو اوسکا زیادہ ثواب دیگا اور اگر (تم لوگ) اوسکے ارشادات عالیہ سی سرگردانی کروگی تو مجہی تمہاری نسبت انجام کار عذاب و ذلت کا بڑا ہی اندیشہ ہی

آیاتِ بالا مین اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ کا خاص ارشاد جسکی تفصیلی اذکار مجید سی فرقان حمید مملو ہی حریت اور آزادی کا وہ شاندار ایوان ہی جسکے دروازی قومین اپنی مختلف شرک ورزیون اور جہالتون سی بامتداد زمانہ بند کرتی رہتی ہین فی الحقیقت اسلام کا طریقہ ہی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ کی اہمیت اور صداقت پر زور دینا

Marfat.com

اور لا الٰہ الا اللہ سکھاتا ہے انسانی نفوس کیلئے آزادی اور حریت کا سنگ بنیاد ہے اسیلئے استحکام کیلئے تمام صلحاء عرفاء علماء اور انبیاء بمساوات فطرت منجانب اللہ ایک ہی سطح مرتفع پر ٹھہرے رہے اور خدا کی فرمان برداریوں کا وہ بار امانت جسے پہاڑ آسمان اور فرشتے نہ اٹھا سکے سب کیلئے یکساں طور پر قابل برداشت ٹھہرا "الا نعبد الا اللہ" کی تعمیلات میں نہ انبیاء مستثنٰی ہو سکے نہ صلحاء اور عرفاء و اولیاء۔ وہ حریت نفوس جسے انسانی فطرت متہلر اور بند ان کی بیماریوں میں سرگرداں ہو ہو کر تلاش کرتی تھی وہ آزادی جسکیلئے ارض شام فلسطین روم اور یونان میں رہبین راھبوں کیطرف بہ عقیدت نظریں ڈالکر اندر ہی اندر متمنی ہوتی تھیں اور وہ مساوات انسانی جسکی کرامتیں سمجھ لینی سے گورے اور کالے رومی اور زنگی شودر اور ویش برہمن اور چھتری بلاامتیاز ایک مسند پر بیٹھ سکتے ہیں اسلام اور صرف اسلام کی دنیا میں زندہ کی خدا کی اس دین فطرت کی طاری ہو کر توحید کی پر حکمت تعلیم سے دنیا میں حریت آزادی اور مساوات کو شائع کیا اور انسانوں کے دلی پہنچے دل و دماغ توحید کی فیض بخشیوں سے شگفتہ ہو کر کام کرنے لگے اور صدیوں کی حبس خوابیدگان غفلت و وحشت کی توہمات کی جکڑ بندوں سے آزاد ہو کر ایک دنیا کو مسخر کر لیا اور یہ سب کچھ اوس حریت نفوس مساوات کی برکت تھی جو توحید کی عاقلانہ فہمید سے مسلمانوں میں موجود ہو گئی تھی لیکن افسوس کہ عہد رسالت جوں جوں پیچھے ہٹتا گیا اور قرآن کریم کی ارشادات کیطرف مسلمان توجہ چند در چند غافل و بیگانہ ہوتے چلے گئے اللہ کی برکتیں اور تمام دولتیں اون سے ایک ایک کر کے رخصت ہوتی رہیں حتیٰ کہ وہ بالکل تاریکی میں آرہے

ایام خیر القرون کے کاملین اور سچے صلحائے دین کے بعد عام طور پر مشائخ پرستیوں سے الا نعبد الا اللہ کے ماننے والوں پر جو اثر پڑا اور جس قسم کی دماغی دلی اور اعتقادی پریشانیاں اون میں پھیلتی رہیں اونمیں ایک محیدار ان ان حدود اندازہ کر لے یہ کوئی مشکل یا غلط بات نہیں مسلمانوں کی حالت آج بالکل دست و پا بریدہ اور معطل از عقل و کار مجسمہ کی سی ہے وہ سب کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن کر نہیں سکتے وہ قدم اٹھاتے ہیں مگر ٹھہر جاتے ہیں کہ فلاں بزرگ اور پیر صاحب سے سعادت و نحوست کے متعلق پوچھ آئیں اودھر خدا کی پاک کتاب تو بآزادی "کل یوم ھو فی شان" فرما رہی ہے مگر ان کی شگون پرستیاں اور علمی عقلی بلکہ ایمانی کمزوریاں ختم ہونے میں نہیں آتیں اور نہ سوں طرح کی خیالی پیتیاں اور عجائب پرستیاں خدائے واحد کو ماننے والی قوم سعید کا مسلک و آئین قرار پا گئیں

زنہار از آن قوم نباشم کہ فریبند　　حق را بسجودی و نبی را بدرودی

یہ بات تمام مسلمانوں کو اچھی طرح سے سنائی گئی اور معلوم ہے کہ سبکو اللہ ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے اور ساری کائنات میں وہی قادر مطلق اپنی پر جلال الوہی شوکتوں سے قادرانہ حکومت کر رہا ہے اور نیز وہ ہر چیز کی اندرونی اور بیرونی حالتوں اور ہماری تمام ظاہری و باطنی کیفیتوں سے آگاہ ہے مگر ایں ہمہ مشرکانہ جفا کاریاں اور اپنی جانوں پر ابلہانہ ستم پردازیاں کیونکر مباح ہو سکتی ہیں؟ آہ ہمیں غیر اللہ صدہا ہستیوں اور چیزوں کو معبود و مسجود بنا لیتا ہے مگر خداوند فرماتا ہے

الی اللہ مرجعکم وھو علیٰ کل شیء قدیر ۝

یعلم ما یسرون وما یعلنون انہ علیم بذات الصدور ۝

Marfat.com

لوگو تمہیں لوٹ کر اللہ ہی کیطرف جانا ہے اور وہی معبود ہر چیز پر قادر و متصرف ہے

لوگو! تم جو کچھ چھپا کر یا کھلے طور پر اچھے برے کام اور خلاف علم و عقل افعال کرتے ہو وہ خداوند اونہیں برابر جانتا ہے اور وہ تو تمہارے دلوں کے اندرونی جذبات و محسوسات تک کا واقف ہے

بہر کیف قوم میں اگر موجودہ علمی کوتاہیوں کے پیدا ہونے اور حریت و آزادی کی پامالیوں کے اسباب کی اگر جستجو کی جائے تو اون کی علت اولی یہی آیات اصولاً خلاف اسلام اور خلاف قرآن ملتی ہے کہ مسلمانوں نے اپنی غالیانہ عقیدتمندیوں سے مشرکین اقوام کی دیکھا دیکھی خدائے اکمل و مکمل انسان ہادئ برحق رسول محترم علیہ التحیات والسلام کو اوتار بلکہ خدا ہی بنادیا اور جب اوس ہادئ محتشم کو احد کی میم بنا کر اوسکی انسانی فضیلت اور فطری شرافت الوہی سانچے میں ڈھال دی گئی تو مسلمانوں میں ان کے فرائض عالیہ کا کما ینبغی احساس علم کہاں قائم رہ سکتا تھا آخر تمام دنیائے اسلام پر نہایت دلآویز اور غیر محسوس طریقے سے غلط قسم کی روحانیت کے سبب ایک عالمگیر جمود محیط و مسلط ہو گیا اور آزاد مسلمان اوہام کی زنجیروں میں اسیر و مقید ہو کر رہ گئے اور لصف العین کچھ سے کچھ ہوتا چلا گیا اور قوم کی قوم اوہام و جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک کر صم و بکم ہو گئی

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ع

جو لوگ ہماری آیات (احکام اور نشانات انتظام عالم) کو جھٹلاتے ہیں اون کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے میں (کچھ) گونگے اور بہرے پڑے ہوتے ہیں خدا جسے چاہے (عمل ورد عمل کے قانون سے) تاریکیوں میں ڈالدے اور جسے چاہے اپنے ضابطوں کی پابندیوں سے سیدھے راستہ پر لگادے

قوموں پر گمراہی اور ضلالت کی تمام بلائیں بانیان مذاہب کی حفظ مراتب اور فطرت شریف کی شرف و اقتدار کو بھلا دینے سے آتی ہیں اور قاعدہ ہے کہ جب ایک اصولی غلطی سرزد ہو جائے اور انسان اوسے سمجھنے یا درست کرنے سے جاہل و قاصر رہے تو پھر غلطیوں کا ایک طویل سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ غلطی غلطی معلوم نہیں ہوتی اور غلط خیالات کی کثرت ان غلط العام صحیح کی مصداق بہت کم قابل اصلاح نظر آتی ہے اسی طرح مسلمان شرک فی الرسالت اور شرک فی التوحید کی اصولی غلطیوں کے باعث پھر رفتہ رفتہ ہر قسم کی علمی عقلی کوتاہیوں اخلاقی اور عملی فروگذاشتوں سیاسی اور تمدنی غلطیوں میں مبتلا ہوتے رہے اور ان غلطیوں نے اون کے دلوں میں قانون الہی کے مطابق ایسا رسوخ حاصل کر لیا ہے کہ وہ غلطیوں کو غلطیاں سمجھنے سے بھی عاجز ہیں خود کو ہر حالت میں مستحق فردوس وارث جنت اور تمام اقوام عالم سے بہترین قوم خیال کرتے ہیں بات بچی تھی مگر کبھی پہلے انسان کیا ہے؟ اوسکی زندگی علم و عقل اور اخلاق و عمل کی کن کن اغراض عالیہ کی تکمیل ضرورتوں سے وابستہ ہے؟ اشرف المخلوق انسان کے فرائض حیات باعتبار شرف آفرینش کیا کیا ہیں؟ ان تمام باتوں کو خدائے برحق کی مقدس کتاب قرآن نے بہمہ وجوہ بڑی عمدگی سے بیان فرما کر بیکاروں کو کام میں لگایا جاہلوں کو عالم اور عالموں کو واقف اسرار بنایا عرب کے بادیہ نشین قبائل کو خدا کی پیدا کی ہوئی ہر دولت اور ہر چیز سے کام لینا سکھایا

Marfat.com

مگر آہ اوسی نقاب پاک کے وارثوں اور جانشینوں پر آج وہ وقت آیا کہ تمام قومیں اون کی طرز حیات اور اون کے علمی عقلی ایجاد پر خندہ زن ہیں کسقدر عجیب اور عبرتناک منظر ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

منصور بن حلاج نے بالاعلان نعرہ انا الحق لگایا سرمد شہید "من خدایم من خدا" کا نغمہ گاتے "بایزید بسطامی سبحانی ما اعظم شانی" کا ترانہ سنا گئے شمس الدین تبریزی علیہ الرحمہ "نہ شرقیم نہ غربیم" کی لطیف الصوت نواسنجیاں فرمائیں ان باتوں نے مسلمانوں کو خوش تو بہت کیا لیکن اسلام کی مایہ ناز خصوصیتیں اور مسلمانوں کی سچی حریتیں ایک دلفریب جمود کی نذر ہو کر رہ گئیں اور مسلمانوں کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹک گئے

اسلام نے ہر ملک و مقام پر اصنام و عناصر کی پرستار اقوام سے ٹکر کھائی اور مختلف عقاید و خیالات کے لوگ کچھ تو مخلصانہ اور کچھ منافقانہ طریقوں سے لبیک کہتے ہوئے اس میں داخل ہوئے سینکڑوں یہودیوں ہزاروں عیسائیوں صابیوں اور لاکھوں مجوسیوں اور بت پرستوں نے توحید مطلق کے مسلم اصول صادق کے سامنے چار و ناچار سر تسلیم خم کیا مگر دائرہ اسلام میں داخل ہونیوالی ان مختلف اقوام لوگوں کے راسخ شدہ خیالات قدیم کا اثر بالکل زائل نہ ہوا تھا بوجوہ چند باطنا یا ظاہرا مسلمانوں پر بھی وہ معتقدات اثر انداز ہوتے رہے سب سے بڑھکر مختلف اقوام کے وہ لوگ جو روحانیات کے خیالات و جذبات سے طبعاً خاص انس رکھتے تھے یا اون قوموں کے علمائے الہیات اور صوفی مشرب افراد حلقہ اسلام کی خصوصی ما بہ الامتیاز کیفیت کو جانچنے میں قاصر رہے بالآخر اون کے خیالات و جذبات کا تصادم اسلام میں کچھ ایسی شانوں کیساتھ ہوا جس سے بڑے بڑے مسلمان اہل ذوق بزرگوں کی نسلیں بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں یہانتک کہ مسلمانوں ہی میں شامت اعمال نے بعض ایسے لوگ پیدا کر دیے جو موجودات اور اصنام پرست اقوام کی باہمی میل جول کے باعث حلول روح یا وحدت الوجود کی نہایت لطیف اور پیچیدہ خیال سے فایدہ اٹھا کر دانستہ یا نادانستہ سمٹ سمٹا کر انا خالق الارواح انا فالق الارواح کی لذیذ آوازیں سنانے لگ گئے ان حالوں کو دیکھتے ہوئے رسول صلعم روحی فداہ کو خدا بنانے اور سمجھنے والے نفوس قدسیہ معذور اور قابل معافی مانے پڑتے ہیں مگر یہ جو کچھ بھی ہے غلط فہمیوں اور مجذوبانہ بے نیازیوں کا دفتر بے معنی تھا جسکی نسبت عارف شیراز نے اپنے ملک کی عام پرداز اور قدیم کیفیت کو دیکھتے ہوئے یہ شعر خوب لکھا

این خرقہ کہ من دارم در رہن شراب اولی — وین دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی
من حال دل زاہد با خلق نخواہم گفت — کاین قصہ اگر گویم با چنگ و رباب اولی
چون عمر تبہ کردم چندانکہ نگہ کردم — این رند خراباتی افتادہ خراب اولی

فی الجملہ خدا خدا ہے انسان انسان اور فرشتے فرشتے انہیں انسانیت سے کیا علاقہ آخر فرشتے ہی جو ہرک مگر انسان ملکوتی حالت سے نہایت نمایاں اور امتیازی قسم کی ہستی رکھتا ہے انسان کسی صورت میں خدا یا فرشتہ نہیں ہو سکتا ممکن خدا کی ذات انسان سے دور نہیں اور نہ الگ مگر بالفرض انسان اگر اپنے سینے سجدہ کرنیوالی

Marfat.com

نوع ملکوت میں شامل ہو جائے تو بھی انسان کیواسطے یہ تمویت کوئی قابل فخر بات نہ ہوگی کیونکہ فرشتوں ہی نے تو انسان کو سجدہ کیا ہے نہ کہ انسان نے فرشتوں کو ہم اس بات کو آگے چلکر کسی قدر تفصیل سے عرض کرینگے مگر انسان کا فخر بیشک انسان ہی رہنے اور انسان ہی کہلانے میں ہے اور اس علم و عقل کی بات تو انسان ہی سمجھ سکتے ہیں نہ کہ فرشتے ہاں ہمارے لئے یہ امر طرح قابل غور و فکر ہوگا کہ ہم کیا ہیں؟ اور ہمارا پایہ اقتدار تمام موجودات عالم میں کس درجہ کا ہے؟ اور کس قسم کی مہذب و شریفانہ زندگی ہماری شایان شان ہے؟

برو بزید مروق فسون مدم حافظ — کہ زین فسانہ و افسون مرا بسے یاداست

الحاصل یہ تو سب کچھ ہوا اور گذرا صدہا بندے خدا بنے اور ہزاروں کو تہ فہموں نے جھلا کبھی ہر ہر گز سند بالت پر قدم رکھتے بڑے بڑے مہاتما اور ہوا میں اُڑ اُڑ کر بتلانے والے پیدا ہوئے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ انسانی نفوس کی حریت آزادی اور مساوات فطرت کو قائم و برقرار رکھنے کیواسطے خاص طور پر اُس محسن عالم نے اور خدائے واحد کی بھیجے ہوئے باجلال رسول معتبر فطرت انسان اور برگزیدہ رہنما کی ذات عالی صفات کو دربار ازلی سے کیا کیا ارشاد ہوتا ہے اور یہی بات ہمارا موضوع بیان ہے چنانچہ جب اُس ہادی محترم نے انسانی افہام کی اس غلطی کا خطرناک انجام معلوم کیا کہ قومیں اپنی اپنی ہادیوں اور رہنماؤں کو شریک الوہیت بنانے یا خدا اور خدا کا بیٹا سمجھنے سے علمی عملی تباہیوں اور اخلاقی ناتوانیوں میں جا پڑی ہیں تو اوسے ارشاد ہوتا ہے

قل لا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول لكم انى ملك ط ان اتبع ما يوحى الى ط قل هل يستوى الاعمى والبصير افلا تتفكرون ۝ پ ۷ ع

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے (یہ) نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (لوگو) میں تو بس اوسی حکم پر چلتا ہوں جو اللہ کیطرف سے مجھ پر وحی کیا جاتا ہے اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ کیا اندھا اور انکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے (کہ انسان انسان ہے اور میں بھی انسان ہوں)

اسکے بعد نہایت ہی صاف کھرا اور حریت آفرین یہ ارشاد حق سنایا جاتا ہے

وان كذبوك فقل لي عملي ولكم عملكم انتم بريئون مما اعمل وانا بريء مما تعملون ۝ پ ۱۱ ع ۴

اے پیغمبر اگر بھی یہ لوگ ہمہ وعظ و پند جھٹلائیں نہ مانیں تو اونسے کہدو کہ میرا کیا مجھے اور تمہارا کیا تمھیں تم میرے اعمال کے ذمہ وار نہیں نہ میں تمہارے افعال و کردار کا ٹھیکہ دار

ان ارشادات الہیہ کے بعد ایک موقعہ پر نادانوں کی اصلاح خیال و حال کیلئے خدا کا ارشاد ہوتا ہے

Marfat.com

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ○ پ ۱۴ ع ۱۲

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھی انسان ہی پیغمبر بنا کر مبعوث عالم کئے تھے اور اون پر ہم اپنا کلام وحی کرتے تھے (سو ان منکرین نادانوں سے کہو) کہ اگر تمہیں یہ حقیقت معلوم نہ ہو تو آسمانی کتب و صحائف پڑھنے پڑھانے والے لوگوں سے پوچھ دیکھو

اس ارشاد حق کے بعد ان کی غلط فہمیوں اور اقوام قدیم کیا بلکہ مسلمانوں کی فطری شرافتوں کی اصلیتوں کو نمایاں اور زیادہ مفصل کرنے کے لیے ذیل کا ارشاد حق مساوات و حریت کی نصرت لگاتا ہوا نازل ہوا تاکہ قوم میں کسی کو بھی آئندہ مردم پرستی کی دنائت اور اپنی فطری پستی کا زوال انگیز خیال قائم کر لینے کا موقع نہ رہے

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیہ انما الٰھکم الٰہ واحد ۚ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ○ پ ۱۶ ع ۳

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں مجھ میں اور تم میں فرق ہے تو بس اتنا کہ میری پاس خدا کی طرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک خدا اکیلا معبود ہے۔ تو جس کو اپنے اللہ سے ملنے کی آرزو ہو تو اوسے چاہیے کہ نیک اعمال کا خیال رکھے اور کسی چیز کو اللہ کا حصہ دار یا شریک نہ بنائے

ایک مقام پر انسانی نفوس و قلوب کو اوہام باطلہ سے آزاد کرنے کے لیے پھر ذیل کا ارشاد حق سنایا جاتا ہے

وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیہم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ○ وما جعلنٰھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خٰلدین ○ پ ۱۷ ع ۱

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھی انسان ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے اور ہم اپنا کلام اون کی طرف وحی کرتے تھے لوگو اگر یہ بات تمہیں حیرت انگیز یا نا معلوم ہوتی ہے یا یہ کہ تمہیں معلوم نہیں تو ان اذکار کے جاننے والوں سے پوچھ لو اور ہم نے نبیوں اور رسولوں کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ لوگ اس عالم اعمال میں ہمیشہ رہنے والے تھے

ایک مقام پر پھر اسی قسم کا ارشاد حق فرمایا گیا ہے

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ ...... انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون ○ پ ۱۷ ع ۱

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول کہیں بھیجا تو اوس پر ہم یہی حکم وحی کے ذریعہ نازل کرتے رہے کہ ہمارے سوا کوئی معبود نہیں تو لوگو ہماری ہی فرمان برداریاں کرو

ہم یہ بھی عرض کر چکے ہیں کہ خدا کے سوا غیر اللہ خواہ کیسی ہستی اور چیز کو مسجود بنایا جائے اور اوسے اپنا معاون و مددگار قرار دے لیا جائے خواہ وہ دیوتاؤں خواہ انسان خواہ مہاتماؤں کی صفیں ہوں اور خواہ اولیاؤں کی قطاریں انسان اپنے کرنے سے فطرت شریف کی ذاتی شرافت حریت اور اوس سعادت آفرین ہمت سے محروم ہے

Marfat.com

جونکہ اللہ کی ذات برحق کو بفیض علم و عقل جان مان کر انسان کو بڑی عمدگی سے درستی اعمال و خیالات کیساتھ حاصل ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انسان جب کسی قریبی یعنی نظر آنیوالی ظاہری مددگار کے بھروسے پر تکیہ کر لیتا ہے تو اوسکے عزائم و خیالات میں کمزوریاں ہی شروع ہو جاتی ہیں یعنی وہ کہنے لگتا ہے کہ خیال تو اگر فلاں کام بگڑ گیا یا کوئی آفت آ گئی تو میرا فلاں دوست ہمدرد عزیز دیوتا یا معین و یاور میری خبر لیگا یہ غلط بھروسہ انسان کو سست کاہل اور سہل پسند بنا دیتا ہے اور پھر وہ یہ جاننے لگتا ہے کہ میرے تمام کام خود بخود میری کسی رفیق کی رسوخ و اثر یا زبان کی کہنے سننے سے انجام پاتے رہیں تو بہت ہی بہتر ہو جاتی کہ یہ خیال عجیب عجیب طریقوں سے انسان کو شاہ راہ صداقت سے کھسکا کھسکا کر آہستہ آہستہ بالکل نکما لوداست الوجود احمق یا درہوا وہم پرست اور مجہول بنا دیتا ہے اور انسان اپنی تمام شاندار انسانی صفتیں آزادیاں اور شرافتیں کھو بیٹھتا ہے اور یہ حالت بھی نہایت ہی بری اور شرکانہ ہے اسی لئے قرآن پاک نے اپنی کاموں کو خود انجام دینے اور دلکو مضبوط و استوار رکھنے کیلئے توحید مطلق کی بابرکت تعلیم دی اور شرک و بطلان یا اصنام و عناصر دیوتاؤں اور انسانوں کی پرستشوں سے انسان کو سختی کیساتھ بار بار روکا اور طرح طرح سے سمجھایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

ویوم یحشرھم وما یعبدون من دون اللہ فیقول ء انتم اضللتم
عبادی ھؤلاء ام ھم ضلوا السبیل ○ قالوا سبحانک ما کان ینبغی
لنا ان نتخذ من دونک من اولیاء ولکن متعتھم و اباءھم حتی
نسوا الذکر وکانوا قوما بورا ○ پ ۱۹ ع ۱

اور جسدن خداوند لوگوں کو اپنی پاس بلائیگا اور اون کی وہ غیر اللہ معبود بھی جمع ہونگے جنہیں یہ لوگ پوجتے ہیں تو انکی معبودوں سے پوچھا جائیگا کہ کیا تمنے میرے بندوں کو تمنے گمراہ کیا تھا ؟ یا یہ آپ ہی آپ رستہ بھٹک گئے تو اون کی وہ معبود عرض کرینگے اے خداوند تو پاک ذات ہے ہم تو خود تیری مخلوق تھے ہمیں یہ بات کسی طرح زیبا ہی نہ تھی کہ ہم تجھی چھوڑ کر اپنا کارساز کسی اور کو بناتے تو ہم ان لوگوں کی کارساز بننے کا دعوای کیونکر کرسکتے تھے بلکہ بات یہ ہوئی کہ تونے ان لوگوں کو اور انکے بڑوں کو آسودگیاں بخشیں اور یہ ناشکری ہو کر ایسے جاہل ہو گئے کہ تیری یاد اور (تیری عظمت توحید) کو بھلا بیٹھے اور یہ خود بخود ہی ہلاک ہونیوالے لوگ تھے

اسکے بعد قرآن پاک انسان کو اوسکی فطری آزادی اور حریت کی حقیقت کو زیادہ نمایاں اور واضح کرنیکے لئے خدای واحد معبود برحق کا ارشاد ذیل پہنچاتا ہے

فقد کذبوکم بما تقولون فما تستطیعون صرفا ولا نصرا ومن یظلم
منکم نذقہ عذابا کبیرا ○ پ ۱۹

ای ترک کرنے اور اپنی فطری آزادی کو برباد کردینے والو تمہاری ان فرض کردہ کارسازوں نے تو تمہاری دعووں کے برخلاف کیا تو اب نہ تو تم ہماری عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو لوگو! اسی طرح تم میں سے جو لوگ انسانوں بتوں اور قدرت کے کرشموں کو شریک خدا بنا کر اپنی طاقت حریت نفس ناحق پر ظلم کرینگا ہم اوسے انجام کار عذاب شدید کا مزا چکھائینگے (یعنی وہ لوگ خود ہی ذلیل ہونگے)

Marfat.com

شرک کی مجبور و معذور اور ناتوان و ضعیف بنا دینے والی کیفیتوں کو بیان کرنے کے بعد ہادیان دین کی پرستش کی وہم کو مٹانے اور ان کے قلوب و نفوس کو آزادی ابھارنے ([illegible]) کیلئے ایک کرنے اور انہیں اپنی فطرت و شرافت کی وقار و شرف سمجھنے کے لائق بنانے کیواسطے ذیل کا ارشاد سنایا جاتا ہے تاکہ لوگ نبیوں رسولوں پیغمبروں اور مذہب کے ہادیوں کو غیر معمولی نوعیت یا فوق الفطرت قسم کا انسان سمجھکر ناتوانی اور علمی عقلی پستی کیطرف نہ گر جائیں

وما ارسلنا قبلك من المرسلين الا انهم لياكلون الطعام ويمشون
في الاسواق ط وجعلنا بعضكم لبعض فتنة ط اتصبرون وكان ربك
بصيرا ٥ پ ١٩ ع ١٧

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں ایک انسان کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ قرار دیا (مسلمانوں تم اب بھی کافروں کی ایذاؤں پر صبر کرو گے یا نہیں یعنی سکون و تحمل سے اپنی اندرونی قوتوں کو کام میں لاؤ گے یا نہیں ؟

اسکے بعد ایک مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر سناتے ہوئے ان کے نفوس و قلوب کو توہمات سے آزاد کرنے اور مساوات کی دولتوں سے بہرہ یاب ہونے کی کوشش ان آیات کیصورت میں کی گئی ہے

وابراهيم اذ قال لقومه اعبدوا الله واتقوه ط ذالكم خير لكم ان
كنتم تعلمون ٥ انما تعبدون من دون الله اوثانا وتخلقون افكا
ان الذين تعبدون من دون الله لا يملكون لكم رزقا فابتغوا عند الله
الرزق واعبدوه واشكروا له اليه ترجعون ٥ وان تكذبوا فقد كذب
امم من قبلكم ط وما على الرسول الا البلغ المبين ٥ پ ٢٠ ع ١٤

(اور اے پیغمبر ابراہیم کے حالات لوگوں سے بیان کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگو خدا ہی کی فرمانبرداریاں کرو اور اوسی سے ڈرو اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں توحید پرستی بڑی خیر و برکت کی بات ہے مگر تم تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹی ڈھکوسلے دل سے بناتے ہو (مگر) وہ لوگ جو خدا کو ایک طرف چھوڑ کر غیر چیزوں کی پرستش کرتے ہیں اون غیر اللہ ہستیوں کو تو تمہیں رزق و روزی دینے کا ذرا اختیار بھی نہیں تو لوگو! تم روزی بھی اللہ ہی سے مانگو (یعنی اللہ کے سوا کسی کو بھی مشکلکشا اور حاجت روا نہ بناؤ) اور اوسیکی اطاعت کرو اوسکی نعمتوں کا شکر بجالاؤ کیونکہ تمہیں اوسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تم اس نمایاں صداقت کو نہ مانو اور جھٹلاؤ تو تم سے پہلی قومیں بھی ایسا کر چکی ہیں رسولوں کے ذمہ تو ازلی صداقتوں کا صاف طور پر لوگوں تک پہنچا دینا ہی اور بس

الغرض قرآن پاک شروع سے آخر تک خدا کی جلال توحید کی حیرت آفرین بیانات اور شرک و بطلان کی نہایت انگیز برائیوں کی حالات سے بھرا پڑا ہے اسلام نے شرک کو اسی بنا پر ظلم عظیم فرمایا ہے کہ انسان شرکانہ خیالات و جذبات کیساتھ دنیا میں کبھی ترقی و کامیابی اور آزادی و مساوات کی فطری اقتدار کی مبارک راہ کو پا نہیں سکتا انسان کو جب تک یہ علم حاصل نہ ہو کہ وہ بالکل آزاد ہے اور جب تک یہ بات اوسکی سمجھ میں نہ آجائے کہ اوس پر خدا کے سوا کسی کا قبضہ نہیں وہ نہ تو اپنی قوتوں کو جگا سکتا ہے اور نہ اوسے علمی عقلی

اس آیت کا نزول چونکہ کفاروں جاہلوں اور مشرکوں کی جاہلانہ شورشوں کے وقت ہوا جبکہ وہ ابتدا میں توحید پرستوں کے خلاف اپنی ناراضیوں سے آمادہ فساد ہوتے تھے اور ان حضرت کو کہا کرتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری ہی طرح کھاتا پیتا اور بازاروں میں پھرتا ہے اور پھر مسلمانوں کے خلاف برابر شورشیں اور شرارتیں کرتے تھے ان حضرت اگر چاہتے تو اپنی ذات کو نہایت ہی عجیب قسم کی الوہیتی شانوں کا وارث اور شریک بنا لیتے مگر آہ یہ بات اوس عظیم انسان ہادی برحق کا پر نور ضمیر مقدس کیونکر گوارا کر سکتا تھا جو اسی قسم کی پر خود غلط راہنماؤں اجاروں اور خود پسند گمراہوں کی غلطیوں کو دکھانے اور ان کی نفوس و قلوب کو انسانوں کی بے اکردہ طلسمی اسیریوں سے نکالنے کیواسطے منجانب اللہ سرا پا رسالت ہوا تھا

Marfat.com

اخلاقی اور عملی ترقیات کی راہیں نظر آسکتی ہیں انہیں باتوں کو سمجھ کر اقوام عالم راجہ پرستی یعنی شخصی نظام حکومت کے کینڈے کو بدلکر آئینی اور جمہوری طریق حکمرانی کو پسند کرتی جاتی ہیں ہندوستانی سیلف گورنمنٹ کو روئی میں نہیں ملتی اور نہ ملیگی جبتک کہ وہ اپنی نزدہار شرک ورزیوں اور خودغرضانہ خیالتوں کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آئیں کسی نیک نفس انسان نے کیا خوب بات کہی ہے کہ جبتک کسی قوم کو اپنی ناجائز جذبات اور دل ودماغ پر حکومت کرنی نہیں آتی اوسی ان نوں پر حکمرانی اور اللہ کی دولتوں پر کامرانی کہاں نصیب ہوسکتی ہے ہندوستان کو فلسفہ ویدانت کی غلط شدہ روحانیت کا سفید کیڑہ گھن کیطرح کھاگیا جب وہ بیجان کمزور اور ناتوان ہوگیا بت پرستی گور پرستی مردم پرستی اور قسمت پرستی کی مشرکانہ وہم نے اوسکے انجر پنجر ڈھیلے کردئے تو اوسی دیمک ہی چمٹ گئی یہ کوئی انہونی بات نہیں ہوئی دنیا میں قدیم سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہے لا تبدیل لکلمٰت اللہ

مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ دنیا کی اوس عظیم الشان مصلح ۔ ریفارمر اور خدا کی سچے رسول نے انسانوں کو غیراللہ تمام ہستیوں سے ہٹاکر صرف اللہ ہی کو ماننے اور اوسکے نظام وآئین کو سمجھنے اور اوسکی فرمان برداریاں کرنے کی جسقدر علم آموز اور عقل افزا ربانی ہدایات سنائی ہیں کیا یہ محض اسواسطے ہیں کہ خدا کی بندے خوبصورت مالاؤں اور تسبیحوں کو ہاتھ میں لیکر گنگناتے رہیں ؟ اور کیا توحید مطلق کی بے نظیر تعلیم جو اسلام کا مدار ہے دنیا بھر کی انسانی نوع کیواسطے آسمانی برکتوں اور علمی عقلی سعادتوں کا سرچشمہ نہیں ؟ کیا ایک قادر مطلق خداوند واحد کو ماننے اور اوسکی نظام وآئین کی پیروی کرنیکا طریقہ قابل ترمیم ہے ؟ کیا اس عقیدہ اور دین سے کوئی بہتر دھرم دنیا میں اور بھی ہوسکتا ہے ؟ کیا اسلام ترقی ورفعت کا مانع ہے ؟ کیا اسلام انسان کو مردم پرستیاں اور جاہلانہ اوہام عجیبہ کی پابندیاں سکھاتا ہے ؟ کیا اسلام نے تمام نبیوں اور اوتاروں رسولوں اور رہنماؤں کو انسانی مساوات فطرت کی مساوی درجہ پر رکھکر دنیا بھر کے اوہام پرستوں کی طلسمات نہیں توڑی ہیں ؟ اور کیا انسانوں کو اوسنے کامل آزادیاں اور حریتیں عطا نہیں فرمائی ہیں ؟ ای خدا کی بندو خدا ہی کی جلال سے ڈرکر کچھ تو سوچو

ساقی زنور بادہ برافروخت جام ما مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما
ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ای بے خبر زلذت شرب مدام ما

بیشک جس رسول اور خدا کی مکمل واکمل انسان روحی فداہ نے دنیا میں انسانوں کی علمی عقلی برکتوں اخلاقی اور عملی سعادتوں دماغی اور دلی آزادیوں کیواسطے خدائی ذوالجلال کی ازلی وابدی صداقت لا الٰہ الا اللہ کی صورت میں پھیلائی اور انسانوں کو ابلہ فریب خودپسندوں اور جاہلوں

Marfat.com

کی دام تزویر سی لکا کلر براہ راست خدا کی سیدہی راستہ پڑ ڈالدیا وہ ہران کی واسطے بلا شبہ واجب الاحترام ہی کاش لوگ
اس سیدہی سی بات کو سمجھین کہ اوس برگزیدہ انسان اور سچی نجات دہندہ کا نصب العین کیقدر صاف اور ارفع ہے
اوس مبقر فطرت اور راز دار قدرت نی نہ تو کبہی انا الحق فرمایا نہ کبہی من خدا ئم من خدا ئم کی لغو نعری لگائی نہ کبہی
سبحانی من عظمت شانی کی گیت گائی مگر فرمایا تو یہی کہ لوگو الا تعبدوا الا اللہ ولا تشرکوا بہ شیأ
زید آنجناب کے منہ بولی متبنیٰ بیٹے تہی بوجوہ چند جنکی مطلقہ بی بی کو آپ اپنی حرمون مین داخل کر لینے کی معذور تہے
مگر جب یہ خیال آیا اور اس خطرہ کو محسوس کیا کہ مبادا قوم مین ہماری تعلق ابوی کے سبب بیٹون کی پرستش
شروع نہ ہو جای اور اسکو یہ کہنے کا وہم با گہمنڈ نہ رہی کہ ہم رسول اللہ کی بیٹے ہین یا رسول اللہ ہمارے
باپ تہی تو ایک نیا راستہ قوم کی دنائیون کیواسطے پیدا ہو جائیگا ایکو بالتقاء وحی آگاہ کیا گیا کہ وہ
قوم کو خدا کا یہ حکم سنا کر خبردار فرمادین تاکہ مسلمانون کی آزادیان بحال رہین اور مساوات قائم رہی

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
وکان اللہ بکل شیٔ علیما ۵ پ ۲۲ ع ۲

لوگو محمد تم مین سی کسیکے بہی باپ نہین (یعنی کوئی مسلمان مرد یہ نہ کہی کہ محمد ہمارے باپ ہین) وہ تو بس خدا کی رسول ہین
اور خطون کی مہر یعنی ختم تمام انبیاء کی بعد مین آئی اور اون سبکی تصدیق کرنیوالی ہیمبر ہین پس ایسی حالت مین زید کی
باپ کیون ہون اور یہ خیال لوگون کو کیون پریشان کرتا ہی اللہ تمام چیزون کی حال سے واقف ہی

الغرض قرآن پاک کی عقل افزائیان اسلام کی صداقت آموزیان توحید حق کی حریت بخشیان اور دین فطرت
کی مساوات نمایان ایسی چیزین ہین کہ دنیا انہین بھلا سکے یا کوئی سمجھدار مسلمان ہی انکو یاد رہوا سکر فراموش
کر دیتی ہی تو کروڑون کی گرانقدر ایک بات ہی جیسے دنیا مین دنیا کی بے انتہا ظلمت اور تاریکی کی زمانہ مین محض
اسلام اور اوس بانی اسلام علیہ التحیات والسلام کی ذات والا صفات کی ہر مکمل العمل سعی سی متابعت اللہ ظاہر ہو کر شائع فرمایا
مگر افسوس کہ مسلمان اسلام کو پامال اوہام کر کی پرتی خود ہی اپنی تمام خصوصیتین آزادیان اور پاک باتیان برباد
کر بیٹھے اور مردم پرستی آخر ان مین پھیلی سو پھیلی اور بزرگی و مفضلیت یہی صرف سید ہونا کافی سمجھا جانے لگا
ہماری خیال مین اس احساس و خیال ہی کا پیدا ہونا مسلمانون کی عملی عقلی علمی اخلاقی اور تمدنی زوال و انتشار کا باعث
ہوا ہی حالانکہ سچی صلحای اسلام اور عرفا و کاملین نی ان حقیقتون کو بوجوہ احسن بیان کر دیا کہ سبکو اپنا اپنا بیگانہ
بیگانہ بہر نگا خاندانی فضیلتین باپ دادا کی خیالی بزرگیان کچہ ہی وقعت نہین رکہ سکتین پدرم سلطان بود مین
ہم سلطانم کا فلسفہ علم و عقل کی سامنے کسی جگہ ہی عزیز و گرامی نہین ہو سکتا

تکیہ بر جائی بزرگان نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی (حافظ)

ارشاد ذیل کا نزول
اوس وقت ہوا جبکہ آنجناب
ردی فدا کو نسترکین مکہ نکاح
زینب مطلقہ زید کی بعد طرح طرح
ناموزون الفاظ کیسا تہہ یکارتے
تہے آج ہی عیسائی اور مخالف
اسلام اقوام کی لوگ اس بات پر
بہت لمبی چوڑی تکفیر دیتی ہین
کہ زید متبنیٰ کی بی بی سی نکاح کرنا
ایک عجیب بات ہی مگر لوگون کی اسلام کی
شوکت تعلیم اور عظمت توحید کے
نصب العین کو نہین سمجہا کہ اسلام تمام
رسم پرستیون اور شرک و رزیون کو مٹانا
کیلیے ظاہر ہوا تا کہ انسان نہیں کسی قسم کی
دماغی عقلی اور علمی کمزوری باقی نہ رہے
عرب مین مرار نا متون کیساتہ منہ بولی
بیٹی کی بی بی کو بیٹی سمجہ لینے کا رواج
اصلیت ہی بدلکر پرستش کی حد تک
پہنچ چکا تہا اور آنحضرت کا منشا ہی
یہ تہا کہ دنیا مین پرستش و عظمت کے
لیے خدا کی سوا کسیکی ہستی باقی نہ رہے
مگر اسکے علاوہ چونکہ زید کو آپنے
منہ ہی بیٹا بنایا تہا اور نکاح رہنے کے
بعد تو گ آوازی کستے تہے لیکن ادہر
مسلمانون کی عقیدتمندیان ہی سامنے
نظر آتی تہین تو ایکو اندیشہ پیدا ہوا
کہ کہین قوم جاہل رہ کر ہماری بیٹون
کو ہی رسول نہ بنالی اور ہمکو خدا نہ
قرار دی بیٹھے ایسی حالت مین وہی
نتیجہ ہوگا جو عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے والون
کا ہو رہا ہی اور پہر ہماری اولاد کی
پرستشین ہی مسلمانون مین شروع
ہو جائینگی تو عظمت توحید نہ بچیگی
اور مسلمان ہی شوکت مساوات و حریت
کہو بیٹھینگے چنانچہ اسقدر احتیاطون
کیساتہ ہی مسلمان ماکان ابا احد
من رجالکم کی خصوصیت کو قائم
رکہکر مساوات اسلام کو نہ بچا سکے
سادات عظام کی گھمنڈ اور خلفای بنی
فاطمین نے اسلام کی حالت ہی بدلدی

یکسر صحیح یہی ہی کہ اوس ذات عالی
صفات کو تمام مسلمانون سے
رسالت ہی کا رشتہ ہی کوئی
مسلمان یہ نہین کہہ سکتا کہ رسول
اللہ میرے باپ یا دادا تہے
کیونکہ اس کہنی سے دل مین
ایک ایسی دنائت آفرین نخوت و
غرور کبر و ناز پیدا ہو نی لگتی
ہی جو سید صاحب کے ظرف اور
حالی اور آدمی اپنی ہر عمل کو تحقیر
ور یا کبھی لگتی ہی عام طور پر
سیدون کی خیالی شوکتین اور
اون کی پرستشین قرآن پاک کے
اس حکم کو ٹہیک دیتی یا نہ تہے
کی سبب سے پیدا ہو گئین اور یہی
وجہ تہی کہ مسلمانون مین سب سے
زیادہ نمایانیت ہماری شریعت
سر اور ان قوم مین سمجہے اور وہ
علی کو فوق الفطرت انسان
سمجہکر اپنی اللہ سنین کہو بیٹھے
ایران کی زوال کا باعث یہی عقائد
ہوا ہے

Marfat.com

پرم آتما خداوند کی سچی دھرم اور معبود برحق کی دین فطرت کی خلاف اسی قسم کی خود ستائیاں ہندوستان میں برہمنوں اور پنڈتوں نی شروع کر رکھی تھین مساوات فطرت کی خلاف اونہوں نی قوم کو ارفع اور مبتذل چار طبقات پر تقسیم کرکے اپنی ٹانگ پھر بہی سب کے اوپر رکھی برہمن ۔ چھتری ۔ شودر اور ویش اور روحانیات کی انتہائی استغراق کی بعد چھوت چھات کو بہی نہایت ضروری قرار دیا جو خدا کی عطا کردہ انسانی شرافت نفس اور مساوات فطرت کے بالکل برعکس قوموں کو اونچ نیچ کی پھیر میں ڈالکر ان کو جاہل و مغرور بنا دینے والی تعلیم ہی اور اہل ہند کی علمی عقلی زوال میں اس تعلیم و خیال کا بہت اثر ہے

مگر دین برحق اسلام نی انسانوں کی فطری شرف آفرینش کو اپنی عمیق اور بصیر نظروں سے دیکھکر اس بات کا پتا لگایا کہ کوئی انسان نجس بالذات نہیں ہاں محض نجس بالصفات ہو سکتے ہیں اور یہ نجاست علم و تعلیم کی اشاعت عام سی دور ہو سکتی ہی حالت سی بڑھکر کوئی شئی ناپاک نہیں چنانچہ اسی راز اسلام اور رمز فطرت کو اجسے کئی سال پہلے ظہور اسلام کی بعد محض اسلام ہی کی برکت یورپ نے سمجھا انگلستان نے قوم کی جابر بادشاہوں کو قتل کی فتوی دیکر نغود بلاک کیا اور یورپ آزادی نفوس یا مساوات کو رواج دیکر آئینی حکومت کی بنا میں قایم کی

بتدریج اسلام کی اسی شاندار خصوصیت کو جاپان نی اپنی گوتمی اصول روحانیات کی خلاف عقل و علم کی برکت سی سمجھا امریکہ اور چین میں بہی اونچ نیچ کا ہیولائی غرور پامال عالم ہو کر رہ گیا لیکن توحید مطلق کی اثرات حریت اور مساوات کی یہ وہ اول انجامات تہی جنہیں اوس ہادی برحق رسول محترم کی ذات عالی صفات نی ارشادات الہیہ کی واجب التسلیم بیانات کیا تھا قل یا محمد انما انا بشر مثلکم اور پھر ما کان محمد ابا احد من رجالکم کا فرمان حق سناتی ہوئی یہ پرشکوہ ارشاد برحق سنادیا کہ لوگو!

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ٥

وہی ذات پاک خدای برتر دنیا مین تمام چھوٹی بڑی گوری اور کالی انسانوں کیواسطے لائق اطاعت و عبادت ہے، جسنے اپنی رسول محمد کو ہدایت تام اور دین برحق دیکر دنیا مین بہیجا ہی تاکہ خدا کا یہ دین فطرت اسلام اپنی سچی برکتوں حریتوں آزادیوں اور حق بیانیوں سی تمام ادیان اقوام پر غالب ہو جاہلوں اور مشرکوں کو خواہ برا ہی کیوں نہ لگے ۔

صدقت یا رسول اللہ خدای برحق کی یہ سچی خبر آج تیری ہدایات کی ہم آہنگ بن کر دنیا بہر مین آزادی نفوس اور مساوات حقوق کیا تھا ظاہر و آشکارا ہو رہی ہی بڑا ہی کور باطن اور کور مغز ہی وہ انسان جو اس ہدایت کو آنکہوں دیکہکر بہی جھٹلائی اور دین برحق سی منہ پھیری یا لوگوں کو اپنی ہی برائیوں کے نغمے سنائی

غلام نرگس مست تو تاجداران اند — خراب بادہ لعل تو ہوشیاران اند
گذر کن لصبا و بنفشہ زار ببین — کہ از تطاول زلفت چہ سوگواران اند

Marfat.com

روم میں مقدس پوپ ایک مثلث روحانیت پر کرامت نمایاں کر رہے ہیں اور مسلمانوں میں بھی دین برحق اسلام کی شوکت آموز یوں کو بھولکر قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی خلاف صدہا کلمہ گو راہب لیکر فقیر بنے ہوئے برکت فروشیاں کرتے دیکھی جاتی ہیں مگر سچ کہنے والوں کو ابھی تک ملحد اور کافر کہا جاتا ہے دین پاک کی حقیقت کے شیداؤں اور خدائے جلال توحید کی شمع عالم افروز کے پروانوں کو نفرت سے دیکھا جاتا ہے ایسے لوگ خدا کی حکمتوں سے ہر زمانے میں موجود رہتے ہیں لیکن جنہیں نور بصیرت سے کچھ بہرہ حاصل ہو وہی حق شناس اور خدا ترس نفوس جانتے ہیں کہ کفر اور اسلام میں صحیح مابہ الامتیاز کیا کیا ہیں یا یہ کہ اسلام پاک کا نصب العین اپنی حق بیانیوں سے کن کن علمی عقلی اخلاقی روحانی اور تمدنی برکات عظمیٰ سے ازلاً ابداً پیوستہ ہے اون لوگوں کو کوئی کافر کہے گنہگار کہے مگر وہ جانتے ہیں کہ اگر یہی حق پرستی اور آزادبیانی کفر اور معصیت سمجھی جاتی ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد سنتے ہو کہ لوگ اللہ ہی کی پاس جاتا ہے عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ پر جب ایسی قسم کی حق بیانیوں پر بعض بزرگان قوم نے کوتہ نظری سے کفر والحاد کے فتوے لگائے اونہیں رند و اوباش اور آوارہ مزاج کہا گیا تو وہ پاک باطن بزرگ ٹھنڈے دل سے قوم کی تمام ظریفیاں دیکھتا رہا اور جب اوسے دین پاک اسلام اور بانی اسلام روحی فداہ کی بے لاگ حق نمایوں کا خیال آتا اور اپنی فہم سلیم سمجھی ہوئی اسلامی حریت نفوس اور کلام پاک کی سچی معلومات کو سامنے رکھتا تو خوش ہوکر کہنے لگتا - "در رہ عشق فلاں ابن فلاں چیزے نیست" اور جب اپنی تذلیل کی باتیں سنتا تو فرماتا

نصیب ماست بہشت ای خدا شناس برو — کہ مستحق کرامت گنہگاران اند"

غالباً قوم کی اس بیہوشی حافظ قرآن خواجہ حافظ کا گناہ علمائے شیراز نے اوس وقت یہی قرار دیا ہو کہ اونہوں نے اوس ہادی پاک رحمۃ العلمین خاتم النبیین رسول کو رائج الوقت روحانیت کی مطابق احمد کی عوض احد نہیں کہا بلکہ اپنی رندانہ اور مستانہ اشعار میں کہا تو یہ کہ

ستارہ بدرخشید و ماہ مجلس شد — دل رمیدہ ما را انیس و مونس شد
نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت — بغمزہ سبق آموز صد مدرس شد

صدقت یا رسول اللہ

نگاہ تو چہ ستم رابے بعاشقان بنمود — کہ علم بے خبر افتاد و عقل بے حس شد

اے قوم کے بزرگوارو! صوفیو! اور مقدس بزرگو! ہمارا حق ہے کہ ہم آپ لوگوں کا احترام کریں اور کرینگے ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ صاحبوں کو عزت کی نظروں سے دیکھیں اور دیکھینگے لیکن قرآن اور خدائے قرآن کی زندہ کلام پر غور کرو اور اپنی ذات بابرکات کو اتنا لمبا چوڑا نہ بناؤ کہ قوم میں ہمیشہ غیر معتدل کشائش حیات ہی جاری رہے بال کی اتنی کھال نہ کھینچو کہ بال ہی فنا ہو جائے شمس العلما مولانا حالی ہی خوب فرماتے ہیں

دھوبی کی ہے اے رفارمر جا باقی — کپڑے پہ ہے جب تلک کہ دھبا باقی
دھو شوق سے کپڑے کو پہ اتنا نہ رگڑ — دھبا رہے کپڑے پہ نہ کپڑا باقی

Marfat.com

اے قوم کے مقدس رہنماؤ ہمیں تمہاری ضرورت کا احساس ہے "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی ہدایات کیلئے تمہارے بغیر قوم کیسے کام کے ہیں مگر اپنے حلقہ نشینوں سے صاف کہدو کہ وہ آپ لوگوں کیلئے تقدس اور روحانیت کے وہ پر و بال نہ بنائے ہیں جن کی آور پرواز کے اوہام میں یہودیوں اور عیسائیوں نے خدا کے مقدس ان مسیح کو بے پر و بال محض اپنے منہ کی پھونکوں سے اڑا کر دکھا دیا اور ابھی تک وہ یہی بے پر کی اڑا رہے ہیں دین برحق اسلام نے باحیائے مساوات و آزادی اعتدال کیساتھ علم و عقل روح و جسم کی تمام ضرورتیں بیان کر کے جو صراط مستقیم دنیا میں قایم کی ہے اوسکا قایم رکھنا آپ ہی لوگوں کا خاص فرض اور کام ہے لہذا اپنے فرائض کی عالمانہ اہمیتوں کو سمجھو اپنی ذمہ واریوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگاؤ یا اہل الکتب لا تغلوفی دینکم الا الحق کی ہدایت حق پر غور کرو السماء رفعہا و وضع المیزان کی عقل آموزیوں کو دیکھو الا تطغوفی المیزان پر نگاہ کرو اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان کی باوزن گرانمایگی کو جانو حقایق قدرت پر نظریں ڈالو اور فبای الاء ربکما تکذبن کا لحاظ رکھتے ہوئے خدای واحد کی قایم کردہ نظام عالم اور آئین حیات کے خلاف چلنے اور جینے کی غلط کوششیں نہ کرو

تاکید حق اوس رسول برحق روحی فداہ کا یہ سنایا ہوا پیغام حق نہ بھولو کہ انما انا بشر مثلکم اپنی تربیت کو نظر میں رکھو اللہ کے سچے ضابطوں اور علم آموز قاعدوں کا سامنے پڑا ہوا دفتر معارف "عالم مظاہر" حقائق قدرت کی ایک ضخیم کتاب ہے اسے بچوں کا کھیل نہ سمجھو بلکہ بیان کی ہر چیز کو دیدہ ہوش و عقل سے دیکھو اور "ما خلقت ہذا باطلا" کی عالمگیر دانش آموزیوں پر اللہ کا شکر کرو مگر عملی شکر نہ کہ محض لسانی صرف الحمد للہ کہتے رہنے سے اللہ کا حق شکر ادا نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ کی پیدا کردہ دولتوں اور نعمتوں کو کام میں لیکر اللہ کی بہتر مخلوق ہستیوں نوع انسان کی علمی عقلی اقتصادی اجتماعی اخلاقی اور تمدنی مشکلات ہستی کو حل کرو تو تمہاری مشکلیں بھی آسان ہو جائینگی یہی مفہوم ہے اس ارشاد پاک کا اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور ہ

ہمیں وہ کتاب پاک دی گئی ہے جسکے ہوتے اپنی حقوق فطرت مساوات حریت نفوس اور فرائض انسانیت کو جاننے اور اون پر عمل پیرا ہونیکے لئے دنیا بھر کو نہ کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے اور نہ کسی نبی مرسل مہدی اور مسیحا کی ہاں تعلیم و علم اور قرآن پاک کو سمجھکر پڑھنے کی ضرورت ہے اور بس

ہم احمدی عزیزان قوم کو اپنا عزیز بھائی سمجھتے ہیں لیکن ہماری یہ حیرت بھی کبھی دور نہ ہوگی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم نے خدا کی زندہ کلام کے ہوتے بتیس ۳۲ سال کی عرصہ دراز تک مرگ مسیح کو ثابت کرنے اور اپنی رسالت کو منوانے کی جسقدر کوششیں فرمائی ہیں وہ انہوں نے اپنی تحقیق کی کس اہمیت کو سمجھکر فرمائی ہیں ؟ واقعی مسلمانوں کی عام اسلامی بے خبری نے بڑی بڑی عجیب گل کھلائے ہیں حالانکہ بات یہ ہے کہ "بندگی باید ہمین زادگی در کار نیست" قوم کے لاکھوں افراد آج تک انی متوفیک و رافعک الی پر معرکہ آرائیاں کرتے رہے مگر کیا مسلمانوں

نے قرآن پاک میں خدا کے اس قول ناطق کو کبھی نہیں پڑھا یا کبھی نہیں دیکھا ؟

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ پ ۱۷ ع ۳

اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے واسطے ہمیشگی نہیں رکھی پس اگر تم مر جاؤ گے تو کیا یہ لوگ (جو نادانی اور باطنی تیرگی کے سبب تمہاری موت کی تدبیریں کرتے ہیں) ہمیشہ رہنے والے ہیں (بات تو یہ ہے) کہ ہر ایک جاندار آخر کار موت کا مزا چکھیگا اور ہم تو بندوں کو بری بھلی حالتوں میں رکھکر آزماتے ہیں اور آخر کار سبکو لوٹ کر ہماری طرف ہی آنا ہے (یعنے اس داروگیر اجل سے کوئی کہاں بچ سکتا ہے)

الحاصل مرزا صاحب کا ذکر خیر تو جملہ معترضہ کے طور پر آگیا اور وہ بھی مسلمانوں کو خوب گرما گئے جس قوم کے وہ نبی ہیں وہ تو خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی الا مسلمان کیونکہ انہیں جنت اور نجات کی سخت آرزو ہے اوسکی آواز خواہ کسی ساز میں بلند کی جائے یہ برابر اٹھینگے۔ مرزا صاحب نے جاتے جاتے سری کرشن جی کا روپ بھی دھارا خدا بخشے آدمی خوب تھے حسن بن صباح کی تعلیم "حلول روح" اور اوتار پرستی کی دبی بجھی شرارے کو پھر جگا گئے مگر مسلمانوں یہ خوب یاد رکھو کہ تمہاری نجات اور تمہاری تمام سعادتیں نحوستیں تمہارے اپنے ہی پاس ہیں

تمنے حصول آزادی کے ذوق میں بڑی بھاری کمبل اوڑھے صحرا نشینیاں اور بار بہ ہمائیاں بھی کیں کمیں سر گھٹوا کر چار ابرو کا صفایا کیا کہیں ہری گھر اور اپنی پارسا صفت بی بی کو بچوں سمیت چھوڑ کر آزادی کی تلاش کی لیکن سچ پوچھو تو یہ سب طریقے خلاف اسلام پابندیوں اور لے انتہا مشکلات کو پیدا کرنیوالے ثابت ہوئے دین برحق اسلام نے تو ہمیں لکارلکار کر راہبانہ زندگی کیطرف سے ہٹایا تھا مگر تمنے ذوق آزادی میں نہ خدا کے کلام کی پرواکی نہ اوس ہادی محترم روحی فداہ کی متابل زندگی پر نظر ڈالی اور آخر کار سخت پریشانیوں تباہیوں اور ذلتوں میں آرہے ہیں مگر کیا انسان اپنی فطرت کو جھٹلا کر بھی کہیں آرام پاسکتا ہے؟

قدرت الٰہی بلکہ خود اوس قادر مطلق نے انسان کی جائز آزادیوں کی تمام سامان بافراط ہر جگہ پیدا کئے ہیں خلوت اگر عمدہ پر لطف چیز ہے تو وہ ایسی جلوت میں ہوتی جاتی ہے اور ہو سکتی ہے آزادی اگر ایک نعمت ہے تو اوسے بھی عقلمند انسانوں کیطرح اہنی پس وپیش بکھرے ہوئے علمی عملی عقلی اخلاقی اور تمدنی ضروریات حیات کے ہجوم میں تلاش کرنا چاہیے اگر وہ تمہارے دل میں نہیں تو خارجاً کہیں بھی نہیں اور سب جگہ ہے

تمہارا نفس ناطقہ اگر اپنی حریت کا طالب اور دوسروں کی بیجا غلامیوں سے ذلت و ندامت محسوس کرتا ہے تو اوسے اللہ کا مطیع بناؤ اوسی اوسیکے آستانہ عالی پر جھکنا سکھاؤ خدا کے ضابطوں اور قاعدوں کو سمجھکر اپنا دستور العمل بناؤ سب چیزوں سے کام لو مگر جی کسی سے بھی نہ لگاؤ دل پر نا مجہی اور جہالت نے تو بر تو جو حجابات کثیف ڈال رکھے ہیں اونہیں خلوص قلب سے خدا کا زندہ کلام پڑھ پڑھ سکر خود اپنے ہاتھوں سے اٹھاؤ اور تم خود بڑی عمدگی سے اٹھا سکتے ہو

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ۔۔۔ رفتن بہ پائے مردئ ہمسایہ در بہشت

قرآن پاک میں عیسیٰ علیہ السلام کی انتقال یا موت کی بابت اور بھی کئی آیات موجود ہیں ماسوا اون کے قرآن پاک یہ ارشاد حق یعنے کل نفس ذائقة الموت اور کل من علیہا فان اس امر پر کافی روشنی ڈال سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت انسان ہونے کے اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے رہا یہ کہ وہ واقعی اب تک جیتے آسمان پر موجود بیٹھے ہوئے ہیں یہ عقیدہ فی الاصل اسلامی نہیں بلکہ عیسائیوں ہی کا ہے مگر اون کے دوبارہ آنیکا خیال بھی دائرہ اسلام میں داخل ہونیوالے بعض انہیں عیسائیوں کا ہے جو عہد رسالت مصطفوی کے ایام یا اُنکی رحلت کے بعد جاہل توحید بنے اور اپنے بعض روحانی جذبات وخیالات کو چھوڑ نہ سکے لیکن قرآن پاک کی سورہ مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی حیات وموت کی تعیین کو سمجھنے کیواسطے خاص طور پر قابل غور و فکر ہے جبکہ یہودیوں نے بغیر نکاح اور بیاہ کے کنواری مریم کو ولادت مسیح کیوقت بری الفاظ سے مطعون کرنا شروع کیا تو انہوں نے کہا کہ لوگو جو کچھ پوچھنا ہو اس امر کی بابت اس مولود مسعود ہی سے پوچھلو اور چونکہ وہ ایک بڑی باہوش اور سعید روح تھی مسیح عہ نے ماں کی گود ہی میں سے جواب دیا جسکو قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

Marfat.com

ہر ایک کار نیک اور زندگی کی فرض کو اوسی خدائی پاک کا کام سمجھکر انجام تک پہنچاؤ اوسیکو معبود و مسجود مانو ان سب
انسانوں کا احترام کرو سب سے بخلوص خاطر ملو کسیکو بری مشورت نہ دو خواہ تمہارا مخالف اور دشمن ہی کیوں نہ ہو
ہاتھ پیر چھوانے سے مزا تو بہت آتا ہی لیکن اسلام کی سکہائی ہوئی حریت اور مساوات فطرت کا لحاظ کرتی
ہوئی ہر انسان کو محترم سمجھو ہر انسان کو باعتبار انسانیت دیکھو نہ باعتبار مذہب اور قومیت اپنی فضیلتوں
اور بڑائیوں کا گمان بھی دل میں پیدا نہ ہونے دو اپنے کاموں کو بس لگتے خود انجام دینے کی مردانہ کوشش کرو
اپنی جسمی تکالیف سے جی نہ چراؤ مشقت و محنت کا کام آپڑے تو مت گبراؤ وہ تمہاری اسی کمزوری اور
بری عادت کو دور کرنے آیا ہی کہ تم محنت و مشقت اور جفاکشی سے گبراتے ہو دنیا میں واقعی مشکل اور
ناممکن کوئی بات نہیں صرف ہمت و علم کی ضرورت ہی لہذا خود تکالیف اٹھاؤ مگر دوسروں کو آرام پہنچاؤ
تو تم واقعی خداپرست حق شناس آزاد اور باقتدار اسلامی جماعت احرار کی ایک فرد ہو ورنہ
تمہارا رنگ خواہ کتنا ہی سرخ و سپید اور تمہاری وجاہت و حالت کیسی ہی پر تمکنت اور دلفریب کیوں نہ ہو
تمہیں اسیر وہم مبتلای جہل پابند شرک و کفر اور بندہ حرص و ہوا پیٹ کا غلام اور نفس کا خادم سمجھا جائیگا
جہاں بیٹھو ایک ذوق صداقت تمہاری دل میں موجود ہو جب اٹھو اچھے خیالات اور نیک جذبات لیکر اٹھو جس جگہ
جاؤ جہاں پہنچو خدای ذوالجلال کو ہمیشہ اپنے ساتھ اور اپنے ہر احساس و خیال فعل و کردار کا علیم و بصیر سمجھو کسیکی برائی
اور کسیکی دل آزاری کی منصوبوں کو دل میں جگہ نہ دو جس کام کو شروع کرو نیک ارادے اور پاکیزہ نیت سے
شروع کرو اگر تمہاری خیالات عاقلانہ جذبات ہوشمندانہ اور عزائم نیک ہیں تو مہورت اور شگون
مت تلاش کرو تمہاری کاموں کا انجام یقیناً نیک ہوگا لیکن اگر بدی کرنا چاہتے ہو تو ٹہر جاؤ اور سوچو
کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ اور یہ خوب یاد رکہو کہ کوئی برا کام برا فعل اور ابلہانہ حرکت اگر تم سے مبارک گہڑی
اور متبرک دن میں بھی ہوگی تو اوس گہڑی کی سعادت اور یوم سعید کی اچھائی تمہیں تمہاری جاہلانہ عزائم و خیالات
اور بری افعال و اعمال کی سزا و پاداش سے ہرگز نہ بچا سکیگی جو کچھ بوگے وہ کاٹوگے یہ اللہ کا قانون اور اوسی
ہستی برتر کا قایم کیا ہوا انظام عالم ہی جس میں کبھی کسی قسم کی تبدیلی نہ تو ہوئی ہی اور نہ آیندہ ہوگی
تمہیں جبتک کہ اگر سلام کی جائیں تو اپنی بڑائی کی فریب میں مت پہنسو کوئی تمہاری ہاتھ اور پیر چومنا چاہے
تو دین برحق اسلام کی سکہائی ہوئی مساوات فطرت کا احترام کرتی ہوئی اوس کرنیوالے کو نہایت نرمی اور اخلاق
سے سمجھا دو کہ اس کی ضرورت نہیں کیونکہ تمام فضائل و کمالات اور شرف و اعزاز کی سب مدارج اوس رسول
محترم ہادی محتشم کی ذات عالی صفات پر ختم ہو چکی ہیں جسنے بارشاد حق ہر انسان کی جایز آزادی اور مساوات
کا لحاظ رکھتی ہوئی انما انا بشر مثلکم کی بڑ لاگ اور سچی صدائیں بلند کی ہیں صدقت یا رسول اللہ
تمام صفات کاملہ انسانیہ کا وہی ایک مکمل نمونا اور پورا مظہر خدائی پاک نے دنیا کی سامنے نوع انسان کی اوس اندرونی
تاریکیوں اور ظلمت پرستیوں کی زمانہ میں پیش کیا جبکہ انسانوں کی نفس ناطقہ کی آزادیاں اور مساوات فطرت کی برکتیں

Marfat.com

بتون اپنافون قدرت کی کرشمون اور مقدس یورپ کی خودنمائیون کی سامنی تباہ وبرباد ہورہی ہیں اور کسیکو کھلی
سندون اپنی قوت بازو سی کام کرنی اور قدرت کی دولتون سی کام لینی کا احساس تک نہ تھا

پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت　　　آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

مسلمانون قرآن پاک وہ مقدس اور علم وحکمت سے اسرار سے بہا بھری ہوئی بی نظیر کتاب ہے جو دنیا مین آئی پر صداقت قلب سلیم
کی ذریعہ خدای برتر نی نازل فرمایا اور وہ انسانی قلوب کو جہالت وظلمت کی تاریکیون سی لکالی اور نور علم وعقل کی پر فضا
راہون پر ڈالنی کیلیے اوسدن تک کافی ہی جبتک کہ اس کرہ ارض پر چرند وپرند اور انسان وبہائم سب موجود ہین خدا کی
معرفت اور اللہ کی پہچان اپنی مشکل ودشوار ہرگز نہین جتنی کہ ای عزیزان قوم خود سمجھ رہی ہین ہم ذیل کی مضمون مین اس
بات کو دکہانا چاہتی ہین کہ قرآن پاک نے کیسی خوشگوار اسلوب بیان اور انداز کلام سی حصول عرفان ومعرفت کی کٹھن منزل کو سہل
وآسان بنایا ہے لیکن حصول دانش وعقل کو ہمنی خود ہی خدا کی ارشادات کو نظر انداز کر کی دشوار ومشکل بنالیا

صبح خیزی وسلامت طلبی چون حافظ　　　ہر چہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

دوسرا مقصد

وسائل عرفان اور قرآن

رموز عالم دانستم بیاد مصحف رویش
کتاب عشق حق صد شوکت دنیا و دین دارد

توحید الہی کی خصوصیتون برکتون اور آزادی بخش سعادتون کو بھلادینے کیا تھ شرک وبطلان یا غیر اللہ اصنام وعناصر
اور موجودات کی پرستشون سی انسانی طبائع وقلوب پر جس قسم کی اوہام انگیز اور نہایت آفرین اثرات عجیبہ مسلط ہو جاتے ہین اون
کی حقیقت آشکار اور نمایان ہی لیکن یہ سوال قابل تفصیل وبحث باقی رہتا ہی کہ جس ہستی برتر کو واحد ویکتا ماننی کی بر انسان
کو علماً عقلاً اور عملاً سخت ضرورت ہی اوسی کیونکر جانا پہچانا اور سمجھا جائے اسی قسم کے تذبذب مین پڑی ہوی کسی دلجلی نی
اپنی جذبات وخیالات کا اظہار ان الفاظ مین کیا ہے

زاہد بہ نماز وروزہ ربطے دارد　　　میخوار بہ جام وبادہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار سرور بکیست　　　ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد

اس مین شک نہین کہ اوس خالق کائنات خدا کی کنہ ذات کوئی انسانی دماغ پا نہین سکتا انسان جوذرہ بن
اوس محیط خاک وافلاک ہستی اور لی ہمہ وباہمہ قادر مطلق کی ذات وصفات مین انہماک واستغراق کرتا ہے
ایک حیرتستان سکوت اور حیرت آفرین کی خاموشی کی گہرائیون مین لی حس وحرکت ہوکر ڈوب جاتا ہی پھر ایسی
ہستی کی شناخت کیا اور معرفت کیا ؟ بہت سی کمزور دماغ انسان تخیل کی انہین عمیق غارون مین پڑکر گم ہوگئی
ہین اور اگر نکلی پائی ہی تو اون کی زبان پر نورٌ لا النورِ سمیعٌ لا اسمعُ اور بصیرٌ لا البصیرُ کا ورد تھا اوس ذات
پاک کی حیرت فروش دل آویزیون کو دیکہ سمجھکر لکہنی والون کی بہت کچہ لکھا اور کہنی والون نی بہت کچہ کہا مثلاً

Marfat.com

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم | وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
مجلس تمام گشت بہ پایان رسید عمر | ما ہمچنان در اوّل وصف تو ماندہ ایم

سعدیؔ

عنقا شکار کس نشود دام باز چین | کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

حافظ

گہے نار بر فروزی گہے نور سے نمائی | بخدا ترا چہ گویم کہ نہ اینی و نہ آنی

حمید

واقعی اوس با جلال و جبروت خداوند کی پرشکوہ رفعتیں اور انسانی فہم و ادراک کی پستیاں اسی امر کی متقاضی ہیں کہ انسان اوسکی کنہ ذات کی تلاش و جستجو کے خیال عبث سے باز رہے بات تو یہ ہے کہ وہ جیسا کچھ ہے اوسکی حمد وثنا اور اوصاف و تعریف کیلئے انسان کی خزانہ ادراک و فہم میں الفاظ ہی نہیں اور بحیثیت بشری ایک بڑی سے بڑی ہستی کا انسان بھی بالآخر یہی کہنے کو معذور ہوگا کہ ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک " عاکفان کعبہ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند و واصفان حلیہ جمالش بہ تحیر منسوب "

ہاں وہ خود ہی کلام کرے تو کرے اور محراب قاب قوسین او ادنیٰ کی اسرار کھولے تو راز کھلے بہرکیف اوسکا جاننا نظارہ جسقدر دشوار و مشکل ہی معناً کچھ ایسا محال ہی نہیں لیکن اوسکی شناخت اور معرفت کو اگر سردست ہم دشوار و مشکل ہی مان لیں تاہم اوسکی معبودیت کا اقرار تسلیم اور اوسکا ماننا نہایت ضروری اور آسان ہی

دنیا میں تمام انسانوں کی عقلیں کبھی اور کسی زمانہ میں ایک درجہ کی نہیں ہوسکتیں یہ تفریق افہام ہمیشہ رہیگی اور مذہبوں کی جنگ زرگری بھی غالباً ہوتی ہی رہیگی لیکن وہ لوگ جو اوس بیچون و چگون لطیف و الطف ہستی کو کسی بحث و تکرار اور دلیل و حجت کے بغیر مان کر اوسکے احکام کی عاقلانہ پیروی کرنے کو جان ایمان سمجھتے ہیں مبارک ہیں اور اون کی معرفت کا یہی درجہ ہے کہ وہ اوس خدائے حی الذی لا یموت کی ارشادات پر گردن نیاز خم کئے سر ڈالے چل رہے ہیں اُنکا انجام بھی یقیناً بخیر اور مستقبل بہتر ہوگا جتنا وقت کہ وہ خدا کی ذاتی اور صفاتی خصوصیتوں کی اسرار باطنی کی موشگافیوں میں خرچ کرکے پریشان ہوں بہتر کہ بیچون و چرا نیک کام نیک ارادے اور نیک سعی کیواسطے ہر وقت کمربستہ رہیں اور یہ لوگ ہی خدا ترس متقی اور مآل اندیش سمجھے جاتے ہیں خدا کی ذات پاک واقعی ایسی چیز نہیں کہ ہر انسان کی سمجھ اوس تک رسا ہو اور ساری دنیا کی بندے ایک ہی وقت میں اوسے جان سکیں مگر دلی سکون قلبی امن اور روحانی اطمینان کی چونکہ ہر انسان کو ضرورت ہے اور وہ امن خدا کو ایک مانے سمجھے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اسلئے خدا کی ذات خود ہی مختلف زمانوں میں ایسے برگزیدہ نفوس کو مبعوث عالم فرماتی رہی جو اوسکی توحید مطلق کے سچے گواہ اور اوسکے نظام و آئین کی رازدار تھے انہی مقدس انسانوں کی زبانوں پر خداوند خدا نے اپنا پاک کلام رکھا اونہیں فہم سلیم کی دولتیں عطا کیں اور علم و عقل کی بیش از بیش نعمتوں کا وارث بنایا تاکہ وہ

Marfat.com

اوس قادر مطلق خداوند پرم آتما اور نرنکار نِگوان خدائے ذو الجلال کی قایم کردہ نظام و آئین کی سہل العمل تشریحات فرما کر اوسکے بندوں کو امن و سلامت اور برکت و سعادت کی سیدھی راہ پر ڈالیں اور انھیں عاقلانہ طرز حیات کی بے سود کشاکش سے نکالیں خدا کے اسرار علم و حکمت کی ترجمانیاں فرمائیں جاہلوں کو اون کی بد اعتقادیوں پر شرمائیں مآل کار کو یاد دلائیں اور بیکار و ابلہ عقیاں بندوں کو کام میں لگائیں یہی مقدس نفوس دنیا میں نبی مرسل اور پیغمبر کہلائے اور وہ تمام پاکیزہ نفس افراد نوع بشر ہم سب انسانوں کیواسطے واجب الاحترام انسان ہیں

عرفان کے معنے کسی چیز کی شناخت اور پہچان کے ہیں مگر ملت اسلام کی اصطلاح میں "عرفان" کا لفظ خاص طور سے شناخت الٰہی کے مفہوم مقدس میں استعمال ہوتی ہے خدا کی معرفت کے مضمون و بیان کیلئے مخصوص ہو چکا ہے اور عرفان کا لفظ سنتے ہی ایک خواندہ مسلمان فوراً سمجھ جاتا ہے کہ اس سے خدائے واحد کی شناخت اور پہچان مراد ہے عرفان - معرفت - معرفی لتعارف عارف معروف یہ سب الفاظ ایک ہی مصدر کے مختلف صیغے ہیں اور یہ ایسے عام الفاظ ہیں کہ اپنے ملک کا ہر پڑھا لکھا انسان بلا امتیاز مذہب و قومیت سمجھتا ہے زمانہ سنین ماضیہ سے بہت کچھ آگے بڑھ آیا ہے مگر خدا کی معرفت اور اوسکی عرفان کے پر ذوق دلوں میں اوس ان دیکھی ذات کی آتش محبت اپنا کام برابر کرتی رہی خاص کر ہندوستان جو روحانیات کا گرویدہ اور الٰہیات کا عاشق ہے یہاں گیان دھیان روحانیات کا انہماک اور عرفان و معرفت کے جذبات و خیالات کی جو قدر و منزلت ہے وہ غالباً دوسرے ممالک میں نہ پائی جائیگی دھرم دین اور مذہب کی دل آویز آوازیں ہندوستانیوں کا طرۂ امتیاز ہیں اور ہم اہل ہند کا واقعی یہ ایک فخر ہے کہ ہم سچائی - صداقت سچ اور ست پر جان دیتے ہیں مگر کاش ہمارا حال اس قول کے مطابق ہوتا اور ہم سب باہمی محبت و ہمدردی خلوص و ایثار اور اتفاق و اتحاد سے اس امر کو عملاً بھی ثابت کرتے کہ ہم یقیناً صداقت کی جان نثار اور سچائی کے والہ و شیدا ہیں ہماری صدہا اختلافات اس دعوی کو بہت کمزور کر دیتی ہیں اور دنیا کی باہر کی قومیں ہماری اس لسانی خدا پرستی اور صداقت پسندی پر خندہ زن ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہندوستان مذہبی خیالات کا دنگل اور عارفانہ جذبات کا اکھاڑا ہے اور بس

یہ سچ ہے کہ خاک ہند سے کبھی بڑی بڑی حق شناس نفوس اٹھے اور بڑی بڑی عالی حوصلہ مردان با صفا پیدا ہوئے جنکی باتوں کو پڑھ سنکر قلوب اندر ہی اندر ناگفتنی علمی اور روحانی لذتیں محسوس کرتے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ موجودہ حالت کیا باعتبار روحانیات اور کیا بلحاظ جسمانیات ایسی قسم کی ہے کہ متمدن اور مہذب ممالک کے لوگ ہندوستانیوں کی قسمت پرستیوں غلط فہمیوں اور ابلہانہ رسم پرستیوں کو دیکھ دیکھ کر مضحکے اڑاتے ہیں "ملیچھ" کا گھناؤنا لفظ جسے ہمارے ہندو عزیزان وطن "لا الہ الا اللہ" کہنے والوں کیلئے استعمال فرماتے تھے آج وہی لفظ سیاسی اور اقتصادی ملحقات کیساتھ عام طور پر تمام ہندوستانیوں کیواسطے دنیا بھر میں "غیر مہذب" کی اصطلاح سے استعمال ہو رہا ہے اسٹریلیا ناٹال ساؤتھ افریقہ اور مغربی ممالک میں جو سلوک ہندوستانیوں کیساتھ ہوتے

Marfat.com

اونکا علاج نہ گیان کی سمادھیان دہرنیوالی مہاتما گرشتون سی ہوسکتا ہی اور نہ خدا کی معرفت و عرفان کی اسرار باطنی کی راز دارون سی ان دونون سی الگ ایک تیسرا گروہ ہی جو زمانہ کی مقتضیات کو پہچان کر زمانہ کا ساتھ دینی اور اپنی بگڑی حالتون کو سدھارنی کیواسطے کچھ عملی رنگ اختیار کر رہا ہی لیکن اون مین ہزارہا افراد صداقت کی حقیقی نشانون سی کسی قدر بیگانہ فیشن کی دلدادہ اور تہذیب یورپ کے عاشقان زار ہوکر اخلاق و محاسن کے سچے جوہرون سی معرا پائی جاتی ہین انکا نصب العین اگرچہ پہلی فریق سی بلحاظ زیادہ نمایان اور شاندار ہی مگر اوسکا انجام بھی مادی کشاکشون کی المناک اور آنیوالی خطرات بعیدہ سی خالی ہین اور سچ پوچھو تو یہ تمام روشین آئین فطرت کی مناسب توازن کو ہونی اور عرفان و معرفت کی عاقلانہ خصوصیات صداقت کو گم کر دینی کا ثبوت ہین ورنہ خدا کی شناخت تمام جھگڑون کا سدباب کر دیتی ہی علم کا فیض تمام اختلافات کو دور کر دیتا ہی اور سچائی کو سمجھ لینی سی انسانی دلون اور دماغون مین ایک پر سرور امن پیدا ہوکر اونکی تمام علمی عقلی حسی ادراکی اخلاقی اور تمدنی قوتون کو متحرک اور مصروف کار کر دیتا ہی اور لوگ پھر خودبخود رفعت و ترقی کی مبارک منزل پر پہنچنی لگتی ہین قومون کی عروج و زوال کی حالات قدیم سی ہمین ان کیفیات کا حال منکشف ہوتا ہی جن سی قومین سینہای کائنات مین بنتی بگڑتی اور اٹھتی مٹتی چلی آتی ہین اور وہ صرف خدای ذوالجلال خالق برتر معبود واحد حی القیوم خداوند کی صحیح پہچان اور اوسکی قائم کردہ نظام عالم کی عاقلانہ فہمید ہی

اسی فہمید اور پہچان کو فرداً فرداً دنیا مین خدا کی تمام برگزیدہ نفوس اور حق شناس انسانون نی بایام مختلفہ ظاہر ہوکر تازہ اور زندہ کیا تمام الہامی نوشتی او مقدس مذہبی کتابین اونہین انوار عقلیہ اور علمیہ کو لیکر اترین جن کی روشنی سی انسان کو سلامتی و امن اور کامیابی و خوشحالی کی تمام مبارک راہین نمایان طور پر نظر آنی لگتی ہین مگر افسوس کہ وہ مقدس نوشتی اور واجب الادب کتابین علمای مذاہب کی اپنی ہی خیالی قطع و برید اور فرض کردہ ذوق تجرید کی باعث اپنی سچی عرفان آموزیون سی بہت کچھ الگ ہوتی چلی گئین اور مختلف انسانی افہام کا اشتراک تخیل اون کی مایہ ناز تعلیم توحید کی اہم خصوصیت کو لی ڈوبا حواشی متن کیا تھے ملادی گئی اپنی اپنی ذاتی توسگامیون کو اصل کیا تھے ملحق کر دیا گیا اس تحریف کی باعث جبکہ اصل الاصول توحید ہی پامال اوہام ہوگئی لوگون نی غلط فہمیون کی باعث ستارون درختون پتھرون بزرگا دیوتاؤن حیوانون اور انسانون تک ستایش و نیایش کا وارث و مستحق قرار دی لیا تو خدا کی سچی معرفت اوسکی ہوشمندانہ پہچان اور اوسکی ذات واحد کا عاقلانہ عرفان کہان قایم رہ سکتا تھا؟ علمای مذاہب کے ہاتھون دانستہ یا نادانستہ یہی سلوک وید زبور توریت اور انجیل کیساتھ ہوا قرآن پاک نی منجانب اللہ دنیا کی ایک نہایت ہی عظیم الشان رہنمای ذریعہ اپنی بی لاگ تعلیمات سی نوع انسان کی تلافی مافات کی تھی مگر اوسکی طرف سی بھی انسانی نگاہون کو قدیم روحانیت کی غلط انداز مجردانہ نظرون نی ہٹا دیا

Marfat.com

جسطرح اقوامِ قدیم مین ربّانی نوشتون کی مفہومات اور معانی و مطالب کو انسانی سمجھون اور عقلون کی اختلاف نی مختلف زمانون مین الٹ پلٹ کر دینی کا کام انجام دیا ایسے ہی "قرآن پاک" کی بعض حاملون نی توانی خودغرضانہ تمناؤن اور جاہ طلبیون کی آرزوؤن کی دانستہ اور کوتہ فہم جہال یا نام نہاد رہنماؤن نیے نادانستہ سہواً اس علم و عقل حکمت اور دانش کی گنجینہ کو پامال اور نام کر کی خدا کی سچی معرفت اور اوسکے عاقلانہ عرفان کی تمام خصوصیتین معدوم کر دین اور خدا کو ایک ماننی والی مسلمان علم و عقل کی رازدار مسلمان اور خدا کی تمام نعمتون برکتون دولتون کی وارث مسلمان دماغی مغالطون اور دلی الجھنون مین الجھتی الجھتی آخر اوس گڑہی مین گر گئی جو خدا کی سچی شناخت کو بھولجانی اور اوسکے عرفان و حقائق کو غلط کر دینی سے خود بخود قومون کی راستہ مینے نمودار ہوجاتا ہی

لیکن ان تمام موجودہ پرشانیون اور مسلمانون کی علمی عقلی اور عملی اخلاقی پستیون مین منجانب اللہ اطمینان بخش اور قابل تسکین ہی کہ قرآن پاک جس پر اسلام اور خدا کی دین برحق کا مدار ہی وہ شروع سی آخر تک اپنی تمام تعلیمات حقہ کیساتہ محرفات سی پاک اور انسانی تحریفات سی بالکل الگ جون کا تون موجود ہی اور اوسکی آیات مقدسہ مین کسیکو بھی اپنی رنگ آمیزیون کی ہمت نہ آجتک ہوئی ہی اور نہ آئندہ ہوگی متن اور منزل من اللہ تمام احکام مسلم و سالم رہینگے صدہا مفسرتیون ہزارون محدثیون اور خواہ وہ کیسی ہی عجیب و غریب استدلالات کر جائین لیکن وہ قرآن پاک کی نمایان توحید نمائیون اور صداقت آموزیون کو ہرگز ہرگز بدل نہین سکتیے اور یہ خدا کا خاص فضل اوس معبود واحد کا مخصوص فیض اور قادرِ مطلق خالق کائنات خداوند حی القیوم کی زندہ کلام کا معجزہ ہی مسلمان خواہ ہزارون مرتبہ گرین اور اٹہین خواہ کتنی ہی ٹھوکرین کھائین اور ڈرون مین خواہ کیسے ہی عجب آموز افراد پیدا ہون مگر خدا کا یہ نور مبین ہدایات حقہ کا دفتر آسمانی اور زمینی برکات نامتناہی کا خزانہ اور انسان کی تمام علمی عقلی اور اخلاقی عملی تمدنی سعادتون کا سرچشمہ قرآن پاک موجود رہیگا اور جبتک یہ موجود ہی اسلام کا عالمتاب آفتابِ توحید اپنی تمام سچی معرفت نمائیون اور حقیقی عرفان آموزیون کی روح پرورشنہائی علم و عقل کیساتہ دنیا مین فیض بخشیان فرماتا رہیگا اور ان حالتون کی ہوتی توحید الہی کی شمع شبستان عالم کی پروانے اور نغمہ ہائی عرفان حق کی مستانی مسلمان" کوئی وجہ نہین کہ مٹ سکین! ہان باطل مٹیگا لغویات فنا ہونگی جہالت معدوم ہوگی مفروضات باطلہ کی گھٹائین اور اوہام کی بادل نور صداقت کی تجلیون سی ادہر ادہر فضائی نامتناہی مین گم ہوکر رہ جائینگی اور خدا کا جلال توحید اپنی پوری دل افروزیون کیساتہ کائنات مین زندہ و پائندہ موجود و برقرار رہیگا اور یہ مسلمانون کیلئی آنکی شاندار مستقبلون کا ثبوت ہی

مٹ جائیگا جو باطل حق آشکار ہوگا ہم ہی فنا نہ ہونگی گر روی یار ہوگا

بہرکیف خدا کی شناخت اور اوسکے عرفان کا مضمون ایسے شخص کیلئی جو اوس قادر مطلق خداوند ذوالجلال اور دلون مین ارتباط و محبت شوق و ذوق کی جان پرور جذبات پیدا کرنیوالی ہستی برتر کا خیال و احساس رکہتا ہی نہایت ضروری اور لائق غور و فکر ہی اور سچ تو یہ ہی کہ جبتک خدای واحد کی معرفت اور اوسکے آئین و نظام کی سمجہ انسان کو کسی مناسب حدتک حاصل نہ ہو عاقبت تو عاقبت اس دنیا مین بھی آدمی امن و آسائش کا منہ نہین

خاتمہ رسالت کا مضمون جداگانہ طور پر قابل بحث و بیان ہے لیکن تتمہ رسالت کی صدہا براہین حقہ کی علاوہ قرآن پاک کا موجود رہنا ہی اس امر کی قوی شہادت ہی کہ آئندہ نبی کی اور رسل کی ضرورت نہین کیونکہ جبتک کوئی اب انسان عالم مین مبعوث نہ ہو جو کوئی الہامی اور آسمانی کتاب علیحدہ طور پر نہ لائے اور پھر یہ کہ وہ قرآن پاک سے فائق و بہتر ہی ہو ہرگز خود کو باعزاز رسالت و نبوت دنیا کے سامنے پیش کرنیکا حقدار نہین اور نہ ظاہر ہے ذات کبریا کوئی شخص طور آفتاب مفخر موجودات رسول صلعم روحی فداہ کی رحلت کی بعد سی پیدا نہین ہوا اور ہو دنیا مین اب تو ہمیشہ قرآن پاک ہی کا فیض توحید علم و تمدن اخلاق و عمل اور فنون و کمالات کی مختلف صورتون کیساتہ خدمات رسالت انجام دیتا رہیگا اور اوس رسول اکرم ہادی محتشم کی ذات عالی صفات پر ہزار جان نثار ہونیوالی سچے حق پرستون مین ایسے لوگ پیدا ہوتی رہینگے جو معارف علمیہ اور حقائق عقلیہ کو واضح کرتے رہین اور ان ذوق کو اسلام کی سچی عرفان کی راہین دکہاتے ہوئے مساوات فطرت اور حریت نفوس کی اوس سطح مرتفع پر ترقی رہین جسکو قائم رکہنی کیواسطے خود خدا نے قل یا محمد انما انا بشر مثلکم و ما کان محمد ابا احد من رجالکم

Marfat.com

دیکھ سکتا خدا کی سچی شناخت اور اسکے عرفانِ حقائق ہی کی بدولت انسان کو دنیا میں انسانوں کی طرح رہنے سہنے بیٹھنے اٹھنے کلام کرنے چلنے پھرنے اور اپنی فرائضِ حیات کو انجام دینے کا سلیقہ ہاتھ آتا ہے اگر یہ نہ ہو تو انسان مضغۂ گوشت یا چند سیر لوتھڑوں ہڈیوں اور خون کی قطروں کا مجموعہ ہے اور بس

جان بی جمالِ جانان میلِ جہان ندارد   ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد

بنا بریں ہر آسمانی کتاب اور مذہب کے مقدس نوشتے نے حصولِ معرفت کی اس اہم مضمون کو سنایا اور بیان کیا ہے لیکن اس پر شکوہ مبحث میں غلط فہمیوں کی پیدا ہو جانے کی دقیقیں اُن خاص وجوہ بیانات سے نمایاں ہوتی گئیں جو مختلف ہادیانِ مذاہب یا رہنمایانِ اقوام کی مختلف زمانوں اور زبانوں کی باعث اظہار صداقت اور رسوخ سعادت کیلیے مختلف اقوام کو سنانی ضروری تھیں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام برگزیدہ نفوس انسانوں فطرت کی مبصروں مرسلوں اور نبیوں کا متفقہ اور اصولی موضوع کلام منجانب اللہ خدا کی توحید ہی رہا کیونکہ اسکے بغیر بات ہی نہیں بنتی ایک خادم یا ملازم ہی ایک سے زیادہ جسقدر آقاؤں کی ستائش و نیایش اور خدمت و اطاعت کا بار اپنی گردن پر ڈالتا جائیگا اوسیقدر وہ تکلیفوں سرگردانیوں پریشانیوں اور حیرانیوں میں مبتلا ہوتا رہیگا چہ جائیکہ انسان ایک سے زیادہ تین اور چار ہی نہیں بلکہ کروڑوں اور درجنوں معبودوں یا دیوتاؤں کو خوش کر سکے

ہر زمانہ کی سیاسی - تمدنی اقتصادی اور صنعتی یا تجارتی مقتضیات جداگانہ ہوتی ہیں مگر مقتضائے توحید حق اور اوسکی تسلیم کا تقاضا ایک ایسا اٹل ناگزیر اور دلکو پکڑ پکڑ کر بلا دینے والا تقاضا ہے کہ جس سے کسی ذی ہوش اور سمجھدار انسان کو کوئی چارہ کار نہیں حیرت ہے اُون لوگوں جو مادہ اور روح کی ازلیتوں اور مسیح و مریم کی الوہیتوں کے خیالِ عجیب سے - رہائی نہیں پا سکتے جو کہ خود اُون کی مقتضائے فطرت ہی کی خلاف خیال ہے مگر

زلفش بہ یک زمانہ بہ یک تار مو ببست   راہ ہزار چارہ گر از چار سو ببست
تا عاشقان بہ بوی نسیمش دہند جان   بکشود نافۂ و در آرزو ببست

الغرض ہر مذہب و ملت کی مقدس کتاب خدا کی جلال و عرفان کی اذکار مجید سے خالی نہیں پیرایۂ بیان اور اندازِ کلام کا مختلف ہونا ایک قدرتی بات ہے چنانچہ توریت مقدس آفرینش عالم کا ذکر اور ظہور ذاتِ باری کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے جو اپنی اندازِ خاص سے دل آویز اور معنی خیز ہے

تخلیقِ مخلوقات سے پہلے خداوند خدا کی روح پانی پر تیرتی تھی اوسنے اپنی پر جلال اور محبت بھری نگاہیں ھستی کی ہیولائی ارتقا پر ڈالیں تو سات دنوں میں سب مظاہر و آثار نباتات جمادات حیوانات چرند اور پرند نمودار ہوگئی خداوند نے جو کچھ چاہا وہ ہوگیا مگر جب بقید مظاہر و آثار خدائی جسمانیات کی بہترین پیکر میں ظاہر ہونا چاہا تو انسان کی صورت اختیار کی (اور پھر کارخانۂ عالم مکمل ہو کر چلنے لگا)

گویا توریت تریف کی اسلوب بیان میں خداوند تعالی نے بنی اسرائیل کیواسطے جو فرمان روائے مصر (فرعون) کی جابرانہ حکومت میں "یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم" کی سخت تکلیفوں کیساتھ ارزل و مبتذل خدمتیں انجام دیتی دیتی انسانی

Marfat.com

شرافتون اور خودداریون کا احساس ہی کھو بیٹھی تھے اپنا نظری اقتدار مساوات سمجھنے کیلیئے انسان کی وجود کو اپنا جسم یا مظہر قرار دیا تاکہ مردہ احساس بنی اسرائیل اپنی ذلتون اور جابر و مغرور قبطی اپنی ستم شعاریون کو سمجھکر امن و سلامت کی راہ پر آئین اور دونون فریق اپنی کوتاہیون اور فطرت کی پامالیون کو پہچان کر اون محاسن کاملہ اور اخلاق عالیہ کی تکمیل کرسکین جو انسان کی اشرف و غبیب ہستی کیلیئے ازلاً ابداً مخصوص کیگئی ہین

عیسی علیہ السلام کی معبوث ہونے پر "عہد نامہ جدید" کا آغاز ہوا انجیل کی تعلیم شروع ہوئی بنی اسرائیل جو ظہور مسیح کے زمانہ مین کی انتہا مغرور شوریدہ سر خود پسند اور جابر و ظالم ہو چکے تھے اونہین اعتدال اخلاق پر لانے کیلیئے یہ سنایا گیا کہ کوئی تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی پھیر دو ایک میل بیگار مین چلائے تو تم دو میل چلو" اور کوٹ مانگے تو قمیص بھی اتار کر دیدو یہ تعلیم اگرچہ خلاف فطرت معتدل ہین لیکن اس مین سرکش گروہ کے تیئے رافع نخوت کا اصول مستتر رکھا گیا تھا تاکہ جابر بنی اسرائیل اعتدال پر آئین لیکن عرفان الہی کیلیئے خدا کا انسانی وجود مین جلوہ افروز ہونا چونکہ بنی اسرائیل توریت ہی کی تعلیم سے سن چکے تھے اسلیئے وہ احبار کی دام تزویر مین تری تمدی کیا تھے تھے اور وہی لوگ جب پیروان مسیح بنکر عیسائی ہوئے تو کنواری اور مقدس مریم کے بیٹے یعنی عیسیٰ کا پیدا ہونا شمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا" بنی اسرائیل کی بعد عیسائی بھی مردم پرستی کا شکار ہوگئی راہبون نے وہ دھوم مچائی کہ دنیا بھر کے حصہ کا تقدس اپنی ہی دامنون مین باندھکر برکت فروشیون مین مصروف ہوگئی

عیسی علیہ السلام کی بعد اپنی ٹھیک وقت پر اب اوس ہادئ عالم منجئ اعظم مبصر اسرار فطرت کا دور رسالت آیا جسنے تائید الہی اپنی نہائیت دور بین نظر سے منجانب اللہ اقوام عالم کی ذہنیتون پستیون اور جہالتون کی تمام وجوہ و اسباب پر غور کرکے نوع انسان کو اصنام و عناصر کی ستائشون اور مردم پرستیون کی جہالت آفرین اوہام سے نکالنا اور مساوات فطرت کی حق شناسیون کیساتھ خدا کی عرفان ذات و صفات کی صحیح راہون پر ڈالنا تھا تاکہ نفوس انسانیہ کی ذہنیت پسندیون اور اخلاقی عملی عقلی علمی تمدنی روحانی کی اعتدالیون کا قلع قمع ہوجائی اور یہ اہم کام خدا کی خاص فیض کی بغیر محض انسانی دماغ و دل سے انجام پانا قریباً محال تھا اسلیئے خدا نے وقت معین پر اوس برگزیدہ نفس اور مکمل و اکمل انسان کی پاک روح پر فیضان سرمدی کا نزول فرمایا صدود احکام کا سلسلہ قرآن پاک کی صورت مین شروع ہوا اور لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی ہوش افزا تعلیم کیساتھ انسان کو مظہر خدا یا اوتار ربانی کے عوض یہ ارشاد حق سنایا

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰهم فی البر والبحر ورزقنٰهم من الطیبٰت وفضلنٰهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ہ

اور البتہ ہمنے انسان کو بزرگی اور فضیلت بخشی اور خشکی و تری مین اوسے مختلف سواریون پر سوار کیا اور عمدہ عمدہ پاکیزہ چیزین اوسے کھانے پینے کو عطا فرمائین اور اپنی مخلوقات مین سے بہت سی چیزون پر اوسے برتری بخشی

Marfat.com

سبحان اللہ یہ ہے وہ پاکیزہ اور عقل افزا تعلیم قرآن جس پر غور کرنے سے انسان کے دل میں اپنے پیدا کرنے والے خالق برتر اور مخلوقات کائنات پر شرف و برتری عطا کرنے والے معبود کی معرفت شناخت اور اوسکے عرفان حقائق کے دروازے کھلتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میں خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ اوسکی شریف مخلوق اور انسان ہوں خدا نے مجھے پیدا کیا ہے اور بڑی برتری بخشی ہے قوت نطق و بیان جوہر احساس و ادراک عطا فرمایا ہے اور میرے فرائض تمام قسم کی مخلوقات سے بڑے ارفع اور بلند ہیں لہذا جس خالق کریم نے مجھے پیدا کیا ہے اوسکی معرفت حاصل کروں تاکہ مجھے میری فطرت شریف کے تمام فضائل علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ حاصل ہوں اب یہ بات ہر انسان تھوڑے سے تدبر کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ جن لوگوں نے تعلیم موسوی کے مطابق خود کو انسان نہیں بلکہ خدا سمجھا انہوں نے منتہائے عقل کے اعانات نے کیا کیا گل ریزیاں کیں اور اپنے اشرف انسانی فطرت کے کن کن فرائض کو پہچانا یا ادا کیا اگر انسان کا مظہر خدا ہونا توریت میں مذکور ہوا اور توریت کے علاوہ غالباً فلسفہ ویدانیت میں اس قسم کے اشارات موجود ہیں جنکی وجہ سے عرفان الہی کا مضمون نہایت پیچیدہ اور عقدہ لاینحل بنتا چلا گیا اور انسانی قلوب میں ہزارہا طرح کے مقدس خانہ برانداز اوہام پیدا ہوکر اوسی جنگلوں اور غاروں میں بھٹکانے لگے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن پاک نے ان تمام توہمات سے آزاد کرکے انسان کو عرفان الہی کے متعلق کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں یا اظہار حقائق اور معارف ذات کبریائی کے بیانات کیواسطے خدا کی اس مقدس اور واجب الادب کتاب "قرآن" نے کیا اسلوب و انداز اختیار کیا ؟

اس امر کو انسان بے زیادہ تفکر کے بغیر سمجھ سکتا ہے کہ انسان ظاہری حواس خمسہ کی مدد سے کائنات کی ہزارہا چیزوں کو معلوم کرتا اور سمجھتا ہے عینی مشاہدات سے اوسکے احساس و ادراک میں تصادم و حرکات کا سلسلہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر حواس باطنی ظاہری اسباب و آثار کے مظاہروں سے متاثر ہوکر معلولات مخفیہ تک پہنچنے کی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی راہیں ڈھونڈھنے لگتی ہیں اور یہ ایک فطرتی - درست - اور صحیح کیف انسانی ہے یا ایسا مکمل طریقہ ہے کہ اس سے بہتر عمدہ اور انسان کی قوتوں کو بیدار و متحرک کرنے یا کام میں لگانے والا طریقہ ہے کہ اسکے خلاف انسان کے علمی عقلی اخلاقی روحانی ادراکی اور تمدنی اغراض کی تکمیل اور حصول عرفان و علم کے مقاصد عالیہ کی معرفت کا کام بوجوہ احسن ہرگز انجام نہیں پا سکتا

دنیا کی تمام نامور افراد مصنف متکلم موحد - حکیم صناع آرٹسٹ - واضعان قانون حق شناس حق گو بلکہ انبیاء علیہم السلام بھی اسی کائنات کے مظاہر و آثار اور عالم شہود و نمود کی محسوسات سے حسیات لطیفہ تک پہنچے ہیں جنکی بابت معارف و حقائق کے اعتبارات سے عرفان و معرفت کی خاص تعلیمات سے پیوستہ اور بخصوص تسلیم کی جاتی ہیں حضرت ابراہیم کی محسوسات کی کیفیتوں پر غور کرو کہ انہوں نے خدا کی اسی منظم کائنات کو بغور دیکھنے اور سمجھنے سے آخر اوس دولت بیدار معرفت الہی اور خدا کی نعمت توحید کو پالیا اور شرک و ضلالت سے نکلکر قوم کو بھی منجانب اللہ گمراہیوں سے نکالنے کیلئے کھڑے ہوئے اور نکالا اجرام فلکیہ کے طلوع و غروب اور لیل و نہار کے ہیر پھیر سے انسانی ذوق اور دماغوں نے علمی عقلی ترقیات کی راہیں پائیں علوم و فنون کی بے نظیر اکتشافات کے دروازے نوع انسان پر کھلے اور انہیں موجودہ اسباب و آثار کے نظاروں سے انسان نے اوس ہستی برتر حی القیوم معبود قادر مطلق خداوند ذوالجلال کی معرفت اور شناخت کی دولتیں حاصل کیں جو انسان دینی دنیوی برکتوں اور علمی عقلی سعادتوں کا سرمایہ ناز ہیں

Marfat.com

ان حالات پر غور کرنے سے اس بات کا راز بڑی عمدگی سے کھل جاتا ہے کہ عرفان و معرفت کی دولت انسان کے واسطے جسقدر ضروری تھی
خدا نے اپنے حکیمانہ انتظامات سے اُن تمام وسایل کا انتظام بڑی سہولت آسانی اور فراوانی سے دنیا میں مہیا کر دیا
اور کیوں نہ کرتا جس خدا کو اپنی پیاری انسانی مخلوق کی جسمانی ضرورتوں کا اسقدر خیال تھا کہ ساری کائنات کو انکی تمام
ضرورتوں کا کفیل بنا دینے کے بعد انکو پیدا کیا نباتات جمادات اور حیوانات چرند پرند پھل پھول اور صدہا قسم
کے اناج غلہ جات اور میوہ جات مہیا کر دینے سے سجے سجائے کارخانہ عالم میں اپنے نایب حضرت انسان کو بھیجا گیا۔
خداوند ارحم الراحمین انسان کی روحانی سعادتوں اور حصول عرفان و معرفت کے مقصد کو بھول سکتا تھا؟ ہرگز نہیں
چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا ذرہ ذرہ اور پتہ پتہ میں اپنی جلال ربوبیت کو نہایت دل آویز اور وجد انگیز نشانوں سے مشتہر کیا
اور اسقدر دولت ارزانی فرمائی کہ امواج سمندروں کی لہروں ریت کے ان گنت ذروں اور خرام ناز سے رک رک کر چلنے والے
دریاؤں ندیوں کے پانیوں اور بارش کے ساتھ زمین پر گرنیوالے قطروں کو اپنی کمال خلاقی اور جمال کبریائی کا آئینہ دار فرمایا
"فتبارک اللہ احسن الخالقین" اوس خالق مطلق نے اپنی عنایات کے غایات سے نظام عالم کی ترکیب ہی ایسی رکھی کہ اوس
میں انسان کو علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی مفاد پہنچانیوالی چیزیں دینی اور دنیوی سعادتیں با آسانی مل سکیں مگر زیان و ضرر
اور نقصانات پہنچانیوالے سامان فساد جان جوکھوں میں ڈالنے اور جنکے خرچ کرنے سے ہاتھ آئیں کسی نے خوب کہا ہے

مستلزم ممات بود زہر و قیمتیست　　سرچشمہ حیات بود آب و بے بہاست

یعنی زہر جو انسان کو ہلاک کرنیوالی مہلک چیز ہے وہ تو مول ملتی ہے مگر پانی جسکے بغیر انسان جی نہیں سکتا ہر جگہ با آسانی
بلا مفت ملتا ہے یہی اوس خدا کا نظام عالم ہے جسکو سمجھکر انسان پر اوسکا عاقلانہ شکر نعمت اور عرفان
واجب ہو جاتا ہے اور خدا کی معرفت وا یسی اتنی مشکل پیچیدہ اور دشوار الحصول نہیں جتنی کہ فلسفۂ قدیم کے ماننے
والے اقوام نے بعض روحانی مغالطوں کے سبب انسان ہی کو اوتار یا بالفاظ دیگر خدا مان کر بنا رکھی تھی

دین برحق اسلام اور خدا کی مقدس اور زندہ جاوید کتاب قرآن نے وسائل عرفان بہم پہنچانیکے لئے وہی آسان اور سہل
طریقہ اختیار کیا جو انسان کی عین فطرت شریف کے مطابق سہل الحصول اور تصنع یا تکلفات سے بالکل پاک تھا
یعنے خدا کی حکیمانہ صنعتوں اور مظاہر کائنات کی بوقلمونیوں اور عالم شہود کی نیرنگیوں کو بیان فرمایا اور اس امر پر
جابجا خاص اہتمام تاکیدی مزید کی کہ اے لوگو تمہارے پس و پیش بکھری ہوئی ربانی کاریگریوں میں سمجھداروں کیواسطے
علم و احساس اصلاح اخلاق اور حصول عرفان کی ہزارہا روشن ہدایتیں اور نشانیاں موجود ہیں اور یہ بات بالکل
سچ ہے کہ حصول معرفت اور عرفان کیلئے اس اسلوب و انداز سے اور کوئی طریقہ سہل قدرتی فطری اور ہر جگہ میسر
آ جانیوالا طریقہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ وہ شاندار اصول معرفت ہے کہ انسان اس طریقہ سے فطرت کی پوری تائیدوں
اور نفس ناطقہ کی شاندار حرکتوں کیساتھ بڑی سہولت سے حقائق موجودات اور معارف الہیات کا راز دار بن سکتا ہے

غرضیکہ کائنات ایک ایسا ربانی دار العلوم ہے کہ جس میں شواہد قدرت خدا ذوالجلال کے ہزارہا اسرار عرفان و معرفت کی
کھلی کتابیں اور پر شکوہ دفتر ہیں انسان کے دل میں ذوق سلیم اور نور تعلیم ہو تو ذرہ ذرہ جہان نور اور سنگریزہ
کوہ طور ہے باصرہ کی مدد سے بصیرت پیدا ہوتی ہے عینی مشاہدات کی مختلف جلوہ نمائیوں سے انسان اوس

Marfat.com

خدائی لایزال خالق ذوالجلال کی جمال جاں فروز کو بڑی عمدگی سے دیکھکر دل میں سرور اور آنکھوں میں نور پیدا کر سکتا ہے اور یہ نور و سرور ملکر ان کو اون تمام مقاصد آفرینش اور اغراض فطرت کی تکمیلی ضرورتوں کی احساس حق سے پیوستہ کرتی ہیں جو جبلیت ان کی علمی عقلی ادراکی اخلاقی روحانی او تمدنی کوششوں کی ناگزیر صورت میں انسان کی فطرت شریف کیساتھ مخصوص کی گئی ہیں عرفان الٰہی کا صحیح فیضان ان کی ظاہری اور باطنی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے اور پھر وہ شخص جہاں سے علم کی اس یقینی درجہ پر پہنچا ہوا ہوتا ہے کہ اوسے اوس ذات برحق کا ئنات کی ذرہ ذرہ پر جلال شانوں سے حکم انسان کی بینوائی ہستی الٰہی کا فاصلہ ہر جگہ سے مساوی اور یکساں نظر آتا ہے بلکہ تمام مقال سے اٹھ جاتی ہیں نحن اقرب الیه من حبل الورید کی صداقت اوسکے نفس ناطقہ کو روشن و منور اسرار سرور بنا دیتی ہے اوسکی اپنی ہی عالم جان میں فی انفسکم افلا تبصرون کی بداہتیں دکھائی لگتی ہیں مگر عبودیت اور انسانیت کا سررشتہ کبھی ہاتھ سے نہیں دیتا یعنے خود کو خدا سمجھکر عجب آموز صدائیں نہیں لگاتا نادان اور مفروضات قدیمہ کی فدایان عرفان اگر اوسکے کچھ چھپی ہوئی آوازیں سناتی ہیں تو وہ خوشگوار انداز تبسم کیساتھ کہنے لگتا ہے

عیشم مدامست از لعل دلخواه	کارم بکام است الحمد لله
ای بخت سرکش تنگش بر کش	گه جام زر کش گه لعل دلخواه
ما را بمستی افسانه کردند	پیران جاهل شیخان گمراه
از قول زاهد کردیم توبه	وز فعل عابد استغفر الله

غرضیکہ ذات الٰہی کا سچا عرفان اوس شخص کو نہایت صابر حلیم بردبار مستقل مزاج صلح جو امن پسند ظاہر و باطن کا یکساں یکرنگ بے تکلف حق گو آزاد منش غیور جفاکش محنتی۔ باہمت دوربین مآل اندیش اپنی جاہ طلبیوں سے دور فضیلت نمائیوں سے متنفر سبکا خیر اندیش جذبات کا شریف خیالات کا نیک بلند حوصلہ اور اکل حلال کیلئے خدا کی قائم کردہ اسباب و نظام کی مطابق جائز طریقوں سے معاش و رزق پیدا کر نیوالا انسان بنا دیتا ہے سستی اور کاہلی تن پروری اور آرام طلبی سے اوسے نفرت ہوتی ہے ذات احدیت کا حق الیقین اور اوسکے باندھے ہوئے آئین و ضوابط کی معرفت سے وہ جان لیتا ہے کہ اس دار الامتحان عالم مظاہر میں تن پروری اور سستی شرک یا بوسیاں کرانکی آرزو اور کاہلی کفر کا درجہ رکھتی ہیں! آری طریق رندان چالاکی است و چستی" مظاہرات قدرت کی دل چسپیاں دیکھ دیکھکر وجد میں آتا اور جلال الٰہی کی اثرات سے جھومنے لگتا ہے اوسے ہر وادی وادی ایمن نظر آتی ہے لوگ کعبہ کا طواف کرتے ہیں مگر وہ کعبۂ دل کو اپنے ساتھ لئے ہر جگہ اوس شاہد پر جمال کی نور نخوت سوز کی نیاز مندانہ طواف کرتا رہتا ہے کعبہ جسکے ایوان توحید کا تمثالی گھر اور اوسکے سامنے جبین نیاز رکھنے کی پہلی سجدہ گاہ ہے وہ ہر مقام پر ایک کیف پر سرور کو محسوس کرتا ہے مگر لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا خدائے ذوالجلال کا مقدس نام وہ جہاں اور جس زبان میں سنتا ہے اوسکا دل اندر ہی اندر ہلنے اور تھرتھرانے لگتا ہے

Marfat.com

اور جون جون ذوق سلیم اوسکے ان عارفانہ جذبات مین اضافہ کرتا جاتا ہے وہ خدا کی کتاب پاک کا زیادہ ادب اور زیادہ
احترام کرنے لگتا ہے جسکے فیضان معنوی سے اوسے عرفان وسلوک کی بے بہا دولتین بسہولت ہاتھ آتی ہوئی ہوتی ہین!!
اور آن مائیت ہے تجی معرفت سکہانیوالی لبریز عرفان ومعارف آیات الٰہیہ کی قدر وہی جانتا ہے جسے یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے،
کہ وہ خدا کی ہر جگہ مہیا و موجود وسائل عرفان سے بفہم قرآن بہرہ یاب ہوسکے اور اسکی لئے تعلیم قرآن ہی کی ضرورت ہے
چنانچہ اب ہم دکہانا چاہتے ہین کہ قرآن پاک نے کن آسان اور قدرتی طریقون سے عرفان حق کی راہین کہولی ہین جن پر
روحانیات کی بعض غلط آمیز سنتون سے رہبان مسیح اور احبار یہود نے ننگی تلوارون کی پہرے لگا دئے تھے

واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار
والافئدۃ لعلکم تشکرون ۝ پ ۱۴ ع ۱۷

اور لوگو اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤن کے پیٹ سے باہر نکالا اوسوقت تم کسی چیز کو نہ جانتے تھے اور خدا ہی نے تمکو
کان دیے (کہ سنتے ہو) آنکہین عطا کین (کہ اونسے رستے کو دیکہتے ہو) اور پہر تمہین دل عطا فرمائے کہ (تم ان سب
مشاہدات کو دیکہ سنکر اللہ کے ہوتمند شکر ہون!

لیکن اگر تم یہ خیال کرو کہ انہو! ہماری تو آفرنیش ہی ایسی ہے کہ ماں باپ کے اتحاد سے پیدا ہوئے آنکہون کے ڈیلے
رگون پٹہون سے مضبوط بندہے ہوئے ہین دل سینہ مین ہزارہا رگون اور شریانون سے جکڑا ہوا اپنا کام کر رہا ہے
تو اس فضائے بسیط اور خلا مین نگاہ کرو کہ ہزارہا اقسام کے پہنگئے تتلئے اور طرح طرح کے پرندے کیونکر معلق ہوتے
ہین انہین کسنے تہاما ہوا ہے جو وہ گرتے نہین ہین چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا اللہ
ان فی ذالک لایت لقوم یؤمنون ۝

اے پیغمبر) کیا لوگون نے (مختلف) پرندون کی حال پر نظر نہین کی جو آسمان کی فضا مین گہری ہوتی ہین کہ
اوس سے پار نہین جاسکتے انہین اللہ ہی اڑتی وقت تہامتا ہے ایمانداروں کیلئے (خدا کی عرفان
ذات وصفات کی بہتری نشانیان ان مشاہدات مین موجود ہین

ایک مقام پر ذیل کے پرشکوہ الفاظ خدای واحد کی عرفان ذات وصفات کی متعلق منجانب اللہ کتاب

وھو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا
منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا ومن النخل من طلعھا قنوان
دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر
متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ان فی ذالک لایت
لقوم یؤمنون ۝ پ ۷ ع ۱۸

لوگو وہی قادر مطلق ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا (اوسکے بعد) لوگو ہم ہی نے ہر تم کی روئیدگی کی کونپلین نکالین

Marfat.com

ہم ہی نے ہر طرح کی شہنیاں نکالی ہیں جن میں سے ہم ۔ باہم گتھی ہوئی دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں کھجوروں کے گچھے جو
مارے بوجھ کے جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور انار جو آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے مگر باعتبار لذت اور
ذائقہ مختلف ہیں ان سب پھلوں میں ہر ایک پھل جب پکتا ہے تو وہ پھل اور اوس پھل کا پکنا قابل دید ہے اوسے غور
سے دیکھو (نگاہ عمیق سے دیکھو) (تو تمہیں خدا کی ذات وصفات کا عرفان حاصل ہوگا) بیشک ان سب چیزوں
میں انسان کی صلاح وفلاح کیلئے جلال الٰہی کی بہتری نشانیاں ہیں ایمانداروں کیواسطے کائنات اسرار عرفان کا دفتر ہے،

ان عرفان وعقل سکھانیوالی آیات صادقہ کے بعد خدای ذوالجلال حصول عرفان کے سہل وسایل معلمہ کو اپنی نوازشہائے
عامّہ کی بنا پر الفاظ ذیل میں عنایات مزید کے طور پر یوں بیان فرماتا ہے

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ پ ۷ع ۱۹

لوگو! خداوند اس نادر و عجیب آسمان وزمین (کائنات) کا موجد ہے اور اوسکے اولاد کیسے ہوسکے جبکہ
اوسکی کوئی جورو ہی نہیں ہے اوسی خداوند تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کے حال سے واقف ہے

اسکے بعد سہولت معرفت اور استحکام ایمان کیواسطے ارشاد ہوتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

لوگو اپنی صفات کاملہ کی وارث ہستی یعنی خالق عالم ذات تمہارا خدا ہے اوسکے سوا کوئی اور معبود نہیں
وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے لہذا اوسی کی فرمان برداریاں کرو اوسکے سامنے جھکو اور وہی ہر چیز کا
محافظ و نگہبان ہے

ایمان و یقین اور عرفان مبین کیلئے ان تمام آیات الٰہیہ میں وہ انوار علم وعقل موجود ہیں جنکی برکت سے انسان اوہام باطلہ
کی تاریکیوں اور ظنیات کی ظلمتوں سے نکلکر دنیا میں پوری دلجمعی اور استقامت قلبی کیساتھ اپنی فرائض فطرت کو
بوجہ احسن انجام دینے کے لائق ہوسکتا ہے اس سے زیادہ اگر انسان اپنی انہماک تخیل اور غلو کے واہمہ کیساتھ اوس
"برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم" ہستی مجرد کو معلوم کرنیکے لئے لنگوٹ باندھکر بیٹھیگا تو نتیجہ افہام انسانیہ
کی عام حالتوں کے مطابق اظہر من الشمس ہے کہ مجذوب ومدہوش از خود رفتہ و دیوانہ ہوکر رہ جائیگا انسان
کی بساط ہی کیا جو اوس محیط کائنات ذات احدیت کا احاطہ کرسکے مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا
کا ارشاد اس امر کی واضح ہدایت ہے کہ انسان کا علم اوس ذات بے چون و چگون کا کامل ادراک کرنے
سے قاصر ہے ہاں ہمیں اپنی اغراض فطرت کو سمجھنے اور فرائض حیات انجام دینے کیلئے جس حد مناسب تک عرفان
حق حاصل کرنے کی ضرورت ہے اگر اوس بساط سے آگے قدم بڑھائینگے تو اسمیں کچھ شک نہیں کہ طرح طرح کے
علمی عقلی نقصانات دماغی اور دلی پریشانیاں اٹھاکر ایک دائمی حیرت اور دیوانگی کے حوالہ ہوجائینگے
نرسد دست ما اگر بائے بوس جاناں برنمی آید ہمیں دولت کہ خاک پائے آن نیم بس مارا

Marfat.com

اوس نور ہی نور علم ہی علم اور عقل ہی عقل ہستی واہمہ سوز کو یوں کھلے بندوں دیکھنے کی آرزو میں کرنا ہی اپنی حد بشریت سے آگے بڑھنا ہے اور ان آنکھوں کی حجاب و نقاب دیکھنے کی ہمت ہی کہاں کیونکہ ہماری بصارت اور بصیرت دونوں اوس ہستی مطلق کی کامل ادراک و خیال سے عاجز ہیں اور سچ بھی تو ہے کہ جو ہستی انسان کی احاطہ خیال و قیاس میں آجائے اوسکی خدائی کہاں رہی اسی لیے اسلام نے اوسکے جلال و جمال کو دیکھنے کیواسطے مظاہرات قدرت ہی وسائل قرار دیے آثار و اسباب پر غائر نگاہیں ڈالنے کی ہوش افزا اور انسانیت آموز ہدایتیں فرمائیں "اللہ نور فی السموات والارض" نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ "وفی انفسکم افلا تبصرون" کی ارشادات عالیہ سناتے ہوئے یہ بھی سنا دیا

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر

انسانوں کی بصارت و بصیرت دونوں اوس ذات کا ادراک کامل نہیں کر سکتیں مگر وہ رب لوگوں کی نظروں کو ظاہری اور باطنی دونوں طریقوں سے خوب جانتا ہے اور وہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے

ہاں بصیرت و ہوش کی اندرونی آنکھیں اوس ذات کی انوار ساطعہ کو ایک حد مناسب تک دیکھ سکتی ہیں مگر وہ بھی انہیں آثار و مظاہر کی مختلف وسائل کی ذریعہ ورنہ یوں اوس نور الانوار نور مجرد کو دیکھنے کی تاب کہاں عرفان الہی کی وہی خاص الخاص کیفیتیں تھیں جنہیں محسوس کرتے ہوئے بھی اوس ہادی خلق رسول محترم کی زبان حق ترجمان پر "ما عرفناک حق معرفتک" کی الفاظ نافذ ہوتے تھے واقعی سچ ہے

تجھے بے نقاب دیکھے یہ بھلا ہے کسکی ہستی — ترے روئے خوش پہ ٹھہرے یہ کہاں نظر کسی کی
یہی خیر ہے کہ پردے میں رہے تری تجلی — دل عالمی بسوزی چو عذار بر فروزی

لیکن اے لوگو! تمہیں اپنے پروردگار کیطرف سے بصیرت کی اندرونی آنکھیں جو عطا ہو چکی ہیں اون سے تم مظاہر کائنات کی ہر منظر پر اوس ذات پاک کی معرفت بڑی خوبی سے حاصل کر سکتے ہو ایک کنکری ہی کو اٹھا لو غور سے اوسے دیکھو کسی درخت کی پھل پھول پر نظریں ڈالو سوکھی گھاس کی پژمردہ پتیاں ہی اوسکے جمال جاں فروز کی آئینہ بردار ہیں درختوں کی سبز پتے اوسکے اسرار جلال اور رموز کمال کے بے پایاں دفاتر ہیں کیا تم اتنی سیدھی سچی اور آسان بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟ اور اگر تمہیں ایسی پر شکوہ اور پر راز جمال و جلال کائنات کے دیکھنے سے نور عرفان حاصل نہیں ہو سکتا تو سچ بتاؤ کہ آنکھیں بند کرکے تم کونسے خدا کو دیکھنا چاہتے ہو؟ اگر اوس خدا کو دیکھنا ہے جسنے "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" فرمایا اور "فی انفسکم" کا مژدہ جانفزا سنایا ہے اور "اینما تولوا فثم وجہ اللہ" کا پیغام حق ہم تک پہنچوایا ہے تو آنکھیں بند نہ کرو اگر اندر نظریں ڈالتے ہو تو عالم مظاہر کو بھی نگاہ بصیرت سے دیکھو تو تمہاری اندرونی روشنی پیدا کرانے کی وسائل عرفان یہی ہیں انہیں خوب دیکھو بار بار دیکھو اور دیدہ ہوش سے دیکھو تو تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائیگا اور تمہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہ ہوگی ہاں ضروری تعلیم اور علمی نصاب و کتاب کی سخت ضرورت ہے جہالت سے کچھ نہیں بنتا

اگر بے پردہ نتوانی کہ بینی پرتو ذاتش — بہ ذرات جہاں بنگر کہ ہر ذرہ است مرآتش

Marfat.com

جمالِ حق ز مرآتِ صفاتش میکند جلوہ   صفت در کسوتِ افعال و فعل از عین آیاتش

ظاہری آنکھوں کی مدد سے بصیرت کو کام میں لگاؤ دلی حجابات جہالت اپنی ہاتھوں سے اٹھاؤ تقدیر و قسمت کے گلے شکوے نہ اٹھاؤ روروکر نہ دکھاؤ اپنی فطرت کو نہ جھٹلاؤ اوس قادر مطلق کی اٹل قوتوں کو نہ جھٹلاؤ اپنی فرائض انسانیہ کو سمجھو اور خدا کو خدائی نہ سکھاؤ هو العليم الخبير وہ سب کچھ جانتا ہے اور بڑا باخبر ہے اگر بصیرت کی نگاہ سے تم نے اپنی گندے جذبات اور بُری خیالات سے اندھا کرلیا تو اسکا وبال بھی تمہاری ہی جانوں پر ہے

قد جاءكم بصائر من ربكم ۚ فمن ابصر فلنفسه ومن عمي فعليها ۚ وما انا عليكم بحفيظ ۝ وكذلك نصرف الايت وليقولوا درست ولنبينه لقوم يعلمون ۝ پ ع ۱۹

لوگو تمہارے پروردگار کیطرف سے احق و باطل معلوم کرنیکے لیے) دلکی آنکھیں تو تمہارے پاس آہی چکی ہیں پھر اب جو (آثار و اسباب عالم کو) دیکھے سمجھے حق و باطل کو جانے اوسکا فایدہ اوسکی ذات کو ہے اور جو دیکھ کر دانستہ اندھا بنا رہے تو اوسکا وبال بھی اوسی کی جان پر ہے (اے پیغمبر محمد) لوگوں سے کہدو کہ میں تمہارا محافظ تو ہوں نہیں (یعنی جیسا کروگے پاؤگے) اور اسی طرح ہم اپنی آیات طریقہ طریقہ سے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ جاہلوں پر حجت تمام ہو اور تاکہ اونہیں مقر ہونا پڑے کہ اے رسول تمنے انکو (قرآن) پڑھکر سنایا سمجھایا ہے اور سمجھداروں کیواسطے مفہومات قرآن کو اچھی طرح بیان کردیں

الغرض ہم ان باتوں کو کہاں تک لکھیں تمام قرآن پاک مظاہرات قدرت اور موجودات عالم پر عاقلانہ نگاہیں ڈالنے کی تاکیدی اور معرفت آموز احکام سہل التحصیل سے بھرا پڑا ہے جابجا تشعرون تعلمون تؤمنون تتفکرون اور تتقون کی اشارات موجود ہیں لیکن عجیب کیفیت ہے کہ مسلمان خدا کی مہیا کردہ سہل و آسان وسایل عرفان و معرفت کو چھوڑکر اون ظنی اور فرضی طریقوں پر مٹے جا رہے ہیں جن سے امتیاز علم و جہل ہی مٹکر رہ جاتا ہے افسوس قرآن پاک کو ایک طرف رکھدیں اور ما و شما کی ارشادات پر قناعت کر لینے سے مسلمان اپنی تمام شوکتوں عرفان و معرفت کی آسانیوں اور قرآنی خصوصیتوں سے بالکل بے خبر ہوگئے لاکھ سمجھاؤ مگر ایک نہیں مانتے اللہ کی لاگ اور سچے احکام کھولکر سنا و لیکن عاقلانہ طریقہ سے ایک نہیں سنتے آہ انہیں سہل انگاریوں نے کھالیا انہیں مردم پرستیاں جمادات کیطرح بار زمین بنا گئیں اوروں کی منتکلشائیوں کے بھروسہ پر یہ اوس حقیقی اور ہر جگہ ساتھ رہنے والے سچے مشکلکشا یعنی عالم خدائے واحد کو بھولگئے جو اپنی ہوشمند فرمانبرداروں اور سمجھدار بندوں کی مدد کیواسطے ہر وقت تیار رہتا ہے ایک مدت گذری زمانہ بیتا عرصہ دراز ہوگیا کہ مسلمان فرائض فطرت کی تمام دوسری علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی سعی چھوڑکر لنگر لنگوٹ کسے اوس اللہ کے پیچھے پڑے ہیں جو جوداتن کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑا ہے سایڑے کی جوتی یہ جاؤ تو موجود زمین پر آؤ تو موجود پانی میں غوطہ لگاؤ تو موجود کھانا کھاؤ تو ساتھ بیٹھو تو ساتھ اٹھو تو ساتھ ہی اٹھے سو جاؤ تو وہ جاگے اور جاگو تو وہ اپنا جلال بھی جمال بھی اور کمال بھی اسباب و آثار اور مظاہرات قدرت کی صورت میں بھی مژدہ منت دکھانے

Marfat.com

توریت تحریف میں اگرچہ حکمتاً پیکران کو خدا کا مظہر کیا گیا تھا اور یہ فلسفہ دراصل توریت سے ہی قدیم ہے اور تمام دنیا میں یہ خیالات رائج و راسخ رہ چکے ہیں جنکے معنومات لطیفہ سے روحانیات میں ہزارہا الجھنیں پیدا ہوتی چلی گئیں اوتار پرستی بالفاظ دگر مردم پرستی کا راستہ دلفریب طریقوں سے کھلا لوگ اوس سرکار ناراین اور نور بے نور ذات کے ہمتا کو بے حجابانہ دیکھنے کیلیے گھربار اور تمام کاروبار چھوڑ کر بیٹھ گئے مگر قرآن پاک نے موسیٰ جیسے اولوالعزم رسول کا ذکر خیر فرماتے ہوئے اس غلط فہمی کو گویا بالکل صاف کر دیا کہ ان کے اوس ذات برتر از قیاس کو بے حجاب دیکھا ہی نہیں سکتا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے رب ارنی کا پرذوق نعرہ لگایا تو کیا پایا! کیا دیکھا! اور اون پر کیا گذرا؟ اوسے ہر سمجھدار انسان غور سے سمجھ سکتا ہے کہ اس واقعہ میں قرآن کس اعتدال کو سکھانا چاہتا ہے سنو اور سمجھو!

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پ ۹ ع ۲

اور (اے محمد) جب موسیٰ ہمارے وعدے کے مطابق کوہ طور پر حاضر ہوئے اور اونکا پروردگار (یعنی ہم) اوس سے ہمکلام ہوئے تو موسیٰ نے (شوق دید میں مست ہوکر) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو اپنے تئیں مجھے دکھا تا کہ میں ایک نظر تیرے سراپائے جمال کیطرف دیکھوں خدا نے فرمایا (اے موسیٰ) تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے مگر ہاں اپ کے ذوق دید سے تو سامنے کے پہاڑ پر نظر کرو ہم اوس پر ایک کرشمہ قدرت (تجلی) کی صورت میں ظاہر ہونگے پس اگر وہ پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو جاننا کہ تم مجھکو بھی دیکھ سکوگے (ورنہ نہیں) لوگو! پھر جب اونکا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا تو اوسکی قوت جلال سے پہاڑ کو ایک زلزلہ آیا اور اوسکی آتش نور نے پہاڑ کو چکنا چور اور سرمہ بنا دیا موسیٰ غش کھاکر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو بول اٹھے اے پروردگار تیری ذات پاک ہے میں جو اپنی حوصلہ سے بڑھکر تیرے دیکھنے کی جا درخواست کی تھی اوس سے تیری باجلال وجبروت بارگاہ کبریائی میں توبہ کرتا ہوں یعنی "یہی خیر ہے کہ پردے میں رہے تیری تجلی" ہاں بخبر ایمان لانیوالے سچے بندوں میں پہلا ایمان لانیوالا عاجز بندہ میں ہوں

ان آیات کے آگے موسیٰ علیہ السلام کے شرف نبوت توریت اور فرعون کے معقوم جابر لوگوں کے حالات ہیں لیکن بیان یہ بات ہر سمجھدار انسان کیواسطے عموماً اور مسلمانوں کیلئے خاص طور پر قابل غور و امتیاز ہے کہ اسلام نے حقائق و معارف کو کن طریقوں سے بیان فرمایا الدین لیسر اسلام کی شان ہے اسی طرح حصول عرفان و معرفت کے لئے بھی دین برحق اسلام نے وسایل عرفان بالکل سہل و آسان اور ہرجگہ کسی دقت و مشکل کے بغیر مہیا ہو سکنے والے وسایل بیان فرمائے ہیں پیکران کے کو خدا کا مظہر یا خود خدا کی فرودگاہ مان لینے سے زوال علم و عقل کی جو جو اسباب بالحاق روحانیت قوموں میں پیدا ہو جاتے ہیں یا اوس وقت رسالت مصطفوی کے عہد مبارک میں پیدا ہو چلے تھے اونہیں اسلام نے اپنی سچی اور نہایت بے لاگ تعلیم حق سے اٹھایا عالم ملکوت کی مجردانہ سیڑھیوں پر چڑھنے والے مقدس رہبان و احبار

Marfat.com

[illegible]

کو آون کی ناسمجھیاں ایک ایک کر سنائیں اور دکھائیں خدا کو بغل میں دبا کر سمجھنے والی ایران وہم کو حقوق فطرت اور اُلفت لستریت کی معرفت سکھائی اور بہم چالیس راتوں کی چلّہ کی بعد خدا کا تخت عرش سے مع ملائکہ مقربین اُترتا ہوا دیکھنے والے خوش فہم و ادراک بندوں کو الوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ کا واقعہ سنایا کہ مسلمان کہیں ایسے ہی اسپون اور اعصابوں کی غیر معتدل معرفت کی دامن تجرید و ترک کو تھام کر تباہ نہ ہو جائیں لیکن افسوس کہ یہی ہوا

ای عزیزان قوم کچھ تو خیال کرو کہ موسیٰ علیہ السلام تمنائی دید کرنے کے بعد ناتوانی اپنی ضعف بشری کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں الٰہی میں اپنی اس گستاخی اور جسارت سے توبہ کرتا ہوں تجھے دیکھنا محال ہے تو جیسا ہے تجھے انسانی ادراک کسی حالت میں بھی احاطہ نہیں کر سکتا ہے مگر تیرا ماننا اور دنیا کے آثار و مظاہر پر غور کر کے ایک حد مناسب تک تیری معرفت کا حاصل کرنا ضروری ہے لہٰذا میں بزبان صدق و خلوص عرض کرتا ہوں کہ انا اوّل المؤمنین

مگر بایزید علیہ الرحمہ اپنی عظمت و شان کی نغمے سناتے ہیں منصور صاحب انا الحق کا نعرہ لگاتے ہیں سرمد بزرگ روحانیت قدیم کی الحبا میں الجھ کر ہمہ خدایم من خدا کی گیت گاتے ہیں اور دین پاک کی اعتدال آموزیوں کو بالکل بالائے طاق رکھکر الکہیں بند کر کے رسول صلعم روحی فداہ سے بھی چار ہاتھ آگے بڑھ جاتے ہیں یہی وہ باتیں ہیں جن کی باعث اسلام کی سچی معرفت نمائیوں اور قرآن پاک کی صحیح عرفان آموزیوں میں نرالی خیالی اور فرضی باتوں کی آمیزشیں ہوتی چلی گئیں اور مصروف علم و عقل مسلمانوں کی تمام ہوشمند قوم ظہور اسلام کی وقت کی بر خود غلط قوموں کی طرح ترک و تجرید کی ناہموار راہوں میں پڑ کر آوارہ و پریشان ہو کر رہ گئی اور آج بھی لاکھوں مسلمان قرآن پاک کی عرفان آموزیوں کو پھینک کر انا فالق الاصباح انا خالق الارواح کی نعرے لگانا کمال توحید خیال کرتے ہیں کائنات میں خدائے ذوالجلال نے انسان کی علمی عقلی سعادتوں اخلاقی اور روحانی برکتوں تمدنی اور عملی شوکتوں کیلئے اپنی جسقدر نعمتیں پھیلا رکھی ہیں اون سے اغماض کر کے خدا کو چھچھوروں کی گڑیا اور ربڑ کے پتلے کیطرح محض اپنی وہمی ہاتھوں سے گود میں اٹھائے پھرنے کو اسلام سمجھتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی حالت حقیقتاً اوس خورد سالہ لڑکی یا بچی کیطرح ہے جو ایک عمدہ خوبصورت گڑیا کو پاکر محو ہو جائے اور اوس سے باتیں کرنے لگے کبھی اوسی گود میں اٹھائے کبھی کندھے سے لگائے اور سمجھے کہ واقعی میں نے انسانی بچہ اٹھایا ہوا ہے حالانکہ یہ محض اوسکا طفلانہ وہم ہوگا اسیر لکھنوی کا ایک شعر

[illegible]

اصل یہی ہے کہ اوس قادر مطلق خدائے ذوالجلال کو انسان اگر سمجھ اور دیکھ سکتا ہے تو مظاہر قدرت ہی کی نیرنگیوں اور آثار و اسباب ہی کی بوقلمونیوں سے دیکھ سکتا ہے اور حصول عرفان کیواسطے اگر انسان کو ذرا بھی سمجھ اور دریت تعلیم ہو تو یہ وسائل خدا شناسی ایسے سہل الحصول اور ارزاں ہیں کہ انسان کو صحیح معرفت کیلئے ذرا بھی دشواریاں اور دقتیں پیش نہیں آتیں اور قرآن نے اسی لئے انہیں سہل و آسان وسائل معرفت کو جو بالکل قدرتی اور درست ہیں جابجا اپنی تعلیم سے ظاہر و بیان فرمایا ہے بات بھی عقل کی ہے کہ ہم جب تک ایک صناع و حکیم کی صنعت یا حکمت پر غور نہیں کرینگے ہمیں اوس موجد و صناع کی عالی جنابی قابلیت عزت اور لیاقت و کمالیت کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

اور اگر ہم بھی یونہی سبحان اللہ اور واہ واہ کی رٹ لگاتے رہینگے تو ہماری ذات کو اس سے کوئی علمی عقلی اور اخلاقی فایدہ ہوگا بلکہ یہ تحسین ناشناس کہلاینگی اسی لئے خدائے ذوالجلال حصول عرفان کیواسطے ارشاد فرماتا ہے

الۗرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ پ ۱۳

اے پیغمبر یہ کتاب (قرآن) ایک بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اسے ہم نے تم پر اسلیئے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو بحکم حق کفر و ظلمت کی اندھیروں سے نکالکر ایمان و عقل کی روشنی میں لاؤ یعنے اوس ذات پاک کی سچی عرفان و معرفت کی راہ پر ڈالو جو سب سے زبردست ہے اور ہر حال میں تعریف و حمد کی لائق ہے سو لوگو وہی اللہ ہے اور جو کچھ آسمانوں زمینوں میں ہے سب اوسی خالق مطلق خداوند کا ہے مگر عذاب ہائے شدید کی اعتبارات سے اون جاہلوں کی حال پر بڑا ہی سخت افسوس ہے جو ان ہدایتوں کو نہیں سمجھے مگر اوٹی بلیٹے فرضی اور ظنی راستوں پر اٹکنیں بندگی پڑے ہیں

اسکے بعد نہایت ہی علم آموز اور عقل افزا ہدایت عنایت مزید کی طور سے اضافہ کی جاتی ہے (سبحان اللہ و بحمدہ)

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ پ ۱۳ ع ۱۳

اور یہ لوگ جو انجام کار آخرت اور عقبیٰ کی مقابلہ میں دنیا ہی کی آسایشوں اور یہیں کی موجودہ زندگی کو پسند کرتے ہیں (یعنے رہبان و احبار) جو خوب مال مفت اڑاتے اور کھاتے تھے) اور اللہ کی دین کی سیدھی راہ پر چلنے سے لوگوں کو روکتے اور اوس میں ٹیڑھ اور کجی پیدا کرنی چاہتے ہیں یہی لوگ ہیں جو پرلی درجہ کی گمراہی میں ہیں

اس امر کو ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی سچی ہدایات صادقہ سے انسانوں کو حریت نفوس اور مساوات فطرت کی برکات کیساتھ خدائے ذوالجلال کی سچی معرفت اور ہستی کی چون و چگون کا صحیح عرفان سکھاتے ہیں اور وہ انسان ہی ہوتے ہیں اور اپنی عہد نزول میں سب منجانب اللہ اوسی زبانمیں ہدایات فرمائی ہیں جو اون کی قوموں میں رائج اور بولی جاتی تھیں اور اون برگزیدہ نفوس کی ہدایات اور خدا کی آسمانی احکامات صادقہ ہی کو سمجھ سے انسان خدا کی سچی معرفت کی آداب حصول کو سمجھ سکتا ہے لیکن چونکہ وہ تمام الہامی کتابیں قوموں کی جوشش عقیدہ مذہبی لوگوں کی تحرفات سے اصلیت کھو چکی تھیں اسلیئے قرآن پاک اون سب کتابوں کی مجموعی نصب العین تعلیم کی عوض خدا کی آخری فیصلہ ناطق کی طور پر عرفان و معرفت کے سچے وسایل لیکر اترا اور اظہار حقیقت کیلئے انبیاء کی بابت اوسنے خدا کا یہ ارشاد سنایا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ پ ۱۳ ع ۱۳

اور اے لوگو! جب کبھی ہمنے کوئی پیغمبر دنیا میں بھیجا تو اوسی اوسکی قومی زبان میں بات چیت کرتا ہوا بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو اچھی طرح سمجھا سکے اسپر بھی خدا جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے

بہرکیف حصول عرفان و معرفت کی ان کھلی اور نمایاں وسایل سے علیحدہ اور غافل و جاہل ہوکر انسان درستی سے منزل پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ان مظاہرات قدرت پر عاقلانہ نگاہیں ڈالنی اور اون سے علمی عقلی مفاد

Marfat.com

حاصل کرنیکے لئی انسان کی پہلی ضرورت نہائت شائستہ اور عمدہ تعلیم کی ضرورت ہی یعنی علم کا ہونا حقائق موجودات کو سمجھنی اور عرفان خالق کو پانی کیواسطے ازبس ضروری ہی کیون ؟ کہ "بی علم نتوان خدا را شناخت" علم وسیلۂ اعظم ہی انور اسلام نے حصول علم و تعلیم کیلئی ہر مسلمان عورت مرد کو حسن قسم کی تاکیدین فرمائی ہین اُنسن اہل علم و بصیرت اچھی طرح جانتی ہین تعلیم کی بغیر کوئی کام درست نہین ہوسکتا چنانچہ قرآن پاک وسیلۂ علم کا خیال رکھنی کیواسطے فرماتا ہی

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله لعلكم تفلحون ٥ پ

ای مسلمانون خدا کو جاننی پہچاننی کی وسایل عامہ مین اوس خاص وسیلہ (علم) کا بھی خیال رکھو اوسکی جستجو کرتے رہو اور جب علم حاصل ہوجای تو دہن من تن سی اللہ ہی کی فرائض بجکر علمی عقلی تمدنی اور اخلاقی جدوجہد مین لگی رہو تاکہ تم فلاح پاو (یہان اور وہان دونون جگہ کامیاب رہو)

بیشک علم ہو تو مناظر کائنات اور حقائق المیات کا لطف آتا ہی ایک بال مگس ایک پر کاہ اور ایک ذرہ ایک ایک دنیا نظر آتی ہی اور ان ان گنت دنیاوُن کی نظارون مین اوس رب العلمین معبود برحق کی جمال عالم افروز کی تجلیان برق طور بن بن کر جلوہ نما ہونی لگتی ہین اور ان ن لصد سرور قلب یہ کہنی لگتا ہے

من از کنج خراباتی جمالی دیدہ ام واللہ — کہ چندین سال می جستم بمحراب مناجاتش
مرا از یک دو جام می چنان حالی پدید آمد — کہ صد سالک نخواہد یافتن در طئے مقاماتش
"خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ"

یعنی وہ جمال حق جسے پہلی اقوام سابقہ کی موجودات پرستیون اور انسانی ستائیشون کے محراب مناجات مین برسون تلاش کرتے رہی پایا تو کھلی طور پر کنج خرابات دنیا مین سامنے جلوہ فرما پایا یعنے اللہ کی صنعتون نظام عالم کی بندشون اور قدرت کی پیدا کردہ اور بیش پا فتادہ چیزون مین پایا فتبارک اللہ احسن الخالقین ایسے تم کی یہ اشعار رندانہ اور اپنی مستانہ اندرز بیان مین عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نی کہتے ہین

دوش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما — چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما
ما مریدان رو بسوی قبلہ چون آریم چون — روی بسوی خانۂ خمار دارد پیر ما

یعنی ای راہیانہ طریقت کی حاملو ابھی کل کی بات ہی کہ ہمارا پیر کامل ہادی برحق نبی صلعم علیہ التحیات والسلام اصنام عناصر اور موجودات کی سجدہ گاہون سی ہٹ ہٹا کر ربنا ما خلقت هذا باطلا کی علم آموز رموز آفرینش کو سمجھتی ہوئی کائنات کی اس میکدہ مین آیا جہان ہر برگ و گل خدا کی شراب معرفت کا ساغر اور اوس قادر مطلق کی قدرتون کا ہر نظارہ صہبائی خالص کا خم ہی پس جب وہ پیر مکمل و اکمل ہی اس خانۂ پر خمار کیطرف منہ کئی ہوئی ہے تو ہم اوسکے نام لیوا اوسکی مریدان جان نثار اوس قبلۂ قیاسی اور ظنی کیطرف منہ کیونکر پھرا سکتے ہین جسکی طرف جھکتے جھکتے قومین تباہ و برباد ہوگئین اور اون مین مندون اور بتون کی پوجنی کی افتاد پڑگئی اور وہ خانہ خمار یہ ہے جسے تم بھی دیکھو اور سمجھو تو مست ہوجاو یعنے

Marfat.com

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ پ ١٧ ع ٣

اے مخبر کیا ان منکرین حق اور جاہلوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ (ظہور کائنات سے پہلے) زمین و آسمان دونوں کا ایک بھنڈا اور گولا سا تھا تو ہم نے اوسے توڑ کر زمین و آسمان کو الگ الگ کر دیا اور پانی سے کل چیزوں کو جلایا تو کیا اس پر بھی لوگ ہمیں نہیں مانتے اور ہم ہی نے تو زمین پر مناسب موقعوں سے بھاری بھرکم پہاڑ رکھے کہ وزن پورا رہے اور ہم ہی نے اوس میں چوڑے چوڑے رستے بنائے تاکہ لوگ اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جایا کریں اور ہم ہی نے زمین پر آسمان کو محفوظ چھت کیطرح بنایا مگر لوگ نادانی سے خدا کی ان کھلی نشانیوں کی مطلق پروا نہیں کرتے اور لوگو وہی قادر مطلق ہے جسنے رات اور دن چاند اور سورج کو بنایا پیدا کیا اور تمام اجرام فلکی اخدا کی قائم کردہ مناسب توازن Balance کیساتھ اپنی اپنی مدار میں بڑی تیزی سے رہتے ہیں

ہم نے اب تک خواجہ حافظ کے اکثر اشعار کتاب میں حسب مواقع لکھے ہیں اور فی الحقیقت ایسے ذی ہوش حافظین قرآن دنیائے اسلام میں دو ایک ہی اور پیدا نہ ہوئے مگر باین ہمہ ہم خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمہ کو رسول یا بانی شریعت نہیں مان سکتے وہ انسان تھے اور بالکل انہی کمزوریوں کیساتھ ایسے ہی انسان تھے جیسے کہ انسان ہوتے ہیں اون کے اشعار میں بعض اشعار ایسے بھی ہیں جو بالکل فلسفۂ قدیم اور روحانیات کے مغالطہ انگیز جذبات و تخیل کے پروردہ ہیں اور ان باتوں سے اون کی عالمانہ شان علم و معرفت میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی کیونکہ انہوں نے پیر طریقت یا رسول اور خدا ہونیکا دعوا کبھی بھی نہیں کیا بلکہ ایسے لوگوں سے آپ سچے عاشق رسول اور واقف اسلام کیطرح نفرت ظاہر کی ہے اتقاء و زہد کے پر تقنع شانون کیساتھ زمین پر پھونک پھونک کر قدم رکھنے والوں اور جو فروش گندم نما عام ریاکاروں کو سید صیاد سنائی نے حشرات الارض کیطرح پیدا ہو جانیوالی عرفان آموزوں اور زہد فروشوں کو آڑے ہاتھوں لیا ہے اور جابجا حقائق قرآن اور ہدایت نبوی سے استدلال کیا ہے اور خوب لکھتے ہیں

واعظان کاین جلوه بر محراب و منبر میکنند ۔۔۔ چون بخلوت میروند این کار دیگر میکنند

یہ اون واعظوں کی حالت ہے جو بارشاد حق احبار یہود کیطرح وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ کے مصداق ہیں مگر عرفان اور حصول معرفت کے وسائل کو دیکھنے کا صحیح نصب العین پیش نظر رکھتے ہوئے مہ جبینان قدرت اور شاہدان شہود کی جلوہ افروزیوں سے مسرور ہو کر ایک جگہ لکھتے ہیں

شراب لعل کش و روی مہ جبینان بین ۔۔۔ خلاف مذہب آنان جمال ایشان بین

اسلیئے کہ یہ مقدس لوگ بدقسمتی سے عام طور پر

بزیر دلق ملمع کمندہا دارند ۔۔۔ دراز دستی این کوتہ آستینان بین

الغرض اسلام اور سچے عارفین دین نے قرآن اور خدائے قرآن کی تعلیمات صادقہ کے مطابق وسائل عرفان و معرفت کو کائنات میں جگہ

Marfat.com

نہایت سہل الحصول طریقوں سے بھی اور اون پر غور کرنے کی عاقلانہ ہدایتیں فرمائی ہیں مگر چونکہ ان عام طور پر لکھے پڑھے بھی اثار و اسباب مظاہر قدرت اور شہود و نمود کی کھلی جلوہ افروزیوں سے علمی اور ایمانی لذتیں حاصل نہیں کر سکتے قدرت کی ہزاروں قوتیں اور خدای ذوالجلال کے لاکھوں پراز جمال جلوے اون کے سامنے آ آ کر چھپ جاتے ہیں لیکن اونہیں ان وجدانی لذات طیبہ روحانیہ کا احساس ہی نہیں ہوتا ابھی اون کی منزل سرور کچھ دور ہوتی ہے لہذا اون کے واسطے اوس ان دیکھی پرجلال و جبروت غیبی ہستی مطلق پر اپنا ایمان مضبوطی سے اعتقاداً قایم رکھنے کی سخت ضرورت ہے اور اس ایمان و یقین کیساتھ ہر ممکن کوشش سے نیک اعمال و افعال خدا کا خوف اوسکا پاک و ترس رکھنے والے ہی بخشنے کی مستعدی اور خدا کی کھلے کھلے احکام پر کاربند رہنے کی کوشش کفائیت کرتی ہے اونہیں عرفان و معرفت کی وادیوں میں قدم رکھنے کی ضرورت اوسوقت ہوگی جبکہ اون کی طبیعت میں یہ جوہر قابل پیدا ہو جائے۔ ورنہ یوں بنائے سے جسطرح ایک سچا شاعر نہیں بن سکتا ایسے ہی بنائے سے کوئی انسان سچا عارف اور دانائے عرفان و رموز نہیں ہو سکتا ہاں صلحاء اور سچے علماء و فضلا کی صحبتوں میں شریک و شامل رہنا مفید ہے لیکن جس شخص نے زہد فروشی اور مرید پرستی ہی کو اپنی کائنات بنا رکھا ہو اوس سے بچنا لازمی ہے کیونکہ وہ خود گمراہ ہے اوسے اسلام کی صلائے عام اور آزادانہ کلام حق کی فیض بخشیوں کا پتہ ہی نہیں اوسے خبر ہے تو صرف یہ کہ ہم بزرگ ہیں مقدس ہیں ہماری خلاف کسیکو بھی بولنا نہ چاہیے اور یہ حالت غرور ناروا جہالت اور گمراہی کا منحوس دروازہ ہے اسلام ان خود پرستیوں کو بھی شرک قرار دیتا ہے

مگر قطع نظر ازیں دنیا میں سادہ دل امّی اور بھولے بھالے لوگوں کے سوا ایک طبقہ ایسے افراد کا بھی ہوتا ہے جو غرور دولت اور غرور جاہ و مال کے سبب جہل و پندار میں پڑے ذات باری کے متعلق کٹ حجتیاں کرتا ہے اور اس طبقہ کے افراد بعض اوقات یہاں تک کہ دیتے ہیں کہ "ہمیں دکھلاؤ خدا کہاں ہے"؟ اب ان دونوں گروہوں پر نظر کرو ایک تو غرور جاہ و مال جہل و پنداری باعث ہزارہا طرح کی سوسہای خام کا غلام بنکر ذات حق کیطرف سے مہمل اور مضر منطق کی الجھنوں میں الجھا ہے دوسرا وہ ہے جسکے افراد محض امّی بھولے بھالے اور سادہ دل ہیں انہیں علمی ادراکی لذتوں سے بہرہ ہی نہیں مگر صداقت اور نیکی کی آواز پر جان تک دینے کو تیار ہو جاتے ہیں معبود واحد خدائے ذوالجلال کا ذکر جمال و کمال جہاں ہوتا ہو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور کان لگا کر سنتے ہیں انکا رتبہ بلاشبہ اون مغرور دولتمندوں سے خدا کے حضور میں بالا ہوتا ہے جو فرعون کے سامان سے ہوکے حق اور صداقت سے منہ پھیرا کر لیتے ہیں اور اپنی نگاہوں میں دوسرے کیساتھ کچھ ہستی نہیں سمجھتے ان دونوں گروہوں کے لوگ علمی اور فطری قابلیتوں سے معرا رہنے کے سبب عارف و حکیم تو ہو نہیں سکتے مگر خدا کا ماننا دونوں کیلئے نہایت ضروری ہے اہل بصیرت اور لطیف الاحساس انسانوں کیواسطے وہ ہستی برتر ہر جگہ آشکارا و ظاہر ہے مگر محسوسات کثیفہ اور جسمانیات ہی کے دیکھنے والوں کیلئے وہ غائب از نظر پنہاں مخفی اور آنکھوں سے اوجھل ہے اسلیئے قرآن پاک نے حصول برکات اور سعادت کیلئے جہاں عرفان و معرفت کی وسایل کو کھول کھول کر بیان فرمایا اور دکھایا وہاں اس نکتہ کی ضروری بات کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا کہ اوس غیبی ہستی کو بلا بحث و تکرار مانا جائے اور اس تعلیم سعادت آموز کو اوس جمشید وقت رسول محترم روحی فداہ کی بزم معارف کے ساقیان ذی ہوش صحابہ کرام

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کلام الٰہی کی تدوین کرتے وقت قرآن پاک میں مقدم رکھا اور خدائے ذوالجلال نے منطقیوں
امیّیوں۔ عالموں اور جاہلوں غرضیکہ ہر قسم کے بندوں کیواسطے سامان عرفان و ایمان مہیا فرما دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الٓمٓ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی
للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم
ینفقون ۝ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک
وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۝ اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک
ھم المفلحون ۝ پ ا ع

الم۔ یہ قرآن وہ کتاب ہے جسکے (کلام الٰہی ہونے) میں کچھ شک نہیں اون خداترس پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر
ایمان لاتے ہیں اور خدا کی یاد کرتے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اوس میں سے راہ خدا میں خرچ
کرتے ہیں اور اے پیغمبر! جو کتاب پہ تمپر اتری اور جو تم سے پہلے اتریں اون سب پر ایمان لاتے اور اپنے مآل کار۔ انجام
حیات بعد الموت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو پروردگار کے سیدھے رستہ پر ہیں اور یہی لوگ بعد موت
بھی اللہ کیطرف سے من مانی مرادیں اور برکتیں پائینگے

باینہمہ جب ایک سلیم الفہم ان مناظر قدرت اور شہود و نمود کی تمام دلچسپیوں پر عمیق نگاہیں ڈالتا ہے تو وہ اپنے تمام عارفانہ
جذبات اور ہوشمندانہ خیالات کیساتھ خدائے ذوالجلال کی بحر ناپیدا کنار عرفان کی گہرائیوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے
اور یہ عالم مظاہر و آثار اپنی تمام کھلی جلوہ افروزیوں کیساتھ پنہاں در پنہاں اور غیب کا بھی غیب معلوم ہونے لگتا ہے
عرفان الٰہی کے نیرنگ اسرار سربستہ معلوم ہو جاتے ہیں ایک سچا عارف خود کو عارف اسرار سمجھے اور کسی ہوئے تنزل پاتا ہے
مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم بھی تو رند قدح خوار مگر ذیل کا یہ شعر اون کی نکتہ رسی اور بالغ النظری کا گویا ایک
نمایاں ثبوت ہے جسے پڑھکر ایک خوش احساس شخص کا قلب سلیم عجیب قسم کی لذت محسوس کرتا ہے

ہے غیب غیب جسکو سمجھتے ہیں ہم شہود　　ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

یہاں پر انا الحق کہنے اور من خدایم من خدا کا نغمہ گانے والوں کی خوش فہمیوں پر نظر ڈالو اور اسلام کے علم آموزیوں کو
سمجھو اونکے نصب العین توحید اور عرفان و معرفت کے آداب و قواعد پر غور کرو تو حقیقت حال کا معلوم
کرنا ذرا بھی مشکل نہیں رہتا کہ اسلام کے قایم کردہ صراط مستقیم اور سلامت روی کس قسم کی عاقلانہ زندگی کا نام ہے

آمدم برسر مطلب ادھر غیب کے ماننے کی ضرورت ادھر اگر جمال الٰہی کو بے حجابانہ یا مشتاقانہ طور پر دیکھنے کی
غیر معتدل اور حدود بشری سے بڑھی ہوئی تمنائیں کرتے ہیں تو خر موسیٰ صاعقا کی برق افگنیوں سے
موسیٰ جیسے اولوالعزم نفوس انسان جو کہ پیغمبر خدا تھے بیہوش و بیخبر پڑے نظر آتے ہیں لہذا یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ
احکام اسلامیہ اور ارشادات الٰہیہ کے مطابق ایک مسلمان اور سمجھدار انسان کیواسطے عرفان و معرفت کا صحیح
درجہ یؤمنون بالغیب سے کچھ اوپر اور خر موسیٰ صاعقا کی حالتوں سے نیچے یعنی ان دونوں کیفیتوں کے
بین بین ہے اور یہی وہ صراط مستقیم ہے جسکے چھوٹنے سے زوال علم و عقل کی صدہا راہیں قوموں میں نامحسوس طور پر
دلفریب طریقوں کیساتھ کھل جاتی ہیں افراط تفریط لوگوں کو جادۂ اعتدال سے ہٹاکر ادھر اودھر پھینک
دیتی ہے دنیا میں جتنی قومیں اب تک پامال ادبار ہوئیں خدا کی سچی درجۂ عرفان اور وسائل معرفت کو بھول گئی ہیں

Marfat.com

مسلمان ہی تباہیون اور آفتون کا شکار ہوی تو ایسی قسم کی مغالطہ انگیز مقدس غلط فہمیون سے اور آیندہ بھی نوع انسان کی افتادگیان اور سرافرازیان عرفان و معرفت کی اہنی مدارج ضروریہ کو بھولنی یا قایم رکہنی پر منحصر رہینگی

"لا تبدیل لکلمٰت اللّٰہ" خدا کی کلام اور اوسکے قایم کردہ آئین و نظام مین کبہی تبدیلی نہین ہوتی

تو اے کبوتر بام حرم چہ میدانی ۔۔۔ طپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را

مضمون بڑھگیا اور بڑھتا جاتا ہی لیلی زلف دراز کیطرح یہ داستان درد بہی لمبی ہوگئی مگر ہم کیا کرین عنوان ہی ایسا آپڑا از کار مجید کیلئی افکار حمید جلدون مین لکہی جا سکتے ہین مگر ہم چند باتین بیان کرکے اس قصہ کو کوتہ کیے دیتے ہین کیونکہ بہی اور بہت کچھ بیان کرنا ہی امید ہی کہ ہمارے محترم ناظرین نہ اکتائینگے

فی الجملہ دین برحق اسلام توحید الہی کی زرین اور پرشکوہ اصول کی تعلیم پر معارف و حقایق کیساتہ انسان کو اگر میانہ روی سکہاتا ہی تو حد اعتدال سی ہمارا تجاوز خواہ وہ روحانیات مین ہو خواہ جسمانیات اور مادیات مین ہماری حق مین کبہی سودمند نہ ہوگا ہم انسان ہین اگر ہم فرشتہ بن جانی کی غیر معتدل کوششین کرینگے تو ظاہر ہی کہ ہم فرشتے تو بننی سی رہی کیونکہ اللہ ہی نی ہمین انسان بناکر طرح طرح کی علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی ضروریات حیات کی ناگزیر کشمکش مین ڈال رکہا ہی لیکن فرشتہ بننے کی مجبورانہ خواہشون کا انجام یہ ہوگا کہ ہم انسانیت بہی کہو بیٹھینگے نہ زمین پر ہونگی نہ آسمان پر آدھی تیتر آدھے بٹیر بنکر ہوا مین ادہر لٹکے رہ جائینگے نہ آسمانی برکتین ہاتھ آئینگی نہ زمینی دولتین میسر ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے

دنیا و دین کے ربط کی رسی کو کاٹ کی ۔۔۔ دہوبی کی کتے ہوگئے گہر کے نہ گہاٹ کی

کون نہین جانتا تاریخ گواہ ہی کہ ظہور اسلام کیوقت یہی حالت روم الکبرای کی رومیون اور یونانیون کی ہورہی تہی رومن کیتہولک رہبان صرف دعاؤن اور مناجاتون پر زندگی گذارنا کمال عرفان و علم سمجہتے تہے علمی عقلی عملی اور تمدنی فرائض حیات کی کوششون کی نام سے اتنا گہراتے تہے کہ گویا وہ اسی دنیا ہی مین نہین ہین فرائض فطرت کی آزادانہ تکمیلات کرنیوالون کو وہ کفر و الحاد اور بیدینی کی تمام خطابون سے پکارا کرتے جتنی کہ وہ معلوم کر چکے تہے مگر ہوا کیا غور کرنیوالی غور کرین اور سمجہین کہ

یکایک جو برق آکے چمکی عرب کی ۔۔۔ کہلی کی کہلی رہ گئی آنکہ سب کی

مسلمانون کو یورپ اور ایشیا مین گروہ عیسائیون اور اصنام پرستون پر جسقدر فتوحات حاصل ہوئین وہ عرفان و معرفت کی ضابطون کو غیر معتدل اور غلط کر دینی کی سبب قومون کی ایسی مذہبی افتادگی اور خود فراموشی کی وجہ سی ہوئین کیونکہ مردم پرست اور اصنام و عناصر کو جہکنے والی لوگ اپنی غلط عرفان کیساتہ جو بیش از بیش انسان کو فرشتہ بننی کی خواہشون مین ڈالتا ہی دنیا مین رہنا چاہتی تہے مگر زمین پر تو انسانون کی ضرورت ہی فرشتون کیواسطے محیط ارض و فضای ناپیدا کنار اور مزید بران سات آسمان کم اور ناکافی نہین ہین غرضیکہ اون ایام مین دنیا پر شرک و بطلان کی گہٹا مین چہا رہی تہین مگر مسلمان ایک عظیم الشان مصلح عالم مظہر فطرت ہادی برحق رسول روحی فداہ

Marfat.com

کی برکت ظہور سے تعلیمات قرآن کیا ہے، تازہ دم ہوکر عرفان و معرفت کی صحیح کیفیتوں کو بھی ہوئی شیرون کیطرح بیجھری دنیا پر چھا جانا چاہتی تھے اور چھا گئے وہ محترم اسلاف قوم خدا کی پیدا کردہ اسباب و آثار سے پوری واقف اور اللہ کی نظام و آئین کی راز دار تھے اور خدا کی سچی معرفت اور صحیح عرفان نے اون کی حال و قال مین عجب قسم کی اخلاقی استواری اور ایمانی پائداری پیدا کردی تھی جہالتون گمراہیون اور نادانیون کی نام سی وہ جیلا اُٹھتے تھے خدا کی کائنات مین خدا ہی کی بندون کو وہ آگ پانی ہوا خاک اینٹ پتھر اور اصنام و عناصر پا ان نون کی سامنے سرنگون دیکھکر وہ جلال حق سے تھرا جاتی تھے اسلیئے وہ جدہر اُٹھے اُدہون باطل کی فتنون کو بُجھا دیا اور خدا کی سیدہی راہ مستقیم مین اجو "الا تعبدوا الا اللّٰہ" کی عقل افزا شان عرفان کیساتھ اُون کی سامنے نمودار کی گئی تھی) وہ انگڑ کھنکڑ مورتین اور تصویرین ڈال بکھیر کر تھے والون کو طفل مکتب سمجھنے کیلیئے معذور تھے حق کی حمایت مین رہنا بڑی ہوش کا فرض ہوتا ہی بشرطیکہ حق سمجہ مین آجائی ملکون کا نظام بہی اندنون ایسا ہی تھا کہ جسکی لاٹھی اوسکی بھینس چنانچہ جو کچہ مقتضائی وقت تھا ہوتا رہا اور خدا نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا

ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادي الصالحون ٥ ان في هذا لبلاغا لقوم عابدين ٥ ٧ع

اور ہی سچمز ہم زبور مین (یہی) پند و نصیحت کی بعد یہ بات لکہ چکے ہین کہ ہمارے نیک (اور سچے عرفان کو کھنی والی) بندی زمین کی (حکومت) کی وارث ہونگی اور جو لوگ سمجہدار اور عاقل ہین اون کیلئی اس بیان کردہ آیت مین ایک نہایت مبارک خبر و بشارت کی تبلیغ ہی (یعنی نیک اور سچی عارفان حق کا کام محض خلوت نشینی ہی نہین ہی)

حاصل کلام مسلمانون مین جب تک تعلیم قرآن کی فیضان علم و عقل کی پاسداریون اور اوسکی سچی سہل و آسان عرفان آموزیون کا صحیح معیار معرفت قائم رہا وہ بہی دنیا مین اپنی پوری شانون اور "عبادی الصالحون" کی فطری فضیلتون کیساتھ شاد و آباد اور قائم رہی مگر جون جون دائرہ اسلام مین سمجہ دار اور کم سمجہ نادان اور دانا لوگ ہر ملک مین عناصر و اصنام کی پرستشون کو چھوڑ کر پرچم ہلال کی سایہ مین جمع ہوتی گئی ادھر مسلمانون مین عیش پرستیون اور سہل انگاریون نے علمی کوششون کی مبارک جد و جہد مین کی نیازیون کی بنا قائم کردی تھی قرآنی معارف و حقایق کو سمجھنی کا ذوق ادراک و فہم شاعرانہ موشگافیون اور زلف و خال کی نیی نیی تشبیہات کی جستجوون کی خیال لایعنی کی نذر ہوکر پامال ہوتا گیا مسلمان نہایت عجیب طریقون سی اسلام کی سچی معرفت آموزیون کے عوض اقوام قدیم کی فرضی اور خیالی عرفان کالباد اوڑھتے چلی گئی اور قوم مین روحانیت کی بعض بڑی بڑی اونچی رازدارون کو بہی خوارج کی بہ اثرات فلسفہ اسلام پر پڑتی ہوئی بوجوہ چند در چند محسوس نہ ہوسکے آخر قوم کی قوم پر اس سری سی اوس سرے تک وحدت الوجود کی توحید نما مغالطہ انگیزیون سی وہی رومتہ الکبرٰی کی پرانی روشون

ـــ ہمین اس بات کی حیرت انگیزی کی بی مرتبہ متحیر کیا کہ پنڈت دیانند جی صاحب کی مورتی پوجا کا کھنڈن تو خوب کیا اور گویا کہ قدم اونہون کی اونہی محترم ہادی خلق پیغمبر عرب روحی فداہ کی نمایان ہدایات کی نقش قدم پر ہی رکھا مگر آہ اپنی جوشیلی طبعیت اور سخت قسم کی تعصب کی وجہ سی نا مناسب بہی نہین اور تمام انبیا علیہم السلام کو بری الفاظ سی یاد کیا ایسا ہرگز مناسب نہ تھا اگر آن حضرت کو محض بعض موقعون پر بنفس نفیس مدافعت اعدا کی طور پر شریک جنگ ہونی کی نسبت صاحب گھنونی خیال سی یاد کرتے رہی تو تعجب افسوس ہی کہ پنڈت صاحب ہندوستان کی مہابھارت یعنی کورو پانڈو کی خونریز لڑائی کو بالکل بھلا دیا جس مین سری کرشن جی مہاراج حمایت حق اور بت پرستی کی استیصال کیلئی ارجنا کو سمجہا بجہا کر خود شریک یدھ ہوی تھے لکھتے ہین اوس وقت یہ لڑائی ایسی مردم کش طریقون سی ہوی کہ جب سے ہندوستان کی آبادی اوس وقت ہمسر تعداد پر اب تک نہین آسکی اور نہ ظاہر ہی کہ مسلمان اوس وقت دنیا مین ظہور پذیر ہی نہ ہوئی تھے لیکن قاعدہ ہی کہ ہمارا کی جلتی نور اللہ نظر آتی ہی مگر پیرون کی جلتی پر لوگ بہت کم نظر ڈالتے ہین پنڈت صاحب کی مذہبی معلومات وسیع ہوتین تو ہادیان مذاہب کی مقدس ہستیون پر ہرگز یاد رہوا ہوکر عامیانہ حملے نہ فرماتی اور یہ ایک سخت نقص ہی وہ اوتار اور پیغمبر یا خدا تو ... پھو ہی سمجھ ...

Marfat.com

کی عقلی اور علمی عملی اور اخلاقی انحطاط کی مسلط ہوگئی خدا کی پاک کتاب نے اپنی لی مثل معرفت آموزیون کیا تھہ اہل اسلام کو
سکہایا تھا کہ انکہ کی بدلی آنکہ کان کی بدلی کان ناک کی عوض ناک اور خون کا مبادلہ خون ہی اس سے وہ پائی
یہی سمجھ سکتے تھے کہ تیر کا جواب تیر نیزی کی بدلی نیزہ تلوار کا جواب تلوار اور توپ کا توپ ہی ہی نہ کہ محض
اوراد اور وظائف یا تعویذ اور فالین مگر افسوس کہ خدا اور رسول کی نام پر فدا ہونیوالی مسلمان اور نہایت
ہی پراز عقیدت و ارادت بھولی بھالی توحید پرست اُن تمام عجب آموزیون کو مانتے چلے گئی جنہیں خدا
کی سچے عرفان اور اوس ذات پاک کی عاقلانہ معرفت سی کچھ علاقہ نہین اور بالآخر انجام یہ ہوا کہ خدا کی
وہ تمام ارشادات جو نزول قرآن کی وقت بھٹکے ہوئی گم کردۂ عرفان وحقائق لوگوں کی حالتوں کی
منجانب اللہ آتے رہی وہ سب کے سب عموماً مسلمانون ہی کی حالات جذبات اور خیالات واعمال پر
منطبق ہونے لگے بیان ذیل کی چند آیات مقدسہ ہر سچے دار مسلم کیواسطے قابل غور ہین

الذین کانت اعینھم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاہ
افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء ط انا اعتدنا
جھنم للکفرین نزلا ہ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا ہ الذین
ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا
اولئک الذین کفروا بایت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا
نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا ہ پ ۱۶ ع ۲

جن لوگوں کی آنکھیں ہماری ذکر یعنی قرآن کیطرف سی پردہ تغافل مین تھین اور حق کیطرف سی اون کی کانون
مین گرانی تہی (اون کی بدلی جہنم لائی جائیگی) (ای محمدؐ) کیا یہ جاہل لوگ اس خیال مین ہین کہ وہ ہمین چھوڑکر
ہماری بندون کو اپنا کارساز مستقلکنٔ مددگار اور معاون بنائین (اور اُون سی کچھ بازپرس نہ ہو) نہین
ہمنے ایسے کفر کرنیوالون جاہلون کی ضیافت کیلئی جہنم تیار کر رکھی ہی (ای محمدؐ) ان کافرون سی کہدو
کہ کہو تو ہم بتین وہ لوگ بتائین جو عملی حالت کی اعتبار سی بڑی ہی گھاٹی مین مین (ہان تو یہ) وہ لوگ
ہین جنکی تمام مساعی حیات (اون کی غلط فہمیون) کی سبب گئی گذری یعنی اکارت ہوگئین اور وہ
اپنی غلط فہمی سے اسی خیال وحساب مین ہین کہ وہ اچھے کام کر رہی ہین (آہ) یہی وہ لوگ ہین
جنہون نی اپنی پروردگار کی صریح احکام اور اوسکی روشن آیات کو جھٹلایا اور بعد موت اوسکے حضور
مین حاضر ہونے کو (علماً عملاً) نہ مانا تو ان کے اعمال اکارت ہوگئی اور قیامت کی دن ہم ان کی
نیک اعمال کا وزن بہی رتی برابر حساب مین قایم نہ رکھینگے (یعنی ان کی کچھ بہی وقعت نہ ہوگی)

بہرکیف اسلام چونکہ عین عقل عین علم اور فطرت انسانی کی شوکتون کا محافظ ہی اسلیئے وہ یہ نہین چاہتا کہ
انسان اپنی تمام امتیازی علمی ادراکی - عقلی - اخلاقی روحانی اور تمدنی قوتون کو پامال او نکام کرکے
محض لنگوٹی مین بھاگ کھیلتا رہے لیکن افسوس کہ مسلمانون نی اسلام کی سچی معرفت کو چھوڑ دینے

۱ اوراد و وظائف کی اس
رت ری پر ممکن ہی ہماری بعض عزیز
کھٹکین لیکن ہمارا یہ مدعا نہین کہ خدا
کی کلام کا ورد کرنا بُرا ہی یا اوسکے
واجب الاحترام اسما کا پڑھنا
ناجائز ہی - نہین بلکہ اصل غرض
بیان یہی ہی کہ اس تجزیہ لفظی سی
مفہومات قرآنی کی جامعیت
مین فرق آگیا اور اوسکے نزول
کی جو غرض تہی وہ معدوم ہوتی
جاتی تہی کیونکہ قرآن پاک تو ایک
جامع دستور العمل تھا جسکو پڑھنے
اور پڑھکر سمجھنے رہنی کی ضرورت
تہی لیکن خوش فہم لوگون نے
اوسکے الفاظ کی ٹکڑے ٹکڑے
کرکے گویا سارے قرآن کو
حروف مقطعات کا دفتر
بنا دیا کسی نے صرف یا ھو
کسی نے یا رحیم کسی نے یا رحمن
اور کسی نے یا عزیز کا ورد شروع
کردیا اس قسم کی ورد پسندیون
سی نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن پاک کے
عقل افزا مطالب اور عرفان
آموز کیطرف مفہومات سے
مسلمانون مین استغنا پیدا
ہوتا چلا گیا اور اوس نے جو
کچھ سکہایا سنایا اور سمجھایا تھا
وہ سب بکسو جا پڑا ورنہ یہ
بالکل صحیح اور سچ ہی کہ کتاب پاک
کی حرف حرف اور لفظ لفظ
مین ہزارہا برکات اور رحمتین
مستتر ہین اور اونکا عال
الزامًا اسکا جواب ہے معلوم

Marfat.com

اور قرآن پاک کے صحیح عرفان کو بھلا دینے سے ایسا ہی کر دکھایا جسکے باعث اون کی سنگین قلعے کنگل کی چار دیواریاں ثابت ہوئے اون کی عصمت پسند بہنوں اور عفت و خودداری پر مٹ جانیوالی حور صفت بیٹیوں کو روسی پنجہ کی جانب میں بیچھنے والی لونڈیوں کی ایران اور ترکی میں دن دہاڑے نشانہ تیر و تفنگ بنایا اور خدائے ذوالجلال کا یہ حکم برحق ہی پورا ہو کر رہا جو بنوع انسان کیلئے ایک ازلی اور ابدی قانون حیات ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط واذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لھم من دونہ من وال ٥ پ ۱۳ ع ۷

حصول برکات و انعامات کی جو حالت کسی قوم کو حاصل ہو وہ قوم جب تک اپنی ذاتی اہلیت قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدل دے خدا تبتک اون کی نعمتوں اور حالتوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا اور جب خداوند کسی قوم پر اوسکے اعمال غلط کی پاداش میں کوئی مصیبت ڈالنا چاہے تو وہ کسیکے ٹالے ٹل نہیں سکتی اور نہ اللہ کے سوا اونکا کوئی حامی و مددگار ہوسکتا ہے (رسح ہر از مات کہ بر ماست)

فی الجملہ قرآن پاک کی عرفان آموزیوں اور اوسکے پیش کردہ وسایل معرفت پر جہاں تک بھی نظر عمیق ڈالی جائے تو یہ بات آفتاب کیطرح نمایاں ہوجاتی ہے کہ مسلمانوں پر جو ادبار بلائیں۔ نخوستیں تکلیفیں اور پریشانیاں دنیا کی جس حصہ پر جا جا کر پڑیں یہ سب وبال اللہ کی پاک کتاب کو پس پشت ڈالکر ماوشما کی حالات اور عجب آموز مفروضات پر قناعت کر لینے کا نتیجہ ہیں ورنہ خدا کی معرفت کی وارثوں اور اوسکے صحیح عرفان کی حاملوں کا یہ حال کب اور کہاں ہوسکتا ہے؟ ہماری بہت سی خوش عقیدہ عزیز قوم کو اہل یورپ کی ترقیات کا راز اب تک سمجھ میں نہیں آیا اور وہ دنیا کو کافروں ہی کی خوشحالیوں کا مقام سمجھتے ہیں حالانکہ "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" کی ارشاد حق کی رو سے اس فرض کردہ خیال غلط کی قلعی کھل جاتی ہے لہذا اب ہم اس موضوع پر کچھ عرض کرینگے تاکہ ہمیں اپنی اسلام اور دوسروں کے کفر کا ٹھیک ٹھیک موازنہ کرنیکا موقع ملے اور یہ بات معلوم ہوجائے کہ

یہ بزم مے ہے یہاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی　　جو بڑھکر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اوسیکا ہے

یورپ کی ترقی اور ایشیا کا انحطاط

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

دنیا میں عروج و زوال ترقی اور انحطاط دونوں باہم لازم و ملزوم سمجھے جاتے ہیں ایک حال و انداز پر رہنا واقعی اوسی ہستی برتر خداوند حی القیوم کی ذات پاک کا کمال تام ہے جو علم ہی علم عقل ہی عقل ـ محبت ہی محبت اور نور ہی نور ہے کائنات میں ہزارہا تبدیلیاں ہوں جہان میں لاکھوں انقلابات ہوتے رہیں مگر اوسکی بیچون و چگونہ ہستی اور واحد و یکتا ذات قایم و دائم رہیگی انسان کا علم چونکہ ناقص

Marfat.com

اور اوسکی طبیعت مصلحتاً خوشی اور غم کی مختلف اسباب و اثرات سی متاثر ہونی اور اپنا اغاز و انجام بہول جانیوالی بنائی گئی ہیے اسلیئے وہ دینا مین ابی ایک عرصۂ دراز تک اپنی علمی عقلی کوتاہیون ادراکی اور حسی سستیون کی سبب حالت عروج مین زوال کیطرف اور زوال و ادبار کی کیفیات مین عروج و ترقی کی راہین ڈہونڈہتا پایا جایگا اور جب تک اسکا نفس ناطقہ اپنی فطرت شریف کی تمام علمی عقلی ادراکی حسی روحانی اخلاقی عملی اور تمدنی اغراض عالیہ کی تکمیلات تمام کیا تھہ اوس انتہائی پرواز پرنہ پہنچے جو اوس خالق کائنات خداوند حلیم و علیم نی اسکیلئی بہمہ شرف و کمال مقرر کر رکہی ہی اس مین کمزوریون ناتوانیون اور غلط فہمیون کا عنصر غالب رہیگا

جب ایک قوم اوج کمال سی گرتی ہی تو کچہ عرصہ تک اوس مین ایسی ہی سستی اور غفلت و مدہوشی موجود رہتی ہی جیسے کوئی اونچی جگہ سیے گرنیوالا انسان چوٹ کی صدمی یا گرنے کے ناگہانی تصادم سے زمین پر اکر کچہ دیر بے ہوش و بی خبر ہوکر پڑا رہتاہی مگر جب حواس بجا ہوتی ہین ہوش ٹھکانی اتاہی تو اپنی گرنی کی اسباب پر غور کرنیکے لیئے طبعاً مجبور ہوتاہی اور اگر اوسیے کسی دوسری شخص نے گرایا ہو تو اوس سیے لڑتا جہگڑتا اور اوسی برا بہلا کہنے لگتا ہیے

اسی طرح جب ایک انسان کسی عمدہ ذریعہ اور شریف و ذی عزت انسان کی ہمراہی سیے کسی ایسیے ایوان زرنگار کی بالائی چھت پر پہنچ جائی جہان پہنچکر اوسیے دور دور کی چیزین نظر آتی لگین مکان بہی نہایت مزیّن و آراستہ ہو اور وہ ساتہ لیجانیوالا شریف طینت انسان انسانی ہمدردی کی غرضانہ بنا پر اوسیے کہدی کہ تم اس مکان مین بی تکلف بیٹہو اٹھو پہرو اور چلو تو وہ شخص ماری خوشی کے اپنی اس کامیابی سیے ایسا خود فراموش اور مغرور ہونے لگتاہی اور ایسی حماقتین ہی کرنے لگتاہی کہ اپنی ہی حرکات سی اوس ایوان بلند سی علیحدہ کر دینی کے لایق بن جاتاہی سرکشی اور نخوت یہان تک سودائی خام بنکر دل و دماغ مین سما جاتی ہی کہ اپنی اوس محسن اور مربی کو ہی بہول جاتا ہیے چنانچہ یہ تو اپنی کمزوریون کی سبب ان بھلاوون ہی مین پڑا رہتاہی کہ وہ بڑی میان اپنی غیبی ہاتھون سی طفل مکتب کیطرح کان سی پکڑ کر نیچے پہینک دیتی ہین اور کہتے ہین جاؤ کچہ دنون ہوا کہاؤ تمنے محل مین بہت اودہم مچا رکہا تھا سب مکان مین بی ترتیبی کردی اور دوسری بہلے آدمی کی بیٹھنے کی جگہ درست و صاف نہین چھوڑی یہی حال اس کائنات کی وسیع اور مزیّن و مزیّن ایوان ربانی مین مجموعی اور انفرادی طور پر نوع انسان کا ہی قرآن پاک انسان کی ان غافلانہ حالتون اور قابل اصلاح کمزوریون کی کیفیت کو یون بیان فرماتای

Marfat.com

وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ○
قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ○

اور ہم انسان کو جب کوئی نعمت (خوشی) عطا فرماتے ہیں تو اتنا ہم سی منہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا (جاتا) ہی اور جب اوسی کوئی تکلیف (یا دانش عمل کی تاثرن اور طریقہ بد) ملتی ہی تو آس ہی توڑ بیٹھتا ہی (یعنی سخت مایوس اور حواس باختہ ہوکر ادھر اودھر جھکنا شروع کردیتا ہی) ای پیغمبر ان لوگوں سی کہو کہ لوگو ہرانسان اپنی اپنی طور پر عمل کرتا ہی (یعنی جو اوسی بھلا معلوم ہوتا ہی وہ کرگذرتا ہی) (مگر) تم مین سی جو ٹھیک رستہ پر ہی خدا ہی اوسی خوب

یہان یہ بات غالباً جملہ معترضہ کی طور پر سمجھی جائیگی مگر روحانیت قدیم کی عاشقون اور ذات مین ذات ملا دینی والی شائقون کی اصلاح دل و دماغ کیلیئے گویا خاص طور پر اس ارشاد حق مین سچی معرفت او معتدل عرفان حق کی خزانی مین

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○ ع ۹

ای پیغمبر (ربت ہی قدیم روحانیت کی عاشقان زار) تم سی روح کی حقیقت کی متعلق سوالات کرتی ہین تو ان سی کہدو کہ لوگو! روح بس میرے پروردگار کا ایک حکم ہی (لغیہ تم اگر انہی پیچیدہ مسایل مین پھنسی رہوگی تو سچید گیان ہی بڑہتی رہینگی) (کیونکہ) تم لوگون کو عام طور پر ان رموز و اسرار الہیہ کی صحیح شناخت کیلئی بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا۔

یہان ایک مسلمان بیہ خرق موسی صاعقا کی بیہوشی کردینی والی ناتوانیون اور روح کی پیچ در پیچ لاینحل بیان کردہ قرآنی حقیقتون قل الروح من امر ربی کی اعتدال آموز کیفیتون پر غور کرکے دین برحق اسلام کی سعادت آموزیون اور علمی عقلی برکتون کی نہایت سچی اور پاکیزہ نصب العین ہدایت کو سمجھ سکتا ہی اور جان سکتا ہی کہ دین کی موجودہ افتادگی اور مسلمانون کی علمی عقلی پستی کا باعث صرف یہی ایک دلفریب غلطی ہوئی ہی جو قرآن پاک کی ارشادات کی خلاف اقوام قدیم کی روحانی بی اعتدالیون کی سبب قوم نے اپنی مسلک و مشرب کا جزو لاینفک بنالی اور ابتک انہین باتون کو عین اسلام اور عین دین خیال کرتے ہین حالانکہ اسلام کا خاص مقصد تمام علمی عقلی اخلاقی روحانی اور تمدنی فیض بخشیون کیساتھ انسان کو ایک اعتدال پرشکوہ کی صراط مستقیم پر استوار رکھنا چاہتا ہی اور یہی خصوصیت دین برحق کی شریعت غرا کا طرۂ امتیاز ہی جسے مسلمانون ہی نی مل جل کرتہ و بالا کر رکہا ہی عارف شیراز خواجہ حافظ اسی اعتدال کا اشارہ اپنی مستانہ انداز کلام مین باین الفاظ کرتے ہین

صوفی ار بادہ باندازہ خورد نوش شش باد	ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد
پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت	آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

فی الحال اب یہ ایک بڑی لطیف اور مزیدار بات ہی کہ یورپ نی باوجود عیسائی یا پابند تثلیث رہنی کی اسلامی مسلمات معرفت کی فایدہ اوٹھاکر کیسے عجیب طریقون سی خدائی ذوالجلال کی برکات علم و عقل اور شوکت و اقبال کی وراثتین حاصل کی ہین لیکن اس امر کو بصراحت سمجھنی کیلیئے اس سچی بات کو بہلی تمانا پڑیگا کہ خداوند واحد کسی قوم کا رشتہ دار نہین اور نہ کوئی گروہ اور کسی ملک کی باشندی اوسکے بیٹی اور بیٹیون کی ذیل مین داخل ہوسکتے ہین وہ سب کا ہی اور سب کچھ اوسکا ہی

یہان یہ بات یاد رکھنی کی لائق ہی کہ پروردگار نی یہان جس قلت علم و ادراک کو بیان فرمایا ہی وہ قلت خاص طور پر روحانیات اور الہیات کیلیئے سنائی گئی ہی اور بے شبہ ایسا ہی ہی کہ خدای ذوالجلال کی نامتناہی جلال ذاتی اور کمال صفاتی کی کیفیتون اور حقیقتون پر انسان ہرگز حاوی اور محیط نہین ہوسکتا یعنی مقصود یہ ہی کہ ظہور اسلام سی پہلی ہی تمام قومین محسوس ہوری عیسائی اور ہندوستان کی گیانی غرضیکہ سب لوگ روحانی پیچیدگیون ہی مین پڑ پڑ کر سیدہا راہ سی کھسکتے چلے گئی تہی انتہا ساری کا سارا اسی ذات مین ذات ملادینی یا نروانا لدرمکتی حاصل کرنی جیسی چکرون آزار ہوجانی کی خیالون مین روح کی پیچ در پیچ گتھیون مین الجہا اور یہی دلفریب مغالطہ افراط تفریط کا باعث بنکر ارتک ایران ہندوستان اور تمام ایشیائی ممالک کو جہاد باری اور بن باشی بنای ہوئی ہی مغرب قومون کی اس دلفریب غلطی کی نتائج اور انجامات کو من جانب اللہ معلوم کر چکے تہی لہذا اونہون نی قرآن مین اس وہم کا پورا استیصال بار ارشاد حق فرمادیا کہ کہین مسلمان بہی انہین قومون کیطرح اپنی منتہائی حیات ہی آتما نہ ہی قرار دیکر زندہ درگور نہ ہوجائین کیونکہ انسان کو روحانی کیفیات صحیحہ کی مقابلہ مین بہت کم علم دیا گیا ہی لہذا روح کا امر رب ہونا عین حقیقت ہی

Marfat.com

قرآن پاک چونکہ اوسیکا کلام اور اوسی کی ہدایات صادقہ کا دفتر علم و دانش ہی اسلیئے اوسکے لانیوالے بشیر خلق ہادئ عالم رسول محترم روحی فداہ کو دربار ایزدی سی ارشاد ہوا کہ ای محمد ہمنی تمکو توحید کی پر از معارف و حقائق ہدایت دیکر خصوصاً تو عرب کیلیئے مگر اپنی فیض عام کی اعتبارت سی عموماً کل دنیا کیواسطے اور اس دنیا کی اندر ہزار ہا کھلی اور مخفی دنیاؤن کیلیئے اور تمام آنیوالی زمانون اور جہانون کیواسطے ایک رحمت اور فضل و کرم بناکر بھیجا ہے لہذا لوگون کو کہدو کہ ای لوگو میریطرف تو خدا کا یہی پیغام حق سروش ہوش ربا وقت لاتا رہتا ہی کہ صرف خدای واحد وہ خالق ذوالجلال ہی میرا تمہارا برحق معبود ہی تاکہ اس ہوش افزا تعلیم سے تم خدا کی سچے فرمان بردار اور عاقل اطاعت گذار بنو مگر کیا تم فرمان بردار بنتے ہو کہ نہین ؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ٥ قل انما يوحى الي انما الهكم اله واحد فهل انتم مسلمون ٥ فان تولوا فقل اذنتكم على سواء وان ادري اقريب ام بعيد ما توعدون ٥ پ ۱۷ ع ۷

اور ای پیغمبر ہمنی تم کو دنیا جہان کی (تمام) لوگون کی حق مین رحمت (بناکر) بھیجا ہی ان لوگون سی کہو کہ میریطرف تو خدا کی یہ خاص وحی آتی رہتی ہی کہ صرف وہ خدای واحد ہی سبکا اکیلا معبود ہی تو کیا تم اوسکی فرمان بردار بندی بنتے ہو یا نہین ؟ ای پیغمبر اگر یہ لوگ اس باتکو نہ مانین تو انہین کہدو کہ مینے تم سبکو یکسان طور پر (تمام نیک و بد کی) خبر کردی ہی مین نہین جانتا جس عذابکا وعدہ جاہلون سی ہوا کرتا ہی آیا اوسکا وقت قریب آلگا ہی یا (ابھی) کچہ دور ہی (یعنے اب تم جاہلون اور تمہارا کام جیسا کروگی ویسا پاؤگی)

اسلمان یہان سمجہ سکتے ہین کہ خدای ذوالجلال نی جس رسول برحق روحی فداہ کی ذات عالی صفات کو "رحمۃ العلمین" کا خطاب دیا اوسکا فیض تعلیم صرف مسلمانون ہی کیلیئے مخصوص کیونکر ہو سکتا تھا ؟ سب قومین دنیا جہان مین اللہ ہی کی مخلوق ہین اور اللہ کو وہ تمام لوگ جو اوسکے نظام و آئین کو سمجہکر اللہ کی ضابطون کی پابندیان اپنی عملی زندگی سی ثابت کر دکہائین اعتقاداً خواہ چار خداؤن کے قایل رہین لیکن چونکہ اونکا نظام عمل موحدانہ اور عاقلانہ ہوتا ہی اسلیئے اون کا لسانی شرک انہین اسی طرح باعث نقصان نہین ہوتا جیسے کہ لسانی توحید سی کسی شخص کو کچہ حاصل نہین ہو سکتا جبتک اقرار توحید کو عقلاً علماً اور عملاً ثابت کرکے نہ دکہائے اب ایک بڑی مشکل یہ ہی کہ مسلمانون نے علم و عقل کو چھوڑکر "عمل" کی تمام ضرورتون کو صرف نماز پر موقوف کردیا اور نماز کا جو حقیقی فیض و ثمر محاسن اخلاق منہیات سی نفور اور دماغ و دلکی بیداریون کی صورت مین ظاہر ہونا چاہی اوس پر مطلق خیال نہ رکہا اور یہ سمجہ لیا گیا کہ محض پانچوقت کی نماز کا ادا کردینا گویا تمام محاسن عملیہ کو پورا کردینا ہی حالانکہ نماز محاسن اعمال کی ایک معاون اور اخلاق حسنی کی مددگار چیز ہے اور اوسکی تعریف خدا نی ہی یہی فرمائی کہ "ان الصلوۃ تنہا عن الفحشاء والمنکر" لیکن افسوس کہ مسلمان نمازین پڑھنے کی باوجود ہی فسق و فجور اور لغو باتون سی باز نہ رہے بلکہ نمازون نے اون پر خودپسندیون کا غرور بیجا پیدا کرانیکا اثر معکوس ڈالا اور یہ نماز کا نتیجہ نہین بلکہ دلون کی اپنی

Marfat.com

ہی کوتہ فہمیوں اور خوش خیالیوں کا مولناک انجام ہی جسکی بابت عارف شیرازؒ کو علی الاعلان یہ کہنا پڑا

صوفی نہادہ دام در حقّہ باز کرد　　بنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد

بازی چرخ بشکندش بیضہ در کلاہ　　زیراکہ عرض شعبدہ با اہل راز کرد

ایشیخ خوش خرام کہ خوش میروی بناز　　غرہ مشو کہ گربہ عابد نماز کرد

فردا کہ پیشگاہ حقیقت شود پدید　　شرمندہ رہ رویکہ نظر بر مجاز کرد

ہم نماز اور طاعت کی بابت "اطاعت و عبادت" کی عنوان مین کچھ عرض کرینگے کہ نماز کا حقیقی مقصود کیا ہی جو بوجوہ چند در چند گم ہوتا چلا گیا لیکن حالت یہ ہوی کہ ادھر مسلمان تو شوکت و حشمت اور حکومت و اقبال حاصل کر کے عیش پسند کاہل سست آرام طلب اور سہل انگار بنتے چلے گئے اور جو لوگ اون مین کچھ عرفان و معرفت کا ذوق و احساس رکہتی تہی وہ دلفریب طریقون سی روحانیات کی اوسی وادی مین جا پہنچی جس سے قرآن پاک نی قل الروح من امر ربی کا جامع اور سچا ارشاد حق سنا کر روکا تہا اور جس مین پہنچکر انسان نہ پڑہی کی ضرورت رہتا ہی نہ کہانی اور پینے کی بس ایک چٹائی اور لنگوٹی وہان کفایت کرتی ہی مگر یہ سب بلائین مسلمانون کی شاندار علمی ذخیرہ مین محض قدیم اقوام کی جذب و انفعال سی پیدا ہوتی چلی گئین جو ملکت ہو جاتی اور ذات مین ذات ملا دینی کی خیال سی ہر در ہا قسم کی اوہام اور بطلان کو مانتی تہین اور اون مین آنکی فلسفۂ روحانیات کی وہی بیرداز عجیب پڑی ہوی اہل ہند کی علمی عقلی اخلاقی اور عملی زوال کا باعث ہو رہی ہی لیکن یورپ ادہر غرناطہ اور طلیطلہ مین ھسپانیہ یعنی سپین اور عرب کے مسلمان حکمرانون عالمون مصنفون اور عقلمندون کی تصنیف کردہ کتابون سی خلفای اسلام ہی کی قائم کردہ یونیورسٹیون مین بیٹھکر بیدار ہو رہا تہا صدہا برس اور فرنج ذوق علم مین طالب العلمانہ حالت کیساتہ اسلامی کالجون اور انکی درسگاہون مین آکر حکمت فلسفہ منطق ریاضی اور مختلف علوم کی تکمیل کرتے! لوٹ کر جاتی تو انہین اپنی مقدس رہنماؤن اور پادریون کی پادر ہوا باتین سنکر دل ہی دل مین ہنسی بہی آتی قوم کی مردم پرستیون اور خلاف علم و عقل خوش اعتقادیون کو دیکہ دیکہ کر وہ ایک ندامت تو محسوس کرتے مگر دنیایت اور جہالت کی عام رنگ کو دیکہکر خاموش ہو جاتی گویا جو حال آج ایشیا یا ہندوستان و ایران کا ہی وہی یورپ کا تہا مگر معتقدات جس ڈہنگ اور جس نوعیت کی ہون انسانی قلوب پر اونکا اثر بڑا گہرا اور پائدار ہوتا ہی۔ یورپ کے شیخ الشیوخ (پوپ مقدس) نی اپنی اور اپنی غاشیہ بردار راہبون کی طلسمی نضلین الا لعنۃ اللہ کی ربانی صداقت کی سامنے جاتین دیکہکر مسلمانون کیطرف سی جو زہر اپنی قوم کی عوام کالانعام مین گہولا تہا وہ خواص تک بہی پہنچتا گیا جسنے بعد مین سلاطین اسلام کیساتہ ارض مقدس کی زمین پر صلیبی لڑائیون کی صورت اختیار کی مگر مسلمان فاتحین قرآن پاک کی صحیح معرفت آموزیون اور کلام خدا کی سچی دانش افزائیون کی فیض معنوی کی برکات سی ہمیشہ ناصر و منصور اور مظفر و کامیاب رہی

Marfat.com

مگر بے مجھ بوجھ مسلمانوں کی بت شیخ کی الوہیت کے رازداروں نے جو معاندانہ اور مخالفانہ روش اختیار کر لی تھی وہ
برابر قایم رہی خدائے واحد کی فرمان بردار تو کافر کہلائے اور ان لوگوں کے سامنے گردن نیاز خم کر کر کے صدہا
مفروضات کو ماننے والے آسمانی اور زمینی برکات کے وارث ہوتے چلے گئے لیکن یہ تبدیلیاں جس خاص اور لطیف
وجہ سے ہوئیں وہ نہایت لذیذ اور مزیدار ہے خدا کا کلام کبھی نہیں بدلتا اِنَّ الارضَ یرثھا عبادی الصالحون
بالکل سچ اور صحیح ہے خدا کی زمین پر عاقل فرمان بردار اور اللہ کی نیک بندے ہی وارث علم و فضل اور مالک
انعام و کمال ہوسکتے ہیں جاہلوں کیلئے ہر جگہ ذلت کی زندگی اور خدا کی پھٹکار ہے اور جہالت ہی کفر ہے

ہمارے مسیح عزیزان نوع اعتقاداً رہے تو تثلیث ہی کی پابند عیسائیت کو انہوں نے اپنا قومی فیشن قرار دیا
مگر نظام عمل و آئین ضوابط اخلاق و اتحاد اور دستور حریت انہوں نے وہی قایم کیا جو مسلمانوں کا شیوہ اور
خاصہ تھا اور قرآن پاک اُن کی نہایت صراحت اور شدت سے تاکیدیں فرماتا ہے یہ ایک چال تھی جو یورپ چپکے سے
چل گیا وہ سمجھ گیا کہ علمی اور عقلی عملی اور اخلاقی مسلمات دانش کو سمجھنے کی سخت ضرورت ہے انسان کو اتنی
ضرورت اچھے معتقدات کی نہیں جتنی کہ عاقلانہ اعمال و کردار اور دنیا میں ہوشمندانہ رفتار و گفتار کی ہے معتقدات
محاسن اعمال و کردار کو پیدا کرانے کے لئے نہایت ضروری ہیں لیکن انسان اگر باہمی محبت و اخوت اتفاق و اتحاد
کیساتھ رہے اور نور علم و عقل کو رہنما بنا کر جیسے اپنی فطرت کو شریعت الٰہی کے چند مختصر اور موٹی موٹی قانونوں
کا پابند اور تابعدار بنالے تو فروعی غلطیاں چنداں نقصان نہیں پہنچاتیں غلطی تو آخر غلطی ہے لیکن انسان
کو بہرحال عملی صلاحیت اور علمی اہلیت اختیار کرنی چاہیے یورپ کا یہ مسلمہ تھا جو دنیاوی اعتبارات سے مکمل مگر
روحانی اور دینی ملحوظات سے اخلاق عالیہ اسلامیہ کیلئے ناقص اور قابل تحقیر ہے
الغرض مسلمانوں کی ظاہری شان و شوکت اور آزادانہ علمی تحریریں دیکھ کر سطحی نگاہ سے یورپ خیالات کی اوس تصادم
میں آیا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دنیا میں یہ تین چیزیں زر۔ زمین۔ زن نوع انسان میں قدیم سے مابہ النزاع
چلی آتی ہیں ان تینوں چیزوں کو اوسنے ایران کی عجیب و غریب مجوسی ریفارمر مزدک کی مردکی اصول کی مطابق
اپنی قوم میں مایہ مشترک قرار دیکر تجھ دنوں کیواسطے اپنی بین الاقوامی تنازعات اور خانہ جنگیوں کا سدباب کر دیا
مگر اوسکی یہ عقلی غلطی اور حق ناشناسی آخر انگلستان میں ہزار ہا معاشرتی اور منزلی خرابیوں کیساتھ حقوق طلب عورتوں
کی مضحکہ خیز ہنگاموں کیصورت میں ظاہر ہوئی ہم عورتوں کی صنف نازک کی فرائض لطیفہ کے متعلق علیحدہ طور پر کچھ
لکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے اپنی سچی تعلیمات کی مطابق ان کی بیرونی اور منزلی معاشرتی اور اخلاقی علمی اور تمدنی
نظام عمل کی درستیوں کیلئے عورتوں کو کس کس قسم کی حقوق عطا فرمائے ہیں یہاں ان باتوں کا ذکر بالکل بے محل ہے
بہرکیف یورپ نے اپنی مذہب کے مقدس مقتداؤں کی متعصبانہ اور لگاتار اسلامی مخالفت سے الا نعبد الا اللہ
کی نہایت سچی نصب العین اور پاکیزہ مفہوم پر تو غور نہ کیا مگر جس قسم کی مسلمات عمل کو اوسنے اسلاف اسلام کی عملی
کارنامے دیکھکر قایم کیا اُن کی برکت سے وہ دن بدن دنیاوی معاملات میں اقتصادی سیاسی علمی اور تمدنی

Marfat.com

ترقیاں کرتا چلا گیا تثلیث فی التوحید یا توحید فی التثلیث کا مثلث عقیدہ جو نہ اوسکے لئے محض لسانی تھا اسلئے وہ تثلیث یورپ کو اپنی اجتماعی دنیوی قومی اور انفرادی زندگی کیلئے ہی چنداں باعث نقصان نہ ہوئی ٹھیک ایسے ہی جیسے کہ آج علمی اور عملی حالت کی بگڑنے سے توحید الہی کا لسانی اقرار مسلمانوں کیلئے بیسود ثابت ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کو اسطرح لسانی طور پر ماننا نہ ماننے ہی کی برابر ہے جب تک کہ انسان کی اعمال و کردار اخلاق و خیالات اور علم و یقین سے اوسکے ماننے یا اوسکے پاک و برتر کامل عملی ثبوت نہ ملے اللہ اللہ کرتے رہنا کچھ نفع نہیں پہنچاتا

اہل عرب ظہور اسلام سے پہلے خدائی ذات سے گو قطعی بےخبر اور جاہل نہ تھے مگر بات صرف یہی تھی کہ اون کی اخلاقی اور عملی علمی اور عقلی معاشرتی اور روحانی حالت سخت متبذل ہو رہی تھی مزید براں ہزارہا اصنام انہوں نے اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور واسطے کی طور پر حائل کر رکھے تھے اور یہی حالت ضلالت گمراہی جہالت اور کفر کا گویا ایک دریائے شور تھا جس میں غوطے لگائے اور نہانے سے وہ صفائی پاکیزگی اور طہارت حاصل نہیں ہو سکتی جو خدا کی جلال توحید اور اوسکی عظمت وحدت کی جبروت کو ایک نظر دیکھ لینے سے میسر ہو جاتی ہے لہذا یہی وہ منکرانہ یا مشرکانہ دینی کیفیت تھی جسکے لئے خدائے ذوالجلال نے کفار عرب کی بابت یہ ارشاد فرمایا

ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ۝ پ ۱۳ ع ۱۰

اور جو لوگ ذات الہی کی عملاً منکر ہیں انہیں ان کی اعمال کی سزا میں کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی ہی رہے گی جو ان سبکو (وقتاً فوقتاً) کھڑکھڑاتی رہے گی یا انہیں نہ پہنچی گی تو ان کی قرب و جوار میں آ نازل ہوگی یہاں تک کہ خدا کا وہ آخری وعدہ یعنی وبال و تباہی جو منکرین حق کیلئے بالآخر یقینی ہوتا ہے پورا ہو ایمیں ذرا شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ کبھی خلاف اور جھوٹا نہیں ہوا کرتا

الغرض یورپ نے فیضان اسلام ہی کی برکت سے آئینی نظام حکومت کی عاقلانہ ضرورتوں کو سمجھا اور پھر رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے تمام علمی عقلی سیاسی اور تمدنی برکات کا وارث ہوتا چلا گیا مقدس پادریوں کا طلسم ورع حقیقتاً ٹوٹ گیا نظام عمل اور قوانین سیاست سے تثلیث ہی محض زبانوں پر رہ گئی اور اون لوگوں میں ایسے لوگ لطیف الاحساس ادیب شعرا حکماء اور فلسفہ دان بھی پیدا ہوتے چلے گئے جو بالکل تعلیم قرآن کی مطابق ذات الہی کی سہل الحصول اور مفید مطلب معرفت کیلئے قدرتی مناظر وادیوں کی وسعتوں پہاڑوں کی بلندیوں دریاؤں کی روانیوں برف کی سپیدیوں اور لالہ زار چمنستانوں کی رونقیں دیکھ دیکھ کر اللہ کی جلال کو جھلکانے لگے قوم کا مذاق اس قسم کی لٹریچر سے ستھرا اور سلیم ہوتا گیا اوس قادر مطلق کی دست قدرت نے انہیں ہر کام میں صفائی درستی اور خوش سلیقگی کا ہنر سکھایا اونہوں نے افعال اللہ پر غور کر کر کے اوس مفید زندگی عرفان حق کو حاصل کیا جسکو پانے سے انسان دنیا میں انسانوں کیطرح جینے رہنے اور کام کرنے یا مرنے کے قابل بنتا ہے اور قرآن پاک نے اوسکی تعلیم ان آیات مقدسہ میں دی ہے

ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف الیل و النھار لایت لاولی

Marfat.com

الالباب ٥ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون
فی خلق السمٰوات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحٰنک فقنا
عذاب النار ٥ پ ۴ ۱۱ع

بیشک آسمان اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کی ردوبدل میں عقلمندوں کی سمجھنے کیلئے جلال الٰہی اور اوسکی عظمت وقدرت بہتیری نشانیاں موجود ہیں (اور وہ عاقل کیسے ہیں) جو کہ کھڑے اور بیٹھے اور پڑے خدا کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی ساخت میں غور کرتے ہیں (اور غور کرکے بیساختہ بول اٹھتے ہیں) کہ اے ہمارے پروردگار تونے اس کارخانہ عالم کو محض بچوں کا کھیل یا مہمل اور بیفائدہ نہیں بنایا تیری ذات ایسے افعال لایعنی کرنے سے پاک ہے (اور تیرے اس کارخانہ ہستی کا نظام ہی خبر دے رہا ہے کہ آخرت میں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہونی ہے تو اے خدائے ذوالجلال ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا ہے۔

یہاں مسلمان ان آیات مقدسہ کو ہمیں پڑھیں خوب پڑھیں بار بار پڑھیں اور ان میں تفکر کریں کہ قرآن پاک کس عمدگی سہولت اور آسانی سے عرفان حق کی تعلیم دے رہا ہے وہ سہل الحصول معرفت ہے جو کسیکو ہزاروں دینی کی بغیر انبیا کو ارشاد حق مظاہر عالم پر غور وفکر کرنے سے بے مزد ومنت حاصل ہوتی ہے اور اسی قسم کی سچے عرفان سے ان لوگوں کا دماغ روشن دل بیدار اور طبائع مجلا ہوتی ہیں اور پھر ان قدرت کی ہر حرکت اور اوسکی ہر جنبش سے بڑی بڑی علمی معلومات اور عقلی انکشافات کی دولتوں کا وارث بنتا ہے یورپ کی تمام ترقیاں قرآن کی اس ارشاد برحق اور عقل افزا ہدایات کی ماتحت رہنی سے ہوئی ہیں

جارج سٹیفن نے چائے پکاتی ہوئی چائے جوش کی ڈھکنے کی جنبش سے بھاپ کی حیرت انگیز قوت کا راز پایا سر ایزک نیوٹن نے باغ میں ایک پکی ہوئی سیب کو درخت سے خود بخود گرتے دیکھکر کشش وجذب کا وہ معرکۃ الارا علمی عقدہ حل کیا جسکے حالات ابھی تک حجروں اور خانقاہوں یا مندروں اور غاروں میں سمادھیاں بھر بیٹھنے والوں کی سمجھ میں نہیں آسکے۔ اٹلی میں مارکونی وائرلیس سلسلہ پیام رسانی کی موجد نے فضا میں لہرانے والی ہوا پر نہایت عمیق نظر کرکے ڈالکر دنیا کو محوِ حیرت بنادیا قوت برق سے کام لینے والے عارف اسرار قدرت نے اپنی تفکر سے نوع انسان پر علمی عقلی سیاسی اور تمدنی احسان کیا ہے اور اب ہوائی جہاز بنانیوالوں نے جن کمالات علمیہ اور اسرار الٰہیہ کی انکشافات پر کمر باندھی ہیں اہل نظر سوچیں اور غور کریں کیا ان کی یہ کوششیں یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور ربنا ما خلقت ھذا باطلا کی معرفت آموزیوں کی خلاف ہیں ؟

لیکن افسوس جبکہ خلاف قرآن اور اسلام کی سچی معلومات عرفان کی برعکس الکین مذکر کی سرے سے کائنات ہی کو لغو مہمل بیہودہ اور طفلانہ کھیل کہنا یا سمجھنا شروع کردیا جائے تو ایسے لوگوں کو عقل سلیم کہاں اور کیونکر میسر ہوسکتی ہے ؟ افسوس ہے کہ دین برحق اسلام اور خدا کی پاک کتاب قرآن نے اپنی متم بالشان نصب العین اور توحید الٰہی کی پاک تعلیمات سے مسلمانوں کو جن اخلاقی خوبیوں عملی اولوالعزمیوں

Marfat.com

علمی شوکتوں عارفانہ لذتوں اور تمدنی برکتوں کی شاندار راہیں دکھائی تھیں آج وہی مسلمان روحانیات کی پرواز قدیم کی اثر اندازیوں سے بالکل فراموش کر کے نہایت عجیب قسم کی قوم بن گئی اور تا حال قرآن پاک کی پر شوکت ہدایات کو سمجھنے سے وہ بالاجمال محض عرفان الٰہی کی غلط کردینے کے سبب عاجز و قاصر ہو رہے ہیں اور یہ قصور انہیں کا اپنا ہے کہ اسلام اور قرآن کا خداوند توہمات و ظنیات کی ذلت آمیز زندگی سے ہر آن ان کو بچائے آمین

جو شخص یا جو قوم خدائے ذوالجلال کی اس کھلی کتاب معرفت یعنی کائنات کو دیکھ کر اپنے دماغ و دل کو ہوشیار اور نگاہوں کو بیدار و پُر انوار نہیں کر سکتی ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ آنکھیں بند کر کے کس عالم پنہاں کو دیکھنا چاہتی ہے قرآن پاک نے اس مغالطہ کو جو احبار یہود اور رہبان مسیح میں موجود تھا الفاظ ذیل میں صاف کیا

فمن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا ٥

جو شخص اس دنیا میں (نظارہ کائنات کو دیکھ کر) اندھا رہا وہ حیات مستقبل-عقبیٰ اور آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا
بلکہ (موجودہ گمراہیوں کی حالت سے) زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا

علم العرفان و معارف کے اعتقادات سے جہان عالم کبیر اور وجود انسانی عالم صغیر مانا جاتا ہے اور یہ بالکل صحیح اور سچ ہے گویا مجموعی طور پر جو کچھ کائنات میں نظر آتا ہے چھوٹے پیمانہ پر وہی سب کچھ پیکر انسانی میں رکھا اور بنایا گیا ہے لیکن اگر ایک بڑا بہت بڑا تختہ پر نہایت ہی جلی اور نمایاں طریقہ سے لکھے ہوئے حروف و نقوش کو دیکھ کر اپنے اندر تحریر اور حروف کی اشکال کو درست نہیں کر سکتا تو وہ ایک ایسی چیز کو جس میں نہایت ہی باریک اور خفی طریقہ سے کچھ حروف و نقوش بنائے گئے ہیں دیکھ کر خاک سمجھ سکتا ہے یہ راز ہے من کان فی ھذہ الاعمیٰ ھو فی الاخرۃ اعمیٰ کے ارشاد میں سمجھایا گیا ہے لیکن اگر انسان کا مذاق سلیم ہو دماغ صاف اور دل درست ہو خدا کی سچی معرفت اور عرفان کا ذوق ہو تو ذرہ ذرہ کوہ طور نہیں؟ پانی کا ایک ایک قطرہ ایک ایک دنیا نہیں؟ اور سچے ذوق معرفت کا دلدادہ اُن چھوٹی چھوٹی چیزوں اور باریک باریک نظر میں نہ آسکنے والی ہستیوں کو ذوق معارف و اسرار میں محو ہو کر اچھی طرح نہایت عمیق نگاہوں سے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس سے اوس عارفانہ جذبات کو انسان کا دل جس قسم کی سرور انگیز علمی اور روحانی لذتیں محسوس کرتا ہے اور وہ اُن مشاہدات سے علم و عقل کے جن سود مند نتائج پر پہنچتا ہے کیا وہ عرفان الٰہی کے اسرار و معارف نہیں کہلا سکتے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

یورپ باوجود عقیدۂ تثلیث کو ماننے کے جس شدید ہی اور سچی راہ سے معارف علمیہ اور حقائق نظریہ عقلیہ کے ایوان عروج پر پہنچا ہے مسلمانوں کیا وہ قرآن پاک کی حقیقی معرفت آموزیوں اور حق نمائیوں سے جدا یا علیحدہ تھی کاش تم اپنی غلط فہمیوں کو سمجھ کر نور اسلام و قرآن کی فیض بخشیوں سے بہرہ مند بن سکو یہی بڑا بھاری کام ہے جو تمہاری بعض دماغی اور روحانی مغالطہ انگیزیوں کے سبب پورا ہو کر پھر ناتمام رہ گیا اور تم صدہا قسم کی ناکامیوں ناتوانیوں اور بوالعجبیوں کے شیدائی بن کر بے حس و حرکت ہو گئے لیکن خدا کی معرفت اور اوس کے عرفان کا صحیح فیض انسان کو علمی اور عقلی پستیوں عملی اور ادراکی اخلاقی اور تمدنی شیون کے اتحاد سے نکالکر دماغی اور دلی جسمی اور روحانی تمام قوتوں کو گرما دیتا ہے اور کبھی ایسے مسلمان دنیا میں رہکر دکھاتے ہیں کہ اسلام کی سچی معارف آموزیوں اور قرآن پاک کی حقیقت نمائیوں سے انسان عالی خیالی اور بلند ہمتی کے کن درجوں پر

Marfat.com

پہنچ جاتی ہے۔ ہمت بلند دار کہ مردان روزگار — از ہمت بلند بجائی رسیدہ اند

کیا یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی یعنی باوجودیکہ یورپ میں صدہا مقدس رہبان مسیح کی الوہیت کی داعی اور مجردانہ روحانیت کی پرجوش حامی موجود تھی بلکہ اب تک ہیں مگر اہل یورپ مسلمانوں کی فیض قرب سے پتہ کی بات کو اندر ہی اندر سمجھکر اون تمام علمی عملی عقلی ارتقائی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مساعی میں کی شور و عمل مصروف ہوگئی جو دنیا میں انسانی زندگی کو بقائی نسل و مذہب کیواسطے کرۂ ارض کی ہر حصہ پر ضروری تھیں۔

یورپ کے اونہیں ایام تاریک میں وہاں مسلمانوں کی تعلیم الا نعبد والا اللہ کی آدھی ادھوری صدا کو دور ہی سے سنکر پوپ مقدس کی خلاف میاں "لوتھر" کھڑا ہوا اوسنے فرقہ پرٹسٹنٹ کی بنیاد ڈالدی پرانی رومن کیتھولک چرچ سے یہ چرچ الگ ہوگیا اگرچہ اسلامی نکتہ نگاہ سے نئی کلیسا کی اعتقادی مسائل میں بھی چنداں فوقیت نہیں تاہم اتنا تو ہوا کہ مسیح و مریم کی بت محراب کلیسا سے اٹھ گئی

بہرکیف یورپ تو اودھر جیسے سے اوس بالکل قدرتی اور عین مطابق فطرت تعلیم عرفان آموز پر بازادی کاربند ہوگیا جیسے قرآن پاک نے جا بجا مناظر قدرت پر غور و فکر کرنیکی سچی ہدایات کی طریقوں سے کھلے الفاظ میں بیان فرمایا اور اوسکے بعد اوس ملک اور اون اقوام ابعض کی حکما شعرا اور فلسفہ پسند افراد اپنی نظموں اور مختلف تحریروں سے قوم کی میلان رجحانات اور مذاق عامہ کو صحیفہ قدرت ہی کی دلچسپیوں کیطرف ڈالتے رہے یہی اندازِ معارف کبھی مسلمانوں میں محسوسات عالیہ کی حقیقی فہمیوں کا باعث ہوا تھا چنانچہ یورپ کے لوگ بھی آخر انسان تھی یہاں بھی اون جذبات اور خیالات کی طبائع کو درست اور دلوں کو سلیقہ شعار بنانی کی وہی رو قائم کی جو قدرت کی مناظر طبیعہ کو دیکھتی رہنی سے قدرتاً انسانی نفوس و قلوب میں پیدا ہو جاتی ہے اور اوسکا اثر پھر اون لوگوں کی منزلی قومی صنعتی تجارتی علمی اور عملی خوش اسلوبیوں میں ظاہر ہوتا ہے کہ اون کے ہر کام میں ایک حسن تناسب خوبصورتی سلیقہ شعاری صفائی اور دلکش مرغوبی کی شانیں نظر آنی لگتی ہیں الغرض یورپ کے ہر کام ہر صنعت اور ہر چیز میں حسن خوبی اور صفائی یا سلیقہ شعاری کو دیکھ دیکھ کر اہل ایشیا یورپ کی مصنوعات خریدنی پر مجبور ہیں یہ سب خدای ذوالجلال کی علم آموز افعال و کمال پر غائر نظر ڈالنی اور قدرت کی چابک دستیوں پر عارفانہ غور و فکر کرنیکا نتیجہ ہیں اونکا تثلیث پرستی سے اب اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ ہم مسلمانوں یا تمام اہل ایشیا کا لسانی خداپرستی اور زبانی اقرار توحید کیا تھا ہی

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ — ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

آہ وہ آخرت وہ فردای محشر اور وہ صبح قیامت یا پرلیہ جسکی بابت تمام آسمانی نوشتوں میں خوف انگیز حالات اور اشارات موجود ہیں اور قرآن پاک نے بھی بالفاظ مختلفہ زلزلۃ الساعۃ یوم الفصل یوم الدین یوم الحساب القارعۃ اور یوم النشور کی مخصوص تشبیہات سے اوس دن کو یاد دلایا ہے اگر آنیوالی کل کی صبح وہی صبح محشر ہوجاے تو ہم سب لوگ اپنی لسانی معتقدات معارف کیساتھ عملی عقلی علمی کوتاہیوں کی باعث سخت گھاٹے اور نقصان میں ہونگے اور ہماری آنکھیں واقعی کھلی کی کھلی رہ جائینگی۔ عارف شیرازی

قرآن پاک میں ہر ایک حقیقت کو حسن خوبی اور حسن اسلوب خاص سے بیان کیا گیا ہے اوسے ارباب ذوق سلیم ہی سمجھتے ہیں قیامت پرلیہ یا روز آخر کو ہر مذہب اور ملت نے مانا ہے اور وہ ماننی ہی کی چیز ہے اوسکے ہونے اور آنے میں کچھ شک نہیں مگر مضمون قیامت اپنی مخصوص اندرونی اور علمی کیفیات کے اعتبارات سے اسقدر بسیط اور دلچسپ ہے کہ اسپر جب تک ایک علیحدہ کتاب نہ لکھی جاے اسکے حالات مفصل اور واضح نہیں ہوسکتے قرآن پاک نے نہایت ہی خوبیوں سے تمام معارف علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ کو بیان فرماکر خدا کی ابدی صداقتوں کی منشور ازل پر گویا مہر لگادی ہے اگر وقت ملا تو انشاء اللہ تعالے اس مضمون قیامت کو کبھی تعلیم قرآن کی مطابق مفصل کرکے لکھنے کی سعی کی جائیگی وما توفیقی الا باللہ

Marfat.com

خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے بھی آج سے چھ سات سو سال قبل قوم کے حافظان قرآن اور زاہدان برکت فروش کی ایسی دماغی ناتوانیوں اور غلط اندیشیوں کو دیکھ دیکھ کر یہ اشعار لکھی تھیں

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت — بر در میکدہ با دف و نے ترسائی
گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد — آہ اگر از پس امروز بود فردائی

اصلاح اخلاق کی ضرورتوں اور روحانی اہمیتوں سے انکار کرنا جہالت ہی نہیں بلکہ کفر ہے مگر جس قسم کی روحانیت ایشیا میں کروڑہا انفوس و قلوب پر عرصہ دراز سے بوجوہ چند در چند تقدیس عجیب کی پر وبال لگا کر مسلط ہو گئی اگر یہ یورپ ہی میں رہتی تو کوئی حیرت کی بات نہ تھی یا مسلمانوں کے عوض یہ ہندوں بتوں اور کواکب و اجرام کی پوجنے والی لوگوں میں پڑی رہتی تو چنداں باعث تعجب نہ ہوتی مگر حیرت ہی تو یہی کہ وہ اگر جمی تو اون لوگوں میں اور اوسنے مسخر کیا تو اون انسانوں کی دلوں کو جنکی امتیازی شان ہی خدا پرستی تھی اور جنہیں خدای واحد نے اپنی ارشادات عالیہ سے قدم قدم پر جہالتوں توہمتوں اور غلط اندیشیوں سے بچنے کی لاگ ہدایتیں کی ہیں بلکہ اس قسم کی غلط روحانیت اور معرفت کے طرفہ کی ماننے والوں کو ڈنکی کی چوٹ یہ عقل افزا صدائیں سنائی ہیں

يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون ٥ پ ۳ ع ۱۴

اے اہل کتاب اوس کلمۂ حق کیطرف آؤ جو ہماری تمہاری درمیان یکساں ماننے کی لائق ہے کہ خدا کی سوا کسی دوسری شے کی ستائش و عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو ذاتی صفاتی طور پر بھی اللہ کی جلال الوہیت کا شریک نہ ٹہرائیں اور اللہ کی سوا ہم میں سے کوئی کسیکو بھی اپنا مالک و معاون نہ سمجھی پھر اگر ایسی سیدھی اور سچی بات سے بھی منہ موڑو تو ہم مسلمانوں کی توحید پرستی کی گواہ بنکر کہو کہ ہم مسلمان لوگ خدا کی سچے سرنیاز جھکانیوالی ہیں شرک سے بیزار ہیں

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ خدا کی اون کھلی احکام سے کیونکر انکار کرتے ہو جن پر تمہاری انسانی فطرت شاہد ہے اور تم دلیل قائل ہو

يا اهل الكتاب لم تكفرون بايت الله وانتم تشهدون پ ۳ ع ۱۵

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے اہل کتاب یہودیو اور عیسائیو خدا کی خالص توحید پرستی میں مردم پرستیوں کا بطلان کیوں شامل کرتے ہو حالانکہ تم توریت اور انجیل کی سچی احکام سے اس حقیقت حال پر معناً وقوف رکھتے ہو کہ مردم پرستی بری ہے

يا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون ٥

اے اہل کتاب (اپنی مردم پرستیوں اور شرک ورزیوں سے) حق و باطل کو گڈمڈ کیوں کرتے ہو؟ اور خدا کی صداقت توحید کو چھپاتے ہو حالانکہ تم وجدانی اور فطری طور پر اس حقیقت سے آگاہ بھی ہو کہ غیر اللہ کسیکو معاون و مددگار بنانا جہل ہے

ہم یہ بھی پچھلے مضامین میں عرض کر چکے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں بلکہ ہماری عزیزان وطن ہندوں نے بھی روحانیات ہی کی مغالطہ انگیزیوں سے اپنی مذہبی مقتداؤں مہاتماؤں اور رہنماؤں کو فوق الفطرت انسان سمجھ سمجھ کر انہیں ابن اللہ اور اوتار وغیرہ سمجھا اور پھر اون کی پرستش شروع کردی یہی پرستش رفتہ رفتہ روحانی تقدیسات کی دلفریب اور عجیب تعلقات سے مذاہب کے نزدیک دوسری جوگیوں راہبوں اور اون بزرگان دین کا زیادہ نام

Marfat.com

لینے والی بارباؤن زندہ اور مردہ پیرون کیواسطے ہی مخصوص ہوتی چلی گئی مگر چونکہ ان ان فی ستائیشون اور
ان فی الوہیتون کی ایمان ویقین سی اوس علو محسوسات اور علمی کمالات کی درجون تک ہرگز فائز المرام نہین ہوسکتا
جو اوس خالق کائنات نی باعتبار شرف فطرت انسان کیواسطے خاص کئی ہین اسلیئے اون تمام آیات کی بعد
قرآن پاک نے نہایت پُر معنی مفصل اور عقل افزا ارشاد ذیل فیصلہ ناطق کی طور پر سنا کر قدیم روحانیت کی
مغالطہ انگیزیون مین اولجھی ہوئی جماعتون اور مردم پرست قومون کی خود ساختہ اوہام باطلہ کا صفایا کر دیا

ما كان لبشر ان يؤتيه الله الكتب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا
عبادا لي من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب و
بما كنتم تدرسون ولا يأمركم ان تتخذوا الملئكة والنبيين اربابا ط
ايأمركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون ٥ پ ۳ ع ۱۶

دنیا مین کسی انسان کو بھی یہ بات شایان نہین کہ اللہ اوسے عقل سلیم گرگیان اور آسمانی نوشتہ یا پیغمبری تک
اعزاز بخشے اور وہ لوگون سی کہنے لگے کہ لوگو خدا کو چھوڑ کر میری بندی اور فرمان بردار خادم ہوجاؤ بلکہ وہ
تو یہی کہیگا کہ (لوگو) خدا پرست انسان بنکر رہو اسلیئے کہ تمہین بتایا جاچکاہی اور تم بھی یہی باتین پڑھتے رہے ہو
اور خدا کا ایک ذی ہوش بندہ (نبی) تم سی ہرگز یہ نہ کہیگا کہ فرشتون اور پیغمبرون کو خدا مانو بھلا کہین ایسا
ہوسکتا ہی کہ وہ تمہین خدا پرستی سکھائی اور تمہاری خدا پرست بننی کی بعد جہل وکفر کی باتون کا حکم بھی دیے

فی الحقیقت یورپ اگر حکم الہی مناظر قدرت کی دلچسپیون اور شواہد کائنات پر غور و فکر کرکے علو احساس وتخیل
کی علم آموز اور عقل افزا مدارج حقائق پر نہ پہنچتا تو آج اوسکا حال ایشیا والون سی بھی زیادہ
مبتذل اور ناقابل بیان ہوتا مگر اللہ نی ایسے سامان کردئی کہ اون لوگون مین اعمال ربانیہ کو دیکھنے
اور اون پر فکر کرنیکا ذوق عرفان آموز پیدا ہوتا چلا گیا اون کے شعرا اور حکما نی قدرتی چیزون کی
دل آویز بیان کئی ہماری ملکون مین چونکہ باغلاط روحانیت اوتار پرستی کا ڈھنگ حصول نجات
کی خیالون سی شدت کیساتھ پڑچکا تھا اسلیئے ہماری شعرا بھی انسانی حسن وجمال کی دام فریب مین
آکر ذلیل ہوتی ہوتی عامیانہ مذاق حسن پسندی کی مطابق کسی گلفام گل اندام مہ جبین کی زلف وکمر
کی جستجوون مین لگی رہے انہین تو کمر یار کا پتہ اب تک نہ لگا مگر یورپ نے کمر یار کو دیکھ بھالکر
اوسپر بیٹی بندھوادی اور نظام تقسیم عمل کو قائم کرکے ہر فرد کام مین مصروف ہوگیا یورپ
کی دنیا ہی بدلگئی مردون عورتون نے تعلیم کو اپنی فرائض انسانیہ کیلیئے لازمی اور ضروری سمجھا
یورپ کے ملک الشعرا شکسپیر کے علاوہ ٹینی سن گولڈ سمتھ بائرن سکاٹ نی مناظر قدرت پر
غور کرکے اوسی حسن وجمال کو بیان کیا جیسے قرآن پاک نے صدہا مقامات پر بڑی اہمیتون کیساتھ
ان فی ذالک لایٰت لقوم یتفکرون کی ارشادات حق سنائی تھے
رسول محتشم نبی محترم پیغمبر عرب والعجم روحی فداہ کا فیضان تعلیم آیت "ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین"

بیان یہ بات خاص ہے
کہ یہ احکام قرآن عیسائیون اور
یہودیون کیواسطے سنائی گئی ہین
جو فرشتون کو خدا کی بیٹیان
اور انبیا کو خدا کا بیٹا کہتے ہین
اسلام کی مقابلہ مین قریب ہلکی کے
باعث اہل کتاب تھے یہی
لوگ اور ہندوستان کی ہندو
عزیزان نوع مقابلہ پر ہوتی تو
غالباً انہین بھی اہل کتاب ہی کہکر
پکارا جاتا مگر قرآن پاک
کی تعلیم حق اپنی صداقتون میں
ایسی محیط وبسیط ہی کہ کوئی
ایسی قوم خوشتر کانہ خیالات کی
خوگر اور باطل معتقدات کی پابند
ہو اوسکی حق گوئیون کی سماعت
سی مطلقاً اخلاقاً علماً اور عقلاً
بے نیاز و فارغ نہین ہوسکتی
اور یہ خدا کی پاک اور زندہ کلام
کا ایک معجزہ ہی اسی لئی قرآن
کی بعد کوئی ذی ہوش کسی دوسری
آسمانی کتاب کے نزول کی ضرورت
کو نہین مان سکتا اور جب کتاب
کی ضرورت نہین تو نبوت کا بھی
خاتمہ بالخیر ہوچکا یہان تک
کہ کوئی انسان اگر انہین شاعرانہ
مدرکات اور جذبات ہی کا کیون
نہ ہو مگر قرآن پاک کو پڑھکر
اپنی اعلان رسالت سی نادم ہوگا
بس اب تو تعلیم کی ضرورت ہی

Marfat.com

کے مطابق صرف مسلمانون ہی کے لئے تو نہ تھا بلکہ وہ کل دنیا کیواسطے ہی یورپ مین بہی خدا کی ان نئی مخلوق آباد تھی وہ اوس رسول سے بالواسطہ شہود قدرت متفیض ہوئی اور یہی وسایل عرفان وعقل قرآن پاک نے بیان فرمائی ہین مگر افسوس کہ حصول علم ودانش اور بینش وبصیرت کیلئے دین برحق اسلام نے توہمات کے جن حجابات حایلہ کو ولا نشرک بہ شیئًا ومن یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ کی بزور تاکیدین فرماکر اٹھایا تھا وہ عجیب در عجیب طریقون سے خدا سے اور حق شناسی کے وسیلے اور واسطے بن بن کر مسلمانون ہی مین پہر قایم ہوگئے اسیطرح عرصہ دراز تک ہوتا رہا مسلمانون مین صدہا اناالحق کہنے والے عاشقان روحانیات پیدا ہوئے آہ اس تیرہ سو کچہ سالون کے قلیل عرصہ مین خود اوس رسول برحق کے نام لینے والون نے قرآن پاک کے تلاوت کے عوض اپنے تصورون اور اپنی تصنیف کردہ رطب ویابس مقالات کے درس دینے شروع کردئے مسلمان امسلمان رہتے تو کیونکر؟ اور قرآن پاک کے مطالب کا ذوق علم رکھتے تو کیسے؟ مسلمانون کا خواب توحید ہزارہا تعبیر بیان کرنیوالون کی خوش فہمیون کی بیانات مختلفہ سے پریشان ہوکر رہ گیا

حافظ آب رخ خود بر در ہر سفلہ مریز — حاجت آن بہ کہ بر قاضی حاجات بریم

الغرض ایشیا مین تو قدیم سے مردم پرستیون کا فلسفہ نجات راسخ تھا مسلمان جہان جہان گئے اونہین ایسے ہی لوگون سے سابقہ پڑا جو اصنام وعناصر کے سامنے جہکنے کو اپنی سعادت سمجہتے تھے ایسی اقوام کی معبودون کو انسانون کی مونہہ سے بیان کرنے مین کیا تامل ہوسکتا ہے؟ چنانچہ جب مسلمان بہی غلط در غلط ہوتے اخلاق اسلامیہ اور تعلیم قرآنیہ کو چہوڑتے چہوڑتے عرفان ومعرفت کی اوس اڈے پر آلگے جس پر کہ ایشیا کی قدیم قومین منہ سر لپیٹے مکت ہوجانے کے خیالون سے دم سادہے پڑی تھین تو ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کا جو اعزاز خدا نے اونہین بخشا تھا اوسکی اہلیت بہی اون سے رخصت ہوگئی چلو جھگڑا تمام ہوا مفت کی سردردی سے نجات ملی اللہ کی دولتون کا وارث بننے مین بڑی بہاری ذمہ داریان ہین ذمہ داری کے کام بہت نازک اور مشکل ہوتے ہین آسان اور سہل بات یہی ہے کہ لنگوٹی باندہ کسی خلوت خانے یا حجرے مین پڑے رہو۔ کیونکہ "ہیچ آفتے نرسد گوشۂ تنہائی را"

جب مسلمانون نے خلاف قرآن خلاف اسلام اس فلسفہ کو دستور العمل بنایا تو خدای ذوالجلال نے یورپ کی ایک عاقل قوم کو ایشیائے بعید کی دولتون اور حکومتون کی وراثت بخشی انگریز ہندوستان مین منجانب اللہ ٹہیک ٹہیک وقت پر داخل ہوئے کیونکہ ہمارے ہند وعزیزان وطن تو کروڑون دیوتاون کی ستائشین بتون کی پرستشین اور ہزارہا جوگیون اور جٹادھاری سادہوون کی پوجا پاٹین کر کرکے نروانا اور نجات حاصل کرنے کی آرزوون مین اون تمام قوتون ہمتون اور طاقتون کو کہوئے ہوئے پہلے ہی سے محض ملکی کے خواہان نہ ہوئے تھے اگرچہ مسلمان ہندوستان مین داخل ہوتے وقت ایران ہی مین رہ کر اپنی بہت سی اسلامی خصوصیات کو فراموش کرچکے تھے لیکن اون کی داخلہ ہند کیوقت اسلام کی ہمت افزا

Marfat.com

ہدایات، مین سی باقیات الصالحات کی طور پر توحید الہی کی ضرورت کا اعتقادی احساس کسی قدر زور دار جذبات کی ساتھ اون مین موجود تھا وہ جانتی تھے کہ خدا کی سوا دوسری چیزون یا بندون اور بتون کو جھکنے سے انسان مین کس قسم کا عقلی علمی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی ضعف پیدا ہو جاتا ہی مگر ھندو غیر انہی باتون کو اپنی قومی سعادتون اور روحانی یا علمی برکتون کا باعث سمجھتی تھے آخر مسلمان اون پر غالب آ بیٹھے گئی مگر جب نامحسوس طریقون سی کچھ ایران اور کچھ ھندوستان مین رہ رہ کر مسلمان بھی غیر اللہ زمینی اور آسمانی ہستیون کو ضعف علم و عقل کی سبب جھکنے لگی اور بندون کو انہون نی رسول اور رسول کو خدا بنا دیا تو خدا کی برکات نے ان سی بھی منہ موڑنا شروع کر دیا اور ھندو مسلمان جب جب عقلی ناتوانیون اور علمی کمزوریون کی ایک ہی درجہ جوش اعتقادی اور مردم پرستی پر ہوگئی خدا کی پاک تعلیم اور اوسکی مقدس کتاب محض مردون کی درود فاتحہ پر پڑھنے اور طوطے کیطرح عین اور قاف کا سر دبا دبا کر رٹنے کیلئی رہ گئی تو خدائی ذو الجلال نے ھندوستان مین اپنی لطف و کرم سے اوس قوم کو بھیجا جو نہ مسلمان تھی نہ ھندو اعتقاداً ان دونون سی الگ مگر علماً عقلاً اور عملاً ان دونون سی بدرجہا بہتر تھی اوسنے قدرتی مناظر پر آزادانہ نگاہین ڈال ڈال کر وہ سرور علم اور خمار معرفت حاصل کیا ہوا تھا جسکی بابت قرآن مین "یتفکرون فی خلق السموات و الارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا" کا علم آفرین ارشاد سنایا جا چکا تھا

اس مین کچھ شک نہین کہ مسلمانون کی تمام علمی عقلی ترقیان عملی اور تمدنی رفعتین بھی جب شروع ہوئی تھین تو قرآن پاک کی تعلیم برحق کو ہوشمندانہ طریقون سی سمجھنی اور اون پر عمل پیرا ہونے کی برکت سی ہوئی تھین مگر جب اونھون نی صدہا مفروضات روحانیہ قایم کرکے "قل الروح من امر ربی" کو بھلا کر اور ذات حق کو موسی علیہ السلام سی بھی بڑھ دیکھنے کی آرزون مین "خر موسی صاعقا" کی اعتدال آموزیون کو بھولکر اپنی حالت آیات ذیل کے مطابق بنالی تو اللہ کا جلال علم و عقل یورپ کی اوس گوری قوم کی صورت مین ظاہر ہوا جو اب بھی اپنی علمی خصوصیتون کیساتھ نزارہا تاکا دھاریون اور انا الحق کی مغالطہ مین پڑی ہوئی آریون اور تاریون سی کہین فایق ہی اور مسلمان ان آیات کی مصداق ہین

افمن ھو قایم علی کل نفس بما کسبت ؕ وجعلوا للہ شرکاء ؕ
قل سموھم ؕ ام تنبؤنہ بما لا یعلم فی الارض ام بظاہر
من القول ؕ بل زین للذین کفروا مکرھم وصدوا عن السبیل ؕ
ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد ؕ لھم عذاب فی الحیوۃ الدنیا
ولعذاب الاخرۃ اشق ؕ وما لھم من اللہ من واق ۝

(ای پیغمبر) کیا جو خدا ہر ایک شخص کی اعمال ظاہری اور باطنی سی خبر رکھتا ہی (غلط کار لوگون کو) بی سزا دئی چھوڑ دیگا اور

Marfat.com

اللہ کیساتھ دوسری دوادوں نے شریک ٹھراتی ہین (ای پیغمبر) ان لوگون سی کہو کہ تم خدا کو ایسی شریکون کی ہونے کی خبر دیتی ہو جن
کی (وجود) تھی سی وہ خدا اہنین جانتا تک ہین کہ وہ کدھر رہتی ہین یا زمین اوپری اور بی اصل باتین بناتی ہو بات
یہی ہے جاہلون (اور ذات الہی کی عملی منکرون کو اپنی خود ساختہ جالاکیان بھلی معلوم ہوتی ہین اور یہ لوگ
ہی راہ راست سی رکی ہوی ہین جسکو خدا (اونکی اعمال غلطکی پاداش مین تاریکیون مین ڈالی اوسکا کوی
راہ دکہانیوالا اہنین ایسی لوگون کیلئی دنیای زندگی مین ہی تکالیف و مصایب کا عذاب ہی اور
آخرت کا عذاب اس دنیوی عذاب پر اور المضاعف اور شدید ہی اور اس اپنی کردنی کی
بنگہتان سی کوئی کوئی اہنین بچانیوالا اہنین ہی اللہ کا غضب ہی جس سی اعمال غلطکی بعد بچنا مشکل ہی

بہرکیف جب ہندو عزیزان وطن اور مسلم برادران قوم مین محض ایک اعتقادی تفریق باقی رہ گئی عملی اور عقلی اعتبارات سے
دونون روحانیات کی اولطون مین الحکم خود فراموش اور مدہوش و غافل ہوگئی تو یورپ کی عاقل قوم نے منجانب اللہ
یہان پہرا ڈالا اور ملک کے اس سری سی اوس سری تک بتایید الہی مسلط ہوتی چلی گئی شہرون کو بارونق اور
ویرانون کو آباد کیا جابجا شفاخانی مدرسی سکول اور کالج قایم کئی سفر کی سہولتون کیلئی ریل جیسی نادر
چیز بنا کر آرام عام کیواسطے ہر جگہ تیار کی محکمہ ڈاک اور سر رشتہ پیام (تار) قایم کیا یورپ کی دل آویز
ستھری اور صاف بنی ہوی مصنوعات سی اہل ہند کو اپنی چابک دستیون کا گویا سبق دیا لیکن ہندوستانی
غفلت کا باوا آدم واقعی دنیا سی نرالا ہی دھرم اور مذہب کی نالگین بکڑی آپس کی کشمکشون مین پڑی رہی اور اس
بات کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی کہ مذہب اور دھرم خدا پرستی اور حق شناسی کی حقیقی نشان کیا ہی؟
لیکن اس امر مین ذرا بھی شک نہین کہ ایشیا مین رہنی والی تمام قومین ہندو اور مسلمان پارسی وغیرہم خدا کی
دین برحق کی نمایان خصوصیات اور عرفان الہی کی امتیازی اور شاندار کیفیتات کو سمجھکر جب تک بہرہ مند
اور اللہ کی دولتون نعمتون کی لایق نہ بنین یورپ کے ان گوری گوری چہرون کا یہان نظر آنا خدا کی رحمت ہی
کیونکہ ابھی تک ہم لوگ اخلاق و عمل اور عرفان و معارف کی صحیح جذبات سی ناواقف اور جاہل ہین مذاق
ایسی بھدی اور طبایع اسقدر بھیڈی ہین کہ خدا کی پیدا کردہ چیزون اور قدرت کی عقل افزا دل
حسینیون سی حظ اٹھانا ہمین معلوم ہی نہین ہان عیاشی زنا اور فسق و فجور کی لغویت آرام طلبی اور عیش پسندی
کی لت ہر امیر و غریب مین موجود ہی اور یہی زوال و ادبار کی وجہ بلکہ کوڑھ مین کھاج کی مانند ہی
یہان ایک بڑی لطیف بات ہم سب کی توجہ کی لائق ہی کہ بڑی بڑی مہنت جتی ستی جوگی اور گرو
ہمیشہ ہی باریک ململون کی کرتے پہنتی ہین فرانس کی نہایت لطیف اور چکدار رشمین پاج کی
لنگوٹیان باندھتے ہین اور قوم کی بڑی بڑی سران عظام سفر کیوقت درجہ اول یا دوم کا ٹکٹ لیکر
گدیلی دار نرم بیچھونے پر تشریف فرما ہوتی ہین حج بیت اللہ کیلئی بھی آج آہنی ریلون اور یورپ
ہی کی بنائی ہوی جہازون پر سفر کرکی وہان تک پہنچتی ہین مگر مزا یہ ہی کہ ان چیزون کو اپنی پوری تن دہی

Marfat.com

جفاکشی اور محنت و مشقت سے بنانے والے تو کافر اور ادھر ہم لیکن انکہیں بند کرکے آرام اٹھانے والے دھرم اور دین کے سچے نمونے مومن اور مہاتما ہیں لوگوں کی سمجھوں کو کیا ہو گیا؟

ترسم کہ صرفہ نبرد روز باز خواست — نان حلال شیخ ز آب حرام ما

ای باد گر بگلشن احباب بگذری — زنہار عرضہ دہ بر جانان پیام ما

الیوم اور وطن کے عزیزو بزرگو اور نوجوانو اتم نہایت نامحسوس طریقوں کیا تھ دین فطرت کی شاہ راہ مستقیم سے کھسکتے کھسکتے ایسی باطل خیالیوں کی گہری فریب میں مبتلا ہو گئے جس میں پڑ پڑ کر تم سے پہلے صدہا قومیں صفحہ ہستی سے معدوم و فنا ہو کر رہ گئی ہیں کیا تم اس عالم شہود و نمود کی کھلی اور نہایت بین معرفت آموزیوں سے دلوں کو پرسوز اور دماغوں کو پرسرور نہیں بنا سکتے؟ کیا تم خدای واحد معبود ذوالجلال کے کلام مبین سے وہ ہوشمندانہ عرفان نہیں سیکھ سکتے؟ جسکے حاصل ہونے پر انسان کی تمام قوتیں پوری فطری حرکتوں کیا تھ مصروف عمل و کار ہو جاتی ہیں؟ کیا تم خدای کائنات کی ارشاد کو نہیں سمجھ سکتے جو ان الفاظ صاف میں تمہیں حقایق و معارف کا واقف بنانا چاہتا ہے؟ قولہ تعالیٰ

الم نجعل الارض مھٰداً ۝ والجبال اوتاداً ۝ وخلقناکم ازواجاً ۝ وجعلنا نومکم سباتاً ۝ وجعلنا الیل لباساً ۝ وجعلنا النھار معاشاً ۝ وبنینا فوقکم سبعاً شداداً ۝ وجعلنا سراجاً وھاجاً ۝ وانزلنا من المعصرٰت ماءً ثجاجاً ۝ لنخرج بہ حباً ونباتاً ۝ وجنٰت الفافاً ۝ پ ۳۰ ع ۱

ای لوگو! کیا ہم نے زمین کو (تمہارے لیے) فرش اور پہاڑوں کو (زمین کے مضبوطی کیواسطے) آہنی میخوں کی طرح نہیں بنایا؟ اور اسکے علاوہ لوگو ہم ہی نے تو تمہیں جوڑہ جوڑہ یعنی مرد و عورت پیدا کیا اور ہم ہی نے تمہاری نیند کو تمہارے لیے موجب راحت بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ پوش (باعث امن) اور دن کو معاش و رزق کی دھندوں کیواسطے بنایا اور لوگو ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے آفتاب کو خوب روشن و درخشاں بنایا اور ہم ہی نے بادلوں سے موسلادھار پانی برسایا تاکہ اوس سے (ہماری حکمت و قدرت کیا تھ) تمہارے لیے غلہ جات ہر طرح کی روئیدگی اور گھنے گھنے باغ (زمین سے) لگا لیں (لوگو کیا تم ان صریح افعال ربانیہ سے اوسے پہچان نہیں سکتے؟)

کوئی سمجھدار انسان نہیں کہہ سکتا کہ حصول عرفان و عقل اور معارف و حقایق یا ایمان و یقین کیواسطے اس سے بہتر مفصل اور بین تعلیم بھی ہو سکتی ہے؟ مگر افسوس کہ نقص افہام اور پریشانی قلوب کا جو سامان پرانی اقوام کی فلسفہ روحانیات سے پیدا ہو چکا تھا ای مسلمانو وہ تمہاری دماغوں اور دلوں پر بھی چھا گیا مگر اسپر ظلم یہ ہوا کہ تم اپنی ہر حرکت اور اپنی ہر مفروضہ کو خلاف قرآن نہایت مستحسن سمجھتے سمجھتے اپنی اغلاط اور عیوب کو معلوم کرنے سے قاصر ہو گئے اور غیب کو سزا گناہ کو ثواب سمجھنے کے یہی ربانی سزا ہے جو اوسکے محکم ضابطوں اور اٹل قاعدوں کے مطابق انسانوں کو ملتی رہتی ہے مبارک ہیں وہی لوگ جو اپنی غلطیوں کو

Marfat.com

اپنی جذبات وخیالات اور افعال وکردار کی فوراً اصلاح کر لیتی ہیں اور کسی قوم یا شخص کی دل میں اصلاح اعمال و اخلاق کی احساس وخیال کا پیدا ہو جانا اللہ ہی کی رحمت ہی مگر تمہیں یاد ہو گا کہ اپنی ہر ادا کو درست اور ہر فعل کو صحیح سمجھنی کا مرض اوس قوم (بنی اسرائیل) میں ہی پیدا ہو گیا تھا جو اسی مرض کی باعث خود پسندیوں کی اوس عروج پر جا پہنچی جو قوموں کو لی ڈوبتا ہی اور بالآخر اسی غرور کی جا کی سبب آج اوس قوم کا کہیں ٹھکانا نظر نہیں آتا قرآن پاک نے اون کی جاہلانہ خودستائیوں آیات ذیل میں یاد دلایا ہی سنو اور سمجھو

وقالت الیھود والنصاری نحن ابنٰٓؤا اللہ واحبآؤہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ولله ملك السموات والارض وما بینھما والیه المصیر ع

یہودی اور عیسائی دعوای کرتی ہیں کہ ہم لوگ اللہ کی بیٹی اور اوسکے بڑی پیاری اور چہیتی ہیں (تو ای پیغمبر انکی کہو کہ اگر تم اللہ کی ایسے ہی (رشتہ دار) یا محبوب ہو تو وہ (اللہ) تمہیں تمہاری گناہوں کی بدلی اپنی نظام عالم کی مطابق (وقتاً فوقتاً) سزا کیوں دیتا ہی (حقیقت یہ ہی کہ تم اللہ کی نہ بیٹی ہو نہ پیاری بلکہ خدا نے جسطرح اور انسان پیدا کئی ہیں انہیں میں کے بشر تم بھی ہو خدا جسے چاہی معاف کر دے اور جسے چاہی عذاب دی اور آسمان وزمین اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہی سب اللہ ہی کی اختیار میں ہی اور سبکو لوٹ کر آخر کار اوسی کیطرف جانا ہے

حاصل کلام اس قسم کی صداقت آموز علم افزا اور ہوش آفرین ہدایات سی قرآن پاک بھرا پڑا ہی جسے علماً عقلاً چھوڑ دینی سے مسلمان نہایت عبرت انگیز کیفیتوں میں مبتلای آلام ہوی ہیں مگر پورپ نے جو کچھ پایا جہاں سی پایا اور جسطرح پایا اور ساتھ ہی یہ ہم ایشیائی لعید یا ہندوستان کی رہنی والی جس قسم کی اعتقادی عملی اور روحانی غلط فہمیوں کے سبب قعر ذلت میں گری ہیں ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا مذہب کا موضوع بیان جداگانہ قابل بحث ہی مگر مذہب کی یہ خصوصیت بھی قدرتی ہی اور ہونی چاہی یعنی جسطرح کائنات اور کائنات کی کل چیزیں اوس قادر مطلق نے انسان کیواسطے بنائی ہیں انسان کو اون چیزوں کی خاطر نہیں بنایا اسی طرح مذہب بھی انسان کیواسطے ہی نہ کہ انسان مذہب کیلئی لہذا سچا اور درست وصحیح مذہب بھی وہی ہو سکتا ہی جس میں انسان کی تمام علمی عقلی اخلاقی ادراکی روحانی اور تمدنی ترقیات کی سارے سامان بوجوہ احسن مہیا ہوں اور اوس میں کوئی بات انسانی فطرت کی سوکتوں آزادیوں عالی خیالیوں اور اولوالعزمیوں کو دبانی یا بجھانی والی نہ ہو کیونکہ مذہب انسان کیواسطے ہی نہ کہ انسان مذہب کیلئی دین برحق اسلام نے اپنی تمام عقل افزائیوں اور معارف آموزیوں کیساتھ اسی خصوصیت کا لحاظ رکھتی ہوی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا فرمایا ہی اور یہ خوبی بلاشبہ وشک اسلام برحق کی سوا کسی دوسری مسلک میں نظر نہیں آتی

یہودیت عیسائیت اور اصنام وعناصر کی فلسفیت میں یہی ایک بھاری سقم ہی کہ وہ انسان کو علمی عقلی مجبوریوں میں رکھکر گویا مذہب کیلئی بنانا سکھاتی ہیں اور جس مذہب میں اللہ کی سوا دوسری چیزوں کی پرستشوں یا

Marfat.com

ستائیتون کی تعلیم کا ذرا سا الحاق و اشتراک ہوگا بس اوسی مین یہ خلاف فطرت بلای جب نمایان ہو جائیگی اور سمجھ لینا چاہئے کہ یہ یا تو بگڑا ہوا ہی اور یا منجانب اللہ نہین محض انسانی مفروضات کا مجموعہ ہی اسی معیار صادق اور اعتبار علم کی وجہ سے قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی رو سے اسوقت تمام دنیا مین مسلمانون کا موجودہ اسلوب دین جس مین ذات الہی کی سوا کچھ عرصے سے قرون انسانون مزارون اور ثقہ صورت بندون کی کرشمون کی پرستش کا ضعف آفرین ہیولا قایم ہو چکا ہوا ہی مقتضیات فطرت انسانی کی خلاف اور آئین برحق اسلام کی برعکس ہے

عکس روئی تو چو در آئینۂ جام افتاد　　زاہد از پرتو مے در طمع خام افتاد
(حافظ)

اب باقی رہا یہ سوال کہ یورپ فاسق و فاجر اور منہیات کا مرتکب ہی پھر اوسپر یہ اللہ کی رحمتین کیونکر مین اسکا سمجھنا نہایت آسان ہی اور وہ یہ کہ مناظر قدرت کی دیکھنے اور مطالعہ کرنے سے انسان صنعتی تمدنی اقتصادی اور عقلی ترقیان تو کر سکتا ہی مگر جبتک وہ ایک مکمل دستور العمل اور سچی شریعت کا حامل نہ ہو وہ محاسن اخلاقیہ کا صحیح احساس نہ قایم کر سکتا ہی نہ رکھ سکتا ہی اسلامی آداب اخلاق کی لحاظ سے یورپ کی ترقی ناقص ہی نہ کہ کامل اور یہی وجہ ہی کہ اب وہ اپنے سوا خدا کی مخلوق کی دوسری بندون کو زمین پر کہین بھی کھڑا دیکھنے سے خوش نہین یہ ایک بڑا ہی گران بار اخلاقی نقص ہی وہ مادیات پر مٹا جاتا ہی تاہم اوس مین جبتک لائق نکتہ رس دانا ؤن اور شریف النفس بندون کی آفرینش کی کثرت رہیگی اوسی کے منہ کی پھونکین نقصان نہ پہنچا سکینگی وہ جاہلون اور نادانون کی گردنون پر پیر رکھ رکھکر کھلے بندون حکومتین کریگا

حق ہی غالب کا کہ کجلے اور دل مغلوب کو　　ہے یہی مغلوب ہونیکا مآل انجام کار
یاد رکھنا دوستو سنت ہی یہ اللہ کی　　جو نہ بدلی ہی نہ بدلی گی الی یوم القرار
جو گریگا مرتبے سے وہ گرایا جائیگا　　جو بڑھیگا حوصلا اوسکا بڑھایا جائیگا
(حالی)

یورپ کے طرز عمل کو دیکھکر مبصرین یورپ بھی یہ رائی ظاہر کر چکے ہین کہ ہماری لوگون کا یہ غافلانہ غرور اور جابرانہ تغافل اونکے زوال کا نشان ہی۔ ایک سچی بات ہی دنیا مین کوئی قوم خواہ گوری ہو خواہ کالی ایشیائی ہو یا یورپی مگر مغرور و خود پسند بنکر کبھی ٹک نہین سکتی لیکن یورپ جب گرا اوسکا گرنا بارشاد حق قرآن پاک کے اس حکم ناطق کے مطابق ہوگا لہذا یورپ کو بھی قرآن کا احترام کرنا چاہی کہ وہ اوسے بھی آنیوالی خطرات کی خبر دیتا ہی تاکہ وہ سنبھلے سمجھے اور فیضان اسلام کا مشکور ہو

فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون ۵ ث ۹ ع

جب قومین اپنی دنیاوی معصیتون کو بھلا بیٹھتی مین یعنی حشمت و دولت پاکر غافل ہو جاتی ہین (اور ہوگئین) تو ہمنے بھی اون کی رسن بھول کی یاداشت مین اوس پر ہر طرح کی نعمتون کی دروازے کھولدئے یہانتک کہ جو نعمتین اونہین دیگئی تھین جب اونکو پاکر ماری خوشی کی آپے سے باہر ہوگئے تو یکایک ہمنے اونکو عذاب مین پکڑ لیا اور ہمارا عذاب و عقاب کا آنا تھا کہ وہ دم اس ہوکر رہ گئے

(سلسلہ) یہان یہ سوال قدرتاً پیدا ہو جاتا ہی کہ مسلمان باوجود کامل دستور العمل (قرآن پاک) اور سچی شریعت اسلامیہ کی رکھنے کی اوج و عروج و کمال سے کیون گری؟ اور ون کی علمی۔ عملی۔ اخلاقی۔ عقلی سیاسی۔ روحانی۔ اور تمدنی تمام حالتون کی نظام عمل مین قابل عبرت اور افسوسناک بی ترتیبی کیون پیدا ہوئی اور باوجودیکہ ابھی تک وہی کتاب پاک اون مین موجود ہی جسنے کبھی جاہلون کو عالم نکتہ رس نقاد اور بیدار ہوشیار کرکے تمام محاسن انسانیہ کا مجموعہ بنادیا تھا لیکن وہ صدہا طرحکی سہل انکاریون غلط اندیشیون اور قسمت پرستیون کی طلسمات عجیب مین پھنسے ہوئی ہین۔ ان سوالات کے درد انگیز جوابات کیلئی ہزار ہا دفتر درکار ہین مگر بالاختصار اور اصولی طور پر یہی جواب ہے کہ مسلمان در اصل مسلمان نہ رہی اور نہ خدا کی پاک کتاب قرآن کی تعلیمات حقہ پر اونکا عمل رہا ملت بیضای شریعت غرا ہزارہا خود ساختہ اوہام سے ملوث ہوگئی دین برحق اسلام کا صحیح نصب العین ہی معدوم ہوگیا جسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا تھا کہ قوم کی قوم اپنی اخلاقی علمی عملی عقلی اور تمدنی تمام ہستیین کھوکر بیٹھ گئی لیکن اب کیون ہوا یہ ایک دردناک داستان ہی جسکا جاننا نا لازمی ہو کچھ آگے چلکر فلسفۂ اسلام اور تفلسف قدیم یا سلسلہ ہزار چی اثرات کی مضمون مین

Marfat.com

قرآن پاک کا یہ ارشاد اپنی ازلی اور ابدی صداقتوں سے کسی خاص گروہ اور قوم کیلئے نہیں بلکہ ہر ملک کی ہر قوم کیواسطے ہے اور
قانون ربانی کی ایک عالمگیر تنبیہ ہے مسلمان خود گرے اور بگڑے تو اسی بات کو بھلا دینے اور بھولنے سے اور آئندہ بھی اس فضائے
محیط میں کرۂ ارض پر رہنے والی قومیں اگر رفعت و پستی کی مثالیں دیکھیں گی تو خدا کے اسی مجموعۂ احکام و قوانین کی ماتحت
رہ کر یا اوس سے علیحدہ ہونے پر دیکھیں گی اللہ کی ضابطوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی لا تبدیل لکلمات اللہ

المختصر سچی اور پتہ کی بات یہی ہے کہ جب تک کوئی قوم اللہ کی منقول شدہ ضابطوں اور قاعدوں کی کسی حد تک پابند نہیں ہوتی وہ
دنیا میں کبھی اور کہیں بھی عزت و امن کا منہ نہیں دیکھتی اور تا وقتیکہ کوئی جماعت یا کسی ملک کے رہنے والے خدا کی احکام اور اوسکے نظام
کو اپنی غلط اندیشیوں سے بھلا نہیں دیتے یا اپنی افعال غلط اور خیالات عجیبہ سے اللہ کی محکم اور اٹل آئین و قوانین کو گڈ مڈ
نہیں کر دیتے وہ کبھی ذلیل اور ناتوان پامال مصائب اور معمول آلام نہیں ہوتے یہ اللہ کا فیصلہ ہے اللہ کا باندھا ہوا ازلی
اور ابدی دستور ہے ہماری ہندو عزیز اس بات کو پیش نظر رکھکر عظمت توحید کو سمجھیں اور مسلمان اپنی خود ساختہ ہزارہا قسم کی خیالی
دینداریوں اور ایجاد کردہ معرفت شعاریوں پر اللہ ہی کی جلال دانش آموز کو سمجھکر غور فرمائیں کہ اونہیں کیا کیا سنایا بتایا اور سمجھایا گیا تھا
اور وہ کدھر لڑکھڑا پڑے اور بہتے بہاتے کہاں جا نکلے

کیا کیا دئے فریب جمال نگار نے
ہم کو حبیب رقیب میں بھی بسر کی بل گئی

ای عزیزان وطن اور ای برادران قوم ہمیں زیادہ اونچ نیچ کی باتیں تو آتی نہیں دلفریب اور دماغوں کو الجھا دینے والی موشگافیاں
ہمیں معلوم نہیں ہم تو اپنی سیدھی بات کو جانتے ہیں کہ آدمی یا تو انسان بنے اور اس میکدۂ کائنات کی صہبائے خالص کو ساغر
دل میں بھر بھر کر پیتے عقلمند بنے ہوشیار و بیدار ہو اپنی فرائض حیات اور فطرت کی مقاصد عالیہ کو بشرح و بسط
سمجھے اللہ کی نظام عالم اور آئین آفرینش پر غور کرکے اپنی زندگی کو عین اون قوانین ربانیہ کا مطیع و منقاد بنائے جن
کی تعمیل پر انسانی فطرت کو ایک بین شاندار اور نمایاں عامل بنایا گیا ہے اور یا پھر اوس خدا کا نام لینا چھوڑ دیے
جسنے انسان اور اس کل کائنات کو بنایا اور پیدا کیا ہے اور کسی اور خدا کی دنیا میں جا بسے جسکو یہ اپنی غلطیوں سے اللہ کے
جلال کبریائی اور اوسکی عظمت و جبروت کا حصہ دار سمجھکر علمی عقلی اور اخلاقی روحانی مغالطوں پڑ رہا ہے

ماشیخ و زاہد کمتر شناسیم
یا جام و بادہ یا قصہ کوتاہ
دیق ملمع زنار راہ بست
صوفی نداند این رسم و این راہ

ہم اس بات کو پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ خدا کی نیک بندے اور سچے حق شناس غلط باتیں ہرگز نہیں سکھاتے مگر قوموں ہی افراط و تفریط
میں پڑکر اوس صداقت سچائی اور اعتدال فطرت کو کھو بیٹھتی ہیں جسکو سچی رستے سے انسان دنیا میں انسانوں کی طرح جی لگائے
ہندوستان کا باوا آدم واقعی سارے ملکوں سے نرالا ہے اور غالباً نرالا ہی رہیگا اس دنیا کی قومیں تو اپنی آغاز و انجام کو
سوچکر کام کر رہی ہیں لیکن یہاں عرصہ دراز سے جس آتما گھیانی اور روح فرسائی کا ڈھنگ پڑا ہے اوسی پر
کشمکش جاری ہے فطرت چلا رہی ہے کہ میری اغراض کو سمجھو قدرت پکار رہی ہے کہ میری پیش کردہ دولتوں نعمتوں
سے فائدہ اٹھاؤ تم بھی انسان ہو مگر اونٹھ اونٹھ کر گورنمنٹ کی منہ آتے ہیں حکام سے لڑتے ہیں اور اپنی دلوں

Marfat.com

دماغوں کی مطلق اصلاح نہیں کرتی حقوق سبکو اللہ دیا کرتا ہی مگر اوسی وقت جبکہ کوئی حصول حقوق کا اہل اور اون اہم ذمہ داریوں کے لایق ہو جائی بھگت کبیر اگرچہ کوئی ریشی منی نہ تہی مگر حقایق موجودات سی واقف اسرار ہنود و ہنود سی آگاہ اور ایک اچھے ان ن تہی ہندوستان اور اہل ملک کی بابت ایک خوب بات فرماتی ہین

کوئی لٹ دھاری کوئی جٹ دھاری کسی نے دسون اندری گھس ماری
کہے کبیر سنو بھئی سادھو اس نگری کی گت نیاری

واقعی ہمارا خیال دنیا بہ ہی نرالا ہی کہان تو خدائی ذو الجلال اور اوس برتر آتما قادر مطلق کا یہ فرمان برحق کہ لوگو ہمنی اس کائنات اور دنیا کا ایک ذرّہ بھی بیکار یا بیہودہ نہین بنایا ہماری ذات ایسے افعال عبث کرنے سی پاک ہی" لیکن کہان ہم لوگون کا یہ مفروضہ کہ یہ ساری کی ساری کائنات دنیا اور جہان ہی عبث مہمل بیہودہ اور فضول ہی یہ ہی وہ کفر جو ہمنے اپنی فطرت انسانی کی خلاف خدا کی دین برحق کی برعکس روحانیات کی بعض پیچیدہ اور دقیق دل آویز یون سی اختیار کرکے اپنی صورت بگاڑ لی اور اب تک اپنی نا فہمیون سے اللہ کی ذات پر اسی قسم کی بہتان باندھا اپنی سعادت اور اللہ کی خوشنودیون کا باعث سمجھی ہین لیکن باطل آخر باطل اور غلط خیال انجام کار غلط ہی ہوا ہی قران پاک اس ازلی صداقت اور ابدی سعادت کی راستون پر ڈالنی والی سچائی کو بارشاد حق یون سناتا ہی

وما خلقنا السماء والارض وما بینهما لٰعبین ہ لو اردنا ان نتخذ لهواً لاتخذناه من لدنا ان کنا فاعلین ہ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذا هو زاهق ولکم الویل مما تصفون ہ

اور ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور نیز جو کچھ اون کی اندر مہیا کیا گیا ہی کھیل کی طور پر نہین بنایا اگر ہمکو کھیل بنانا منظور ہوتا تو (لوگو) ہم اپنی تجویز ہی سے کھیل ہی کا طرح کا کوئی کھیل بنا کھڑا کرتے (لیکن ہمکو تو یہ بات منظور ہی نہ تھی) بلکہ ہم حق کو باطل کے سر پر دی مارتی ہین تو وہ باطل کے سر کو کچل ڈالتا ہی اور باطل فنا ہو جاتا ہی لوگو تم پر افسوس ہی کہ تم (اپنی ہی) پاس سی ایسی مہمل باتین بناتی ہو (کہ یہ دنیا فضول اور مہمل ہی)

اسکے بعد استحکام صداقت اور استیصال ضلالت و اوہام کیلئی پھر ارشاد ہوتا ہی ہوشمند اور حق پسند سمجھین سوچین اور غور کرین

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً ولهم عذاب الیم ہ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم انما نملی لهم لیزدادوا اثماً ولهم عذاب مهین ہ پ ۴ ع ۶

جن لوگون نی (حق دی کر باطل) اور ایمان دی کر کفر مول لیا (وہ ہم ایسا کرنے سی خدا کو تو کسی طرح کا نقصان نہین پہنچا سکینگے بلکہ انہین کو دردناک تکالیف ہونگی اور جو لوگ (دین فطرت) اسلام سی انکار کر رہی ہین وہ اس خیال مین نہ رہین کہ ہم ان کو جو ڈھیل دی رہی ہین یہ ڈہیل اون کی حق مین بہتر ہی؟ نہین ہم تو اسلیئے ان کو یہ ڈھیل دی رہی ہین تاکہ وہ اپنی غلط خیالات اور معتقدات سی اور برائیان اور غلطیان اکٹھی کرلین اور انجام کار یہ (اپنی کیئے سی آپ ہی) ذلت و جہالت کی سخت عذاب مین فنا ہو کر رہ جایئن

ہم نہین سمجھ سکتے کہ کتاب پاک قرآن کا نام بعض لوگون کو ہوّا کیون معلوم ہوتا ہی؟ اور دین برحق اسلام کو وہ تمدنی ترقیات

Marfat.com

اور اخلاقی، عملی، عقلی اور سیاسی ضروریات کیلئے باکافی کیوں خیال فرماتے ہیں لیکن یہ سارا قصور مسلمانوں کا ہے کہ انہوں نے اپنا طرز عمل خود بگاڑ کر دھر دیا اور کچھ سے کچھ ہو کر بیٹھ گئے۔ ایسی حالت میں دوسری قوموں کا اسلام سے بدظن ہونا ایک قدرتی اور طبعی امر ہے لیکن عقلمند لوگ اور دانا بندے کتاب پاک کو دیکھیں نہ کہ مسلمانوں کو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اور قرآن کا یہ دعویٰ عقلاً علماً اخلاقاً اور عملاً ہر طرح سچا۔ اور واجب التسلیم ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا
جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

خدا کے نزدیک واقعی سچا۔ بچا۔ قوموں کو زندہ اور اپنے پیروں پر کھڑا رکھنے والا دین تو اسلام ہی ہے اور اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں نے جو اسلام کی مخالفت کی تو حق بات معلوم ہو جانے پر محض آپس کی ضد تعصب اور ہٹ دھرمی سے کی اور جو شخص اللہ کی سچی ہدایتوں سے منکر ہو تو اللہ ایسے لوگوں سے اپنی قانون نظام و عمل کے مطابق بڑا ہی جلد حساب لے لینے والا ہے (یعنی اللہ نے انتظام ہی ایسا کر رکھا ہے کہ غلطی جو کرے اسے سزا ملے)

کتاب پاک قرآن کی تمام ہدایات ایسی کھلی اور بے روک ٹوک رہا ہیں کہ ایک صحیح الدماغ انسان کسی تشویش کے بغیر فوراً اس صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ مسلمانوں کا ادبار اور اون کی تمام موجودہ نحوستیں قرآن یا اسلام کی تعلیمات کا نتیجہ نہیں بلکہ دین برحق اسلام اور خدائی مقدس اور صادق الاحکام کتاب کو چھوڑ کر مشرک بالعمل اور موحد بالخیال بن جانے کا مولناک انجام ہیں

یورپ کے تمام ذی احساس اور علم دوست افراد "سر ایزک نیوٹن" "جارج سٹیفن" "ہربرٹ اسپنسر" وغیرہما قوانین انسانی ذرے ذروں کو جگہ بہ جگہ شواہد قدرت یعنی افعال الٰہیہ پر غور و فکر کرکے معارف علمیہ اور حقائق عقلیہ کے انکشافات میں لگے رہے اور اپنے عالمانہ جذبات اور عارفانہ خیالات کیساتھ اوس علۃ العلل مسبب الاسباب برتر از وہم و قیاس ہستی لاریب کی معرفت حاصل کرتے رہے اور یورپ تاہنوز اپنے علمی جذبات سے یہ تحقیقات سائنس اوس ذات برحق "حیی الذی لا یموت" "اللہ نور السموات والارض" کی محققانہ اور عالمانہ جستجو میں لگا پڑا ہے جس کا انجام اور مستقبل علمی اعتبارات سے یقیناً جب کبھی ہوگا اسلام پر ہوگا

مگر قطع نظر ازیں ادھر ہمارے ایشیائی بزرگ اور فلسفہ دان دنیا اور کائنات کو "مایا کا جال" قرار دیکر تمام چیزوں کو چھیلک اپنی ذات کو ذات الٰہی میں ملا دینے نروانا اور مکتی حاصل کرنے یا ملکت ہو جانے کی سر توڑ کوششوں میں پڑے رہے بایں حال یہی خیال ہزارہا فطری ضروریات اور انسانی مقتضیات کی عملی مساعی میں اپنی دل آویزیوں سے حائل ہو رہا ہے یورپ اور ایشیا کی اس خیالی علمی عقلی اور عملی تفریق اور اختلافی حالتوں کی جو نتائج ہو سکتے تھے وہ اظہر من الشمس ہیں یعنی ایشیا پر جمود و ادبار کا مسلط ہونا ایک امر واقعی اور یقینی تھا اور جب تک وہ اس دلفریب معرفت اور خانماں سوز عرفان سے نکلکر علم و ہوش کی جانبازی اور ہمت آفرین چمنستان میں کھڑے نہ ہونگے اونکا انہیں خود فراموشیوں اور غافلانہ بے نیازیوں میں پڑے رہنا بالکل لازمی اور ضروری یا مکافات اعمال و خیالات ہے خداوند ظالم نہیں

ہر چہ ہست از قامت ناساز و بے اندام ماست ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست
بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

Marfat.com

قرآن پاک کو الحمد سے والناس تک بغور پڑھ جاؤ اس کتاب پاک کے ایک ایک لفظ پر گھنٹوں ہر گز سوچو اور ساری کلام اللہ کو اسی طرح دہرایہ جاؤ نہیں وہ شروع سے اول تک توحید کبریائی کی عظمتوں جلال وحدت کی شوکتوں اور اپنی ہمت آفرین ہدایات اخلاق و عمل کی برکتوں سے لبریز ملیگا اور اوسکا یہ نصب العین کہ انسان اللہ کی ذات برحق کے سوا آسمانی اور زمینی کسی ہستی کو سر نہ جھکائے اشرف المخلوق انسان کی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اور آئینی سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقیات و برکات کا وہ شاندار دھانچہ ہے جو اس درستی خوبی دانائی اور تائیدات الٰہی سے کھولا گیا ہے۔ اوسکی نظیر کسی کتاب میں نہیں ملتی مگر یہ امر کہ مسلمانوں میں ہزارہا قسم کی ستائشیں روایتیں پرستشیں اور عجب آموز حکایتیں کیونکر اور کہاں سے پیدا ہو گئیں جب اسپر غور کیا جاتا ہے تو لامحالہ متجسس نگاہیں روحانیات کی اوس فلسفہ پر پڑتی ہیں جسکی قدامت مسلم اور جنکی قابل لحاظ ہے یعنے "فلسفہ ویدانت" ہمارے دل میں ہندو بزرگان وطن کی بہت عزت ہے اون کے ایثار نفس کے حالات اون کی پاکیزہ جذبات کی روایات کی ہم قدر کرتے ہیں لیکن بربنائے واقعات و قرائن ہم ایشیا کی اتحاد اور ملک و قوم کی اخلاقی عملی علمی اور عقلی ناتوانیوں پر غور مزید کرنے کیلئے عنوان ذیل پر بحث کرنیکے واسطے معذور ہیں کسیکی دل آزاری ہرگز مقصود نہیں

حافظ بخود نہ پوشید این خرقۂ مے آلود　　　ای شیخ پاک دامن معذور دار ما را

فلسفۂ اسلام اور تفلسف قدیم

عرصہ ہوا ہے یار کو مہمان کیئے ہوئے　　　نور قدح سے دلکو چراغان کیے ہوئے
کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو　　　مدت ہوئی ہے دعوت مژگان کیے ہوئے

یہ پر افسوس واقعات کہ اسلام کا فلسفۂ روحانیات اور اوسکا گران مایہ علمی ذخیرہ راہبانہ روحانیت کی روایات اور جوگیانہ حکایات کے اثرات سے کیونکر ملوث اور آلودہ ہوا جسقدر رنج دہ ہیں اوسیقدر دلچسپ بھی ہیں اور ان حالات کو عاقلانہ طور پر معلوم کرنیکے لئے ہمیں ظہور اسلام کے ایام اور اوس عہد کے مذاہب اور اون مذاہب کی اقوام سابقہ کی حالتوں اور اون کی اعتقادی کیفیتوں کا پتہ لگانا ضروری ہے تاکہ فلسفۂ اسلام اور تفلسف قدیم کی امتیازی کیفیتیں پورے طور پر ہماری سمجھ میں آسکیں اور ملکی یا قومی اصلاحات میں آسانی ہو۔

یہ بات ظاہر ہے کہ آنحضرت رسول محترم نبی محتشم روحی فداہ کی بعثت اور عہد رسالت کے وقت ارض مقدس فلسطین شام اور یورپ میں یہودی عیسائی صابئین موجود تھے ایران میں مجوس یا گبر اور بر اعظم ہندوستان میں ہمارے ہندو عزیزان وطن اپنی پوری (نیشنلٹی) قومیت کیساتھ آباد تھے عرب میں خاص طور پر تو وہی بادیہ نشین قبائل اور خود مختار گروہ مصروف لغویات تھا جیسے جاہل اعراب یا کفار و بت پرست پکارا گیا ہے مگر تجارتی اور اقتصادی تعلقات کے باعث مکہ مدینہ اور اوسکے مضافات میں مجوس یہودی عیسائی اور صابئی سب ملے جلے پائے جاتے تھے اہل ہندوستان ویدانت کے معتقد اور گبر یا پارسی صاحبان ژند اوستا کے حامل تھے اور اب تک ہیں صابئین کا گروہ نہیں معلوم کس کتاب کا معتقد تھا مگر یہ ظاہر ہے کہ اوس میں ستارہ پرستی خاص طور پر رواج پائی ہوئی تھی اور وہ اجرام فلکیہ کی سعادت و نحوست کے شدت قائل تھے

Marfat.com

یہودی توریت اور عیسائی برادران نورع انجیل کی امین تھی اور ہیں عرب بھی آئین او مقدس نوشتے کو نہ رکھتے تھے اور
اون کی زندگی جن طریقوں کیساتھ گذرتی تھی بسبب حالات ظلمت از بام ہیں اور ہمہ لغویات وہ بھی بت پرستی کرتے تھے
یہ تمام مذاہب کل فرقے اور تمام قومیں ذات الہی کی علم و احساس سے بے بہرہ یا کلیتہً نابلد تھیں سب اصولاً اوسی شمع نور
کی پروانی تھیں جسکا جلال جمال دیر و حرم اور کلیسا و کنشت میں اب بھی جلوہ افروز ہے مگر حضرت انسان اپنی فطری
ترغیبوں اور خلقی فضیلتوں کی اعتبارات سے اوس نور حق کو جن طریقوں اور ضابطوں سے جھکنے کی لائق ہے اوسکے انداز
و اسلوب میں اصنام و عناصر اور موجودات کی ستائشوں اور انسانی پرستشوں کی مضمون جا ملے ہیں جس قسم کی
علمی عقلی رکاوٹیں عملی اور اخلاقی سستیاں تمدنی اور اقتصادی بیماریاں پیدا کر رکھی تھیں وہ انسان کی اغراض
حیات اور مقاصد فطرتیہ کی تکمیلات کی اہم کام میں من کل الوجوہ سد سکندری کا حکم رکھتی تھیں

لیکن اس سے قبل کہ ہم فلسفہ اسلام کی واجب التسلیم خصوصیتوں کی تفصیل و توضیح کریں ہم تفلسف قدیم اور قدمائی اقوام
کی پرداز خیالات و عقاید پر کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں اسلام نے نئی باتوں کو بہت کم بیان کیا ہے اور انسان کی فطرت سے
باہر نئی باتیں ہو بھی کیا سکتی ہیں پس اسلام نے اگر کیا تو یہ کہ قوموں کی مفروضات اور خود ساختہ معتقدات کی ضعف آفرین
نتائج کو اپنی کامل بصیرت سے سمجھکر اونہیں بالکل طبعی - فطری قدرتی (نیچرل) اور علمی عقلی مسلمات کی صورت میں ترتیب دیا
اور یہی قرآن پاک کا مطالبہ ہے کہ لوگو میں کسی نئی دین یا انوکھی مذہب کو لیکر نہیں آیا بلکہ یہ وہی دین برحق ہے جسپر تمہاری فطرت گواہ
اور تمہاری روحیں طبعیتیں اور تربیت انسانی قوتیں شہادت دے رہی ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات برحق کے سوا تم اپنی
گردنیں کسی آسمانی اور زمینی ہستی کسی شے یہاں تک کہ کسی بڑی سے بڑی انسان بت اور دیوتا بلکہ پیغمبر کے سامنے بھی جاہلانہ عجز و انکسار کیساتھ نہ
جھکاو کیونکہ دیوتا قدرت کی کل کرشمے شہود و نمود کی تمام مظاہرے اور رشتے میں پیغمبر یہ سب اللہ کی مخلوقات ہیں
جھکنے اور ستائش و پرستش کی لائق وہی ذات پاک قادر مطلق خداوند عزوجل ہے جسنے ان سبکو پیدا کیا ہے یہی تمہاری
انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور علمی عقلی ادراکی اخلاقی اور روحانی مکاشفات میں سے یہ ایک بہت بڑا مکاشفہ اور مسئلہ
ہے اگر تم اسے سمجھو گی جانو گی اور مانو گی تو بے شبہ نہال ہو گی اور اسکے خلاف جہاں ذرا بھی لغزش کرو گی تباہ و
برباد پریشان و منتشر - مجہول وضعیف اور نکمے ہو کر رہ جاؤ گے یہی اللہ کا فرمودہ اور یہی اوسکا فرمان ہے
ای خدا کی بندو تمہاری تمام سعادتیں شوکتیں برکتیں اور بھلائیاں اسی مسئلہ اصول علم و عقل کی پابندی میں مستور ہیں اور اسیکا نام اسلام ہے
یہ فلسفہ جسقدر آسان فطری - قدرتی طبعی اور سہل التفہم ہے عقلمند اسے سوچیں سمجھیں اور اسپر عمل کریں تمام قرآن مجید اسی ایک
نصب العین اور رفیع و ممتاز اصول توحید کی تشریحات سے مملو ہے چنانچہ عقل و علم کی انہی اعتبارات سے قرآن پاک نے پکار
پکار کر علی الاعلان یہ سرور افزا اور دانش و ہمت آفرین ہدایات صادقہ سنائیں اور آجتک اوسکا یہی مطالبہ ہر انسان
سے ہے اور یہ مطالبہ علماً عقلاً حساً ادراکاً اوسوقت تک جاری رہیگا جبتک جہالت معدوم نہ ہو جائے

یا یہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ۝
الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناءً وانزل من السماء ماءً فاخرج

Marfat.com

بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ پ۱ ع۳

ای لوگو! اپنی پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہی اور اون لوگوں کو بھی پیدا کیا جو تم سی پہلی ہو گذری ہیں تاکہ تم پرہیزگار اور عاقل ہوں (اور وہ خدا وہ ذات پاک ہی) جسنی تمہاری لئے زمین کا فرش بنایا اور آسمان کی چھت اور آسمان سی پانی برسا کر اوس سے تمہاری لئے کھانی کے پھل پھول اور میوی پیدا کئے پس کسی کو بھی صفات الٰہی کا حصہ دار نہ بناؤ اور (یہ ایسی بدیہی بات ہی کہ) تم جانتے بوجھتے ہو (کہ ایک عظیم الشان ہستی متصرف موجودات ہی)

اب چونکہ اشرف المخلوقات ہونی کی ممتاز خصوصیت کی اعتبارات فطرت ہی انسان کا غیر اللہ کسی زمینی اور آسمانی چیز ہندوں بتوں اوتاروں رسولوں اور قدرت کی کرشموں کو سر جھکانا اوسکے شرف فطرت کی منافی اور سراسر خلاف ہی انسانی فطرت اسی امر کی مقتضی ہی کہ وہ مخلوقات و موجودات نہیں بلکہ خالق موجودات اور صانع کائنات کو جھکے اسلئی دین برحق اسلام نے اس خصوصیت کو ان مقدس آیات میں بیان فرماکر انسانوں پر احسان عظیم کیا ہی

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥

یہ اللہ کی قائم کردہ فطرت ہی جس پر انسانوں کو پیدا کیا گیا ہی (نہ وہ اللہ ہی کو جھکیں) خدا کی عادت تخلیق میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی (یہی دین برحق (اسلام) مضبوط دین ہی مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے

بہرکیف سردست ہم فلسفۂ اسلام کی مضمون کو یہیں چھوڑتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ظہور اسلام کیوقت اقوام مختلفہ قدما کی قدیم تعلق سے علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی ملحوظات سے کن درجوں اور کس قسم کی کیفیتوں میں تھیں اور ان حالات پر غور کرنی سے ہمیں اپنی علمی عقلی عملی روحانی تمدنی معاشرتی اخلاقی سیاسی اور اصلاحی تدابیر میں بہت سی مدد مل سکتی ہی تعلیم توحید کی منادی سی پہلے رومن کیتھولک عیسائی یہودی مجوسان ایران اور اصنام پرست ہندوستانی موجود تھی اور ان سب میں روحانیت عجیب شیونوں اور اندازوں کیساتھ خانہ برانداز انسان ہو رہی تھی عیسائی صالح خاتون بی بی مریم کی سعید الفطرت فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو "روح اللہ" کی غلط فہمی سی ابن اللہ اور خداوند مسیح کہکر عقیدت و ارادت کی پرجذبہ کیساتھ روحانیات کی نہایت پیچیدہ کیفیتوں میں الجھتی چلے گئی اگرچہ بعد میں لوتھر کے ہاتھوں فرقہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد بھی پڑی مگر ان دونوں میں کوئی نمایاں خصوصیت نہیں اور یہ دونوں گروہ تا حال مجرد روحانیت کی خیالی معتقد اور جناب مسیح علیہ السلام کی شان الوہیت کی قائل و پرستار ہیں علیٰ ہذا یہودی بھی خداوند کی روح کی پانی پر تیرنے کی تخیل اور خدا کی انسانی پیکر میں جلوہ فرما ہونی کے خیال سی بالآخر روحانیت کی اسی گتھی میں اوجھی اور ایک وقت پر "عزیر" کو خدا کا بیٹا تسلیم کرکے خود بھی "اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ" کی زعم باطل میں پھنس کر رہ گئی من و سلوی چھین گئی اور پھر دال خور بنکر مسعود اور اژدی دالوں پر آرہے اون کی مذہبی مقتدا احبار نے آیات توریت میں اپنی مقدسانہ موشگافیوں اور عقیدت آموزیوں سی نذرانوں کی ثمن قلیل پر نذر ہا معنوی اور صوری تبدیلیاں کر دیں مقدس مسیح علیہ السلام کو انہیں کی مفتری اور کاذب فتنہ پرداز قوم اور باغی ملک قرار دیکر صلیب پر چڑھایا

مجوسین ایران خداوند دادگر اور یزدان پاک کی روحانی یا نورانی تجلیاں آب و آتش باد و خاک شجر و حجر اور مہر و ماہ میں دیکھتی دیکھتی انہیں موجودات کو ہی خدای بخشندہ و بخشایشگر "یزد دادار" اور یزدان پاک کا خیال اون میں

Marfat.com

موجود تہا اور آب بہی ہی لیکن روحانیات ہی کی گورکھ دھندون مین پھنسکر اوس خالص یزدان پرستی کو جو اونکا بہی طرۂ امتیاز رہ چکی
تہی کہو چکی تہے اور عناصر پرستی مہر و ماہ آب و آتش کو عجیب قسم کی عجز آفرین شان نیاز کیا تہہ جہکتے جہکتے اپنی انسانی فطرت کا وہ
تمام ناز و محض برباد کر بیٹھے تہی جسکو ملحوظ رکہنی سے انسان دنیا مین اپنی سیاسی اقتصادی علمی اور سچے اخلاقی حقوق قایم
رکہ سکتا ہی مسئلہ وحدت الوجود کی جو صوفی ازم یا تصوف کا ایک عام رواج یافتہ مسئلہ اور امتیازی اصول ہی یا یہی
زبان کی مشہور مثل "ہمہ اوست" کی معنوی لذتون سے غالباً ایرانیون کی اسی ہمہ گیر پرستش عناصر و موجودات کی ہواؤن مین
نشو و نما پاکر تصوف کی دل آویز پر و بال نکالی جو نکہ یہ اصول لا الہ الا اللہ کی ظاہری اور ترکیبی صورت سے بہت مماثل تہا یقیناً یہی وجہ
ہوی کہ فاتحین اسلام کی نسلین ایران مین آکر خود بہی ہمہ اوست کی لذیذ اور ہمہ گیر دار و گیر مین پہنسکر رہ گئی اور مسلمانون ہی مین
کی افراد ایران مین تصوف کا خاص اور عجیب مسلک قایم کرکے انا الحق کہ اٹہنے کی مغالطون مین پڑ گئے اور اصفیا کی خاص جماعت
مخصوص انداز و ن کیساتہ خاک پارس سے پیدا ہوکر دنیا ی اسلام پر چہا گئی

تصوف بنفسہ کوئی بری چیز نہین ہمین خود مذاق تصوف سے خاص اور گہری دلچسپی ہی لیکن اسلام چونکہ عین انسانی فطرت
اور اوسکی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اقتصادی اور تمدنی مطالبات انسانیہ فطرت کی مطابق ہی اسلیئے تصوف بہی وہی صحیح اور درست
ہوگا جو افراط و تفریط سے محفوظ اور تعلیمات اسلامیہ کی ہم آہنگ اور مقاصد فطریہ کی تکمیلات مین پوری طور پر معاون ہو
اور اسکی بابت ہم خاص طور پر اس کتاب کی دوسری جلد مین مفصل طور پر کچہ عرض کرینگے لیکن یہ ظاہر ہی کہ ایرانی
عناصر پرستی کی ہمہ اوست کا جو ہیولا قایم کیا اور "ہمہ از وست" کی بہترین تمثیل کو چہوڑکر خدا کو خدا رسول کو رسول نیکی کو
نیکی بدی کو بدی لوہی کو لوہا چاندی کو چاندی تانبی کو تانبا طلای خالص کو طلای خالص جہالت کو جہالت علم کو علم
عالمون کو عالم اور جاہلون کو جاہل سمجہنی والی خدا پرست مسلمان جن دلفریبیون کی "ہمہ اوست" مین پڑکر اپنی تمام علمی عقلی
عملی روحانی اخلاقی سیاسی اقتصادی اور تمدنی شانین کہو بیٹہی اس نقصان عظیم کی تلافی ہمہ اوست کا جذبہ قیامت
تک بہی نہین کر سکتا سچ پوچہو تو یہی کوتہ فہمی اپنی مقدس روحانی شریعتون سے قوم کی قوم کو بیگانہ کرکے ہندوانا کی برفات مین
بٹہا کر منجمد کر دینی کا خاص باعث ہوئی ہی ورنہ صحیح تصوف تو اوسوقت بہی موجود تہا جب خلفای اسلام کی بابرکت
شخصیتین موجود تہین اور خود اوس ہادی برحق رسول محترم نبی محتشم روحی فداہ کی ذات عالی صفات بہ تشخص بشری
اور تعین جسمی خدای ذو الجلال کا یہ تجارت دستانی ہوئی نظر آتی تہی اور بصیرت مومن کی نگاہین اوسی اب بہی دیکہ رہی ہین

اِنّ الذین یضلون عن سبیل اللہ لہم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب
وما خلقنا السماء والارض وما بینہما باطلا ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین
کفروا من النار

(ای محمد) بیشک جو لوگ خداوند واحد کی سیدہی راستہ کو چہوڑکر ضلالت کیطرف جاتی ہین اون کیلئی عذاب شدید اور سخت تکالیف
ہین حیات مستقبل آخرت اور فردای محشر کی دن بہی ایسی لوگ محروم ہی رہینگے (اور لوگو) ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور
نیز جو کچہ اون کی اندر ہی مہمل ۔ بیفایدہ فضول اور باطل نہین پیدا کیا ایسے خیالات اور گمانات کفر کرنیوالے
جاہلون اور کافرون کی ہین اور اسمین ایسی کفر سی جز آگ کے کچہ حاصل نہین

الحق مری سچ واقعی تلخ ہوتا ہی ممکن ہی ہماری بعض بزرگون کو یہ بیانات ناگوار گذرین مگر حق یہی ہی کہ دین برحق اسلام الیساخانہ برانداز

Marfat.com

تصوف اور اس قسم کی معرفت لیکر ہمیں آیا تھا جس میں الجھکر انسان اپنی تزلیف انسانی فطرت کی حقوق و فرائض کو (جو علمی عقلی عملی اخلاقی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مساعی جمیلہ کی مہتم بالشان صورتوں میں منضبط ہیں) نسیاً منسیاً کر ڈالی اور ان اہم امور کی متعلق روحانیات کی خاص کیفیتوں کیا تھ ہم کچھ آگی چلکر عرض کرینگے لیکن کیسی عاقل اور ہوشمند انسان کا یہ کہنا کسقدر سچا اور درست ہی کہ

جو قوم یا گروہ اپنے عیوب اور نقائص کو سمجھنے اور حق سننے کا جوہر گم کردی حق و باطل کی صحیح امتیاز کی اہلیت ہی کھو دیے اوسکا راہ راست پر آنا سخت مشکل اور دشوار ہے

ربانی اصطلاحات قرآنیہ کی اعتبارات سی یہی مفہوم اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کا ہی بہرکیف فلسفہ قدیم کی اثر انداز یوں سی یہودی عیسائی اور مجوسیں ایران جن حالتوں میں لیٹی پڑی تھی وہ آج بھی ظاہر و نمایاں ہیں عرب میں کوئی انتظامی یا قانونی حکومت نہ تھی خود مختارانہ زندگی میں رہنا اونکا قومی امتیاز تھا اور دنیا بھر کی برائیاں اور بداعمالیاں اون میں موجود تھیں ادھر ہندوستان میں ہندو عزیزان وطن بھی خدا پرستی کیا تھ کروڑہا دیوتاؤں کی پرستشوں اور ستائشوں کی طلسم میں پھنسی پڑی تھے موجودات عالم اور شواہد مختلفہ کی تخلیق کیلئے مختلف دیوتا اور اون کی جداگانہ خالق تسلیم کی جاتی تھے اور مختلف خالقین موجودات کی بقدر شانہ احترام کو زندہ جاوید رکھنے کیواسطے اون کی خیالی فرضی یا تمثالی مجسمے بنا بناکر اونیں کی سامنے سرنگوں رہنی کو سعادت ابدی کا باعث سمجھنی لگے اور اب تک بھی اون کی تعداد کثیر ایسا ہی سمجھتی ہی اپنی کتاب مقدس وید کی نزول کا زمانہ وہ تمام صحائف آسمانی سی قدیم اور اولین تسلیم کرتی ہیں اور اسی قدامت کو وہ باعث فخر سمجھکر کسی دوسری الہامی اور منزل من اللہ کتاب خصوصاً قرآن کو سننا دیکھنا بھی گوارا نہیں فرماتی کیونکہ باعتبار ایام نزول وید اور قرآن پاک میں گویا بُعد المشرقین کا تفاوت حائل ہی مغایرت زبان اور تخالف ہدایت و بیان بھی موجود ہی لیکن دنیا میں اسرار علمیہ کی مبصرین اور ماہرین اسلوب تعلیم اگر یونیورسٹیوں کی نصاب کو ہر سال صرف اس نکتہ نگاہ سی بدل دینا ضروری سمجھتی ہیں کہ سال بھر میں انسانی نفوس و قلوب نے ترقیات کی جسقدر اضافی کی ہوں اونیں نظر انداز کر دینا گویا آگی بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا ہی تو کائنات کی اس ربانی کالج اور خدائی دار العلوم میں رہ کر الہیات و طبعیات اسرار فطرت و قدرت اور سچی واجب التسلیم نکات علم و اخلاق کو بیان کرنیوالی انتہائی کتاب کو دیکھنی پڑھنے یا سمجھنی سوچنی سی اتنا گریز کیونکر روا ہوگا کہ اگر اوسکی آواز کان میں پڑ جائے تو کانوں کو پھر پھڑا کر جھاڑ دیں جدید کو قدیم پر ہمیشہ قابل ترجیح سمجھا جاتا ہی اور ان اعتبارات سی وید مقدس گویا ربانی نصاب تعلیم کی ابتدائی اور قرآن پاک انتہائی کتاب ہے

بعض تعصب پسند افراد کو اگر خفا یا ناراض ہونا ہی تو اون تکالیف و مصائب پر ہونا چاہی جو اسوقت ہندو اور مسلمانوں پر قریباً یکساں طور پر خلاف قرآن و اسلام زندگی گذارنی کے باعث پیدا ہو رہی ہیں خدا کی سچی معارف آموز اور دانش آفریں ہدایات سی منہ پھیر کر سب کے سب صرف مرنے کے بعد نجات ملنی اور جنت فردوس ہی کا حاصل کرنا منتہائے حیات سمجھتی ہیں حالانکہ خدا کی عاقل فرمانبرداروں اور ہوشمند انسانوں کو اسی دنیا اور اسی زندگی میں بھی جنت نقد مل سکتی ہے قرآن پاک کا یہ ارشاد کسقدر سچا اور صحیح ہے

Marfat.com

الم تعلم ان الله يعلم ما في السماء والارض ط ان ذالك في كتاب ان ذالك
على الله يسير ○ ويعبدون من دون الله ما لم ينزل به سلطنا وما ليس لهم به
علم ط وما للظلمين من نصير ○ پ ۱۷ ع ۱۶

(اي لوگو) کيا تم نہين جانتي؟ کہ جو کچہ آسمان و زمين مين ہے اللہ اوس سي بخوبي واقف ہے اور اس مين کچہ شک نہين کہ يہ باتين (دنيا کي تمام واقعات اور آئندہ ہونيوالي حالات) اللہ کي ارادون کي ازلي کتاب محفوظہ مين لکہي ہوئي ہين اور اللہ کي ذات پاک کيلئي سب گذشتہ اور آئيندہ حالات کا معلوم کرلينا کچہ بہي مشکل نہين اور جاہل لوگ خدا کي سوا اون چيزون فرمان برداريان اور ستائشين کرتے ہين جن کيلئي نہ تو خدا ہي نے پرستش کي کوئي سند اتاري ہے اور نہ اون ہي کے پاس ايسا کرنے کي کوئي علمي عقلي دليل ہے (اور علم و عقل کے خلاف چلنا ہي چونکہ ظلم عظيم ہے) اسليئے آخرت عقبي حيات مستقبل مين ايسے ظالمون اور نا انصافون کا کوئي بہي مددگار نہ ہوگا

اي عزيزان ملک و ملت آؤ خدا کي ان سچي اور نہايت بابرکت آيات پر ہم تم سب ملکر غور کرين اور اللہ کي آيات سے محض اپنے نقص افہام سے ايسے بدظن نہ ہون جيسا ثبوت ہماري عملي علمي عقلي ادراکي سياسي اور اخلاقي اقتصادي حالتون کي ابتريون اور کوتاہيون سي برابر مل رہا ہے جو لوگ اللہ کي اس کتاب پاک قرآن سے علماً عقلاً اور عملاً خلاف ورزيان کرين اور اسکا سننا سمجھنا اونپر گران گذرتا ہو اونکا فيصلہ بہي خداوند واحد نے ان الفاظ مقدسہ مين سنا ديا ہے

واذا تتلى عليهم ايتنا بينت تعرف في وجوه الذين كفروا المنكر ط يكادون
يسطون بالذين يتلون عليهم ايتنا ط قل افانبئكم بشر من ذالكم ط
النار ط وعدها الله الذين كفروا ط وبئس المصير پ ۱۷ ع ۱۷

اور (اي پيغمبر) جب ان جاہلون کو ہماري کہلي کہلي آيتين پڑہکر سنائي جاتي ہين تو تم ان نادانون حق کي منکرون کي صورتون پر ناخوشي کي آثار ديکہتي ہو بيان تک کہ (ايسا قرين قياس معلوم ہونے لگتا ہے) کہ جن لوگون کو قرآن سنايا جا رہا ہے يہ جاہل اون لوگون پر حملہ کر بيٹہين (اي پيغمبر) تم ان سے کہو کہ قرآن کي سننے سے کيا خفا ہوتي ہو) تو تمہين ناخوشي اور خفگي کي اس سے ايک نہايت ہي بدتر چيز دکہائين لو سنو! وہ دوزخ اور نار ہے جسکا وعدہ خدا سچائي اور دانائي کي منکرون سے (اپني نظام و عمل کي پختگي کے مطابق) کرتا ہے اور وہ بہت ہي برا ٹہکانا ہے

اي عزيزان ملک اور برادران قوم تم سچ بتلاؤ کہ تم جنت مين ہو يا جہنم مين مصيبتين اور تکليفين خوشيان اور ذلتين جہنم مين ہوتي ہين يا جنت مين اور خدا کي بلاؤ اور چيزون بتون بندون ستارون مزارون اور اوتارون يعني ان لون کے سامنے گردنين جہکانا دانائي ہے يا ناداني؟ اور جہالت ہے يا علميت؟ کاش تم اتني بات ہي سمجہ جاؤ ديکہو وہ خداي ذوالجلال تمہين تمہاري شرف و اقتدار اور عزت و وقار کو قايم کرنيکيليئے کسقدر کہلے اور صاف احکام سناتا ہے

يايها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ط ان الذين تدعون من دون الله لن
يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له ط وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه
منه ط ضعف الطالب والمطلوب ○ ما قدروا الله حق قدره ط
ان الله لقوي عزيز ○ پ ۱۷ ع ۱۷

Marfat.com

لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اوسے کان لگا کر سنو! کہ اللہ کے سوا تم (اپنا معاون و مددگار اور حامی سمجھکر) جن جن مخدوموں
بتوں معبودوں پیروں اوتاروں اور گروروں کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ اوسکے
پیدا کرنے کے لئے سب اکٹھے بھی کیوں نہ ہو جائیں (اور مزید براں) اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے
جائے تو یہ اوس چھینی ہوئی چیز کو اوس مکھی سے چھڑا تک نہیں سکتے کیسے بودے ہیں یہ بت اصنام اور راہب یا
کاہن وغیرہ جو مکھی کے پیچھے پڑیں اور اوسے بھی نہ پکڑ سکیں اور کیسی بے وقعت وہ چیز (مکھی) جسکا پیچھا کیا
جائے اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے (حق تو یہ ہے) کہ ان لوگوں نے خدائے ذوالجلال کی جیسی قدر و عظمت جاننی
چاہئے تھی جانی ہی نہیں (ورنہ) اللہ تو بڑا ہی زبردست اور سب پر غالب ہے

ایک سلیم الطبع اور حق پسند انسان ان ہدایات قرآن پر غور کرکے اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اسلام اپنی پرشکوہ تعلیمات حقہ سے انسان کو کس رفعت اور بلندی پر پہنچانا چاہتا ہے اور اوسکا فلسفہ کسقدر صاف سچا صحیح اور واجب التعمیل و تسلیم ہے لیکن وہ لوگ جو محض ہٹ دھرمی تعصب اور ناواقفی یا کوتہ فہمی کے سبب خدا کے اس پاک منشور اور کائنات کی رفیع الشان ربانی دار العلوم کے نصاب تعلیم کی آخری اور انتہائی کتاب اور اسکے لانیوالے عظیم الشان رسول نقاد فطرت معلم و ادیب اور اوستاد کامل روحی فداہ کو جھٹلاتے ہیں وہ دراصل اپنی انسانی فطرت اور فطرت کے ترانوں کو جھٹلاتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ وہ کسی قسم کی علمی عقلی اخلاقی عملی۔ اور آئی اقتصادی سیاسی اور تمدنی اور سچی روحانی ترقی کرنا چاہتے ہی نہیں لیکن اے عزیزان ملک و ملت سچ کہو کہ بلندی بہتر یا پستی؟ عزت اچھی یا ذلت دانائی خوب ہے یا نادانی؟ اور عملی چالیں فوقیت رکھتی ہیں یا محض اعتقادی اور خیالی؟

لاف عشق و گلہ یار زہے لاف خلاف — عشقبازان چنین مستحق ہجرانند

الغرض قدیم قوموں اور ملتوں کے فلسفے نے انسانی نفوس و قلوب اور ارواح پر جس قسم کا روغن قاز چڑھا رکھا تھا اوسنے ان لوگوں میں جن جن طریقوں سے دنیا اور دنیا کی لازمی ضروریات حیات کیطرف سے ایک قسم کی دلفریب خود فراموشی اور مدہوشی پھیلا رکھی تھی ایشیا بھر میں اوسکا اثر اب تک نمایاں اور ظاہر ہے رومیوں شامیوں ایرانیوں اور ہندوستانیوں کے علاوہ باعتبار قدامت یونانیوں کا فلسفہ بھی قابل توجہ ہے جہاں کبھی بڑے بڑے لائق اور قابل حکماء و علماء پیدا ہوئے اور حکمائے یونان کی ایک کثیر تعداد اپنی علمی مساعی اور اخلاقی روحانی مکاشفات کے لحاظ سے لائق احترام ہے مثلاً سقراط۔ بقراط بینیکا۔ فلاطون۔ ارسطو دیوجنیز فیثاغورث سولن اور مارکس اریلیس یہ سب لوگ حقائق علمیہ اور معارف اخلاقیہ عقلیہ میں بلند پایہ رکھتے تھے بعد میں انکے سلسلے رومن کیتھولک کلیسائی پیرو ہوئیں مگر قدامت کا خاص اعزاز ہم وید مقدس ہی کو دیتے ہیں جیسا کہ اوسکے حاملین کی ایک تعداد کثیر اس قدامت کی قائل اور معترف ہے

اہل ہند اس امر پر فخر کر سکتے ہیں کہ کبھی متھرا اور بندرابن میں یونان و مصر تک کے لوگ آآ کر الہیات اور روحانیات کی تکمیل کرتے تھے مصر میں بھی اگرچہ کبھی سحر و افسون کی شعبدہ بازیوں اور تعبد روحانیات میں کی سوتنگا میوں کی ذنگل قائم رہ چکے ہیں احرام مصری میں کہا جاتا ہے کہ اوّل اوّل روحانیات کی

Marfat.com

تعلیم مخفی طور پر دی جاتی تھی اور سخت شرائط داخلہ کی پابندیوں کے بغیر کوئی طالب معارف روحانیات کی متعلمین کی جماعتوں میں شامل نہ ہو سکتا تھا ہر ملک میں مختلف دور آتے رہتے ہیں چنانچہ مصر میں بھی علمی عقلی روحانی اور تمدنی کوششوں کا سلسلہ عرصہ تک قائم رہا لیکن اہل ہند فلسفہ ویدانت کی مخصوص کیفیتوں سے جس چھوٹی کی بات کو اپنی کمالات روحانیہ سے معلوم کر سکے وہ روح انسانی کی بار بار پیکر پذیر ہونے اور اپنی اعمال و خیالات اور افعال و جذبات کی مطابق مختلف اجسام میں حلول کرنے کی تھیوری ہے جو آج بھی **تناسخ** کی سمجھ گیروں سے فلسفہ ویدانت کا گویا معرکۃ الآرا مبحث یا فلسفہ قدیم کا خاص الخاص موضوع عقل و ایمان ہے

ہم سر دست تناسخ کی بابت کچھ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ یہ سازو سرود ہی ایسا ہے کہ اگر چھیڑا گیا تو ہم اپنے موضوع بیان اور مدعا سے بہت دور ہو جائینگے اسلیے ہی علیحدہ طور پر ہم "تنقیح الاوہام فی البیان الروح والاجسام" کے نام سے ایک تبصرہ لکھنا چاہتے ہیں لہذا بیان ان لطائف روحانیہ کو الگ چھوڑ کر فلسفہ قدیم کے اثرات اور حسب ضرورت موجودہ حالات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تناسخ کی تکذیب اور تصدیق سے سر دست ہم بالکل الگ رہنا چاہتے ہیں لیکن اسکے ماننے اور اسے اصول عقائد میں داخل کر لینے سے جس قسم کی عقلی اور دماغی الجھنیں روحانی اور اخلاقی غلطیاں پیدا ہوتی گئیں انکا سمجھنا ہم سب اہل ہند کیلئے نہایت ضروری ہے اور جہاں تک تاریخی یا علمی واقعات قدیم مدد دیتے ہیں یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ ہندوستان قدیم ہی کے علمائے روحانیات کا یہ مکاشفہ ہے جو ایام ماضیہ میں عرصہ دراز تک حکمائے ہند کا جولا نگاہ تخیل بنتے رہتے اپنی روحانی دل آویزیوں سے ایران و مصر اور یونان و روم تک پہنچا اور اسی وجہ سے کئی ایک حکمائے یونان بھی اس عقیدہ کے معتقد مانے اور تسلیم کئے جاتے ہیں مثلاً فیثا غورث سقراط افلاطون اور ارسطو وغیرہم کی نسبت ایسی رائیں ملتی ہیں کہ وہ تناسخ کے قائل تھے ہم کہتے ہیں ہوں "چشم ما روشن دل ما شاد" حکمائے یونان اور ہندوستان کے علمائے روحانیات یہ سب لوگ کلہم نبی یا رسل من اللہ تو تھے نہیں یونانیوں کے نزار ہا علمی اور نظری مسلّمے جنکو کبھی دنیا مانتی چلی آتی تھی آج جدید علمی تحقیقات اور تجربات سے غلط ثابت ہو رہے ہیں پس کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم الکے ہندی قدماء کے ہر قول کو خواہ وہ یونانی ہوں یا ہندی مانتے رہیں ہمیں بھی تو دل و دماغ دیئے گئے ہیں اور اللہ نے ہمکو بھی کچھ سوچنے سمجھنے کے حقوق عطا فرمائے ہیں لہذا ہم اپنی اوسی فطری حق غور و فکر سے عقیدۂ تناسخ کے پیدا کردہ نتائج کو سمجھنا چاہتے ہیں

اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام اقوام و ملل کا فلسفہ روحانیات اپنے خاص اور اصولی نصب العین (معرفت) کے اعتبارات سے باہم مماثل ہے اور اس قسم کی ہدایتیں بعض مقامات پر قرآن میں بھی موجود ہیں جن سے نقص فہمید و بے جذبات عوام میں پیدا ہوئے جو نظام مدنیت کی تباہی کا باعث قرار پا رہے ہیں مگر یہ قصور صرف سمجھ کا ہے قرآن پاک نے فلسفہ قدیم کی کمزوریوں کو بنیتی نظر رکھتے ہوئے اون تمام اوہام کا قلع قمع کیا جن سے انسان کو کسی قسم کا اخلاقی علمی عملی روحانی اور تمدنی نقصان پہنچتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تناسخ کو بھی بالکل ناقابل توجہ سمجھ کر ایک طرف ہی پڑا رہنے دیا اور بعض ضرر انگیز روحانی الجھنوں کے پیدا ہو جانے اور روحانیات میں زیادہ انہماک و غلو کرنے والی قوموں کے مآل کار کو دیکھتے سمجھتے ہوئے اوس ہادی عالم رسول کو روح کیا ہے کے سوال پر بارشاد الٰہی یہ سنانا پڑا کہ قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۝

Marfat.com

الحاصل ابتدائے عالم سے لیکر اب تک فضائے دہر میں جسقدر قومیں پیدا ہوئیں اور مرمٹ گئیں نہ کسی عنوان و انداز سے روحانیات کے خیالات اون میں ضرور موجود تھے تناسخ کا عقیدہ اگرچہ فلسفہ و ہدایت کا مخصوص اور قدیم مکاشفہ ہے مگر جو فروغ اور مجددانہ جلا اسے مہاتما ساکھ منی گوتم بدھ کے مجاہدات اور خیالات سے ہوئی وہ ایک امتیازی حالت ہے

معتقدات تناسخ آج سے کئی ہزار سال پہلے نہ صرف ایشیا قدمائے ہندوستان کے روحانی شغف اور غلو کے سبب نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ میں اہل یونان اور رومن بھی اس فلسفہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ہم گوتم بدھ اور اون کے ان خیالات کی وجوہات پر کسی علیحدہ طور پر کچھ عرض کرینگے مگر قطع نظر ازیں کہ تناسخ غلط ہے یا صحیح اور حق ہے یا باطل دیکھنا یہ ہے کہ باعتبار نتائج انسانی قلوب و نفوس پر اوسکے معتقدانہ جذبات و خیالات نے کس قسم کا اثر کیا اور اہل ہند و ایران کو اس سے کیا حاصل ہوا یہ فلسفہ اس براعظم میں اپنی گہری دلچسپیوں کیساتھ صدیوں رائج و راسخ ہوتا رہا صدہا راجہ مہاراجہ پجاری اور پانڈے بید اور حکیم (ہیر جن) کی کیفیتوں سے اثر پذیر ہوکر اپنی ہزارہا علمی عقلی اقتضائے اور تمدنی فرائض فطرتیہ سے غافل ہوتے چلے گئے ایران و مصر میں بھی یہ فلسفہ قدیم روحانی پر و بال لگا کر پہنچا یونان قدیم بھی ان خیالات سے عرصہ تک متاثر رہا اور ہم اہل ہند تا حال بہ نام روحانیات اسی جولانگاہ خیال میں پڑے ہوئے ہیں

آج بھی مختلف طریقوں سے یہی اثرات ساری ایشیا پر محیط و مسلط ہیں مسلمان اگرچہ مذہباً اور اعتقاداً اسکے قائل نہیں لیکن وہ نامعلوم طور پر حس استبداد اور جمود میں مبتلا ہوئے اس ابتلائے نجات اور قسمت پرستی کے وہم میں ان خیالات کا بہت کچھ اثر ہے جو محض عقیدہ تناسخ کی چکردار آویزشوں کی پیدا کردہ اور پروردہ ہیں ہندوستان میں آج بھی جسقدر جٹا دھاری - جوگی - اتیت - سادھو - سنیاسی - جتی - ستی - ناگے - برہم چاری اور صحرانشین جیسے بردار نظر آتے ہیں یہ سب فیضان تناسخ اور فلسفہ قدیم کی برکت ہے جسکی وجہ صرف یہ ہے کہ تناسخ بجائے خود بر حقیقت ہے ایک روحانی مسئلہ تھا روحانیات کا اثر انسان کے خیالات و جذبات پر پڑتا ہے اور خیالات و جذبات ہی سے افعال و کردار کا ظہور ہوتا ہے اور اونکی ابتری اور بہتری سے انسان کی اخلاقی اور عملی زندگی مرتب ہوتی رہتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اخلاق و عمل میں جس قسم کے خیالات و معتقدات کا عنصر مخلوط ہو نتائج بالآخر اونہیں کی مطابقت میں ظاہر ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس روحانی سوال پر جسقدر غور ہوتا رہا روحانی پیچیدگیاں اور جسمانی مشکلیں بڑھتی گئیں اور ایشیا بھر کو علم و عقل کے رستے زندگی گذارنا مشکل ہوگئی

تناسخ نے آج سے کئی ہزار سال قبل اعتقادی طور پر اہل ہندوستان کی قسمتوں کا فیصلہ یوں کیا کہ انسان کی زندگی چونکہ اوسکے گذشتہ اعمال حیات کا پھل اور نتیجہ یا مکافات عمل ہوتی ہے لہذا اوسکا اس دنیا میں پیدا ہونا ایک طرح کی شامت اعمال ہے جو نیک اور سعید روحیں جنم اور جون کے چکروں سے آزاد ہو جاتی ہیں وہ دنیا میں پھر شاذ و نادر ہی جنم لیتی ہیں وہ مکتی اور نروانا حاصل کرکے ابد الآباد کیلئے روحانی راحتوں اور لذتوں میں رہتی ہیں دنیا مایا کا جال ہے انسان اوس میں اپنے کرموں ہی سے دکھ سکھ بھوگ کرانے کیلئے آتا ہے کبھی مسرور اور کبھی رنجیدہ ہوتا ہے اسلیے دنیا آفتوں کا گھر مصیبتوں کا جنگل اور آنسوؤں کی وادی ہے پرجا سے لیکر راجہ تک یہاں دکھی ہی دکھی ہیں الغرض ہیولائے تناسخ کی آفریدہ یہ کیفیتیں خواہ کیسی ہی دلفریب کیوں نہ ہوں لیکن

Marfat.com

انسانی قلوب و ارواح فی ان حیالات سی اثر پذیر ہوکر حسب ذیل نتایج استنباط کیئے

(۱) انسان کا یہاں پیدا ہونا چونکہ اوسکی سابق اعمال و حیال ہی لہذا یہ جہان (کائنات) کوئی اچھی یا قابل التفات جگہ ہی نہیں ہی

(۲) جہان خود انسان کی اپنی ہی حیال و افعال کا پیدا کردہ ایک گورکھ طلسم ہی (مایا کا جال ہی) اس سی الگ اور دور ہی رہنا چاہئے

(۳) انسان کی زندگی اوسکی پچھلی زندگی کی افعال و کردار کی ماتحت ہوتی ہی لہذا اوس نصیب اور قسمت کے لکھی کا کچھ علاج نہیں ہی

جیسے انسان اپنی موجودہ زندگی سی پہلی کسی گذشتہ یا پیوستہ سی خود تیار کر چکا ہی کرم کا پھل بصورت اسی ملیگا

چنانچہ فلسفہ قدیم کے ایک بزرگ عارف تلسی داس صاحب لکھتے ہیں

پہلے بنی پرالبد اوپیچھے بنا سریر ـــــ تلسی داس غریب کا من نا باندہی دہیر

(۴) انسان عیال و اطفال اور دنیا کی حال یا جورو بچوں کی جنجال میں رہکر مکتی نجات اور نروانا ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اور یہی بات انسان کیلئے ہر ممکن کوشش سی واجب الحصول بلکہ منتہای حیات ہی کہ وہ مکت ہو جائے

(۵) عورت ذات (استری) کی شخصیت روح کی ایک مغالطہ انگیز نمائش و نمود ہی جو بعض کمزور اور غلط افعال و خیالات کا نتیجہ ہی یہ کامنی اور موہ نرافریب ہے اسلیئے عورت کا درجہ ایک مردانہ ہستی سی بہت اسفل اور گھٹیا ہے لہذا اوسی مرد کی اسقدر اطاعت کرنی چاہئے کہ وہ اطاعت عبادت کی درجہ کو پہنچ جائے تاکہ اوسکا آئندہ جنم مردانہ اور بہادرانہ ہو جو روح کا ایک اچھا اور بہتر مظہر ہے

یہاں یہ بات قابل لحاظ معلوم ہوتی ہی کہ اسی خیال نے عورت کی ہستیوں اور عصمت و عفت کی ان قابل احترام پتلیوں کو فلسفہ قدیم کی معتقدات نے جیتے جی اپنی مردہ شوہروں کیساتھ جل مرنے کیلئے ستی ہونی پر صدیوں آمادہ رکھا ہی کہ اس عاشقانہ اور بہادرانہ فعل کا اثر ہماری آئندہ جنم کیواسطے یقیناً بہت سودمند ہوگا یونان قدیم میں ہی عورات کو عموماً حقیر و ذلیل سمجھکر اون کیساتھ حسن سلوک نہ کیا جاتا تھا اور چونکہ یونان میں یہ معتقدات فلسفیانہ حیثیت سے پہنچ چکے تھی اور وہ دیوتاؤں کی پرستش بھی کرتے تھی یہاں تک کہ بعض اوقات اپنی عزیز جانیں اپنی ہاتھوں ہلاک کر کے دیوتاؤں پر سے قربان ہو جاتی تھے خودکشی جو ایک اخلاقی اور قانونی جرم ہی محض انہیں معتقدات کی سبب یونان میں صدیوں مستحسن شمار ہوتی رہی برٹش گورنمنٹ کی جبراً بہ نفاذ قانون ستی کی بری رسم کو بند کیا مگر معتقدات مذہبی کا اثر بڑا قوی ہوتا ہی تاحنوز یہ واقعات ملک میں ہوتی ہی رہتی ہیں بابن ہمہ آجتک کسی ہندو عزیز کو اپنی حسین ہی حسین اور نیک سے نیک بی بی کی لاش کیساتھ زندہ جلتے نہ سنا مگر صرف عورتوں کو گویا اونکا جل مرنا کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ عورت ہی عورت ہوا اون کی روحانی اور ستی ہونا جسمانی سزا ہے اور وہ اسکی مستحق ہیں

ایام جاہلیت میں ظہور اسلام سی پہلے عرب میں بھی اسی قسم کی ایک قبیح رسم موجود تھی کہ اہل عرب کے اکثر خاندان ہمارے ملک کے بعض راجپوت گھرانوں کیطرح لڑکیوں کو پیدا ہوتی ہی مار دیا کرتے تھی مائیں بارہا اپنی ہاتھوں گڑھا کھود کر بیٹی کی ننھی بچیوں کو زندہ درگور کر آتی تھیں کہ ہمیں کسیکو اپنا داماد نہ بنانا پڑے یا یہ لڑکی منحوس ہوتی ہی قرآن پاک نے "بای ذنب قتلت" کا تازیانہ لگاکر اہل عرب کو اس رسم بد سی ہٹایا اور پھر مساوات فطرت عورت کو وہ حقوق عطا فرمائی جو اوسکی نوعیت زندگی کی اعتبار سے علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً

۱ فلسفہ ویدانت کی قدامت میں شک نہیں چونکہ ہندوستان کی بزرگان قدیم العقائد تناسخ روحانیات سے خاص شغف اور انہماک میں رہ کر دنیا میں عجایب پرستیوں کا دروازہ کھو لگئے اسلیئے آجتک ہندوستان میں علمی او عقلی مسلمات کی عوض عام طور پر عجائبات زیادہ مرغوب ہیں تناسخ کی اودھر یونانیوں میں بتوں اور دیوتاؤں پر انسانی قربانیاں مباح کردیں تو ادھر اشیاء میں ہندوستانیوں کو طرح طرح کی عجایب و غرایب روحانی بیابانیوں میں پھنسایا چینی اور جاپانی بھی چونکہ ویدانت ہی کے معتقدات اور گوتم کی تعلیمات کی اثر پذیر ہیں اون میں آجتک انسانی قربانیوں کا خیال مستحسن سمجھا جاتا ہی پورٹ آرتھر کا فاتح مشہور جاپانی جنرل نوگی محض تناسخ ہی کی عقائد سی اپنی عزیز جان جو اوسکے جسم میں الٰہی امانت تھی میکاڈو مرحوم شاہ جاپان کی موت پر اپنی ہاتھوں ہلاک کر دینا کار خیر و ثواب سمجھتا ہی اسلام ایسے خیال و فعل کو گناہ قرار دیتا ہی کیونکہ روح ایک امر رب اور جسم انسانی میں خدا کی امانت ہی انسان ایسے آزار اپنی ارادہ اور خیال سی ہلاک و تلف کریگا تو وہ فلاح و نجات کبھی نہ پائیگا جنرل نوگی اگر خودکشی نہ کرتا تو قوم و وطن کیلئے زیادہ مفید رہتا مگر فلسفہ قدیم کی بعقائد تناسخ مکتی اور نروانا کا جو افسوں پھونک رہا ہی او سنے نہیں معلوم ابتک

[illegible]

Marfat.com

اوسکے لیی شایان شان اور اوسکی قیام امن و احترام کیواسطے ضروری تہی اور ان حالات کی تفصیل بیان نہیں ہوسکتی
مگر فلسفۂ قدیم نی اپنی عجیب در عجیب انداز یون سی جیسے خیالات اور مفروضات قائم کرائی بطور اختصار
عرض کردہ جذبات کی علاوہ یہ بہی اونہیں معتقدات کا ضمیمہ ہین

(٦) اصل چیز چونکہ روح ہی روح ہی جسم روح کا مطیع اور روح جسم کی حامل ہی لہذا روح ہی کو صاف اور شدھ کرتے رہنی کا کام عظیم الشان کام ہی کیونکہ یہ آتما جب تک پوری طرح شدھ ہوکر پرم آتما مین لین نہ ہوجائے انسانی جسم کے چکرون مین پھنسا رہیگا اور یہ چکر بہت تکلیف دہ ہین

(٧) کل ذی حیات جاندار خصوصاً حیوانات ایک ہی روح اعظم پرم آتما کی شواہد روحانیہ ہین لہذا کوشش یہ ہونی چاہی کہ راہ چلتے کسی چیونٹی پر بہی پیر نہ پڑی

ہم اس خیال کی بہت قدر کرتے ہین نہایت شریفانہ خیال ہی حسن اخلاق وسلوک کا اچہا سبق ہی مگر افسوس تو یہی ہی کہ روحانیات کی غیر معتدل شغف اور پیچیدہ انہماک کے سبب جو یہ معتقدات تناسخ سے پیدا ہوگیا بیان ہی ایک مدرت پیدا ہوگئی گویا اس مین ہی " نہی بات وہ مضمون سمجہانی والی " وحدت الوجود کے خیال نے بیان نرالی انداز سی جلوہ گری کی عزان نوع کی ایک کثیر تعداد کو اپنی روحانی خصوصیات کی باعث رحم مجسم سنکر منہ پر پٹیان باندھکر چلنا پڑا تاکہ بعض ایسے جاندار جنہین ہماری آنکہین خلا مین دیکہ نہین سکتین ہماری تنفس کی صدمات سی مرنے نہ پائین ان بزرگون مین کبری کا ترش تعلی رکہنا کن آئین واخلاق ٹہر گیا تاکہ رستے مین کوئی جاندار اگر حائل ہو تو اوسی ہٹاتی ہوئی بی ایذا نہ پہنچی لیکن حیرت ہی کہ خدا کی ان بندون کو خدا ہی کی یہ علمی اور عقلی صداقت معلوم نہ ہوسکی اور اب تک ہی وہ ابہی نہین جاننا چاہتی کہ جہان رحم ہی رحم ڈیری ڈال دی وہان سی انصاف و عدل اور اعتدال و سیاست سب رخصت ہوجاتی ہین اور ان لو ان سب چیزون کی ضرورت ہی

بہرکیف ایک تناسخ کو ماننے سی جس قسم کے عقلی علمی اخلاقی اور روحانی مغالطون کی راہیں کھلی گئین اور ہم سب ایشیا کی رہنی والی خصوصاً ہندوستانی اپنی تمام فطری اور انسانی علمی اور عقلی اقتصادی و سیاسی روحانی اور تمدنی ضرورتون سی غافل مگر مکتی اور نجات نروانا اور جنت کی خیالون مین مگن ہوکر خوش اعتقادیون کی جن منڈولون پر بیٹھتے چلی گئی اوسنے آخر ہمین یورپ کی آہنین سیاست کی سامنے بصد عجز و نیاز سرنگون ہونی پر مجبور کیا اور سچ یہی کہ ہم سب تھے ہی اسی لائق جس قوم اور جس شخص کو عقلمندانہ طریقہ اور ہوشمندانہ انداز کا الحدکی سامنے جہکنا بہول جائی اوسے کی نسبہ بیلون بچھڑون بتون ان لون بلکہ کا جرون اور مولیون کی سامنے سجدے کرنے پڑتے ہین اور ایسے خود فراموش حق ناشناس جاہلون کیواسطے یہان اور وہان مصائب و شدائد کی سوا کچھ نہین

مسلمانوں مین اس قسم کی عجائب پرستیان اور حصول نجات و خلد کی دل آویزیان جن طریقون سی پیدا ہوتی

[حاشیہ:] خدا تو ایک ہی ہے مگر جو لوگ روحانیات کی خاص انہماک مین رہتی رہتی اپنی حقوق سیاست و مدنیت کو بہول چکے ہین وہ محض روحانیت ہی کے قدیم مغالطون کی سبب یہ طفلانہ صدا کبی کبی بلند کردیا کرتے ہین کہ مسلمانون کا خدا قہار و جبار ہی کہ مگر کاش وہ رہبانیت کی دلفریب وادیون سی نکلکر فلسفہ اسلام و قرآن کو خلوص خاطر سیاتہ سمجھنے کی سعی ہی سعی فرماتے تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ جس خدا کو سرب شکتی مان قادر و مختار مانا جاتا ہی اوسکی یہ بہی شان صادق ہی کہ جبار و قہار بہی ہو تاکہ جاہل و نادان اوسکی سلطنت مین کی جانتور وغل نہ مچائین اور اوسکی سیاست کا انتظام عمل ان لوگوں کو معلوم ہوتا رہی

Marfat.com

گیتی ان کیفیات کو ہم "فلسفۂ اسلام پر خارجی اثرات" کے عنوان مضمون میں عرض کرینگے لیکن اشارةً بر عاقل اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ فلسفۂ قدیم کی عالمگیر روحانی اشاعتیں اور ان کی جماعتوں میں اوسکی راسخ شدہ روایتیں نامحسوس طریقوں سے ہر جگہ مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی پریشانیوں روحانی اور جسمانی تکلیفوں کا باعث ہوئی ہیں

بنائی زاہد کو اپنا محرم زیاں بہت ہی اٹھائے ہم نے ۔۔۔ ہوئی جو دیر مغان میں رسوا کرم ہوا یہ راز دان کا
گری ہوئی ہیں جو دل بیاں پر وہ اپنی محمل کو آپ باندھیں ۔۔۔ کہ ایک مدت سے بزم یاران میں ڈھنگ بگڑا ہے سارا بانکا

ہم اپنے ہندو عزیزان وطن کو آنکھ کا نور اور دل کا سرور سمجھتے ہیں ہمیں اون کی کوئی ذلت ہرگز گوارا نہیں اور نہ ان بیانات سے ہماری یہ غرض ہے کہ اون کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا جائے مذہبی خیالات کا تعلق اور رشتہ ان کے دل سے بہت نزدیکی رکھتا ہے لیکن ہندوستان کے فلسفۂ روحانیات کی اثر اندازیوں نے جو نتائج پیدا کرائے اور قدمائے ہند کے روحانی جذبات سے متاثر ہو کر خدا کو تلاش کرنیوالے ایشیائی افراد جن طریقوں سے خود گم ہو کر رہ گئے یہ سب انہی معتقدات کا انجام ہے جنکا تعلق خاص طور پر فلسفہ ویدانت سے وابستہ ہے اور ان خیالات کی عام اشاعت اور رواج قدیم کے باعث اگر مسلمانوں کو نقصانات پہنچے تو یہ بات بھی چنداں موجب ملال نہیں رہتی کیونکہ ہمارے ہندو عزیز مسلمانوں سے بھی پہلے اس قدیم فلسفہ روحانیات کی مغالطہ آفرینیوں اور اپنی خوش اعتقادیوں کا خمیازہ بت پرستی کی صورتوں میں بھگت رہے تھے اور اسوقت ہم مسلمان اور ہندو دونوں بھائی اعتقاداً عملاً قدیم روحانیت کی ضرر آفرینیوں کے وبال میں گرفتار ہیں غلطی کرنیوالا خواہ کوئی ہو مکافات اعمال و کردار کی ربانی دار و گیر سے بچ نہیں سکتا

ایک زمانہ اگرچہ ایسا گذرا ہے کہ فلسفۂ قدیم اپنی روحانی دل آویزیوں سے قریباً دنیا بھر میں رائج رہ چکا ہے ویدانت کی قدامت اور اوسکی عالمگیر دلچسپی اہل ہندوستان کیواسطے باعث فخر و ناز ہو سکتی ہے سنین ماضیہ میں ممالک مختلفہ کی کیفیتوں پر جب نظر پڑتی ہے تو ایرانی اور مصری یونانی اور رومی چینی اور جاپانی ترکی اور ہندوستانی غلو کی روحانیت سے باعث عقیدت و ارادت کے ایک ہی رنگ تجرید میں رنگین نظر آتے ہیں ارض شام اور فلسطین میں بتوں کی کبریائیاں دیکھی جاتی ہیں ۔ یونانی اور رومی ستاروں اور دیوتاؤں کے نام پر اپنی عزیز جانیں قربان روحانیات کرتے ہوئے ملتی ہیں ۔ قدیم مصری بیلوں بچھڑوں بندروں کے علاوہ لہسن اور پیاز تک کی پوجا میں مصروف پائے جاتی ہیں موبدان پارس بصد شان نیاز شعلۂ نار کو انوار الوہیت سمجھ دست بستہ کھڑے نور و ظلمت کی ستائشیں کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں جب حضرت ابراہیم کے حالات اور اون کی قوم کی صنم پرستانہ عقیدت مندیاں معلوم ہوتی ہیں تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ قدمائے ہند کی روحانی رفعت شعاریوں اور نیازمندانہ خاکساریوں نے کبھی دنیا بھر کے قلوب کو مسخر تعلق کیا تھا تناسخ کا عقیدہ اگرچہ ممالک بعیدہ کی قوموں کا اصولی مسلمہ نہ بنا مگر قدیم فلسفۂ روحانیات کی جو پیروی از عام طور پر ساسانی کیانی کلدانی عبرانی یونانی اور شامی اقوام میں رسوخ حاصل کر چکی تھی باعتبار نتائج اوسکا اثر قریباً تمام ایشیا پر یکساں پڑا مگر مشرق میں تو بعض چین صاف ہوتی رہی اور مغرب میں دست قدرت نے ظہور اسلام کے بعد فیضان علم و دانش سے ان کی جسموں کو بھی صاف و سپید کرنا شروع کر دیا

Marfat.com

گئے دونوں جہاں کی کام سی ہم نہ ادھر کی رہی نہ اودھر کی رہی ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کی رہی نہ اودھر کی رہی

مگر دنیا کی اپنی عالمگیر روحانی اور اعتقادی غلط فہمیوں سیاسی اور اقتصادی فروگذاشتوں اخلاقی اور تمدنی خاموشیوں کی بحر محیط میں ایک کنول کھلا جسپر ایک من موہن پر ترم آ تما کی جلال توحید اور اوسکی عظمت یکتائی کی روح پرور سواؤں میں اللہ نور فی السموات والارض اور لیس کمثلہ شیئ سے علم آموز نغمے گاتا ہوا مستانہ وار جھوم رہا تھا اوسنے دنیا بھر کی انسانی روحوں کی خود فراموشانہ نیاز مندیاں اور خاک رانہ جبہ سائیاں دیکھکر وہ صدمات محسوس کئی جو ایک نقاد فطرت اور صحیح الدماغ انسان کامل کے دل بیدار و ہوشیار کو محسوس ہونی چاہئی اوسنے اپنی قوم پر نظر ڈالی تو اوسے بھی ظلمت و ضلالت کی اوس بربادی بخش طوفان جہالت میں زیر و زبر پایا جس سے قومیں رفتہ رفتہ اپنی غلط اندیشیوں اور ضلالت پسندیوں کیساتھ صفحہ ہستی پر معدوم و گمنام ہوکر رہ جاتی ہیں

خدا کی اوس مکمل و اکمل انسان کی سعید فطرت اور باہوش و مقدس روح پر تائید الہی اس علمی اور عقلی روحانی اور اخلاقی مسئلہ کا پورا پورا انکشاف ہوا کہ خدائی واحد کی عظیم الشان ذات برحق کی سوا کوئی چیز انسان کیلئے معبود و مسجود بننے بنانے کی لائق ہیں کل کائنات پر اوسکا قبضہ ہی مگر وہ خود کسیکے قبضہ اور اختیار میں ہیں وہ خدائی ذوالجلال اپنی پورے کمال و جمال کیساتھ کائنات کی ذرہ ذرہ پر متصرف و قادر ہی انسان کی اس سی بڑھکر نادانی جہالت دنائت اور ذلت پسندی ہیں کہ وہ اوسی چھوڑ کر اور اور چیزوں ستاروں ۔ حیوانوں درختوں اور بندوں کی سامنے جبین نیاز رکھ رکھکر ذلیل و خوار ہوتا رہی اور غیر اللہ کسی آسمانی یا زمینی ہستی کو اپنا معاون و مددگار بناتا پھرے چنانچہ اوس محسن خلق رہنما نے انسانوں کو اوہام و جہالت کی تاریکیوں سی نکالکر تمدنی اور سیاسی اخلاقی اور عملی برکات کیساتھ عقیدۂ تناسخ کی بغیر علم و عقل کی سطح مرتفع پر لانیکے لیئے خدا کی زبان منہ میں رکھکر فلسفۂ جدید یا تعلیم اسلام کیصورت میں روحانیات کی قدیم پردازوں سی جدا اور نمایاں جو جو کچھ فرمایا وہ ٹھنڈی دل سی سننے سمجھنے اور سوچنے کی لائق ہے

یا ایہا الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم ط هل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض ط لا الہ الا ہو فانی تؤفکون ٥ وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک والی اللہ ترجع الامور ٥ پ ۲۲ ع ۱۳

لوگو! ای خدا کی بندو! اوس خدای برتر (اللہ) کی جو جو احسانات و انعام تم پر ہیں اون کو یاد کرو (بھلا دکیا) اللہ کی سوا کوئی اور بھی (تمہارا اور اس کائنات کا) پیدا کرنیوالا ہی (لوگو وہی خداوند تو ہمیں تحت و فوق سے وزی ورزق دیتا ہی (یعنی آسمان سی پانی برساکر اور زمین سی اناج اور پھل پھول اگاکر تمہاری خبر رکھتا ہی) تو ایسے مہربان و کریم خالق کی سوا کوئی دوسری چیز قابل ستائش و عبادت نہیں مگر تم کدھر بہکے جا رہی ہو؟

چونکہ دنیا کی ہر دور اور زمانہ میں ایسے لوگ اکثر موجود ہوتی ہیں جو اپنی خود پسندانہ عادتوں اور اباؤ اجداد کی قدیم رسموں

Marfat.com

نیاز کیشانہ پابندیوں سے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر صداقت اور سچائی کیطرف سے منہ پھیر لیتے ہیں کیونکہ صدیوں سے جس قسم کے معتقدات خیالات اور جذبات میں اُونکی عمریں گذرتی ہیں اُونکی قلوب اور طبائع اُون راسخ شدہ عقاید و خیالات کے خلاف کسی دوسری خیال کو خواہ وہ حقیقتاً کتنا ہی صحیح درست اور سچا کیوں نہ ہوں اوسکے تسلیم کرنے سے عموماً گریز کرتے ہیں دین اور مذہب کی باتوں میں چونکہ جبر ہرگز روا نہیں رکھا گیا اسلیے مذکور الصدر کے بعد خدای ذوالجلال کا ارشاد پاک ان الفاظ میں صادر ہوتا ہے

وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک والی اللہ ترجع الامور ۝

(اور ای پیغمبر) اگر یہ لوگ (باین ہمہ صداقت توحید) تجھے جھٹلائیں (تم آزردہ دل نہ ہونا) تمسے پہلے بھی انبیاء جھٹلائے جاچکے ہیں (نادانوں نے سچ کہنے والوں کو اپنی نقص عقل و فہم سے اکثر ستایا اور برا بھلا کہا ہے) اور آخر کار ساری باتوں نے اللہ ہی کی حضور میں پیش ہونا ہے

اصلاح اخلاق و عمل نظام معاشرت اور حال و مستقبل کی فلاح و فوز کیواسطے نہایت ضروری ہے دنیوی کاروبار میں پھنس کے انسان اکثر روحانی اور اخلاقی فرائض کی نگہداشتوں سے غافل ہوجاتا ہے اسلیے یایھا الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم کے بعد روح کو بیدار اور دل کو ہوشیار کرنیوالا ارشاد ذیل سنایا گیا

یایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور ۝ ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا ط انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر ۝ پ ۲۲ ع ۱۳

ای لوگو! اللہ کا وعدہ پرسش اعمال (روز حساب و جزا) برحق ہے تو ایسا نہ ہو کہ دنیاوی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے رہے اور اوسکی مغالطہ انگیزیاں تمہیں اللہ سے غرور میں نہ ڈالدیں (کہ کرو تو نافرمانیاں اور رہو بخشش کے امیدوار) اس میں کچھ شک نہیں کہ شیطان (خصائل بہیمیہ نفس امارہ) تمہارا جانی دشمن ہے تم بھی اوسے اپنا دشمن ہی سمجھتے رہنا وہ اپنے ڈہب کے لوگوں کو اپنی طرف اپنی غرض سے بلاتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں آخر کار جا شامل ہوں

منکرین صداقت اور غلط اندیش و غلط کار لوگوں کیلیے تفصیل مزید کے طور پر پھر ارشاد ہوتا ہے کہ

الذین کفروا لھم عذاب شدید پ ۲۲ ع ۱۳

خدائے ذوالجلال کی قایم کی ہوئی سیدھی راستہ کو چھوڑنے اور اوسکے نظام عمل و جزا کی جھٹلانیوالوں کو سخت سزا ہونی ہے عاقل سمجھدار اور دانا و باایمان بندوں اور عملاً اخلاقاً راہ راست پر چلنیوالوں کو یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے

والذین آمنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرۃ و اجر کبیر ۝

جو لوگ خدائے واحد پر ایمان لائے اوسکی احکام و نظام کی پابندی کی اور اپنی عملی حالت درست رکھی یعنی نیک کام کیے اُون کیلیے بخشش کیا ہے اون کی اعمال نیک کا بڑا اجر ہے (جو یہاں اور وہاں دونوں جگہ اُنہیں دیا جائیگا)

روحانیات کی پرانی معتقدات اور قدیم خیالات کی انسانوں میں جس قسم عقلی علمی سیاسی معاشرتی اور تمدنی ناتوانیاں کچھ صدیوں سے پیدا کر رکھی تہیں اور قومیں عام طور پر غلوے روحانیات کی باعث جاہلانہ عجز و انکسار کیساتھ فطرت کے دا...

Marfat.com

کو جامع طور پر سمجھ سکنے یا بھول جانے سے جس طرح کی قلبی ضعف اور جسمی جبر کی حالات میں دیگئی ہیں اوسمیں دور رس کے لیے یہ ہمت آفرین ارشادِ حق سنایا گیا تاکہ انسان اپنی فطرت کی علمی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مقاصد سے مخاطب رہے

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اور البتہ ہمنے انسان کو بزرگی اور فضیلت بخشی ہے اور خشکی و تری میں اوسے مختلف سواریوں پر سوار کیا اور اپنی پاکیزہ نعمتیں اوسکے کھانے پینے کیواسطے عطا فرمائی ہیں اور اپنی مخلوقات میں اوسے بیشمار چیزوں پر فوقیت بخشی ہے

مگر انسان چونکہ تھوڑے دلاّ اور دولت و مال کو پاکر صداقت کو جلد بھلا دینے والا ہے اسلیے ان آیات کے بعد انکی طبائع کو تناسب اعتدال پر قایم رہنے کیواسطے نظامِ اخلاق و عمل کو درست رکھنے والا یہ حکم بھی ساتھ سنا دیا گیا

یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولٰئک یقرءون کتابھم ولا یظلمون فتیلا ومن کان فی ھٰذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا ۝

(اور حقیقی پائیداری برتری تو اوسدن ظاہر ہوگی) جسدن ہم سب لوگوں کو اونکے ہادیوں رسولوں اور رہنماؤں سمیت اپنی حضور میں بلائینگے جنکا نامۂ اعمال اونکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ خوشی خوشی اوسے پڑھ چلینگے اور بندوں پر اونکی جزا و سزا کے اعتبار سے تِس برابر ظلم بھی نہ ہوگا (جیسا جسنے کیا ہے اوسی ویسا ہی بدلا دیدیا جائیگا) اور جو شخص اللہ کی قایم کردہ آئین عالم اور نظامِ عمل کو سمجھنے کیلیے اس دنیا میں اندھا بنا رہا وہ وہاں حیات بعد الموت اور قیامت یا آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ زیادہ گمراہ اور رستہ سے بھٹکا ہوا

یہ بات ہر سمجھدار انسان سمجھ سکتا ہے کہ آدمی کو ایک جسم لیا ہے ایک ہی روح دیگئی ہے ایک ہی دل اور ایک ہی دماغ عطا کیا گیا ہے جسمیں اوسکی علمی عقلی اقتصادی سیاسی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی فرائض کی تکمیلی اغراض کیلیے مختلف ظاہری اور باطنی قوتوں کیساتھ مربوط و مضبوط کیا گیا ہے لہذا انسان اگر اپنی الیلی اور واحد ذات کو ایک سے زیادہ مخدوموں یا معبودوں کا مطیع بنانا چاہے اور بنائے تو اوسکا نظامِ عمل و خیال اور ترتیب عقاید ادراک کبھی درست نہیں رہ سکتی بلکہ یہ حالت انسان کی فطرتِ شریف کی سچی ترقیاتِ علم و اخلاق کیواسطے سنگِ راہ ہے دینِ برحق اسلام نے اسی لیے مختلف اصنام و عناصر کی علاوہ غیر اللہ کسی دیوتا انسان پیر اور پیغمبر کو مسجود و معبود بنانے کی ضعف اور زوال انگیز خیال کو "شرک" قرار دیکر گناہ عظیم گردانا اور یہ فرمایا کہ ایسے معتقدات و خیالات کی پابند لوگ دلکا سچا امن زندگی کی کامیابیاں راحتیں اور سعادتیں ہرگز حاصل نہیں کر سکینگے آدمی کی فلاح و صلاح اور خیر و برکت اسی قانونِ حق میں مستتر ہے کہ وہ ایک خدائے ذوالجلال معبودِ برحق کا عاقل فرمانبردار بنکر رہے اگر غور کیا جائے تو قرآن پاک نے اصولاً اور عملاً توحیدِ حق کی عظمتوں برکتوں اور شرک کی ذہانت آفرینیوں اور ذلتوں کو اپنا عنوانِ بیان رکھا ہے اور جا بجا انسانوں کو اجرام و اصنام عناصر و موجودات اور بندوں بلکہ نبیوں رسولوں اور پیغمبروں کی الوہیتوں کی عقاید و خیالات سے بشدت منع کیا ہے اور اسلام کی یہ ایک امتیازی اور نہایت ہی نمایاں خصوصیت ہے جسکی مثال فلسفۂ قدیم میں شاذ و نادر ملتی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

Marfat.com

مگر یہاں یہ بات قابل بیان ہے کہ خدائے برحق کا یہ ارشاد جسے ہم بیان بیان کر رہا چاہتے ہیں قرآن پاک میں بحوالہ عیسیٰ علیہ السلام سنایا گیا ہے کہ انہوں نے بھی بنی اسرائیل کو یہی فرمایا تھا کہ الیقوم اللہ کے سوا کوئی ہستی اور کوئی چیز قابل عبادت نہیں شان الوہیت کا الیلا وارث وہی خدائے برحق خالق الارض والسموات ہے اور بس مگر افسوس کہ فلسفہ قدیم کی آمیزشوں کے سبب (جو حکمائے یونان کی ایام میں حلول روح اور تناسخ کی دل چسپیوں کیساتھ روم و یونان تک پہنچ چکا تھا) توریت اور انجیل کی ماننے والے بھی روحانیت کی سچی معیار کو قائم نہ رکھ سکے اور یہی غلطی اون کی زوال کا باعث ہوئی یورپ طلوع اسلام سے پہلے جس حالت میں دبا پڑا تھا وہ تاریخی واقعات ہیں جن پر کوئی ان پردہ نہیں ڈال سکتا یہی غلطی ہماری ھند و عزیزوں کی سیاسی اقتصادی اخلاقی اور تمدنی حقوق و فرائض کی تر تیبوں اور تباہیوں کا باعث ہوئی اور جب مسلمان عرب سے نکلکر مختلف ممالک میں اقامت پذیر ہوگئے تو روحانیات کا یہی قدیم ڈھنگ جس سے تمام اقوام قدیم بوجوہ چند چند تباہ و برباد ہوئے تھیں اور اون میں رفتہ رفتہ دیوتاؤں بندوں کاہنوں احباروں راہبوں ستاروں بلکہ حیوانوں اور قدرت کی مختلف کرشموں تک کی ستائشیں رسوخ حاصل کرتی گئیں مسلمانوں میں بھی روحانی دلفریبیوں کیساتھ شائع ہوتا گیا اور بالآخر اون کیلئے بھی آسمان سے وہی بلا نازل ہوئی جو خداوند کی عادت قدیم اور آئین برحق کی مطابق افراط تفریط میں مبتلا ہوئے اور دین و مذہب کے اعتدال کو کھوکر روحانیت کی معیار صحیحہ کو معدوم کر دینے سے قوموں پر نازل ہوا کرتی کہ کہ اون کی تمام سیاست مدن اور اخلاق و علم کی ایوان کی بنیادیں متزلزل ہوگئیں اللہ کو ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے خود گم ہو گئے ایک خدا کی جگہ عملاً صدہا چیزیں معبود بنائی گئیں اور ایک رسول کی عوض ہزارہا پیران نابالغ روحانیت کی قدیم دلفریبیوں کو ساتھ لیکر لساناً تو رسول کی خادم مگر عملاً خود خدائی قوم بن گئے اسلام کا سیدھا اور سچا فلسفہ نامعلوم طریقوں سے اوسی نوعیت کا ہوگیا جسے ساتھ لیکر کوئی قوم دنیا میں زندہ نہیں رہتی اور اوسکی تمام آسائشیں برکتیں شوکتیں - خوشحالیاں اور کامیابیاں خاک میں مل جاتی ہیں - آمدم بر سر مطلب چنانچہ اسی بات کو قرآن پاک ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے

انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰیہ النار
وما للظالمین من انصار ۵ پ ۶ ع ۱۴

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ (جو قوم یا شخص) اللہ کیساتھ صفاتی یا ذاتی طور پر مخلوقات کی کسی چیز کو شریک کرے تو اللہ کیطرف (عقائد و اخلاق کی بد ترتیبوں کی سبب) جنت (امن و آسائش) اوسپر حرام ہو جاتی ہے اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں (ہوتا)

مسلمانوں کو یورپ میں قدیم عیسائیوں اور ایشیا میں ایرانیوں اور ھند و ستانیوں پر جو جو فتوحات حاصل ہوئیں محض اسلیئے کہ یہ لوگ غلوئے روحانیات کے سبب مذہب یا دھرم کی اصلی شان کو گم کر چکے ہوئے تھے اسی لئے خدائے واحد نے بہ تعلیم قرآن طلوع اسلام کی عہد میں افراط تفریط میں پڑے ہوئے عیسائیوں کو جو رومن امپائر کا عنصر خاص تھے ارشاد ذیل علی الاعلان سنایا

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد

Marfat.com

وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم

جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو انہی تین میں کا ایک تیسرا ہے یہ لوگ بھی ایسا کہنے سے بیشک کافر ہو گئے یعنے ایک
حماقت کیطرف چلے گئے حالانکہ خدای واحد کے سوا اور کوئی معبود و خدا نہیں اور خدا کے بارے میں جیسی جیسی
باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اگر اون سے باز نہیں آئینگے (یعنے اوسی حماقت اور روحانی ہیر پھیر میں پھنسے رہینگے)
تو جو لوگ یہ کفر کرتے رہینگے (اے پیغمبر) اون پر منجانب اللہ خدا کا دردناک عذاب نازل ہو کر رہیگا

رومن امپائر تباہ ہوئی ایران پر زوال آیا ھندوستان بھی غازیان اسلام کی ضربوں سے نہ بچا مگر آج تک صرف مسلمانوں کو ظالم اور جابر کہا جاتا ہے اور اسلام کی سچی روحانیت اور اوسکے پرشکوہ لقب العین اور اوسکی صاف و نمایاں تعلیم من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ پر کچھ بھی خیال نہیں کیا جاتا فلسفہ اسلام اپنی حق آموزیوں اور ہمت آفرینیوں سے انسان کو جس قسم کی اخلاقی علمی عقلی استواریوں اقتصادی سیاسی اور تمدنی پایداریوں کیساتھ ایک صحیح زندگی کیطرف رہنمائی کرتا ہے وہ طوعاً کرھاً انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے کیونکہ انسان کی فطرت محض روحانیت اور عجز و انکسار کو دامن میں باندھکر اپنا تناسب توازن اعتدال اور معیار کمال ہرگز قائم نہیں رکھہ سکتی اسی لئے فلسفہ اسلام روحانیت کیساتھ مدنیت اور عقیدت کیساتھ ہر جگہ عقل و علم سے کام لینے اور جینے رہنے کی ہدایت فرماتا ہے اور پھر ان ساری باتوں کیساتھ روحانیت کو مادی کثافتوں سے بچانیکے لیے فرماتا ہے کہ کل شئ ھالک الا وجہہ یعنے تمام چیزیں ہلاک ہونیوالی ہیں مگر اوسکا جمال ہر جلال زندگی بخشتا ہے اور وہ ہر جگہ آشکارا و نمایاں اور بے نقاب و حجاب ہے اسی راز کو حافظ یوں لکھتے ہیں

جمال یار ندارد حجاب و پردہ ولی
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

اب بھی درمیان سے اٹھنا ایک ہوشمندانہ کام ہے جیسے انسانی سلیقہ شعاریوں کیساتھ نہ کرنے سے قومیں اپنی اجتماعی اور انفرادی ہستی کھو بیٹھتی ہیں مثل مشہور ہے کہ مردی و نامردی قدمی فاصلہ دارد اسطرح غور کرو تو دانائی اور حماقت کفر اور اسلام توحید اور شرک کی بین الفصل میں بھی بہت تھوڑا فاصلہ ہے قدیم فلسفہ نے اپنی روحانیت کی سپید سازشوں سے انسانوں کو بھروں گھروں سے لنگوٹیاں بندھوا کر صحرا نشین بنایا بی بی بچوں سے الگ کر کے پہاڑوں کی غاروں میں بٹھایا کسیکو سر گھٹوا لینے اور کسیکو گیسو دراز یا جٹا دھاری بن جانے کا فدائی کیا لیکن فلسفہ اسلام نے بادیہ نشینوں کو ایوان نشین بنا کر دکھایا۔ جاہلوں کو عالم اور عالموں کو اسرار قدرت و فطرت اور رموز مدنیت و روحانیت کا باہوش رازدان بنایا خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے فلسفہ اسلام اور دنیا کے اوس عالی پایہ حکیم و منجی رسول عرب علیہ التحیات والسلام کی دانش آموز تعلیمات کی نوکتوں اور سچی روحانی رفعتوں کو سمجھکر یہ اشعار کیقدر خوب فرمائی ہیں

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست
کلاہ داری و آئین سروری داند
ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

Marfat.com

فلسفۂ اسلام کی سچی فوقیتیں خود مسلمان ہی کھوئے بیٹھے ہیں دوسروں کو کیا کہا جاسکتا ہے مگر جب خدائی دی ہوئی کتاب پاک اور اوس کتاب کے لانیوالے محتشم ہادی عالم کی عملی اور علمی خصوصیات پر نگاہ عمیق ڈالی جاتی ہے تو اوس محسن خلق مرسل من اللہ پر ہزار جان سے نثار ہو ہو کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ

غلام ہمت آن رندِ عافیت سوزم ۔ کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

ہم بیان ضمن کلام میں اوس محترم پیغمبر اور کامل و مکمل انسان کی چند عملی خصوصیتیں عرض کرنے پر معذور ہیں جس سے فلسفۂ قدیم کی نتائج شدہ غلط فہمیوں کو سمجھنے میں آسانی ہوگی ۔ "الشیخ پاک دامن معذور دار مارا"

ایک خوردسال یہودی لڑکا مکہ کی کسی گلی میں غلہ کی پوٹ اٹھائے جارہا ہے آپ احساس اخلاق و کرم سے متاثر ہوکر اوس گٹھری کو "میاں لڑکے لاؤ ہم اٹھالیں" فرماکر اٹھالیتے ہیں لڑکا اپکو اجنبی سمجھکر کہتا ہے کہ اگر تم اپنی گھر کو لیجاؤ تو پھر آپ مسکراکر فرماتے ہیں بچے تم سچ کہتے ہو ایسے لوگ ہی ہیں مگر تم ہماری چادر کا دامن پکڑ لو اور ہم تمہاری ساتھ ساتھ چلتے ہیں جہاں تمہارا گھر آئے وہاں بتلادو ہم اس بوجھ کو وہاں دھر کر واپس چلے جائینگے آپ اوسی حالت میں بچہ کیساتھ ساتھ اوسکے بوجھ کو خود اٹھائے اوسکے مکان تک پہنچتے ہیں بعض یہودی جو اپکو پہچانتے اور مذہبی تعصب کے سبب برا بھلا کہتے تھے دیکھکر اس اخلاقی کیفیت سے اثر پذیر ہوکر متحیر ہو جاتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں یہ تو وہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جیسے ہم سب لوگ کوسا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اوسی دن یہودیوں کے سترہ گھر مسلمان ہوئے

آپ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے نماز مغرب کیواسطے وضو کر رہے ہیں ایک جاہل عرب (بدوی) اکر بڑی درشتی سے نامہذب الفاظ میں کہتا ہے کہاں ہے وہ شخص جسنے مکہ میں نیا دین ایک خدا کو ماننے کا انوکھا مذہب جاری کیا آپ مسکراکر اوسی فرماتے ہیں تم بیٹھ جاؤ وہ شخص تمہیں اب مل جائیگا نماز سے فارغ ہوکر آپ اوس شخص کے پاس آتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم دور سے آئے ہو رات ہو گئی ہے بہتر ہے آج تم رات یہیں گذارو اور وہ شخص تمہیں آج نہیں تو کل صبح آخر ملیگا اپکو آپ اوسی خاص اپنی حجرے میں جگہ دیتے ہیں اپنا بستر اور اپنی لحاف اوسے اڑھاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں سوء اتفاق سے اوس شخص کو کسی اندرونی وجہ سے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے جسکی شدت اتنی سے وہ بستر پر ہی بگ مارتا ہے آپ صبح مسجد میں تشریف لاکر مہمان کی خبر لینا چاہتے ہیں تو دروازہ سے بدبو آتی ہے آپ دروازہ کھولنے میں تامل کرتے ہیں کہ مہمان کو کوئی ندامت کا موقع نہ ملے شاید ننگا ہو صحابی رضی اللہ عنہما بے خلاف معمول حجرہ سے بدبو کی آنے پر تعجب ظاہر کرتے اور باعث پوچھتے ہیں آپ اوسن انگلی سے خاموش رہنے کا اشارہ فرماتے ہیں بہت دیر کے بعد وہ مہمان شرم آلود نگاہوں کیساتھ دروازہ کھولکر جھانکتا ہے آپ قریب جاکر فرماتے ہیں پریشانی مت اٹھاؤ ایسا کبھی خود ہیں ہی ہو جاتا ہے لیکن اگر تم رات کو اپنی طبیعت کا صحیح حال کچھ بیان کردیتے تو کوئی دوا استعمال کی جاتی یہ فرماتے ہوئے وہ نجاست آلود چٹائی و کپڑے اپنی ہاتھوں سے اٹھاکر باہر لاکر دھونے لگتے ہیں صحابی آکر اصرار کرتے

Marfat.com

کہ یا رسول اللہ آپ یہ کام ہم لوگوں کو دیں آپ فرماتے ہیں کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے مہمان ہمارا اور اوسکی خدمت ہم نہ لیں یہ کام ہمارا ہی فرض ہے۔ اس حسنیت بحث وہ بدوی معلوم کر لیتا ہے کہ محمدؐ ہی میرا میزبان ہے ذوق صداقت اور تاثر اخلاق سے متاثر ہوکر بیتابانہ پاس آکر لیتا ہے کہ اے میزبان اگر وہ شخص محمدؐ تو ہے تو میں جان و دل سے شہادت دیتا ہوں کہ تو واقعی رسول ہے تیرے اخلاق تیری رسالت کے گواہ ہیں یہ کہکر آپکے حلقہ بگوشان توحید میں داخل ہوکر لکارا اٹھتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اسرار فطرت و قدرت کا یہ مہتم بالشان مبصرؐ جاہلوں اور مخالفوں کی تمام ایذائیں صبر و شکر کیساتھ برداشت کرتا لیکن جب نادانوں کی شوریدہ دماغیاں مسلمانوں کی سخت جانی اور جانی تکالیف کا باعث ہوتی ہیں اور وہ لوگ آپکے پاس آکر پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں آپ صبر و تحمل ہی کی ہدایت فرماتے ہیں لیکن جب وہ لوگ مخالفین کی روزانہ شرارتوں سے سخت تنگ ہوکر آپکے پاس آتے ہیں کہ یہ جہال ہمارے گھروں میں اندھیرے ہوکر پتھر برساتے ہیں لڑکوں لڑکیوں کو زخمی کرتے ہیں ہماری نیند حرام ہو رہی ہے اللہ کا نام بھی ہم باسایش نہیں لے سکتے تو یہ بزرگ و متحمل انسان عین فطرت انسانی کے مطابق بارشاد حق مدافعت اعدا کیلیے خونخوار سپہ سالار اور بہادر جرنیل کیطرح ہتھیار لگا کر تیار ہوتا ہے محض دعا اور ورد و وظیفہ کرتے رہنے کی ہدایت نہیں فرماتا بلکہ مدافعت اعدا کی عملی علمی اور عقلی صورت دکہاتا ہے اور اپنے لوگوں سے فرماتا ہے کہ تم اپنے اتنا ہی بدلہ لینے کے مجاز ہو کہ تمہاری جایز آزادی تمہیں حاصل ہو جائے اگر ناحق ناروا ظلم کروگے تو ظالم کہلاؤگے اور اللہ ظلم و جبر کرنیوالوں کو ہرگز عزیز نہیں رکھتا یہ سب کچھ ہوتا ہے تمام بلائیں آتی ہیں مگر وہ اپنی منصب رسالت کے کام کو برابر کئے جارہا ہے اور اپنی بے لاگ اور بے غرضانہ ہدایات توحید پر بارشاد الٰہی فرماتا ہے

قل لا املک لنفسی نفعاً و لا ضراً الا ما شاء اللہ ط و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر ج و ما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون ٥ پ۹ ع۱۴

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میرا ذاتی نفع و نقصان بھی میرے اختیار میں نہیں وہی ہوتا ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فایدہ کر لیتا اور مجھے کبھی کسی طرح کا گزند و ضرر بھی نہ پہنچتا (لوگو) میں تو بس اللہ کیطرف سے سمجھدار بندوں کو دوزخ کا ڈر اور بہشت کی خوشخبری سنانیوالا ہوں

و ان کذبوک فقل لی عملی و لکم عملکم انتم بریئون مما اعمل و انا بری
مما تعملون ٥ پ۱۱ ع۱۰

اور اے پیغمبر (اگر اتنا سمجھانے پر بھی) لوگ تجھے جھٹلائیں تو ان سے کہدو کہ میرا کیا مجھے اور تمہارا کیا تمہیں تم میرے اعمال کے ذمہ وار نہیں اور میں تمہارے افعال و کردار کا جوابدہ نہیں

قل لقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبة
الدار ط انہ لا یفلح الظالمون پ۸ ع۳

Marfat.com

اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ بھائیو تم اپنی جگہ عمل کرو اور میں اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں پھر آگے چلکر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس کی عاقبت بخیر ہے مگر ظالم ان میں کچھ شک نہیں کہ ظالم (اللہ کی حدود کو توڑنے والے) تو فلاح پا نہیں سکیں گے

قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ○ ان ھو الا ذکر للعٰلمین ولتعلمن نباہ بعد حین ○ پ ۲۳ ع ۱۴

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں اس تبلیغ صداقت پر تم سے کچھ معاوضہ اور مزدوری نہیں مانگتا اور نہ مجھے تکلف کرنا آتا ہے یہ جو کچھ (قرآن) میں تمکو سناتا ہوں تمام اہل عالم کیواسطے (مفید) نصیحت ہے اور (اگر اب نہیں) تو کچھ دنوں بعد تمہیں اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

الغرض ان ہدایات پر جسقدر غور کیا جائے فلسفۂ الٰہیات و اخلاق اور اسرار علم و دانش کے اس محترم ماہر کی صداقت آموزیوں پر متشکور ہونا پڑتا ہے اور فلسفۂ قدیم کے مقابلہ میں فلسفۂ اسلام کی پائیداریاں نمایاں اور آشکارا ہونے لگتی ہیں اس ہادی برحق نے ایسی روحانیت کی تعلیم نہیں دی جو زمین پر رہنے والے انسانوں کیواسطے نہیں بلکہ آسمان پر رہنے والے بے خور و بے خواب فرشتوں کیواسطے مخصوص ہے

اس بزرگ حکیم حق اور فلسفہ آموز عالم استاد و ادیب نے انسانی فطرت کے خلاف برہم چریا بننے کیلئے لنگوٹے نہیں باندھے اور نہ ایسا کرنے کی دوسروں کو تحریک کی ہے بلکہ عین خدا کے قائم کردہ فطرت انسانی کی صحیح مقتضیات کے مطابق نکاح کیا ہے صاحب آل و اولاد بننا مستحسن سمجھا ہے اور عقلاً عملاً اخلاقاً اوس زندگی کو پیش کیا ہے جس سے کسی انسان کو مفر نہیں اور جیسے فلسفۂ قدیم کی بعض روحانی دلفریبیوں کی سبب اتنک ٹھیک طور پر نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے تمام اہل ایشیا کو جینے کے لالے پڑے ہیں

عقیدۂ تناسخ کے اعتبارات سے جونکہ ایک راجہ اور فرمانروا کی جون اور حالت روح کو صدہا چکروں میں سے گذرنے کے بعد میسر آتی ہے اس خیال نے ہندوستان میں راجہ پرستی کو رواج دیا جاپانی اور چینی جو ساکی منی گوتم کی برکات تعلیم سے تناسخ کے راسخ الاعتقاد معتقد ہیں اپنے راجاؤں اور فرمانرواؤں کو اتنک سجدے کرتے رہے جنکی عدالتوں میں اتنک مجرم ججوں کے سامنے سجدہ کرتے تھے لیکن فلسفۂ اسلام کا فیض حریت یورپ کی راہ سے آخر وہاں پہنچا سو پہنچا چین نے مساوات فطرت کو سمجھکر بالآخر اس جاہلانہ طلسم جبہ سائی کو توڑا اور نظام مملکت کو جمہوریت میں بدل دیا جسکے ملحوظات سے قوم کا ہر فرد وہی درجہ رکھتا ہے جو پریزیڈنٹ یا حکمران کا ہے مگر کیا یہ اوس ہادی برحق کے سنائے ہوئے ارشاد حق کی عملی اور نمایاں تفسیر نہیں؟ جو ان الفاظ میں سنایا گیا ہے کہ ان ھو الا ذکر للعٰلمین ولتعلمن نباہ بعد حین" ۔ لوگو یہ قرآن تو تمام اہل عالم کیواسطے ایک کارآمد نصیحت ہے اور کچھ دنوں کے بعد تمہیں اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی ۔ عقلمند اور ارباب فہم و بصیرت ہی اس کھلی اور نمایاں ہدایت و صداقت کو سمجھ سکتے ہیں کہ فلسفۂ اسلام کسقدر صحیح سچا اور عین علم و عقل ہے ۔ کتابیں

Marfat.com

غلط ہی کہ آج تک تمام اہل ایشیا اور ہندو ہر قسم کا علمی عقلی ادراکی اور تمدنی انجماد مسلط ہی یہ سب فلسفۂ قدیم کی روحانیت اور اوسکی برکتون کا نتیجہ ہی روحانیات کی اس پرواز نے صدیون ہم سبکو محض فرمان برداریان اور عقیدتمندیان سکہائی ہین دنیا کی اس آدہی حصہ پر آج تک جٹا دہاریون جوگیون خلوت نشینون اور برہمن کی جکڑون سی مکتی حاصل کرنیوالی کنٹرول برداروں کی فرمان روائی ہی ہندوستان کی آج تک محکوم رہنی کا اصلی راز یہی ہی کہ یہان کی سوا کی رہبر اور اون لیڈرون مین رہنی والی ہر انسان کی روح نروانا اور نجات کی خیالون سے بی حد متاثر اور بی نوا ناگی اسنیت اور سادہو کی رہنی دست بستہ کہڑی رہنی کی عجز آموز اور انکسار آفرین نیاز مندیون کا مرکز ہی برٹش حکومت نے اپنی آزادانہ حکم امنون سی یہان لوگون کو کمشنریان تحصیلداریان منصفیان اور ججیان دی دی کر فرمان روائی کی بہت کچہ تعلیم دی ہی لارڈ رپن مرحوم نے اپنی عہد مین شہرون مین منیو سپلٹیان قائم کرکے گویا ہندوستانیون کو علم حکومت کی ابجد کا سبق سکہایا مگر تاہنوز ہم اپنی طرز عمل سی مذہبا علماً عقلاً اور عملاً اپنی روحانی اور جسمانی کیفیتون کو نرالی اور عجیب انداز سی ظاہر کرنیکی حالت کو باعث نجات سمجہتی ہین حالانکہ ہر انسان کی نجات اور صلاح و فلاح کا مدار عاقلانہ اعمال و کردار اور ہوشمندانہ اعمال و خیالات کیساتہ اپنی ہی علمی اخلاقی عقلی اور ادراکی کوششون پر ہے کسیکی نیکیان اور کسیکے محاسن کسی دوسرے کی ہرگز کام نہین آسکتے ایک مجرم کی عوض دوسری کسی شخص کو قانون مکافات کردار کی گرفت مین لیا نہین جاسکتا بیٹے کا کیا بیٹے اور باپ کا کیا ہر صورت سی باپ ہی کو بہگتنا پڑیگا یہ اللہ کا ازلی اور ابدی قانون ہے دنیا مین بہی تمام تاجدارون اور فرمان رواون کی آئین و قوانین اسی ربانی نظام عمل کے ماتحت ہین قرآن پاک نے جزا و سزا کی بیانات مین اسی صداقت کو یون بیان فرمایا ہی

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰي ثُمَّ اِلٰي رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ٥

اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہی تو اوسکا وبال اوسی پر پڑیگا اور کوئی شخص کسی دوسری کی گناہون کا بوجہ اپنی اوپر نہین لیگا پہر (ای لوگو) تم سبکو اپنی پروردگار ہی کیطرف لوٹکر جانا ہی جب اوسکی حضور مین حاضر ہوگی تو (وہ پروردگار) تمہاری تمام اختلافات علمی اور اخلاقی کی نسبت سب حقیقت بتا دیگا

آج ہم مسلمان اگرچہ نجات و بخشش کو بنی اسرائیل کیطرح اپنا مخصوص حق اور حصہ سمجہکر بہت سی علمی عملی عقلی اور اخلاقی کوششون سی غافل و بی نیاز ہو رہی ہین مگر آیات ذیل مین خدائی ذو الجلال اپنی محکم نظام و آئین کو بیان فرماکر لوگون کی تمام خودساختہ منطقون اور فرض کردہ فضیلتون کا طلسم توڑتا ہے

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ٥ پ ۵ ع ۱۵

مسلمانون نجات و فلاح اور عقبیٰ کی بہتری نہ تمہاری آرزون پر موقوف ہی نہ کسی اور اہل کتاب قوم کی تمناؤن اور

Marfat.com

دلخوش کن امیدوں پر بلکہ دانشمندانہ اعمال و اعمال پر موقوف ہی (بات تو یہ ہی) کہ جو شخص غلطی یا کوئی برا کام کریگا اوسکی سزا پائیگا اور اللہ کی سوا اوسے نہ تو کوئی حمایتی ملیگا نہ مددگار (یعنی وہ غلطی اور جرم کرنیوالا شخص جبتک اللہ کی قائم کردہ قوانین و نظام کا پابند اور مطیع نہ ہوگا امن زندگی اوسے نصیب ہوگا اور نہ ہی اللہ کی حمایت ہے)

الغرض فلسفۂ اسلام نے عقیدۂ تناسخ کو جن باطل آفرینیوں اور روحانیات کی مغالطہ انگیزیوں کی باعث انسان کیواسطے مضر سمجھا اور اوسے ناقابل التفات مان کر عطائی تو بہ لقائی تو کی مصداق اپنی اصول میں داخل نہیں ہونے دیا۔ حقیقت روحانیات کی قدیم اثرات اور اوسکی ضعف آفرین کیفیات پر نگاہ عمیق ڈالنے سے سمجھ میں آتی ہی اور اسکی بابت ہم کہیں علیحدہ طور پر عرض کرینگے مگر کیا کوئی سمجھدار اور ہوشمند انسان یہ بات تعلیم قرآن کی صحیح مفہومات اور اوسکے نمایاں نصب العین کو سمجھکر کہہ سکتا ہی کہ فلسفۂ اسلام نے جزا و سزا اور مکافات عمل و کردار کی نسبت جو اسلوب بیان اختیار کیا ہی وہ ناقص یا فلسفۂ قدیم اوس سے بہتر ہی؟ کاش انسانی قلوب و نفوس بیدار ہوکر اپنی حال و مستقبل کو سوچیں اور ہندوستانیوں کی نہ ابھر سکنے کی وجوہ پر کافی غور کریں تو اسلامی روحانیت کی مقابلہ میں وہ جس مجرد اور دلفریب قدیم پرداز روحانیت پر ناز و فخر کرتے ہیں انہیں وہ یقیناً قابل اصلاح معلوم ہوگی جسکی بابت قرآن پاک لکار پکار کر ارشاد ذیل سنا رہا ہی

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھوآء قوم قد ضلوا
من قبل و اضلوا کثیراً و ضلوا عن سوآء السبیل پ ۶ ع ۱۴

اے اہل کتاب لوگو اپنے دین میں (بر بنائے روحانیات) ناحق ناروا زیادتی نہ کرو اور نہ اپنے بڑوں اور خاندانی بزرگوں کی خواہشوں پر چلو جو تم سے پہلے (انہیں اولجھنوں میں رہکر) راہ راست سے بہک چکے ہیں اور بہتیروں کو بہکا چکے ہیں سیدھی اور سچی راہ انہیں معلوم ہی نہ ہوئی (یعنی وہ صرف آتما شدھی میں لگے رہے اور ادھر فطرت انسان کی علمی عملی سیاسی اقتصادی تمدنی اور صحیح روحانی ترقیاں جلاتی ہی رہ گئیں)

مگر مزید براں فلسفۂ اسلام نے انسان کو جہاں عقلاً علماً عملاً اور اخلاقاً پوری آزادیوں کیساتھ جاہلانہ انکسار و عجز کی ظلمتوں سے نکالکر علم و عقل اور ہوش و بینش کی جان پرور وادی میں کھڑا کیا ہی وہاں اوسنے براہ راستوں سے بچنے اور قلب و دماغ میں نیک جذبات و خیالات کی پیدا کرنے کی سہل العمل ترکیبیں اور ہدایتیں بیان فرمائی ہیں وہ ایک ہی مانی اور سمجھدار انسان کیواسطے تو کافی سے بہی زیادہ ہیں زبان کسیاں پکڑی ہیں جا سکتی بنتیاں اللہ کی اس ازلی صداقت اور ابدی روحانیت کی فضیلتوں کو خدائی متقی اور پاک باطن بندے ہی سمجھ سکتے ہیں اور نجات و امن کا صحیح فلسفہ بہی اونہیں کی سمجھ میں آسکتا ہی کہ کس قسم کی روحانیت کیساتھ انسان دنیا میں اپنی انسانی ترقیوں کو من کل الوجوہ قائم رکھکر جی سکتا ہی جسکی موت بہی قابل رشک ہوگی سزا و جزا کی متعلق قرآن نے بے شمار آیات الٰہیہ بندوں تک پہنچائی ہیں اور اعمال صالح کی اہمیتوں پر بہی ساتھ ہی ساتھ بحث جاری رکھی ہی ہاں اوسنے نہیں فرمایا تو صرف یہ کہ تمہاری اشارہ لاکھ جنم اور جونوں کی چکر میں اور حیات الدہر

Marfat.com

میں ایک ہی مرتبہ جینے اور پرستشِ اعمال کیلئے پھر پیدا ہونے پر زیادہ زور دیا ہے غور کیا جائے تو بار بار پیدا ہونے اور
مرنے کی اہمیت کے مقابلہ میں انسان کو یہ کہنا اور سمجھانا زیادہ سودمند ہے کہ اے شخص تیرے پاس یہ ایک ہی تیر ہے
دوسرے تیر کے ملنے کی آرزو مت کر لہذا تجھے کوشش کرنی چاہیے کہ تیرا یہ تیر خالی نہ جائے ہدف میں ترازو ہو
ماضی گذر چکا مستقبل پر اگرچہ تیرا قبضہ نہیں لیکن وہ تیری موجودہ زندگی کی طرزِ عمل کا یقینی ایک نمایاں انجام
اور نتیجہ ہوگا نیس حال ہی حال ہے اسی کو سدھار نے اور سنوارنے کی پوری سعی رکھ خداوند ظالم نہیں وہ تجھے تیرے
اعمال کا ذرہ ذرہ معاوضہ ہر صورت میں دیگا اور دیتا ہے "ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزائے دارد" خدایا
من عمل صالحاً فلنفسہٖ ومن اساء فعلیہا کی صداقت کو زیرِ نظر رکھتے ہوئے یہ ارشادِ حق بھی گوشِ ہوش
سے سننے اور سمجھنے کے قابل ہے جسے اللہ کے سچے اور باہوش و ایمان بندے ہی سمجھ سکتے ہیں

ومن یعمل من الصّٰلحٰت من ذکرٍ او انثیٰ وھو مومنٌ فاولٰئک یدخلون
الجنّۃ ولا یظلمون نقیراً ۝ پ۵ ع۱۶

اور جس شخص نے نیک کام کئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت مگر وہ حشر و نشر اور قانون جزا و سزا کے بنانیوالے خدائے
واحد پر عاقلانہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ان صفات کے بندے امن و آرام کی زندگی کیساتھ جنت میں داخل ہونگے
اور ان میں سے کسیکی تل برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی (یہاں بھی تل برابر حق تلفی نہ ہونیکا مضمون سمجھنے کے لائق ہے)

لیکن ان فلسفۂ ایمان و عمل سکھانیوالے ارشادات کے بعد عنایاتِ مزید کے طور پر ارشاد ہوتا ہے "الحمد للہ
علیٰ احسانہٖ"

ومن احسن دیناً ممن اسلم وجہہٗ للہ وھو محسنٌ واتبع ملۃ
ابراھیم حنیفاً ط واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً ۝ وللہ ما فی السمٰوٰت
وما فی الارض ط وکان اللہ بکل شیءٍ محیطاً ۝ پ۵ ع۱۴

ایسے شخص سے بہتر مذہب اور دین کس شخص کا ہو سکتا ہے جس نے (موجودات و عناصر بندوں اور بتوں کی
تمام طرز پرستش چھوڑ کر اللہ کے آئین و نظام کی پیروی سے) اپنا سر تسلیم اللہ کے سامنے جھکا دیا ہو اور وہی
خدائے برحق تو ان کا اصلی محسن ہے (عقلمند انسان) ابراہیم کی ملتِ حنیف ہی پر چلتا ہے کہ وہ ایک
خدائے ذوالجلال کے فرمان بردار ہو رہے تھے) اور خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خالص بندہ قرار دیا تھا
اور (لوگو!) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین کی اندر باہر موجود ہے سب خدا کے برتر و واحد ہی کا ہے
اور تمام چیزیں اوسی ذاتِ پاک قادرِ مطلق کے قابو میں ہیں (مختلف دیوتاؤں اور بندوں کو اسکا شریک بناؤ)

فی الحقیقت فلسفۂ قدیم اور فلسفۂ اسلام کو ہوشمندانہ طریقوں سے بالمقابل رکھکر دیکھا جائے تو تھوڑی اسی دیر میں علم و عقل کھلنے لگتی ہے،
اور نہ صرف ہندوستان بلکہ ایشیا بھر کے گران بار جمود کا حقیقی باعث نمایاں طور پر نظر آنے لگتا ہے اور ایک
ہوشمند سمجھ جاتا ہے کہ کل ممالکِ مشرق میں جس قسم کا انحطاط اور علمی عقلی اخلاقی اور اقتصادی زوال عرصہ
دراز سے مسلط ہے بے شبہ فلسفۂ قدیم ہی کی برکت ہے کہ مسلمان اسی فلسفۂ قدیم کی نامعلوم آمیزشوں سے علمی اور

Marfat.com

اخلاقی۔ عملی اور تمدنی تباہیوں کا شکار ہو کر رہ گئی لیکن شکر ہے کہ وہ اپنی شاندار دولت توحید کو کچھ کچھ سمجھتی ہیں۔ یورپ عرصہ دراز سے مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھکر محض اعتقادی غلط فہمیوں اور اپنی سیاسی نکتوں کی بنا پر مٹا دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے خدائے واحد کا نام لینے اور اوس داعی حق رسول (محمد) روحی فداہ کی مقدس روح پر صلوۃ و سلام بھیجنے والے حکمران افراد (ترکوں) کی مختصر جماعت کو ناپاک سمجھکر اپنی پاک سرزمین یورپ سے نکالنے کیواسطے جنگ بلقان کیصورت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکا ہے لیکن یہ محض فلسفۂ اسلام اور اوس کی پاک موحدانہ تعلیم توحید کا اثر تھا کہ مسلمان اپنی سخت علمی ناتوانیوں اور تمدنی یا اعتقادی کمزوریوں کی حالت میں بھی مٹ نہیں سکے بلکہ وہ اس ٹھوکر سے گر کر ہوئی اوٹھی پیروں پر کھڑی ہو گئی ہیں اور علم توحید کا یہ حامل زمین جس حقہ او جس ٹکڑی پر پڑا تھا یورپ کی اس چوٹ کی ضرب کو محسوس کر گیا ہے "صدقت یا رسول اللہ" تو نے جس روحانیت اور روحانیات کی جس صحیح فلسفہ خود مددی کی تعلیم دی ہے وہ دنیا بھر کیواسطے واجب العمل ہے شرک کرنے اور شرک سکھر رہنے سے کوئی ان کسی قسم کی فلاح و برکت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ سچ ہے کہ

غلام نرگس مست تو تاجدارانند　　خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند

ہمارے ملک کے مغرز پنڈت سوامی دیانند جی صاحب نے سر توڑ کوشش کرکے "وید مقدس" کی تعلیمات کو صنم پرستی کی معتقدات سے پاک بنانے کی عمدہ سعی فرمائی مگر مادہ اور روح کی تناسخی الجھنوں سے وہ بھی نکل نہ سکے اور یہ خیال نفرمایا کہ اوس رسول محترم کی تناسخ کو کن کن اخلاقی خرابیوں اور روحانی یا تمدنی تباہیوں کا موجب سمجھکر مردود عقاید قرار دیا ہے۔ یہ بات ہم بیان عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اسی مضمون کے لکھنے میں آج ہمنے لندن سے ایک خاندانی لارڈ "ہیڈلی" انریبل امیر الامرا کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی اطلاع بذریعہ ریوٹر سنی ہے لارڈ ممدوح و موصوف کی نسبت تفصیلی حالات لکھنا ہمارا فرض نہیں لیکن ہمارے دل کے بہی اندر والے دل میں ایک چیز ہے جو اپنی حق نمائیوں سے ہمیں علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کیساتھ یہ امر بصراحت دکھا چکی ہے کہ یورپ نے اپنی یکطرفہ مادی اور سیاسی کامیتوں سے کسقدر آسودہ ہو کر فلسفۂ اسلام کی صداقت، سادگی اور سچائی پر جس دن نظر ڈالی اوسکے آہنی جہازوں کی تمام المیاتس) قطب نما اوسکے مرزع قبلہ نما کا کام دینے لگگئے اور مسیحی روحانیت کیساتھ وہ فلسفۂ تثلیث کے مقابلہ میں خدا کی ہمت آفرین اور علم آموز تعلیم توحید کا حلقہ بگوش بنکر دنیا کی اوس سچی منجی اور با اقتدار و جلال فلسفہ آموز کی سکھائی ہوئی و احسن التعلیم روحانیت کو پایدار روحانیت سمجھیگا جو آج سے تیرہ سو کچھ سال پیشتر تمام قوموں کی غیر معتدل اور بگڑی ہوئی روحانیت کی نتائج کو سمجھکر بارشاد حق یہ پیغام الہی سنا اور پہنچا گیا ہے

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور ثم
الذین کفروا بربہم یعدلون ۝ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی
اجلا ۗ واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۝ پ ع

Marfat.com

ہر قسم کی تعریف وستائش اور حمد وثنا اوسی ذات پاک خدا ہی کو ہی جس نے آسمانون کو پیدا کیا اور نیز زمین کو بنایا اندھیری اور اُجالی کو ظاہر فرمایا اس (نمایاں ہدایت) کی ہوتی ہی جاہل لوگ خدا کی سوا جن اور دیوتون بندون بتون ستارون اوتارون اور انسانون کو پروردگار کہا تھہراتی ہین حصہ دار بناتی ہین جہالت (کفر) کرتی ہین (یہ جہالت کبھی زیادہ نمایاں ہو رہی ہی) لوگو وہی قادر مطلق ہی جس نے تم لوگون کو مٹی سی پیدا کیا پھر تم مین ہر ایک کیلئی زندگی کی میعاد ٹھہرائی (اور ایک میعاد قیامت کی ہی) جسکا صحیح وقت کسیکو معلوم نہین مگر اللہ کی نزدیک وہ متعین اور اٹل ہی لیکن پھر بھی تم لوگ اوس خدا کی خدائی مین شک کرتی ہو

فلسفہ جزا وسزا اور مکافات عمل کی بابت مزید تصریح نیز جسم کی چکر دار روحانی گردش کو چھوڑ کر دین برحق اسلام بالفاظ ذیل سناتا ہے

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ پ ۱۵ ع ۲

اور (لوگو) ہم نے ہر آدمی کی برائی بھلائی کو (اپنی نظام عمل سی) لازم وملزوم کرکر اوسکے گلی کا ہار بنا دیا ہی اور آخرت حیات مستقبل قیامت مین ہم (ہر شخص کا) نامہ اعمال نکالکر اوسکو دکھا دینگے اور انسان اوسی اپنی روبرو کھلا ہوا دیکھ لیگا اور ہم فرمائینگے کہ یہ اپنا نامہ اعمال پڑھ لی اور (ای بندی) اپنی کئی کا محاسبہ کرنیکے لئی تو آپ ہی کافی ہی (لوگو!) جو شخص سیدھی راستہ پر چلا تو وہ اپنی ہی بھلی کیلئے چلتا ہی اور جو بہکا تو اوسکی بہکنے کا خمیازہ بھی اوسیکو بھگتنا پڑیگا اور کوئی متنفس کسی دوسری کے بار گناہ کو اپنی اوپر نہین لیگا اور جبتک ہم رسول اور (خاص رہ نمائی توحید) بھیجکر اتمام حجت نہ کرلین کسی (قوم) کو سزا نہین دیا کرتے

لیکن اسی لئی دنیا کی نیئے دور علم وتہذیب کا آغاز ہوتی ہوئی قدیم روحانیت کی آویزشون مین خدا نی اپنا آخری منجی اور برحق رہ نما بھیجکر اتمام حجت بھی فرما دیا اور اسلام کی سچی نہ سکنے والی روحانیت کی نور علم کی شمع کو منہ کی پھونکون سی بجھانیوالی کاہنون احبارون اور راہبون کو علی الاعلان سنایا

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ پ ۱۰ ع ۱۱

(ای محمد جاہل لوگ چاہتی ہین) کہ خدا کی نور اسلام کو منہ کی پھونکین مارکر بجھا دین اور خدا کو منظور ہی کہ وہ اپنی نور حق کی روشنی کو ہر طرح پورا کرکے رہی اگرچہ جاہلون کو برا ہی کیون نہ لگی (لوگو) وہی ذات پاک (ستائش وثنا کی لائق) ہی جسنے اپنی رسول محمد کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اوسکو تمام دوسری دینون پر غالب وسرفراز کری خواہ شرک کرنیوالی لوگون کو برا ہی کیون نہ معلوم ہو

Marfat.com

لارڈ ہیڈلی آویسی شمع نور کی پروانی بنی ہیں جسے مسیحیت کی راہبانہ روحانیت کی مقدس وارثوں یا پاپاؤں نے اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دینے کی متفقہ کوششیں جاری کر رکھی ہیں اور سیز جیسے مسٹر عبداللہ کوئیلیم اور الگزینڈر ویب" آیا ہے اپنی جان نثار کر چکے ہیں اور ابھی نہیں معلوم مخفی طور پر کون کون آیرش بحار ج امریکن اور فرنچ مردانہ اور زنانہ روحیں اسلام کی پُر انوار شمع توحید کا طواف کر رہی ہیں صدقت یا رسول اللہ"

ایکہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ فرصتت باد کہ بیگانہ نواز آمدۂ

اے دنیائی واجب الاحترام منجی اور خدا کی سچی روحانیت کی محتشم مقتدر ہم تیری دی ہوئی دولت توحید کی مخلص امین رہنا چاہتی ہیں ہماری دماغوں اور دلوں پر اپنا روحانی فیضان علم و عقل نازل فرماتا رہ تاکہ ہم بحیثیت قوم جہالتوں کی ذلتوں اور رسوائیوں سے نکلیں تیری سچائی سے پیغام حق کی مطابق ہر سمجھدار دل میں تیری پاک تعلیم کی رسوخ کا یقین الیقین ہے جب باطل دنیا کی معدوم ہو جائیگا اُس وقت تیری ہی علمی عقلی صداقتیں اخلاقی اور روحانی شرافتیں شوکت دوام کیساتھ کرۂ ارض پر نمایاں ہو کر پائیدار و زندہ ہونگی اور یہ کام اب بھی ہوتا جا رہا ہے "تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست"

جاپان فلسفۂ قدیم کی تمدن کُش روحانیت سے بدگمان ہو کر قلبی اور روحانی تسلیوں کیلئے مدت سے ادھر اودھر جھانک رہا ہے یورپ تثلیث کی تقدس آمیزیوں کو قوم کی انفرادی اجتماعی عملی اخلاقی سیاسی اور اقتصادی زندگی کیواسطے نا مکمل اور ناکافی سمجھ رہا ہے وہ چینی جسے یورپ نے عرصہ دراز سے زرد خطرہ خیال کر رکھا تھا اور وہ اپنی چوٹی کی ایک بال کا کٹنا گناہ کبیرہ سمجھتے تھے وہ اب ساری سر کو صاف کرا دینے پر فخر کرتی ہیں اور اپنی قوم کی سیاسی اقتصادی عملی علمی اخلاقی اور تمدنی زندگی کیلئے نظام جمہوریت قائم کر چکے ہیں اور اپنی قدیم مذہبی پیروں سے وہ بھی مطمئن نہیں جاپان و چین کیچڑ سے نکلکر خواہ کبھی اور اندھی باوڑی میں جا گریں اس سے ہمیں کچھ سروکار نہیں لیکن حق یہ ہے کہ دنیا میں ان دونوں کیطرح جنی کیواسطے فلسفۂ اسلام کی سوا کوئی فلسفہ انکی رہنمائی نہیں کر سکتا اسلام کی بغیر دنیا میں کوئی قوم کامیاب و منصور زندگی حاصل نہیں کر سکتی خود مسلمانوں کا زوال اس امر کی کافی شہادت ہے کہ وہ اسلام کی مقدس فلسفۂ روحانیات کو بھلا دینے اور اوسکی سچی شاہ راہ اعتدال کو چھوڑ دینے سے معرض خطرات میں گھر گئے

لیکن کیا مسلمانوں کی علمی عملی کوتاہیاں اخلاقی اور عقلی لا اعتدالیاں دنیا میں کسی سمجھدار انکو اسلام سے بدظن کر سکتی ہیں ؟ ہرگز نہیں دین برحق اسلام اور اوسکا عالم آموز فلسفۂ توحید خدائے واحد کی ایک ازلی صداقت اور ابدی بداہت ہے جسکے باعث اقصائے مغرب میں کئی نکتہ رس اور سعید الفطرت انسان فلسفۂ اسلام کی نگاہ ناز کا شکار ہو کر وجدان سلیم کی زبان معنی سے کہہ رہی ہیں

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ جن لوگوں نے خدائے واحد کی نظام و آئین کو سمجھکر خدا کی ہوشمندانہ فرمانبرداریاں اختیار کیں اور اللہ کی ارشادات کو نہ صرف اعتقاداً بلکہ علماً عقلاً اور عملاً مانا

Marfat.com

اوُن کی حق مین دینی اور دنیوی اعتبارات سی یہان اور وہان بہتری ہی بہتری ہی اور جو لوگ اس عملی حالت کو قایم نہ کر سکین اور محض خیالات و معتقدات ہی کی خوشیان مناتی رہین اوُن کیلئی کیسی اور نی کیا کہنا ہی خدا ہی کا یہ ناطق فیصلہ ہی

اولئك لهم سوء الحساب ومأواهم جهنم وبئس المهاد ۵ پ ۱۳ ع ۹

یہی وہ لوگ ہین جن سی بڑی سختی اور کاوش کیساتہ محاسبۂ اعمال کیا جائیگا اور اونکا آخری ٹھکانا دوزخ ہی جو بہت ہی بُری جگہ ہے

بہرکیف اب ہم یہ دیکہنا چاہتی ہین کہ فلسفۂ قدیم نی اپنی غیر معتدل روحانیت کی جبر آفرینیون سی کن کن طریقون سی انسانی آزادیون کو سلب کر کے علمی عقلی سیاسی اقتصادی اخلاقی - تمدنی اور سچی روحانی ترقیات کی راہین بند کر دین تہین جنہین اسلام اور واقعی اسلام نی اپنی بیلاگ اور پُرشکوہ تعلیم توحید سی کہولا ہی لہذا ہم اپنی اس عنوان بیان کو بالفاظ ذیل قایم کرتے ہین یعنی " فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیان اور اسلام "

کیسکے در دِ محبت نی عمر بہر کیلئے — خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

" فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیان اور اسلام "

ساقی ار بادہ ازان دست بجام اندازد
عارفان را ہمہ در شرب مدام اندازد

انسان کی معتقدات اور خیالات مین جبر و قدر کا اشتراک کسی نہ کسی صورت مین ہر جگہ کم و بیش موجود پایا جاتا ہی انسان جبلی طور پر جبر و اختیار کے بین بین رکہا گیا ہی اور اس بحث پر حکمای یونان و روم علمای ہند اور عرفای اسلام نے بہت کچہ لکہا ہی اجتماع ضدین اگرچہ کسی جگہ تسلیم نہین کیا جاتا اور انسان اپنی اختیاری حالتون کو ناگہانی حوادث اور قدرت کی ظاہری و باطنی آثار و اسباب کے باعث بہت کچہ مجبور پاتا ہی اسلیئے وہ طبعاً خود کو مجبور سمجہنی مین زیادہ باآسایش اور مطمئن دیکہتا ہی لیکن ان خیالات کا آخر انجام یہ ہوا کہ خود حکمای اسلام اور فلاسفۂ دین مبین کے جبریہ اور قدریہ دو گروہ ہو گئی اور اونکی متضاد خیالات کی آویزشون کی پرورش دنیای اسلام مین ایک ہوری ہے، اور یہ ایک نہایت لطیف بحث ہی جسے ہم مفصل طور پر بیان لکہنا بی محل سمجہتی ہین

بہرکیف جو کچہ ہو بات تو یہی کہ دنیا مین ہر جابر و مجبور قاہر و مقہور اور ظالم و مظلوم اوسی خداوند لایزال قادر ذوالجلال کی قبضۂ اقتدار و اختیار مین ہین جسکی مختارانہ اور قادرانہ کبریائی قوتین اپنی نہ رکنے والی ظاہری اور باطنی اثرات اور سلسلۂ اسباب و آثار کی ماتحت کائنات کی ذرہ ذرہ پر محیط و مسلط ہین جابر چند روز اپنی مغالطہ انگیز اور ضرر آفرین نخوت سی خدا کی زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتی ہوئی طلسمی تصویرون کیطرح لوگون کو گہورتے اور دہانی کی فریب مین پہنسی رہتی ہین اور مجبور و مظلوم اپنی مجبوریون کی سختیان اور تکلیفون کی کوفت سہتی سہتی صبر و تحمل کی خاص شان کو پیدا کر کے مرجاتی ہین مگر دونون اپنی اپنی طرز عمل اور شعار زندگی کی مطابق باقی رہنی والی نسلون کی

Marfat.com

لئے قابل یاد رہتے ہیں اور ان دونوں کی یاد میں جو تفاوت ہے عقل سلیم اوسے نمایاں کرنے کیلئے کافی ہے

ظالم بمرد و قاعدۂ زشت ازو بماند عادل برفت و نام نکو یادگار کرد

موت سے نہ جابر بچ سکتا ہے نہ مجبور نہ ظالم رہائی پا سکتا ہے نہ مظلوم حیات و موت قدرت کا ایک نہایت مہتم بالشان سر مکتوم ہیں جنکی حقیقت اور اصلی کیفیت کا عام لوگوں پر منکشف ہونا خدائے ذوالجلال کی پرشکوہ مصلحتوں کے خلاف اور انسان کی بہت سی علمی اخلاقی عملی سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقیات فطریہ کی رفتار میں سنگ راہ ہے جسطرح خدا کے مقرر کردہ ضابطوں کے مطابق وقت و موسم سے پہلے درختوں پر پھل پھول پیدا نہیں ہوتے اسی طرح وقت معین سے پہلے اللہ کے نظام و آئین کی پابندیوں کے بغیر انسان کو کوئی چیز نہیں ملتی علی ہذا نوع انسان ایک نامعلوم مدت تک مصروف علم و عمل رہکر جب اپنی فطرت کی مقاصد عالیہ کی تمام مدارج طے کر لیگی اوس وقت اگر ملک الموت کو بھی مرجانا پڑے تو کچھ عجب نہیں اوس دن جہالت فنا ہو جائیگی ہر طرف سچ ہی سچ برسرکار ہوگا خداوند اپنی پوری جلال جلوۂ جمال دکھلائیگا عاقل و ہوشمند اور خدا کی پابوسی فرمان بردار بندے ابد الآباد کی راحتوں میں ہونگے پر ان کا کیا دیکھا کہ وکالت اوسکے سامنے رکھا جائیگا جابر و ظالم اوس دن پشیمان و ذلیل ہونگے مگر مظلوم اور سختیاں برداشت کرنیوالے اپنی صبر و تحمل کا صلہ پائینگے چنانچہ خدائے برحق فرماتا ہے کہ جب ہم اچھے بُرے لوگوں کو ایک بداہت کیساتھ جمع کرینگے تو

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ پ ۱۶ ع ۸

پھر ہر گروہ میں سے اون لوگوں کو ہم الگ الگ نکالکر کھڑا کرینگے جو دنیا میں خدائے رحمان سے اکڑی اکڑی پھرتے تھے

الغرض حیات و موت کی کیفیتیں خدائے ذوالجلال کے دل آویز اسرار مخفیہ ہیں اور انکا قبل از وقت کسیکو معلوم ہونا ہرگز مفید نہیں

سر بنهانست اندر زیر و بم فاش اگر گویم جهان برهم زنم

عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ جسمی اور روحانی تعلقات کی ناگفتنی حالات کی نسبت خوب لکھتے ہیں

مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز ورنه در مجلس رندان خبری نیست که نیست

بہرحال موت کا جبر سبکے لئے لازمی اور ضروری ہے اور اسی جبر میں اون اختیاری کیفیتوں کی اسرار و راز ہیں مستور ہیں جن کی بنا پر انسان کو سزا و جزا کی خبریں سنائی گئی ہیں انسان مجبور ہے یا مختار سردست اس سے الگ رہو لیکن سوچا جائے تو خود انسان کی فطرت انسان کی جائز اختیارات کی بداہتوں پر شاہد اور گواہ ہے آدمی نہ تو مجبور محض ہے اور نہ مختار کل اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے تھا یہ دار الاعمال عالم دار الامتحان بھی ہے اور اسی کشمکش اختیار و جبر میں لطف زندگی اور کیفیت امتحان ہے

کوئی میری دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

مگر اے عزیزان نوع مرنا نہایت ضروری ۔ یقینی ۔ لازمی اور ایک عجیب چیز ہے مرنے سے بچنے کی سعی کرنا ایک وہم کا اور عاقلانہ طریقہ کی مرنیکا راستہ ڈھونڈھنا در اصل زندگی ہے موت جسقدر لازمی ہے اوسیقدر انسان کیواسطے مفید و سودمند بھی ہے اور اسیمیں خدائی انتظام ہے ایسا کہ کر لگاتی ہے کہ انسان اوس سے الگ رہ نہیں سکتا

Marfat.com

چنانچہ قرآن پاک نے کس عمدگی سے اس حقیقت کو مفید الاثر الفاظ میں بیان فرمایا ہے کاش سننے والے کچھ سمجھیں۔

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۔

لوگو! تم خواہ کہیں ہی رہو اور خواہ نہایت سنگین اور پکے گنبدوں ہی میں کیوں نہ رہو موت تو تمہیں آ کر رہے گی اور ان لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ (اے نبی) یہ تیری وجہ سے ہے۔ سو اے پیغمبر تم ان سے کہو کہ نفع ہو کہ نقصان سب اللہ ہی کی طرف سے ہے (کیونکہ دنیا کی تمام اسباب و آثار کا تعلق بالآخر اوسی کی ذات واحد پر جا کر ختم ہو جاتا ہے یعنی وہ علۃ العلل اور کارآفرین کارساز ہے) تو ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ یہ بات کی تہ اور سچائی کے پاس ہو کر بھی نہیں پہنچ سکتے

دین برحق اسلام نے تناسخ کو صدہا معاشرتی اخلاقی اور تمدنی خرابیوں کی باعث ناقابل التفات اور موجد اغلاط سمجھا اور حکمائے اسلام یا عرفائے دین کی محترم جماعت میں جن جن بزرگوں نے ان کیفیات کو بیان کیا اور اپنے روحانی مکاشفات سے اوسی تختہ پر کے دکھایا انہوں نے واقعی غلطی کی ہے اور انہی اسی قسم کی روحانی غلط پردازیوں سے مسلمانوں میں بھی فلسفۂ قدیم ہی کے ماننے والی قوموں کی دل آویز حیرت آفرینیاں رفتہ رفتہ پیدا ہوتی گئیں اور توحید پرست مسلمان روحانی آویزشوں کیساتھ ترک دنیا اور تجرید کی جھوٹی برکت کر عجائب پرست بنتے چلے گئے اور روحانیت کی پیچ در پیچ دل آویزیوں سے "خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ" کی عجب آفرین کی اعتقادی وحدت جس سے انسان کی صحیح معیار اخلاق و عمل اور سیاست و مدن میں پرنتایئوں کا عنصر غالب پیدا ہو جاتا ہے تمام دنیائے اسلام پر حصول نجات اور ترک و تجرید کی مقدس پر و بال لگا کر چھا گئی حالانکہ اسلام نے اقوام قدیم کی انہی روحانی بے اعتدالیوں کو انسان کیلئے ضعف و ناتوانی کا باعث سمجھ کر اصلاح اخلاق و عمل کی نہایت موثر اور معنی خیز ہدایات فرما کر اوسے اوسکی فطرت شریف کی تمام علمی عقلی۔ اقتصادی سیاسی ادراکی اور تمدنی معاشرتی حقوق و فرائض سے تنبیہ بلا بلا کر خبردار و ہوشیار فرمایا

مگر ادھر فلسفۂ قدیم کے ایوان زرنگار کی بنا ہی چونکہ اسی عقیدۂ تناسخ پر قائم تھی اور اوسکے روحانی یا محرمانہ نشیمن محل کا مرکزی اور اصولی ستون ہی مسئلہ "بارہا روئیدن" تھا اسلیئے مسلمان بھی اقوام قدیم کی طرح روحانیات کی عجب در عجب حیرت آفرینیوں کا حلقہ بگوش بنکر رہ گئے اور وہ نورانی حقیقتیں آج بھی اون کی انتہائی دانشہ نہیں سکتیں اور مسلمان صدہا معرفت آموزوں کا دل آویز طوق غلامی پہنے ہوئے فلسفۂ اسلام اور قرآن پاک کی ہمت آفرینیوں اور آزادانہ عقل آموزیوں سے بدکتے اور گھبراتے ہیں حالانکہ تمام آسمانی اور مقدس الہامی نوشتوں کے مقابلہ میں خدا کی اس پاک کتاب قرآن کی ایک جامع اور سچا یا فائق دستور العمل اور کامل ہدائیت نامہ ہونیکا یہی ہتم بالشان رازعقل و علم ہے کہ وہ انسان کو اپنی سچی آسان اور سہل ہدایات سے عین انکی فطرت

Marfat.com

کی اغراض اور اون اغراض عالیہ علمیہ کے مطابق اوس معتدل اور واجب العمل روحانیت کا وارث بناتا ہے جسکی برکت سے انسان
اپنی پوری تصرف و اقتدار کیساتھ با آزادی تمام اپنے حقوق کو قائم اور محفوظ رکھ سکے اور غلوء قدیم کے نتائج معتقدات سے انسان
ان کے معرض خطرات میں محصور ہو جاتے ہیں چنانچہ ہندوستان اور اہل ہند کی ناتوانیاں اور آشفتہ سامانیاں اس
امر کا کافی ثبوت ہیں جنکے خیالات بیان تمام لوگوں کے نفوس و قلوب میں انتہائی رسوخ حاصل کئے ہوئے ہیں

ما نگوییم بد و میل بناحق نکنیم — جامۂ غیر سیه دلق خود ازرق نکنیم
آسمان کشتی ارباب هنر میشکند — تکیه آن به که براین بحر معلق نکنیم

یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے کہ کوئی انسان من کل الوجوہ خدائے ذوالجلال کے نامتناہی اسرار اور قدرت کی لاانتہا راز و رموز کو احاطہ کر لینے کا دعویدار نہیں ہو سکتا انبیائے عظام اور خود آنحضرت نے محترم پیغمبر عرب و عجم روحی فداہ نے بھی کہیں یہ ادعا نہیں فرمایا کہ تمام کنہ ذات سرمدی اور جلال خداوندی پر ہم محیط ہو چکے ہیں ایسا وہی لوگ کر سکتے ہیں کہ جنہیں فہم سلیم عطا نہ ہوا ہو ورنہ حقیقت یہی ہے کہ انسان پر جو علمی انکشافات ہوتے ہیں وہ ذات الٰہی کی عظمتوں اور اپنی ناتوانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے بصد نشان عجز و نیاز اوس نور فی السموات والارض اور حی الذی لایموت ذات برحق کے سامنے جھکنا اپنا فرض انہی سمجھتا ہے "ما عرفناک حق معرفتک" علم و ہوش کے ایسے مکاشفۂ عالی کا نتیجہ ہے مگر خدا کے برگزیدہ اور مقدس نفوس بندوں کے علاوہ یعنی انبیاء علیہم السلام کی محترم شخصیتوں کے سوا یہ فیضان معارف علی قدر وسعت و فہم دنیا میں اون سعید الفطرت انسانوں تک بھی پہنچتا ہے جنکی طبائع میں صلاحیت عملی اور دوربینی معاملہ فہمی حق پسندی کا جوہر قابل کسی خاص حد تک ودیعت ہوتا ہے اونکی مدارج علمیہ اخلاقیہ اور عقلیہ کا پایہ عوام الناس سے علماً عقلاً اور عملاً فائق و بلند ہوتا ہے نظام الٰہی کی جن صداقتوں اور قدرت و فطرت کے جن جن رازوں کو وہ لوگ معلوم اور محسوس کرتے ہیں عامۃ الناس اپنی علمی عقلی کوتاہیوں دماغی اور دلی نارسائیوں سے اونہیں سمجھنے سے عموماً معذور و قاصر ہوتے ہیں اور بالفرض اگر اسرار الٰہیہ کے خواص اونہیں جیوں کی تیوں سنا دی جائیں تو بجائے مفاد کے اونہیں ضرر پہنچتی ہیں مثلاً تیز تلوار ایک باہوش اور کاردان بہادر کے ہاتھ میں اوسے دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھتی اور بچاتی ہے لیکن نادان بسا اوقات تیز تلوار کو اٹھائی رکھنے سے اپنی اونگلیاں کاٹ لیتا ہے یہی خاص وجہ اوس ہادیٔ برحق کو پہنچا اور عاقلانہ ارشاد سنانے پر آمادہ کرتی تھی اور آپ نے فرمایا کہ "تکلموا الناس علیٰ قدر عقولھم" یعنے انسانوں سے اون کی سمجھ کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے اور یہ وہ اصول علم و عقل ہے جسے دنیا میں ہمیشہ ہر عاقل متکلم اور ہوشمند سپیکر نے ملحوظ رکھا ہے مخاطبین اور سامعین کے خیالات اور مدرکات کا اندازہ لیے نہ کسی حد تک کئے بغیر آج بھی کوئی لکچرر۔ مقرر کامیاب تقریر ہرگز نہیں کر سکتا کسی سلطنت کے کسی قانون کا نفاذ کرتے وقت اگر کوئی مشیر حکومت ذمہ واران اور مقننین اوس قانون میں عام انسانوں کی سہولتوں اور آسائشوں کے ضروری مقصد کو کو بھلا دیگا تو اوسکا نفاذ حاکم مملکت کے حق میں کبھی سودمند ثابت نہ ہوگا جسقدر جبر و تشدد کا اضافہ ہوتا جائیگا اوسیقدر نظام سلطنت میں خرابیاں کی ترتیبیں اور مختلف پریشانیاں بالنواع مختلفہ نمایاں ہوتی رہینگی

Marfat.com

علیٰ ہذا القیاس خدا کی اس جامع دستور العمل قرآن پاک میں فلسفہ قدیم کی تمام حیرت آفرینیوں کو دور کرنے کیلئے روحانی اور جسمانی
علمی اور عقلی۔ اعتقادی اور تمدنی برکات کی حصول کیواسطے بہت ہی سہل و آسان اور صحیح اسلوب بیان کیا گیا
روحانیات کی وہ خاص تھیوری جو ظہور اسلام سے قبل عہد قدیم میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک شائع و راسخ
تھی اور اوسکی وجہ سے غیر اللہ صد ہا طرح کی ستائیشوں اور پرستشوں کی دلفریب راستے کھلے ہوئے تھے دین برحق
اسلام نے اوسی سب سے اول تو اپنے فلسفہ توحید مطلق کی بیانات صادقہ کیساتھ محض ان کی مفروضہ اور غلط خیال
ثابت کیا ترک و تجرید کی جن خیالوں کی دل آویزیاں یہودیوں اور عیسائیوں میں احباروں اور راہبوں کی بے انتہا
تقدس نمائی کا باعث بنکر مردم پرستیوں کا ڈھنگ ڈالی تھی اوسنے قرآن پاک نے اپنی عقل آموز تشریحات
قدرت و فطرت کی مسلمہ بیانات سے ظنیات اور اوہام باطلہ کی ذیل میں رکھا

روحانی پیچیدگیوں کی خطرناک آویزشوں کو سمجھتے ہوئے روحانیات کی جان باختہ متفکرین کو ذیل کا ارشاد الٰہی
سنا کر مطمئن فرمایا کہ ای محمد یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم
الا قلیلا ○ خدا کو کھلی آنکھوں سے محسوسات عام کیطرح دیکھنے والی عرفان پسندوں کو حضرت موسیٰ صاعقا
کا واقعہ یاد دلایا اور راز و رموز کی پیچیدہ باتیں پوچھنے والی عاشقان معارف کو اصلاح اعمال و اخلاق کی
مفید ہدایات سناتی ہوئی خدا کا یہ ارشاد عالی پہنچایا تاکہ ان کی قلوب مختلف الجنون سے آسودہ رہ کر عملی برکات حاصل کریں

یایھا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ج وان تسئلوا عنہا
حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنہا ط واللہ غفور حلیم ○ قد
سالہا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بہا کفرین ○ پ ۷ ع

مسلمانو! باتوں کو کرید کرید کر نہ پوچھا کرو (کیونکہ بہت سی ایسی باتیں ہیں) اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار
ہونگی اور ایسے وقت میں کہ قرآن پاک نازل ہو رہا ہے باتوں کی بہت ٹوہ لگاؤگی تو تم پر ظاہر ہی کردی جائیگی
(مگر) پھر برا مانوں گی اب تو اللہ نے تمہاری اس خیال بیہود کو معاف کردیا کہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے
(لیکن حق یہ ہے) کہ تم سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اپنی ہادیوں اور رسولوں سے ایسی باتیں دریافت کی ہیں پھر جب
بتا دیا گیا تو اون کی تعمیل سے گریز کرنے لگے (اور طرح طرح کی جہالتوں میں پھنسکر مجہول ہوگئے)

ہماری باہوش اور سمجھدار ناظرین فلسفہ قدیم اور قرآن کریم کی تعلیم برحق کی امتیازی خصوصیتوں اور فوقیتوں کو سمجھکر مایہ
ناز عقیدہ تناسخ کی لطاعت کو بھی دیکھ سکتے ہیں یہاں اس امر کا اندازہ لگانے میں بھی آسانی ہے کہ قرآن پاک
ان کو تمام عملی علمی عقلی اخلاقی سیاسی اور تمدنی مجبوریوں سے بچا کر کسقسم کی مفید دارین اور نظام حیات
کی اعتبارات سے آدمی کیساتھ قیامت تک بنھ سکنے والی روحانیت کی طرف رہ نمائی کرتا ہے

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید   ہمچنان در عمل معدن و کان است کہ بود

نروانا نجات اور مکتی کی جگہ دراصوں نے جس جس قسم کی مجبوریاں اور معاشرتی پریشانیاں ہندوستان میں
پیدا کرائیں ہم اون پر کچھ آگے چلکر عرض کرینگے لیکن اس بات پر جسقدر افسوس کیا جای کم ہے کہ ہم مسلمان بھی

Marfat.com

اسی فلسفۂ قدیم کی غیر محسوس روحانی یا باطنی اثر اندازیوں سے اپنی ہستی کو کھو بیٹھے اور ایک خدای واحد کی پرستش اور فرمان برداری کرنیوالوں کی نہایت مفید عالمانہ محققانہ حکیمانہ علمی اور مذہبی اخلاقی اور عملی ذخایر مین مختلف عقیدتمندون کی خیالات و عقاید کی آمیزش سے جس قسم کی ضعف آفرین اور ناقابل حل الجھنین اور دور از کار باتین حکمروان ہو گئین یہ سب عنایات انہین قومون کی معتقدات عجیبہ کا نتیجہ ہین جو تا ہنوز اعتقاداً تمام ادراکی علمی سیاسی اخلاقی اور تمدنی ضروریات حیات کو نظر انداز کر کی ہمہ اقتدار النابینت روحانیت کو بڑی ندرت پسند نگاہون سے دیکھنی کی عادی ہین اور تعلیمات قدیم کی مطابق حلول روح تناسخ اور کئی لاکھ جون اور جنم کی معتقد ہین

خدائی راست کہ او آفریدہ است از ہیچ   معمہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشاد است

انکی عقل حس فایق سے فایق درجۂ علم و عقل تک راسخ و رسا ہوسکتی ہی اور انکے فیضان فطرت و قدرت کی برکات عالیہ سے فیضیاب ہونیکا اہل ہی اسلام اون تمام مدارج علم و عقل اور محاسن اخلاق و عمل تک فایز المرام ہونے کیلئے اپنی شاندار فلسفۂ توحید اور تذلیل شرک و ضلالت سے جن صداقت آموزیوں اور ہمت بخشیوں سے کام لیا ہی اونہین اللہ کی سعید الفطرت انسان اور سعید ارشدی ہی سمجھتی ہین دین برحق اسلام کا طرۂ امتیاز ہی یہ خصوصیت ہے کہ انسان روحانیت اور مدنیت کی بین بین رہے کیونکہ وہ انسان ہی نہ کہ ملک اور وہ دنیا مین لترف آفرینش اون مہتم بالشان اخلاقی علمی اور تمدنی شوکتون کو نمایان کرنیکیلئی پیدا ہوا ہی جنہین اپنی محدود فطرت اور خاص قسم کی نوعیت کی سبب فرشتی بہی انجام نہ دیسکتے تھے

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند   گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

اسلام اور صرف اسلام ہی نی انسان کو صحیح طور پر یہ بتلایا ہی کہ وہ کیا ہی؟ اور وہ کیون پیدا ہوا ہے؟ علمی عقلی ترقیات روحانی اور اخلاقی کمالات صادقہ کا یہ راز انسان کو محض اسلام کی جان پرور فیض بخشیون اور سرور افزا دانش آموزیون سے معلوم ہوا کہ وہ انسان ہی اور اوسکی قوای عاملیہ ادراکیہ انسانیہ کی پروازین فطرتاً منجانب اللہ بہت ہی بلند اور ارفع ہین مقدس اسلام ہی نی یہ سکہایا کہ ای انسانو تمہاری فطرت اس قانون کی ہرگز متقاضی نہین ہوسکتی کہ کوئی جابر اور ظالم تمہاری ایک گال پر تھپڑ رسید کری تو تم دوسرا رخسارہ بہی خوشی اوسکی طرف پھیر دو البتہ تم کسیکے جبروتشدد کو خود معاف کردو تو یہ ایک اعلی درجہ کی اخلاقی صفت ہوگی اللہ درگذر کرنیوالی صابرون اور بردبارون کو عزیز رکہتا ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی الله انه لا یحب الظالمین

اور بدی کا بدلا ویسی ہی بدی ہی (جیسی کوئی کری) مگر جسنی کسی کی بدسلوکی کو معاف کردیا اور اپنی نفس کی آرزوی انتقام کی اصلاح کرلی اوسکی اس عالی ہمتی کا معاوضہ اور اجر اللہ پر ہی وہ ضرور دیگا وہ پروردگار یقیناً ظلم کرنیوالی ظالمون اور جابرون کو پسند نہین فرماتا

Marfat.com

حصولِ مغفرت وبخشش کا آئینِ حق یوں سکھایا جاتا ہے

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِھَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پ ۹ ع ۷

جن لوگوں نے گناہ کئے پھر اُن کے بعد (اپنی غلطی کو سمجھ کر) توبہ کرلی یعنے اوس بدی کو ہمیشہ کیلئے ترک کردیا اور اللہ کے جلال ونظام سے ڈر کر اوس پر ایمان لائے یعنے اللہ کے ضابطوں کی عملی پابندی اختیار کی تو بیشک (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار برحق ایسی توبہ کے بعد لوگوں کے گناہ معاف کرنیوالا مہربان ہے

عفوِ تقصیر اور بندوں کیساتھ حُسنِ سلوک اور باہمی جائز ہمدردیوں کو بالفاظ ذیل سنایا جاتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پ ۴ ع ۵

جو لوگ غربت اور امیری دونوں حالتوں میں (بحدِ مقدور) جائز بخششوں کے وقت) خدا کے نام پر خرچ کرتے اور غیظ وغضب کو روکتے اور بندوں کی قصوروں کو درگذر کرتے ہیں (اُنکے لیے ازمین وآسمان میں امن ہی امن ہے) اللہ بیشک لوگوں کیساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنیوالوں کو عزیز رکھتا ہے

الغرض دینِ برحق اسلام نے فلسفۂ قدیم کی پُراز افراط وتفریط ہدایتوں کے مقابلہ میں اپنی تعلیماتِ حقّہ سے انسان کو وہ میانہ روی اعتدال اور شریفانہ روشِ زندگی سکھائی ہے جسپر کاربند ہونیسے انسان علم وعقل اخلاق وعمل کی تمام برکتیں کسی زیادہ جانفرسائی کی بغیر سہنتے کھیلتے اسطرح حاصل کرسکتا ہے جیسے کہ ایک حد تک اوسکی فطرت آسانی اور سہولت کی خواہاں ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کیا حق اسی خصوصیت کو ملحوظ فرماتے ہوے اوس ہادیٔ محترم رسولِ محتشم روحی فداہ نے دینِ برحق اسلام کی نسبت "اَلدِّیْنُ یُسْرٌ" ہی فرمایا یعنے کہ اسلام تمام بگڑے ہوے ادیانِ سابقہ سے فائق سیدھا اور سہل ہے کیونکہ وہ عین فطرت ہے ہم ہندو بزرگانِ سلف کو برا کہنا بُرا سمجھتے ہیں کسیکی ذات پر سفیہانہ حملہ کرنا نہایت نادانی اور حماقت ہے لیکن واقعات سے اغماز نہیں ہوسکتا اسلیئے ہماری یہ التماس ہماری کسی عزیز ملک ووطن کو غالباً ناگوار نہ ہوگی کہ فلسفہ قدیم کی غیر معتدل روحانیت نے کروڑہا انسانوں کو شاہراہ مستقیم سے کھینچکر بے انتہا مجبوریوں اور ناتوانیوں میں پھینک دیا مہاتما ساکیہ منی گوتم اپنی ذات سے بہت ہی نیک نفس اور ایک بزرگ انسان تھے آج بعض یوروپین اصحاب کی نظریں بھی بڑی اشتیاق سے اُنکی فلسفہ اخلاق وعمل پر پڑ رہی ہیں لیکن اوسکے خلاف فطرت ہونے کا ثبوت اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ خود گوتم کی ماننے والے بُدھ عقیدت جینی اور جاپانی اور ہمارے ہندو عزیزانِ وطن بھی اس روحانیت سے اعتقاداً نہیں مگر عملاً تنگ ہوکر صحرانشین جٹا دھاریوں جوگیوں اور آلکہ کی صدائیں بلند کرنیوالے فارغ نشینوں سے بیزار اور مفت خوروں سے نالاں ہورہے ہیں

انسان طبعاً آزادی پسند پیدا کیا گیا ہے انسانی نفوس قدرتاً جبر وتشدد سے گھبراتے ہیں لوگ شدائد واستبداد سے

Marfat.com

فطرتاً گریز کرتے ہیں اور یہ جاد باؤ سے نالاں وکشیدہ خاطر ہونا انسان کی جبلت میں رکھا گیا ہے کیونکہ وہ نائب خدا اور "خلیفة الارض" ہے یہی وجہ ہے کہ مہذب حکمران قومیں اس انسانی شرف واقتدار کو قائم رکھنے کی خصوصیت پر فخر کرتی ہیں اور اسی شاندار شرف فطرت کا بابرکت دروازہ اسلام نے عہد قدیم میں دنیا کی انتہا تاریکیوں اور موجودات پرستیوں کی ایام تاریک میں ایسی شاندار اصول توحید کی تعلیمات سے کھولا اور بندوں کو اصنام وعناصر اور انسانوں کی غلامیوں سے نکالکر علم وعقل کی اوس رفیع سطح مرتفع پر کھڑا کیا جہاں انسان کو اپنی مہتم بالشان علمی عقلی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی طاقتوں کا صحیح اندازہ ہونے لگتا ہے اور پھر اوسے خود بخود غیر اللہ کی آسمانی اور زمینی چیز یا انسانوں بتوں اور قدرت کی کرشموں کے سامنے عاجزانہ جبہ سائیاں کرتے ہوئے شرم اور ندامت محسوس ہوتی ہے مگر آہ انسان کس قدر ناسپاس اور ضدی ہے کہ ابھی تک حقیقت حال سے بے خبر ہونے کے باعث عملاً اسلام سے فیضیاب مگر اعتقاداً اسلام سے متنفر ہی ہے

لیکن قطع نظر ازیں جبر وتشدد کی کیفیتوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اتنا نقصان کسی خارجی مجبوری اور بیرونی معذوری سے ہرگز نہیں پہنچتا جسقدر کہ انسان اپنے غلط معتقدات اور خیالات کی روحانی جبر آفرینیوں اور دلی دماغی مجبوریوں سے اٹھاتا ہے کوئی ظالم وجابر انسانوں کے جسم ولباس پر قبضہ کر سکتا ہے مکانوں اور ایوانوں کو آگ لگا سکتا ہے اسباب وسامان کو لوٹ کر لیجا سکتا ہے سخت سے سخت خدمتیں اور غلامیاں کرا سکتا ہے یہ سب کچھ سہی لیکن روحوں اور دلوں پر قبضہ ہرگز نہیں کر سکتا لیکن جب صداقت سے بے نیازیاں ہونے لگیں ہزارہا آسمانی اور زمینی چیزیں نشان تقدس کیساتھ انسانوں کی ستائشوں اور جبہ سائیوں میں اعتقاداً اور مذہباً داخل ہو جائیں اور نہ صرف مال پر بلکہ مقدس روحانی آونرشوں کیساتھ انسانوں کی روحوں اور اونکے دلوں پر قبضہ کیا جائے بندوں کے جذبات وخیالات کو جابرانہ نظروں سے دیکھا جائے ہم خود بخود کسی مالدار امیر حاکم اور پیر ومرشد کے ہاتھ میں محض ایک آلہ کیطرح رہنا پسند کریں اور جو کچھ خلاف علم وعقل ہم سے کوئی کرانا چاہے ہم اوسے سعادت وبرکت سمجھکر کرتے رہیں تو سمجھئے گویا اخلاقی علمی قومی ملکی اور مذہبی طور پر وہ گناہ کیا ہے جو کبھی بخشا نہ جائیگا اور اوسکا تمام وبال ہمیں پر ہے ہماری غلط خیالات ہمیں پر الٹی مار دی جائیگی

یہی وہ اصول عقیدت وروحانیت ہے جس سے کہ انتہا مجبوریوں جبہ فرسائیوں کاہنوں اور غلامیوں کی راہیں کھل جاتی ہیں اور شرف انسانیت کا امتیاز نعمت مساوات اور ترقیات علمیہ اخلاقیہ کا مقدس عنصر انسانی نفوس وقلوب سے معدوم ومفقود ہوکر رہ جاتا ہے ایسے لوگوں کا ابھرنا سخت مشکل ہوتا ہے. وہ اپنی آزادیوں اور آسائشوں کیواسطے ہوا سے لڑتے حکام وقت سے جھگڑتے ہیں لیکن اپنی معتقدات باطلہ اور خیالات ناقصہ کی اصلاح کرنا گناہ سمجھتے ہیں صرف اسلئے کہ سالہا سال سے جس عقیدت وروحانیت کے اثرات میں رہتے رہتے اون کی روحیں معاملہ فہمی اور بصیرت کا نور ہمیشہ کھو چکی ہیں اوسے وہ دیکھ اور سمجھ نہیں سکتے ہندوستان کا عرصہ دراز سے محکوم اجانب رہنا اسی فلسفۂ قدیم اور دین حق سے خلاف ورزیوں کا نتیجہ ہے

Marfat.com

کسقدر حیرت ہے اون لوگون پر جو خواہ مخواہ اپنی غلط پردازیون سے بات بات پر گورنمنٹ کے سر ہوتے اور عمال ملک کے مُنہ آتے ہین یہ سات سمندر پار کی عاقل قوم یہان خدا ہی کی بھیجی ہوئی آئی ہے اور جبتک وہ اصول حکمرانی کی تعریف رعایا پرور احساس عدل کو محسوس کرتی رہیگی اوسکی بد دعائین اور فتنہ پردازیان ذرہ بھر نقصان نہین پہنچا سکتین یہ اللہ کا قانون ہے

باین ہمہ حریت آزادی اور مساوات دین برحق اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات سے ایک انسان کو انفرادی اور قوم کو اجتماعی طور پر وارث حکومت و اقبال ہونے کی حالت مین بہتر فرمان روا اور محکوم ہونیکے ایام فرمان برداری مین نہایت شریف خادم اور وفادار محکوم بننے کی ہدایت فرماتا ہے

ایک باہوش مسلمان تاجدار کو ملو اوسکے جذبات کا اندازہ لگاؤ اور اوس سے جب یہ کہو کہ اسکی مملکت بڑی زرخیز مامون شاندار اور وسیع ہے تو وہ جلال الٰہی سے متاثر ہوکر جواب دیگا کہ یہ سب کچھ اللہ کا ہے مین ہی اوسکا ایک ادنی بندہ اور اس ملک و زمین کا محافظ ہون اور بس! یہان مین وتوکی گنجائش کہان

شاہ جہان کا وہ تاریخی واقعہ جبکہ وہ اپنی وسیع سلطنت ہند کی دار الخلافہ مین نہایت شاندار دربار منعقد کرکے طلائی تخت طاؤس پر رونق افروز ہوا جسکا تکیہ ہی صرف ۱۰ لاکھ کی لاگت کا تھا عین اوسوقت جبکہ کل امرا و ارکین دربار اپنی اپنی مقام پر دست بستہ مودت کھڑے تھے ایوان جلوس زرکار پردون اور جواہر نگار ستونون نقرئی اور طلائی چیزون سے جگمگ جگمگ کررہا تھا یہ خدا پرست سلطان خدائی واحد کی جلال اور اوسکی عظمت کبریائی سے متاثر ہوکر تمام اہل دربار کی سامنے آبدیدہ ہوتا اور فرماتا ہے کہ

اے وزرا و ارکین سلطنت اور امرای مملکت اور اے اہل دربار تمہین یاد ہوگا کہ مصر کی ایک جابر فرمان روا فرعون نے ۴ لاکہ کی ریاست پر آبنوس اور ہاتھی دانت کی تخت پاکرسی کیا تہ اپنی جباری اور کبریائی کا دعوای کیا تہا فقال انا ربکم الاعلےٰ مگر تم سب لوگ گواہ رہو کہ مین جو خدا کا ایک عاجز بندہ ہون باین ہمہ جاہ و حشم تم سب کے سامنے بارگاہ الٰہی مین اپنی عبودیت کا اقرار اور اعتراف کرتے ہوے سجدہ شکر و نیاز بجالاتا ہون یہ کہا اور وہین سر بسجود ہو گیا

یہی وہ دین برحق اسلام کی تعلیم توحید کا فیضان مساوات جسکی شان بیت اللہ اور اسلامی معابد یعنی مسجدون مین امیر و غریب حاکم و محکوم اور خادم و مخدوم کی دوش بدوش کھڑے ہونے پر ہرجگہ نظر آسکتی ہے بیشک اسلام نہایت آزاد انسان کے وقار فطرت کا محافظ اور شریف و درست مذہب ہے اور وہ انسان کو کسی قسم کی اعتقادی علمی عقلی روحانی اور تمدنی مجبوریون مین گرفتار رکھنا تو درکنار دیکھنا بہی پسند نہین فرماتا خدائے ذو الجلال کا یہ ارشاد برحق ہر عاقل اور سمجھدار انسان کیلئے تمام علمی عقلی اخلاقی روحانی اور تمدنی خصوصیات کے اعتبارات سے سوچنے سمجھنے اور غور کرنیکے لائق ہے

انّ الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد
ما جاءهم العلم بغیاً بینهم ومن یکفر بآیت اللہ فان اللہ سریع الحساب

Marfat.com

الغرض اسلام اپنی پاکیزہ تعلیم اعتدال سے پوری مساوات اور آزادی نفوس برابر امیر و غریب خادم و مخدوم بندہ اور مولی کو جس شریفانہ روش زندگی اور امن پسندی صبر و تحمل کی تعلیم دیتا ہے اور لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها کیا ان اللہ لا یحب المفسدین کی جو ہدایات فرماتا ہے اسوقت بھی مسلمانوں کی چالیس کروڑ مجموعی آبادی کی ثبوت اون کی طرز عمل سے مل سکتا ہے مسلمان چین اور ترکستان میں بھی آباد ہیں جاوا سماٹرا اور ملایا میں بھی وہ موجود ہیں سیلون اور لنکا میں بھی اونکا وجود پایا جاتا ہے روس اور انگلستان میں اونکا عنصر موجود ہے ہندوستان میں ۷ کروڑ کی جمعیت لیا ہے محکومانہ مگر حلب دمشق فلسطین شام اور یورپ کے مقدس و قدیم حصوں میں وہ حاکمانہ اور شاہانہ شان سے جی رہے ہیں یورپ اگرچہ محض اعتقادی غلطیوں کی سبب مسلمانوں کو بدنام اور خدا کی پاک و مقدس کتاب قرآن کو لوسینے پر ابلا کہنی کا ٹھیکہ لے رکہا ہے لیکن یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک اونہیں کوئی نہ چھیڑے اور دق نہ کرے وہ کان تک نہیں ہلاتی لیکن جب اونہیں کوئی بیجا دبانا چاہے اور اون کی شریفانہ خودداریوں میں خلل انداز ہو اون کی پاکیزہ مسلک اسلام کی وضعداریوں میں کسی قسم کی رکاوٹیں پیدا ہوں تو وہ گہبرا اوٹھتے ہیں اون کی دل و دماغ میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ انہوں نے روحانی حریتوں اور دلی دماغی آزادیوں کی معتقدات توحید میں پرورش پائی ہے

باایں ہمہ مسلمان کل کائنات اور اپنے مال اسباب اولادوں اور سامانوں بلکہ مملکتوں کو اللہ کی دولت سمجھتے ہیں اور یہ وہ تعلیم اسلام ہے جس سے کوئی بڑے سے بڑا امیر الامرا بلکہ تاجدار مسلمان بھی خودغرضانہ فتنہ پردازیوں اور ناحق کی شورشوں میں ہرگز ہرگز پسند نہیں کرسکتا مسلمانوں نے غلاموں تک کو حکومتیں دے ڈالی ہیں اور وہ فتنہ و فریب عیاری اور مکاری کی کمینہ زندگی کو ایک لعنت سمجھتے ہیں اونہیں ظاہر و باطن کی مختلف اللون انسانوں اور ابلہانہ چاپلوسی کرنیوالی بندوں سے نفرت ہے وہ چاہتے ہیں کہ نہیں جو کچھ کہا جائے صاف کہا جائے اور جو کہا جائے اوسکے مطابق کیا جائے اور بس کیونکہ اونہیں لم تقولوا ما لا تفعلون کا مفہوم کچہ نہ کچہ یاد ہے

مسلمانوں کی اخلاقی علمی عقلی اور تمدنی تباہیوں کا فسانہ یقیناً بہت دردناک ہے مگر ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ فلسفہ اسلام کا تنہا ذخیرہ تفلسف قدیم ہی کی جبر آفرینیوں اور اوسکی غیر معتدل روحانی آمیزشوں سے تباہ ہوا مسلمانوں کو ہر جگہ اصنام و عناصر اور انسانوں کی سامنے جھکنے والی اقوام سے سابقہ پڑا ظہور اسلام کیوقت روحانیات کا یہی رنگ تمام ممالک مشرق و مغرب میں پھیلا پڑا تھا اور روحانیت کی یہ پرواز جسکی بنا اصولاً تناسخ کی مدور معتقدات پر قائم تہی جسکے تمام استدلالات ان کی آفرینش کی غرض کو مکتی اور نروانا پر لا کر ختم کردیتے ہیں بظاہر کل شیء ہالک الا وجہہ اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کی دل آویز سرور انگیزیوں سے بہت مماثل تھے اسلیے مسلمان نہایت ہی غیر محسوس طریقوں سے روحانیات کی جبر آفرین طلسم اور بعض انسانوں کی خودساختہ دام تزویر میں جو ہمرنگ زمین بود کی مصداق تھی پہنسکا او گرفتار استبداد ہو کر رہ گئے گویا یہی حالت ہوئی کہ

سبزہ پوشی بخط سبز مرا کرد اسیر   دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدیم

یہاں یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ جن مردم پرستیوں کا ہیولیٰ مقدس مسلمانوں میں عرصہ دراز سے کام کر رہا ہے وہ

Marfat.com

اسلام کی سچی فلسفہ الہیات اور تعلیم روحانیات سی الگ اور جسینی دیگری قرآن پاک اپنی اعلی العین توحیدی انسان کو خود مددی خودشناسی اور خودداری کی شریفانہ ہدایت فرماتا ہی جو ایک نہایت مہذب اور ہمت آفرین تعلیم ہی تمام قرآن پاک فضائل توحید اور تذلیل شرک وجہالت کی کھلے کھلے حالات سناتا ہی مگر ہمین معلوم ہوتا کہ خداپرست مسلمانون نے خدا کی ان صاف اور کھلی ہدایات حق کو نظر انداز کیونکر کر دیا؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

اِنَّ الذین تدعون من دون اللہ عبادٌ امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم اِن کنتم صادقین پ ۹ ع ۱۴

(ای شرک کرنیوالو) تم خدا کی سوا جن لوگون کو (یعنے احبارون راہبون اور کاہنون کو) اپنی مدد کیلئی پکارتی ہو وہ بھی تو تم ہی جیسے بندی ہین (اگر وہی کارساز اور مشکلکشا ہین) تو تم انہین بلا دیکھو اور وہ تمہاری فریاد کو پہنچین؟

مدعا یہ ہے ای انسانون اپنی مشکلکشائیان آپ کر نیکے اہر علم وعقل سی حزدار ہون اپنی مدد آپ کرنیکا شریفانہ شعار زندگی اختیار کرو خدا کی ذات برحق ہر جگہ اور ہر حالت مین ہر انسان کی مددگاریان کرنیکے لئی تیار ہی مگر اسکیلئی ہوشمند انسانون کے طرز عمل کی نسبت بالفاظ ذیل وضاحت ہوتی ہے

انَّ الذین اتقوا اذا مسّھم طٰیفٌ مّن الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون ہ

جو لوگ حق شناس وعاقل ہین جب کبھی کوئی خیال بد یا شیطانی وسوسہ انہین چھو بھی جاتا ہی تو وہ (اپنی غلطی کو محسوس کرکے فوراً) متنبہ ہو جاتی ہین (یعنے خود بخود جلال حق سی ڈر کر راہ راست پر آ جاتی ہین) اور وہ اوسی وقت اپنی عیب و ثواب کو نگاہ بصیرت و ہوش سی دیکھنی لگتے ہین۔ (یعنے اصلاح حال و اعمال کا یہی عاقلانہ طریقہ اختیار کرنا چاہی)

ہم دین برحق اسلام کی ان شوکت آفرین اور ہمت افزا تعلیمات صادقہ کی نسبت کہان تک اور کیا کیا عرض کرین ہر حق پسند اور خداپرست انسان اپنی معاملہ فہمیون اور خداترسیون سی حقیقت حال کو سمجھ سکتا ہی لیکن قرآن پاک مین ایک جگہ خدائی ذوالجلال اوس محتشم ہادی عالم اور منجی اعظم رسول انام علیہ التحیات والسلام کی ذریعہ شان جلالی سی جو کچھ ارشاد فرماتا ہی وہ جی تھام کر بخلوص قلب سننے اور سمجھنے کی لائق ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم ہ انّا انزلنا الیک الکتٰب بالحق فاعبد اللہ مخلصًا لہ الدین ہ الا للہ الدین الخالص ط والذین اتخذوا من دونہ اولیاءَ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ انّ اللہ یحکم بینھم فی ما ھم فیہ یختلفون اِنّ اللہ لا یھدی من ھو کٰذبٌ کفّار ہ لو اراد اللہ ان یتخذ ولدًا لاصطفیٰ ممّا یخلق ما یشاء سبحٰنہ ط ھو اللہ الواحد القھار ہ خلق السمٰوات والارض بالحق یکوّر الیل علی النّھار ویکوّر النھار علی الیل وسخّر الشمس والقمر ط کلٌ یجری لاجلٍ مسمّیً ط الا ھو العزیز الغفّار ہ پ ۲۳ ع ۱۵

Marfat.com

تحریری درجہ کا یہ فرمان خدا کے حضور سے صادر ہوتا ہے جو زبردست اور حکمت والا ہے (اے پیغمبر) کتاب حقیقت میں ہم ہی نے تم پر اتاری ہے (لہذا) خالص خدا ہی کی فرمان برداری مد نظر رکھ کر اوسکی اطاعت کئے جاؤ سنو جی! خالص فرمانبرداری تو خدا ہی کیلئے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا اوروں چیزوں کو حمایتی بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی اطاعت اسلئے کرتے ہیں کہ یہ بت یا بندے ہمیں خدا کے نزدیک کردیں (مگر) اصل یہ ہے کہ نا سمجھی سے جن جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں خدا قیامت کے دن آپس میں ان باتوں کا فیصلہ کردیگا بیشک جو شخص جھوٹا اور ناشکرا ہو خدا اوسے ہدایت نہیں دیا کرتا (اور اے یہود و نصاریٰ) اگر خدا کسیکو بھی اپنی فرزندی میں لینا چاہتا تو مخلوقات بشری میں سے جسکو چاہتا پسند فرمالیتا (یعنے موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام سے بھی بڑے بڑے مرسلین ایسے پیدا ہوچکے ہیں وہ خدا کے بیٹے نہ ہوئے) لیکن اللہ کی ذات پاک زن و فرزند کے جھگڑوں سے منزہ ہے (لوگو) وہ خدا اکیلا خداوند ہے بڑا زبردست اوسی نے کسی مصلحت محکم اور سچے نظام کیساتھ آسمان و زمین کو پیدا کیا وہی خداوند برتر رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور وہی دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اوسی قادر مطلق نے چاند اور سورج کو مطیع فرمان کر رکھا ہے یہ سب اجرام فلکیہ ایک وقت مقرر تک اسی طرح کام کرتے چلے جائینگے سنو جی! وہی خدائے ذوالجلال زبردست اور بڑا ہی بخشش والا ہے

ہم طول امل کی وجہ سے چند درمیانی آیات کو چھوڑتے ہیں مگر ان سب کے آخر پر ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! دیکھو سنو اور سمجھو

ذالکم اللہ ربکم لہ الملک لا الہ الا ھو فانی تصرفون ۲۳

انہی صفات و کمالات کا وارث خدا تمہارا اللہ ہے سب اوسی کی حکومت ہے اوسکے سوا کوئی بھی ستائش و عبادت کے لائق نہیں پھر اسپر بھی تم لوگ کدھر کو بہکے اور بھٹکے چلے جارہے ہو؟

قرآن پاک کی ان ہدایات پر غور کرنے سے حق و باطل آئینہ کیطرح نمایاں ہوجاتا ہے مگر جو لوگ فلسفہ قدیم کی روحانی آویزشوں سے ملوث ہوکر ایسی قسم کی حیرت آفرین روحانیت کو اسلام کا مایہ نازش خزانہ سمجھے ہیں انہیں واقعی دین برحق اسلام کی خبر ہی نہیں اور قال اللہ اور قال الرسول کی شوکت آموزیوں کو وہ کچھ بھی نہیں جانتے ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ جس شخص کا کوئی شیخ نہ ہو اوسکا شیخ شیطان ہی ہوتا ہے لیکن یہ ظریفانہ ستم اوس قوم کے ایمان در لوگوں پر کیا جاتا ہے جو لا الہ الا اللہ کی فلسفہ توحید کو مان کر دنیا کے اوس زبردست منجی رسول برحق روحی فداہ کو براہ راست اپنا شیخ طریقت اور پیر و مرشد بنا چکے ہیں ہم نہیں کہ سکتے کہ خدا کی زندہ کلام اور اوس کلام کے لانیوالے زندہ رسول محترم کے ہوتے کسی دوسرے شیخ و شاب کی ضرورت کیونکر ہوسکتی ہے؟ اسلام کے نکتہ رس عالم رندانہ مشرب صوفی اور باہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ کیا خوب فرماتے ہیں

بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است ۔۔ ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

صدقت یا رسول اللہ ہم تیری دی ہوئی کتاب پاک کو اگر غافل بنکر پس پشت نہ ڈال دیتے اور تیری صداقت آموزیوں کو گم نہ کرتے تو ہم تیرے نام لیوا دنیا میں ذلتوں، نحوستوں، تکلیفوں اور پامالیوں کی زندگی میں اسیر ہوکر ہرگز نہ رہتے لیکن تیری ہمت آفرین تعلیمات ربانیہ کو اگر آج بھی ہم سجیدہ بنکر بصیرت و ہوش کی چشم حق بین سے سمجھ لیں تو ہماری تمام جسمانی اور روحانی روگ دلی اور دماغی عوارض ظاہری اور باطنی بیماریاں دور ہوسکتی ہیں اور ہماری تمام اخلاقی معاشرتی اقتصادی تمدنی اور عملی پریشانیاں فضائل علمیہ اور محاسن عقلیہ

علمائے یہود و نصاریٰ اپنی کوتہ نظریوں سے رسول معقول کی ذات عالی پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں آہ یہ حق ناشناس لوگ اوس سچے رہنمائے عالم روحی فداہ کو عیاشی اور خرابات پسند کہتے ہیں عارف حافظ اوسی بات کو گویا طنزاً فرماتے ہیں کہ ہاں اے نادان لوگو میں اوسی پیر خرابات کا خادم ہوں جسکا فیض تعلیم توحید ابدی طور پر دنیا میں جاری رہکر کام کرتا رہے گا شیخ و زاہد کی مہربانیوں کا کیا ٹھکانا کبھی ہیں اور کبھی نہیں نذرانے دیتے رہو تو حضرت صاحب مہربان ہیں ورنہ نہ دو یا ضیافت نہ کھلاؤ تو اپنی تمام برکتوں کو سمیٹ لینے کی صدائیں سنانے لگتے ہیں ۔

Marfat.com

کی صورت میں بدل سکتی ہیں۔ یا رسول اللہ تو یہی رہبانیت لپسند راہبوں اور احباروں کی سجدہ گاہوں کو چھوڑ کر قدیم روحانیت کی حیرت آفرین اور طلسماتی آویزشوں کو توڑ کر معکدہ کائنات میں جلوہ فرما کر انسانیت کا وہ مکمل نمونا پیش کیا ہی جسکی امتیازی فوقیتوں اور انکی خصوصیتوں کو زاہدانِ خلوت پسند سمجھ ہی نہیں سکتے

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما ۔ چیست یارانِ طریقت بعد ازین تدبیر ما

یارب این نو دولتان را بر خر خودشان نشان ۔ کاز غرور روح خود کوشند در تکفیر ما

معزز ناظرین ہمیں معاف فرمائیں کہ ہم لکھتے لکھتے عنوانِ مضمون سے دور نکل گئے مگر کیا عرض کریں قوم کی حالت پر سخت حیرت ہے مگر ہم پھر اپنے موضوع بیان کیطرف آ گئے ہیں کہ فلسفہ قدیم نے آجسے ہزاروں سال پیشتر معتقداتِ تناسخ رجائی حلقہ بندیوں سے کس قسم کی حیرت آفرینیاں ہندوستان میں پیدا کر دی ہیں جنکے اثرات اب تک یہاں انکی مجبوریوں کی ہزارہا صورتوں اور مقدس شانوں کیساتھ موجود ہیں " ای بادِ صبا این ہمہ آوردۂ تست "

ترکِ دنیا اور آشنائی کی اس فلسفہ عجیب نے جو محض معتقداتِ تناسخ کی لہروں میں پرورش یافتہ ہی جب ہمارے ہندو عزیزانِ وطن اور بزرگانِ نوع کو اپنی بعض ناممکن التعمیل معاشرتی مجبوریوں اور دلآویزیوں سے تنگ کیا تو انہیں بڑی مشکلات کا سامنا ہوا کیونکہ وہ بھی تمام لوگ ہماری جیسے انسان اور لباس و خوراک کیساتھ جینے والے بندے تھے

لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اگر ترکِ دنیا پر کے سنت گوتمی کی مطابق سخت جسمانی ریاضتیں اور مجاہدے شروع کرتے ہیں تو زندگی اور معاش و رزق کی راہیں تنگ ہو جاتی ہیں قوم کی اجتماعی زندگی معرضِ خطرات میں آ پڑتی ہی تمام نظامِ قوم و ملک اور مملکت تباہ ہو کر رہ جاتا ہی اور اودھر اگر دنیا کیطرف جاتے ہیں تمدنی کاروبار کو سنبھالتے ہیں تو یہ دنیا " مایا کا جال " ہی یہاں کی زرق برق و بک بک ہماری جسم اور جون کی چکروں میں اضافہ کرتی ہی۔ ادھر نجات مکتی اور نروانا ہی خاص مدعائے آفرینش اور اصل الاصول چیز بتائی جاتی ہی ہم کریں تو کیا کریں اور جنم کے چکروں سے چھوٹیں تو کیونکر؟ فلسفہ قدیم کی مایہ ناز روحانیت کی اعتبارات سے یہ سوالات جسقدر مشکل اور ناقابلِ حل ہیں نظر آ رہے ہیں لیکن آخر چونکہ جیتے جی کسی سے مرا نہیں جاتا اور یہ بات خدائے ذوالجلال کی شاندار اغراضِ ہستی کی لحاظ سے خلافِ علم و عقل بھی ہی بالآخر ہندوستانِ قدیم کی بزرگ بھی اس دلفریب موت کو اپنی ہزار ہا دلربائیوں کیساتھ بھی سنبھالنے سے عموماً معذور ہوئے مگر جو خیالات بوجوہ چند در چند تقدساتِ مذہبی کی صورت اختیار کر لیں اونسے دماغوں اور دلوں کو رہائی مشکل ہی سے ملا کرتی ہی لہذا اون بزرگانِ قدیم نے قوم کو چار طبقوں پر تقسیم کیا اور تناسخی خیالات کی اثر اندازیوں سے جونکہ انسان کا یہاں کسی غریب گھر میں پیدا ہونا یا ذلیل خدمات انجام دینا اوسکے سابقہ اعمال و افعال کا نتیجہ ہوتا ہی اور اون کی یہ حالت کسیطے بدلی گویا بدل نہیں سکتی اسلیئے خدماتِ قومی یا ملکی کی تقسیمِ عمل کی طور پر قومی جماعت کو چار طبقوں پر منقسم کر کے انکی خاص خاص فرائض قرار دیئے

اوّل برہمن علمی اور عقلی عملی یا اخلاقی اعتبارات سے جنکا جنم بعقایدِ تناسخ اچھے کرموں کا نتیجہ ہوتا ہی اونہیں تمام معارفِ علمی اور حقائقِ روحانی یا مذہبی کی وراثت دی گئی دینی تو کس لیئے تھی مگر مقدس مذہبی ہی لوگ خود پیشوائے مذاہب بنے

Marfat.com

ایتک وارثان روحانیات کی بی ملک حکومتین قایم ہین اور وہ علم وفضل بزرگی و دانائی کی تمام خزانی اپنی ہی تحویل مین سمجھتی ہین
حالانکہ علم اللہ کا ایک نور ہی وہ چھپکر یا کسیکے سینہ مین بند ہوکر ہرگز رہ نہین سکتا نور چھپنے اور پوشیدہ رہنی کیلیے
بنا ہی نہین وہ تو ازل ہی ابدتک کھلا ہی اور کھلا ہی رہیگا بہرکیف علمی روحانی حقایق اخلاقی اور عقلی معارف سے
گیانی پنڈتون اور برہمنون نی دوسرون کو نا اہل ٹہراکر رفتہ رفتہ محروم کرنا شروع کیا اور انہون نی ہزار ہا رنگ آمیزیان کرکے دین

دوم چھتری ہی جنہین محاربات جنگ اور حفاظت ملک کی خدمات سپرد کی گئین مگر مذہبی معتقدات کا
اثر چونکہ نہایت قوی ہوتا ہی اور جب اونہین اپنی فضیلتین قایم کرنیکے خیال غلطیی مذہبی رہ نما اپنی صناعتون سی زیادہ
موثر بنانی کی خاص اور خود غرضانہ کوششین کرنی لگ جاتین تو بہت کم لوگ ان تدبیرون سی بچ سکتے ہین چنانچہ
عقیدت و ارادت مکتی اور نجات یا نروانا کی خاص مقصد نی انہین بھی برہمنون کی سامنے سرنگون کرا کر اون کی تمام
شجاعتین بہادریان اور ہمتین کمزور کردین کیونکہ ہندون اور بتون کی سامنے جھکنی سی اصلی جراتین رخصت ہوجاتی ہین

تیسری ہیش انہین غالباً اجناس کی پیداوار کرنی کھیتی باڑی کی کامون کو انجام دینی اور اسی غرض کیلیے
مویشی وغیرہ پالنے اور اون کی نسلون کو محفوظ رکھنی کے کام پر متعین کیا گیا یہ غریب کاشتکار اور قابل عزت گروہ
اگرچہ اپنی جانکاہ محنتون سی معزز تھا مگر اون کی جفاکشانہ زندگی علم وحکمت اور گیان دھیان کی مالک برہمنون
کی اونچی نظر مین حقیر تہی اور یہ لوگ علمی برکتین براہ راست حاصل کرنے سی معذور ہی رہتی چلے گئی اونہین جو کچھ اپنے
پیشوایان قوم کی زبانین حصول برکات کیلی کچھ منتر پڑھکر سنا جاتین وہ انہین پر قانع رہی سر ڈالے
اپنا کام کرتے رہی اور اب تک علمی کوتاہیون سی اپنی سود وضرر کو سمجھنی سے بہت کچھ معذور ہین

چوتھی طبقے مین **شودر** ہین جنہین مذکورہ بالا تینون قومی جماعتون کی اجتماعی ضروریات زندگی کی بہم پہنچانی اور
اون سبکی خدمات بجالانی کی خدمت تفویض کی گئی اور یہ قانون جاری ہوگیا کہ کل پیشہ ور - دستکار صناع موچی
بڑہی لہار سنار بنیے بقال ڈہنیے جلاہی تیلی - تنبولی شودرون کی ذیل مین شامل کی گئی ممکن ہی کہ اس بانکی
بنا نظام قوم کی بہتری پر ہی ہو مگر دوسرون کی خدمتین انجام دیتی دیتی محض بوجہ جہالت اور بعقیدہ تناسخ شودر
گروہ کا ہر شخص اپنی نظرون مین خود حقیر بنتا چلا گیا حالانکہ الخادم مخدوم کی مصداق سب پیشہ ور لوگ
قابل عزت ہین نہ کہ لایق حقارت اسلام نی اسی لئی الکاسب حبیب اللہ کہکر اونکا اعزاز قایم کیا ہی مگر یہان تو ہوا
ہی اور تہی بیز جنم کی معتقدات اور حصول نروانا کی خیالات کسیکو بہی گیانی برہمنون کی سامنے سی سر نہ اٹہانی دیتی تھے آخر
انجام یہ ہوا کہ برہمن اپنی بزرگیون کی غرور کی جاسی خود کو سب سے بالا اور قوم دوسرے تمام افراد کو حقیر سمجھنے لگے اور یہ سوالیان
تک بگڑی کہ چھتری ہیشون کو اور پھر دونون ملکر شودرون کو حقارت ونفرت سی دیکھنے لگی

جسوقت مسلمان ہندوستان مین آئی ہند و غزان وطن مین اوسوقت ان خود پسندیون اور ذات پات کے
تفرقون کا بازار گرم ہوچکا تہا باہمی حقارتین قومی ہم قدمی اور اتفاق وہمدردی کی ستون کو دراصل صدمہ پہنچا چکی

ـــــ موچی کا لفظ تم نے یون ہی لکہ دیا قدیم ہندوستان مین موچی یقیناً نہ تھے کیونکہ چمڑا استعمال نہ ہوتا تھا آتک ملتہ قدیم کی زیادہ راسخ الخیال معتقد ننگے پیرون رہنا پسند کرتے اور رہتی ہین اور پیتون کی طشتریون مین کہانا کھاتی ہین یہی وہ تمدن جسکی بنا پر اڑن کھٹولے کی ایجاد کا سہرا باندھکر اس دور ترقی مین دکہایا اور سنایا جاتا ہی مگر حیوانون بیلون ہندرون انسانون اور درختون کی پوجا کرنیکے ساتہ دنیا مین ایک انسان بہی علمی عقلی ترقیات عملی اور اخلاقی برکات کا وارث کہان بن سکتا ہی یہی وجہ تہی کہ اسلام خالص خدا پرستی سکہاتی کہ دنیا سی جہالت معدوم ہو اور نوع انسان اللہ کی دولتون نعمتون اور برکتون سی پوری طور پر مفاد حاصل کرنیکے جبر واستبداد اور جمود اٹہ جای اور انسان آزاد از اوہام ہوکر اپنی حقوق فطرت ...

Marfat.com

ہتین بتوں کو نہ پوجنے والی قوم (مسلمان) ان کیلئے ملکی قومی مذہبی اور اعتقادی اعتبارات سے انوکھی مذہب کے ماننے والی گویا عجیب اور اجنبی لوگ تھے انہیں سب ملکر کوسنے اور ملیچھ کی گھناؤنی لفظ سے پکارنے لگے اخاین کے مقابلوں پر تفرقی قدرتاً کم ہو جایا کرتی ہیں مرہٹوں اور پانڈوں چھتریوں او رہمنیوں کو صنم پرستی کی جہالتیں علماً عقلاً اور اخلاقاً بہت کمزور کئے ہوئے ہیں آخر وہ ہوا جو بطلان میں مبتلا ہو جانے پر ہوا کرتا ہے

باین ہمہ ہمارے عزیزان وطن میں سے قدامت پرستوں کی سب اُنکا اس بات پر بہت ہی کم غور فرمایا ہے کہ مسلمان دراصل کیا ہیں ؟ یا دین برحق اسلام کا حقیقی نصب العین اور اصلی مطالبہ کیا ہے ؟ اور وہ انسان کو مکتی یا نجات کیواسطے کس قسم کا مسلّم فلسفہ توحید سکھاتا ہے ؟ لیکن اے عزیزان نوع ہم مسلمان دنیا کے ہر حصہ پر صرف ایک خدای واحد کو جھکتے ہیں بتوں بندوں درختوں حیوانوں اور قدرت کے کرشموں کی بزرگیاں ہمارے دلوں کو مسخر نہیں کر سکتیں کیونکہ دین پاک اسلام کی فلسفۂ اخلاق وعمل نے ہمیں بوجوہ احسن سکھا دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی ارضی سماوی چیز کو سر جھکانے سے تمہارا اشرف انسانی اور وقار روحانی ہرگز قایم نہیں رہیگا تم ذلیل ہو جاوگے تم پر نحوستیں اور جہالتیں چھا جائینگی اور جس برگزیدہ ہستی خدا کی مقدس انسان اور دنیا کی واجب الاحترام رہنمای برحق نے ہمیں یہ پاکیزہ تعلیم دی ہے وہ وہی منجی اعظم رسول محترم ہے جسکے پاس شوکت اسلام اور صداقت توحید کو محسوس کرکے خدا کی سنگ بندی ایران وروم حبش وشام اور عراق وعجم سے کھنچے ہیں مگروہ بزرگ انسان کی قومیت انسان ہی قرار دیتے ہوئے سبکو ایک ہی خط مساوات پر کھڑا کر دیتا ہے گوری اور کالے ایرانی اور رومی حبشی اور شامی شودر برہمنیس کو خدای واحد کی خالص فرمان برداریوں کیلئے یہ علم آموز او عقل افزا ہدایات حق سناتا ہے

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃً وباطنۃً ط ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتٰب منیر ہ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا ط اولو کان الشیطٰن یدعوھم الی عذاب السعیر ہ پ ۲۱ ع ۱

(لوگو) کیا تم نے نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سبکو اللہ نے (تمہاری آسائشوں کیلئے) اپنے نظام وفرمان سے تابع کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری باطنی روحانی جسمانی تمام نعمتیں پوری کی ہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ذات الہی کی (ذاتی اور صفاتی کیفیات کے متعلق) جھگڑتے ہیں مگر نہ تو انہیں اس امر کی بابت ٹھیک ٹھیک علم ہے اور نہ اللہ کیطرف سے کچھ روحانی ہدایت اور نہ ہی اون کے پاس کوئی ایسی مفصل وروشن کتاب حق ہے جو انہیں سیدھا راستہ دکھلائے (مزید براں) جب جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک جو منزل من اللہ ہے اُسکی ہدایات پر چلو تو جواب دیتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم تو انہیں باتوں کو مانینگے اور اُنہیں پر چلینگے جن پر ہم نے اپنے بزرگوں اور بڑوں کو پایا ہے (مگر) بھلا شیطان اگر ان کے بڑوں کو غلط معتقدات کی پیروی سے شدائد ومصایب اور جہنم ہی کے راستے کیطرف بلاتا رہا ہو (تو کیا یہ لوگ انہی کی طریقہ پر چلتے رہینگے ؟

دین برحق اسلام نے انسان کی قوم انسانیت ہی قرار دیتے ہوئے اپنی پاکیزہ تعلیمات سے فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیوں کو جن جن علمی اور عقلی طریقوں سے دور کیا اور انسانی نفوس میں آزادی ومساوات کی جو برق پاش قوت وہمت پیدا کی اوسکی حقیقت نفساً

Marfat.com

"مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا" کہنے والی قدامت پرست قلوب پر ہرگز منکشف نہیں ہوسکتی اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام اقوام عالم اور تمام ملتیں خدا ہی کو مانتی ہیں لیکن اسلام اپنی واجب العمل فلسفۂ الہیات سے تناسخ اور آواگون کی مدوّر تھیوری کو الگ پھینک کر انسان کو جوہرس (اسکوئیر) بناتے ہوئے حسب خدائے واحد کو ماننے اور تمام قوتوں کو اوسکے آئین و نظام کی پیروی میں لگا دینے کی ہدایت فرماتا ہے تو نوع انسان میں آئینِ مساوات کے خلاف ذاتوں کی تقسیم اور چھوت یا اچھوت کا طلسم جس نے اب تک ہندوستان کو صدہا علمی اور تمدنی برکتوں اخلاقی اور اقتصادی ترقیوں سے روک کر طرح طرح کی مذہبی اور روحانی پیچیدگیوں میں الجھا رکھا ہے کبھی قائم نہ ہوتا اور نہ ہمارے عزیزان وطن کو اچھوت جاتی کے لوگوں کو ستانے کی وہ کوشش کرنی پڑتی جنکی ہدایتیں آج سے تیرہ سو کئی سال پہلے اسلام نے واضح طور پر سنا دی ہیں مہذب ممالک میں پیشہ وروں کی طبقوں کو عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے مگر فلسفۂ قدیم کی جرآفرینیوں نے ہندوستان میں لوہاروں سناروں جلاہوں دھوبیوں کنوں بڑھیوں معماروں غرضیکہ کل کام کرنے اور پیلک کے کام آنیوالے افراد کو شودروں کی ذیل میں رکھکر اونہیں ارذل اور مبتذل بنا دیا یہاں تک کہ وہ لوگ عموماً خود کو اب تک خود ہی مبتذل ہی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سب انسان ہیں اور فطرتاً مساوات کے حقدار ہیں لیکن دیکھئے کہ آیات بالا کی بعد بلا استثنائے قومیت ہر انسان کو ان سمجھکر دین حق دنائت وسفاہت سے لکلیتہً مجبوریوں اور مشکلوں سے بچنے کیلئے امن و نجات کی واشتین دینے کیواسطے کسقدر سچی بات کسطرف بلاتا ہے

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ پ ۲۱ ع ۱۲

اور جو انسان (اپنی ترقی فطرت کے اعتبار سے) اپنا سر تسلیم براہ راست اللہ کے سامنے جھکا دے اور وہ بالحاظ اعمال نیک کردار بھی ہو تو بس اوس نے مضبوط رسی کو تھام لیا اور آخرکار تمام معاملات اللہ کے ہی حضور میں پیش ہونیوالے ہیں (یعنی سبکو اپنے کیے کا جواب دینا ہے)

یہ بات بلاشبہ تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ انسان کے دل و دماغ میں سچی شرافت اخلاق و عمل کی نمو خالص توحید پرستی کے بغیر ہرگز پیدا نہیں ہوتی دنیا میں یورپ اگرچہ تہذیب و تعلیم کی اشاعت کا مدعی ہے ہندوستان اپنی قدیم روحانیت کے فلسفۂ جرآفرین کے زعم میں روحانیات کا اوستاد ہے لیکن یہ کون عقلمند باور نہ کریگا کہ سچی تہذیب اور عاملانہ روحانیت کا راز خدائے ذوالجلال کے سامنے بلاواسطہ سر تسلیم خم کرنے اور علماً عقلاً عملاً اوسکے آئین و نظام کی پابندیوں سے معتقد توحید ہونے میں مستتر ہی لیا سچی اور حق لگتی بات ہے کہ شرک اور شرافت دو متضاد چیزیں ہیں ایک مشرک خواہ وہ مشرک بالعقاید ہو اور خواہ مشرک بالاعمال لیکن دونوں حالتوں میں محاسن اخلاقیہ علمیہ اور عقلیہ سے یقیناً محروم رہیگا اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شرک کو خواہ وہ کسی رنگ اور روپ میں ہو ہرگز روا نہیں رکھا بلکہ گناہ عظیم قرار دیا ہے

لیکن جسطرح شرک اور شرافت دو ضدیں ہیں ایسے ہی جہالت اور اسلام دو جداگانہ چیزیں ہیں جہاں رات ہو وہاں دن نہیں اور جہاں دن ہو وہاں رات کی تاریکی کبھی تسلیم نہیں کی جاسکتی اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں جہالت اور جہاں جہالت ہو وہاں اسلام کا ہونا محالات سے ہے چنانچہ خدائے ذوالجلال اپنی مقدس ہدایت نامہ (قرآن) میں ان کیفیات علمیہ کو انسانی نفوس کی مجبوریاں دور کرنے اور گری ہوئی روحوں کو جاہلانہ انکسار و عجز کی پستیوں سے اوپر اٹھانے کیلئے بآیات ذیل خبردار فرماتا ہے سلیم الطبع حق پسند اور معاملہ فہم لوگ حقیقت حال کو سمجھ سکتے ہیں

Marfat.com

وللهِ یسجد من فی السمٰوٰت والارض طوعًا وّکرھًا وّ ظلٰلھم بالغدوّ والاٰصال ۝ قل من رب السمٰوٰت والارض ط قل الله ط قل افاتخذتم من دونه اولیاءَ لا یملکون لانفسھم نفعًا وّلا ضرًّا ط قل ھل یستوی الاعمٰی والبصیر ام ھل تستوی الظلمٰت والنّور پ۱۳ ع

اور خدا کی جسقدر مخلوقات آسمان و زمین میں ہی (وہ اللہ کی نظام و آئین کی ماتحت) چار و ناچار اللہ ہی کی سامنے سر بسجود ہی یعنے اللہ کی قایم کردہ ضابطوں ہی مصروف اطاعت ہی) ایسے ہی صبح و شام کو سایی (کہ وہ بہی نظام الہی کی مطابق کبہی ادہر ہوتی ہیں کبہی اودہر) ای پیغمبر ان لوگوں سی پوچہو کہ آسمان و زمین کا پروردگار کون ؟ (مگر یہ تو اسکا جواب کیا دیسکتے ہیں) سو تم ہی ان سی کہو کہ اللہ (ہاں) ان سی کہو کہ کیا تم نی اوس ذات برحق کی سوا دوسری دوسری وجود یعنے بت انسان اور مظاہرات قدرت وغیرہ اپنی معاون اور کارساز بنا رکہی ہیں حالانکہ یہ سب چیزیں اپنی ذاتی بہتریوں اور مضرتوں کی بہی مالک نہیں (ای پیغمبر ان لوگوں ناسمجہوں سی کہو کہ بہلا کہیں اندہا اور آنکہ والا برابر ہوسکتے ہیں یا کہیں تاریکی اور روشنی اندہیرا اور اجالا مساوی تسلیم کیا جاسکتا ہی ؟

فلسفہ قدیم میں اگنی وایو چاند سورج یعنے عناصر و اجرام اور اصنام کی تقدیس نے انسانی دلوں اور دماغوں کی وہ قوتیں جنہیں سمجہنے کی بعد انسان تحت و فوق کی سب ہی چیزوں پر علمی اور عقلی طریقوں سی قابض و متصرف ہونی کے قابل بنتا ہی اور اپنی فطری شرف و اقتدار کو نمایاں طور پر دکہاتی ہوی تمام اخلاقی عملی اقتصادی اور تمدنی برکتوں کی وراثتیں حاصل کر لیتا ہی "روحانیات" کی عجیب و غریب پیچیدگیوں میں ڈالکر پامال اوہام کر دی تہی لیکن اسلام نی اس حیرانگیز مغالطے اور افراط و تفریط بلکہ جہالت اور دنائت پیدا کرنیوالی واہمہ کا استیصال کرنی کی لیے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ آگ پانی ہوا خاک شجر حجر یہ کل چیزیں اللہ کی مخلوقات ہیں اور اللہ نے ان سبکو اپنی محکم نظام و آئین سی جن جن خدمات پر لگا رکہا ہی وہ مصروف عمل ہیں اور اون کی یہ مصروفیت اللہ ہی کی اطاعت ہی اون کی مجال نہیں کہ ذرہ بہر بہی سرتابی کر سکیں لہذا انسان کو جو ان سب مظاہرات میں شریف و اشرف مظاہرہ ہی اوسی بہی یہی مناسب ہے کہ وہ براہ راست اوس ہستی مطلق کی سامنے سر بسجود ہو اور اوس ذات برحق قادر ذو الجلال کی ضابطوں کا عاقل پابند بنکر دنیا میں جیسے اشرف المخلوقات انسان کی علمی عقلی شوکتیں اخلاقی عملی سعادتیں اقتصادی اور تمدنی برکتیں اسی بات میں مستور ہیں کہ وہ مخلوقات کی ستائشوں کی فریب سے نکلکر اوس منہ اوس خالق کائنات کی ذات برحق کیطرف کر دی جو اپنی شان جلال و جمال سے ظاہر و باطن کی ہر اثر و مظہر پر محیط و مسلط ہی اب کرنی سی انسان کی دل میں عالی ہمتی بلند نظری اور خود داری و شرافت کا وہ جوہر شریف نمایاں ہوگا جس کی برکتیں عظیم انسان شوکتوں اور سعادتوں کا منفذ ہیں اور پہر انسان تمام مشکلات سعی کا خود مشکلکشا بنکر ہر قسم کی علمی عقلی ناتوانیوں اور اخلاقی عملی مجبوریوں سی نکلکر آزاد ہو جاتا ہی اور اوسی تنگی و تکلیف کہیں بہی نظر نہیں آتی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

قل یٰعباد الذین اٰمنوا اتقوا ربکم ط للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ ط وارض الله واسعۃ ط انما یوفّی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب ۝ قل

Marfat.com

إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝
قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا
لَهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا
أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝
لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ
عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ پ ۲۳ ع ۱۶

(اے پیغمبر) لوگوں سے کہو کہ ایماندار بندو نیک کام اللہ سے ڈرنا ہے لہذا تم بھی اللہ سے ڈرو (ایسا کرنے سے تم یہاں اس جہان میں حسنات علمیہ عقلیہ اور محاسن اخلاقیہ کے رازدار ہوگے) اور جو لوگ اس دنیاوی زندگی میں محاسن اخلاق و عمل کا خیال رکھتے اور نیک کام کرتے ہیں اون کے لئے حیات بعد الموت یعنی مستقبل عقبیٰ اور آخرت میں بھی بھلائی ہے اور اون کیلئے خدا کی زمین فراخ ہے وہ تو بردباری اور تحمل و صبر کو کہتے ہیں (اور صبر کیا ہے علمی عقلی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی کوششوں کی محنت میں لگے رہتے ہیں) جنکا معاوضہ بہ قوانین ربانیہ یہاں اور وہاں آرسنن بے حد و حساب مل رہیگا (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ مجھے تو خدا کی حضور سے یہ حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھوں (یعنی اللہ کو نظام و آئین کا پابند رہوں اور اوسی کی عبادت و اطاعت کروں اور نیز یہ فرمان الٰہی ہی ملا ہے کہ تم سب میں سے پہلا حق پرست بنوں (اے پیغمبر کہو کہ اگر میں حق پرستی کے خلاف چلوں اپنے ضمیر و قلب نفس ناطقہ اور دماغ کو اور اور چیزوں کا فرمانبردار و غلام بناؤں تو ایسی حالت میں مجھے آخرت کے سخت عذاب سے ڈر لگتا ہے (کیونکہ میں بھی اللہ کا ایک بندہ ہوں)

(اے پیغمبر) لوگوں سے کہو کہ میں تو اللہ ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھکر اوسی کی ستایش و عبادت کرتا ہوں (باقی رہے تم) تم اوسے چھوڑکر جسکو چاہو پوجو اس جہالت کا خمیازہ کبھی علمی عقلی پستیوں ملکی اور قومی پریشانیوں اخلاقی اور عملی ناتوانیوں کی صورتوں میں کبھی تمہیں کو بھگتنا پڑیگا (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدو کہ فی الحقیقت وہی لوگ سخت گھاٹے میں ہیں (جو اپنی جہالتوں اور شرک ورزیوں سے اپنی جانوں اور اہل و عیال کی روحوں کا نقصان کر لینگے۔ سوچو! یہی تو صریح گھاٹا ہے ایسے لوگوں کے اوپر (کبھی جانی کی امیدوں اور اندرونی کی جیبیوں کی صورتیں) آگ ہی کا اوڑھنا اور ان کے نیچے آگ ہی کا بستر ہوگا (جسمیں یہ لوگ اپنی نادانیوں اور جہالتوں کی پاداش میں پڑے لوٹتے ہونگے) یہی تو وہ عذاب ہے جس سے خدائے ذوالجلال اپنے بندوں کو بچانیکے لئے ڈراتا ہے تو اے خدا کے بندو اللہ ہی سے ڈرو (یہی ڈرنا سب سے بہتر ڈرنا ہے)

آیات بالا کی رفیع الشان معنوی علمی اور اعتقادی شوکتوں پر نظر ڈالنے سے فلسفۂ اسلام کی برکتوں اور تفلسف قدیم کی جبر آفرینیوں کا حال بالبداہت معلوم ہونے لگتا ہے جس میں آگ آگ اور ہوا برق اور باد کی ستائشوں کی منتر اور موجودات و عناصر کی الوہی تعریفوں کے جب ان میں ارواح و نفوس کیلئے ضد تا روحانی مجبوریاں اور البلہانہ غلامیاں پیدا کرا رہی ہیں قطع نظر ازیں تناسخ ہی کا ایک عقیدہ اور خیال ایسا ہے جسکے پیچیدہ محسوسات اور معتقدات سے بیشمار اخلاقی اور عملی تباہیوں علمی اور عقلی آزادیوں کا سد باب ہو جاتا ہے الغرض باعتبار شرف فطرت "اسلام" ان کو جس قسم کی اخلاقی اور عملی شرافت روحانی اور جسمانی تہذیب عقلی اور علمی اقتصادی اور تمدنی برکات کیطرف رہنمائی کرتا ہے اون کی حقیقت فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیوں میں رہتے ہوئے ہرگز معلوم نہیں ہو سکتی یہ ایک بداہت کی فرضی یا خود ساختہ بات نہیں "عیاں را چہ بیان" بلکہ اوس شخص سے بڑھکر شریف کون ہے جو غیر اللہ تمام ارضی اور سماوی ہستیوں سے منکر اپنی گردن نیاز علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً اللہ کے

Marfat.com

سے بیٹے جکادی اور اوسکے نظام و آئین کا عاقل منقبر ہوکر اللہ ہی کا مطیع اور فرمان بردار بنا - اور اوس سے بڑھکر رذیل و بغیہ کون ہوگا ؟ جو اپنی مال اسباب کی الفتوں نفس بد کی پرستشوں موجودات و عناصر کی ستائیشوں اور غیر اللہ بندوں اور بتوں کی غلامیوں مین اسیر رہا دینا کا بڑی ہوش اور سمجھدار ان اس بات کو آج محسوس کر رہا ہی کہ کیا بلحاظ روحانیت اور کیا باعتبار مدنیت کوئی مترتب مسلک اور کیش یا مذہب انسانی ضروریات حیات کی مطابق ہو سکتا ہی تو وہ صرف اسلام ہی

زلفش بہ یک زمانہ بیک تار مو ببست » راہِ ہزار چارہ گر از چار سو ببست

تا عاقلان بہ بوی نسیمش دہند جان بکشود نافہ و در ہر آرزو ببست

ایک مسلمان اگر لحم الخنزیر کو اسلئے کہانا پسند نہیں کرتا کہ خدا کی پاک کتاب قرآن نے روکا ہی اور یہ رکاوٹ منجانب اللہ اسلئے ہوی کہ لحم الخنزیر انتہا درجہ کا حیوانیت انگیز قوائی شہوانیہ بہیمیہ کی نظام اعتدال کو بگاڑنے والا اور اوسکا اثر انسانی خون مین فاسد جراثیم کو پیدا کرنیوالا ہی تو وہ بر سر حق ہی خدا کا یہ احسان ہی کہ اوسنے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ جو انسان شریف و نجیب ہیں کر اوسکے علم توحید کا حامل بننا چاہی اوسی حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ کا اخلاق آموز ارشاد سنا کر انسانیت تہذیب اور تمیز و عقل کی راہ دکہائی ہی

ایک مسلم اگر گائی کو ماتا مان کر بیل کو باوا بنانا پسند نہیں کرتا اور اپنی زندگی کو محض گائی کی قیام وجود پر منحصر کر کے مشرک بننا پسند نہیں جانتا تو وہ جہوٹا نہیں تمام فضیلتیں اور بزرگیاں عظمتیں اور قدوسیاں صرف اللہ ہی کیلئے ہیں گائی کو اگر کبہی قدیم بزرگان ہندوستان نے زرعی اعتبارات سے مفید سمجھکر بیلوں کی افزائش نسل کیلئے اوسکا تلف ہونا پسند نفرمایا تو یہ امر گائی کی اوس عظیم الشان تقدیس کا باعث نہیں بن سکتی جسے بار بار آج علم و عقل کی دوران مین ہٹیا اور رکھشیا کا نام لیکر قایم کرنے کی سعی کیجاتی ہی عاقل اور دانا قومین تو زرعی ضرورتوں کیواسطے بہی برقی اور دخانی قوتوں سے کام لے رہی ہین

قربانی کا مضمون جداگانہ بحث ہی اور اوسکے لئے یہ بہی لازمی اور ضروری نہیں کہ خاص طور پر گائی ہی کو کام میں لیا جائے ہم ہندو عزیزان وطن کیلئے اگر وہ اسی بات سے خوش ہو سکتے ہیں تو لحم البقر کی آرزو کو اون کی خوشی پر قربان کر دینے کیلئے تیار ہیں کیونکہ ہمیں خدائی ذو الجلال کا یہ ارشاد بہی یاد ہی اور ہم اوسکا ادب کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقۡوَىٰ مِنكُمۡۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمۡ لِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمۡۗ وَبَشِّرِ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ۱۱ع

خدا تک نہ تو ان (قربانی کی) جانوروں کی گوشت ہی پہنچتی ہیں نہ ان کی خون بلکہ اوس ذات پاک تک تمہاری خالص فرمانبرداری اور عاقلانہ پرہیزگاری کی رسائی ہوتی ہی خدا نے دوسری موجودات سمیت ان حیوانات کو بہی اسلئے تمہاری بس مین کر دیا ہی تا کہ تم کو اوسنے اغراض معاشرت مدنیت اور روحانیت کی قایم کر لینے کیلئے جو جو ہدایتیں فرمائی ہیں تم میں اونکی یاد قایم رہی اور نیکوں کو نیکیوں کی بشارتیں دیتے رہو (یعنی تم بہی کہیں قدیم یونانیوں اور مصریوں کیطرح حیوانات کی پوجا نہ کرنے لگو)

ان آیات کا یہ مفہوم نہیں کہ ہم مسلمان خدا کی نام پر اپنی جانی اور مالی قربانیوں کیساتہ دوسری قربانیوں کو ترک کریں ہاں گائی کی خصوصیت بہی لازمی نہیں لیکن دین برحق اسلام تمام دنیا کی انسانوں سے جن مین ہندو عزیزان وطن بہی شامل ہیں علم و عقل کی یہ ایک بات کہتا ہی کہ لوگو خدا کی سوا کسی حیوان اور انسان بلکہ کسی چیز کو بہی ایسا محترم نہ بناو اور اوسی ایسی نذر کیا۔

عاشقان حق اور عرفائے توحید نے تمام لا تحصیٰ صفات ربانیہ کو کاکل پیچان یا زلف دراز سے تشبیہ دی ہی کیونکہ جسطرح زلف مین بے شمار بال ہوتے ہیں کہ انہیں آدمی گن نہیں سکتا ایسے صفات الہی اسقدر لا التعداد اور پیچیدہ ہین کہ انسان اونکا شمار نہیں کر سکتا مگر اون تمام صفات الہیہ مین خدا کی ایک اور یکتا و واحد ہونیکی صفت ایک ایسی نمایاں اور ممتاز صفت ہی کہ کسی عقلمند کو اس سے مفر نہیں ہو سکتا ہزار توجیہیں ڈہونڈو خدا کو تین یا کروڑہا دیوتاؤں کو ماننے کا فلسفہ بیان کرو مگر عقل سلیم اللہ کی توحید کے شاندار عقیدہ کی بغیر ہرگز مطمئن نہیں ہوتی اور چارہ کار آخر اسی پر اکر ٹہرتا ہی کہ اوس قادر ذو الجلال کو واحد و لا شریک ہی مانا جائی چنانچہ عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ اپنی خاص انداز بیان مین اسی عقلی اور علمی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے توحید الہی کو ایک تار مو سے تشبیہ دیتے ہین اور فرماتے ہیں کہ ایک تار موا ایسا تہا جسنے تمام عقلمند انسانوں کی دلوں کو باندھ لیا اور اس سے گریز کرنے کا عقل سلیم کو کوئی چارہ کار معلوم نہ ہو سکا اور سب کچہ کو یا اسلئے ہوا کہ تمام عقلمندوں نے فیضان توحید کی مستفیض ہو کر علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی ترقیاں کریں اور دولت توحید کو جان سے عزیز سمجہیں کیسی پاکیزہ شاعری ہی

Marfat.com

نہ دو جس سے تم اپنی انسانی شرافتوں اور عزتوں کو کھو بیٹھو انسان سے حیوان کسی حالت میں شریف و افضل نہیں ہو سکتا

سو جا جائے تو ہندوستان میں گائے کی شرف کا مضمون باعتبار زراعت ایسا ہی ہے جیسا کہ عرب میں جنگی اور سواری کی ضرورتوں کے سبب گھوڑے مستحسن سمجھے جاتے ہیں بلکہ کل دنیا ایسا ہی سمجھتی ہے لیکن جنگی ضرورتوں کی بنا پر گھوڑوں کی قربانیاں پسند نہیں فرمائیں یا یہ کہ اگر کوئی شخص بے اپنی عربی گھوڑے کو جو بلحاظ اوصاف دوسری نسلوں کے گھوڑوں سے شریف و افضل ہے مانا جاتا ہے گولی سے ماردے یا تلوار سے حلال کردے تو یقیناً کوئی مسلمان گنہگار ہی کے مدف تفنگ یا معمول شمشیر ہونے پر غل غپاڑا نہ مچائیگا اور گھوڑے کو غیر معمولی عظمت و تقدیس کا وارث نہ سمجھیگا اوسکی لید کو ہر حالت میں ناپاک اور اوسکی پیشاب کو پلید ہی قرار دیگا کیونکہ ایک تو یہ بات صاف ہے کہ نباتات پھل پھول اور پانی وغیرہ یعنی کھانے پینے کی کل چیزیں جب سے انسانی اور حیوانی جسم کی معدے اور اوسکی انتڑیوں میں سے ہو کر گذر جائیں وہ انسانی استعمال کیلئے طاہر و طیب ہرگز نہیں رہتیں دوسرا یہ کہ مقدس اسلام کی کروڑ باتوں کی یہ ایک بات نہایت گرانقدر سکھاتی ہے کہ اے ہندو اگر تم مخلوقات کی کسی چیز کو غیر معمولی عظمتیں دیکر اپنی زندگی کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں میں کسی ایک چیز پر منحصر کرلوگے تو تمہاری علمی عقلی تمدنی اقتصادی۔ عملی۔ اور ادراکی ترقیات کی تمام رفتاریں رک جائینگی اور تم اپنی انسانی شرافتیں پامال اوہام کرکے بیٹھ جاؤگے یہ بات حق پسند اور معاملہ فہم ہندی سمجھ سکتے ہیں

دریائے گنگا کی کنارے گرم ریت پر دہونی رمائے سر میں خاک ڈالے جسقدر ناگا دھاری سادہو لوگ نظر آتے ہیں کاشی جی (بنارس) میں راجگھاٹ کے پاس ایک ہاتھ کو کھڑا کرکے بیکار کردینے والے ناگے جسقدر دم سادہے خاموش بیٹھے ہیں ہردوار اور تربینی میں جتنے ایسے آسنی یوگیوں کی تختوں پر بیٹھے ہوئے سکھ دکھ کے احساس کو ایک کردینے کی کوشش میں محو نظر پڑتے ہیں یہ سب افراد ملک و وطن اس مایا کے جال دنیا میں قدیم نہال معرفت کی شاخ تناسخ کے مختلف ثمر ہیں جن سے مکتی اور نروانا کا رس ٹپک رہا ہے روحانیات کے ایک اعتقادی مغالطے نے کسقدر حیرت انگیز اور حیرت آفریں صورتیں اختیار کی ہیں لیکن تمام سمجھدار ہندی ایسے لوگوں کو قوم و وطن کیواسطے علم و عقل اخلاق و عمل اور تہذیب و تمدن کے ہر اعتبار سے ایک بلائے خاموش سے کم نہیں سمجھتے مگر چونکہ یہ (تمام مظاہرے عقیدہ تناسخ کے ناگزیر الحاق عقائد سے پیدا ہوئے ہیں) اسلیئے ان لوگوں کی مدافعت کا کوئی سامان فلسفہ قدیم کی جیب میں نہیں کیونکہ اوسکا سارا ایوان تفلسف یا روحانیت تناسخ ہی کی دایرہ دار بنیادی اینٹ پر کھڑا ہے ان تمام بلاؤں سے بچنے کیواسطے اور کوئی صورت نہیں کہ روحانیات کے انہماک بے حد سے نکلکر اعتدال کی راہ پر آئے اور روح کی ماہیت معلوم کرنے کی کوششوں کو چھوڑ کر اپنی فطرت شریف کے فرائض کو علماً عقلاً سمجھنے کی عاقلانہ سعی کرے اور دلکو ان تفکرات سے مطمئن کرلینے کی تجویز کرے کہ روح اوس خدائے ذوالجلال کا ایک امر ہے اور بس ہمیں اتنا علم نہیں دیا گیا کہ ہم پوری طور پر اوسکی حقیقت اور ماہیت سے آگاہ ہو سکیں اسی مفید اور سچی بات کو ان کی اخلاقی علمی اقتصادی اور تمدنی مفاد کیواسطے دین برحق اسلام نے منجانب اللہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے

قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ٥

(اے پیغمبر محمد) ان عاشقان روح کو اس سوال پر کہ روح کیا ہے؟ کہدو کہ روح میری پروردگار کا ایک امر ہے جسکی ماہیتیں اور حقیقتیں معلوم کرنیکے لئے تمہیں پورا علم نہیں دیا گیا (اور یہ اللہ کی مصلحت ہے کہ اوسنے ایسا کیا ہے)

مگر کسقدر عجیب بات ہے کہ ہمارے وہ ہندو عزیزان وطن جو روحانیت کے خاص جذبات کو لئے ہوئے بفیضان فلسفہ قدیم ذات میں ذات الا دے ذ

اس بات پر بہی اعتماد ہے کہ وید مقدس میں اگر وہ واقعی منزل من اللہ ہیں تو گائے کی حد سے بڑہی ہوئی تقدیس اور اوسکے بول و براز کی بزرگی کا کوئی لفظ نہ ہوگا یہ سب اختراعات احبار ہیود کیطرح ہندوستان میں بھی مقدس برہمنوں کی مکروہ ایجادات ہیں جنہوں نے قوم کے افراد کو ایک حیوان کا پیشاب تک پلوایا اور اونکی دماغ و دل کی تزئین جوہر عقل و فہم کو برباد کرکے کیواسطے عجیب و غریب سمرتیاں اور منتر تصنیف کرکے وید کیساتھ ملحق کردیں کہ دنیا کی قلیل مالی منفعت کیلئے سب بہی یہ لوگ خود گمراہ ہوئے لہذا قوم کو راہ راست یہ لوگ کہاں دکہا سکتے تہے بقول سعدی (کو خویشتن گم است کرا رہبری کند) مگر معزز بہائی ہندوستان نروانا اور نجات کی جان نثار اور عقیدت و ارادت کی فدائی قوم برہمنوں کی نقوش قدم پر جبہ سائیاں کرتی رہی اور آج بہی اونہی کے طلسمات اور اونہی کی سحر و افسون باینہمہ نقصانات علم و عقل سیاست و تمدن ہندو عزیزان وطن کو اوسکے قدیم فلسفہ کی دل آویزیوں سے الگ نہیں ہونے دیتی اور جبتک یہ حال ہے اہل ہند کا ترقی کرنا معلوم ہے

Marfat.com

کی ندائی ہیں گائے کو مقدس مانتے ہوئے وہی لحم الخنزیر کو مباح سمجھتے ہیں۔ اکثر سور پالتے ہیں اور راجپوت لحم الخنزیر کو خوب کھاتے ہیں ادھر
اونہیں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو بربنائے روحانیات گوشت خوری کو برا اور ساگ پات پر ہی گذارہ کرنیکو مستحسن سمجھتا ہے
حالانکہ ان نمطقاً گوشت خوری پر شاہد ہے کیونکہ وہ خود بھی گوشت و استخوان ہی کا مجسمہ ہے
غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتقاد و عمل کی یہ تمام مختلف حالتیں ہندوؤں میں اسی لیے پیدا ہوگئیں کہ فلسفۂ ویدانت
میں اعتدال اور میانہ روی کو ملحوظ نہ رکھا گیا جسکا لازمی انجام یہی ہونا تھا کہ اوسکے حاملین میں بے انتہا اعتقادی اور
عملی اخلاقی اور روحانی تمدنی اور اقتصادی بے اعتدالیاں پیدا ہوجائیں دودھ اور مکھن بھی بہت دیتی ہے
گائے کا دودھ اگر طبی طور پر مفید بھی مانا جائے تو بکری جو جنگل کی جڑی بوٹیاں کھانیوالی ہے اوسکا دودھ بھی مفاد سے خالی نہیں
لیکن اوسکی پروا نہیں کیجاتی اور اوسکا نام بھی لیا نہیں جاتا مگر جس ملک میں عقل و علم کا یہ حال ہو تناسخی روحانیت نے صدہا
روحانی جسمانی اور اعتقادی مشکلات پیدا کر کر ان کے قلوب کو حصول نروانا کے خیال سے محض آتما فرسائیوں کیلئے وقف
کر رکھا ہو وہاں کے لوگ کیا ترقی کر سکتے ہیں؟ اور عقل بھی باور نہیں کرتی کہ دنیا میں اونہوں نے کبھی تہذیب و تمدن
کی ترقیات کا ساز و سامان بہم پہنچایا ہو یا وہ اُن کھٹولے نمائے ہوں جنکی ایجاد قدیم کا دعوائے کیا جاتا ہے کیونکہ گائے
اور بیل۔ سانپ اور بچھو۔ نیل کنٹھ اور بندر وغیرہ کو محترم سمجھنے والی کوئی قوم علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً اپنی انسانی
شرافتیں اور عاقلانہ فضیلتیں کہاں قائم رکھ سکتی ہے؟ اور فلسفۂ قدیم ایسی قسم کی جبر آفرینیوں سے بھرا پڑا ہے مگر
ان سب مجبوریوں اور جبر انگیزیوں کا استیصال انسان کی عملی اخلاقی علمی اور عقلی ترقیات کیلئے اسلام نے بالفاظ ذیل کیا ہے

الا ان للہ من فی السموات ومن فی الارض ط وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ
شرکاء ط ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون پ ۱۱ ع ۱۲

(لوگو) یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کی فرمانبرداریوں کیلئے ہے اور جو لوگ خدا کے سوا اپنے
فرض کردہ مددگاروں معبودوں کو پکارتے ہیں وہ محض توہمات کے پابند ہیں اور نری ظنیات کی اٹکلیں دوڑاتے ہیں

اسکے بعد ان کی روحوں کی علمی عقلی رفعتوں ادراکی اور عملی شوکتوں کیواسطے ذیل کا ارشاد حق سنایا جاتا ہے

ھو الذی جعل لکم الیل لتسکنوا فیہ والنھار مبصرا ط ان فی ذالک لایت لقوم یسمعون

(لوگو) اوسی قادر مطلق خدائے ذوالجلال کی ذات لائق احترام و ستائش ہے جسنے تمہاری لیے رات کو بنایا تاکہ تم اوس میں آرام کرو
اور دن کو بنایا تاکہ تم اوسکی روشنی میں دیکھو بھالو اور سب طرحکے فرائض انجام دیکو اس میں کچھ شک نہیں کہ رات دن کے بنانے
میں اون لوگوں کیلئے جلال حق کی بڑی نشانیاں ہیں جو معقول باتوں کو گوش ہوش سے سنتے اور سمجھتے ہیں

مگر قاعدہ ہے کہ جب اجتماعی یا انفرادی طور پر کسی قوم کی قوم یا شخص سے کوئی اصولی غلطی ہوجائے تو فروعات میں بے انتہا پیچیدگیاں
اور غلطیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں اور جب تک اوس اصولی غلطی کا قلع قمع نہ کیا جائے اوس مبحث یا عنوان سے جسقدر نتائج
مرتب ہونگے وہ بھی کلہم مملو با غلاط ہونگے ہر فروع کا اپنے اصول اور ہر کل جزو کا اپنے کل سے مشابہ ہونا ایک علمی اور عقلی مسلمہ ہے
چنانچہ ایسا ہی ہوا معتقدات تناسخ نے ہندو پاک کو بے انتہا الجھنوں میں الجھایا ہوا ہے اگرچہ قوم کو برہمنوں چھتریوں
ویشیوں اور شودروں کی چار طبقوں پر بانٹا مگر چونکہ روحانی ضروریات کو انہوں نے تناسخ ہی کی عینک لگا کر دیکھا ہوا تھا

Marfat.com

اس لیے وہ ہندو جنم کے عقیدہ اور جونین بدلنے کے چکروں سے آزاد ہونے اور نروانا حاصل کرنے کے خیالوں سے آسودہ نہ ہوسکے قوم کے اوس مجموعی تقسیم اصناف وعمل کیا ہے انہیں منفردہ طور پر شخصی زندگی کو بھی مجبوراً تین حصوں پر بانٹنا پڑا مثلاً

پہلا حصہ بدنی نشو ونما پرورش تربیت اور تحصیل علوم وفنون کیواسطے خاص کیا گیا

دوسرا کسب معاش ورزق کی ضرورتوں اور متاہل ہونے کی فطری احتیاجوں کی تکمیلات کیلیئے مقرر ہوا

تیسرا حصہ یعنی ایام پیری سنت گوتم کے مطابق مجاہدات تزکیہ نفس اور حصول نجات ومعرفت کیواسطے قرار دیا گیا

ہمارے ہندو عزیزان وطن اپنے اسلاف کی اس تقسیم زندگی کو اونکا بہترین کارنامہ تصور کرتے ہیں لیکن سوء اتفاق سے محض بہیولائے تناسخ یہ صورت عمل بھی اسقدر خلاف علم وعقل واقع ہوی کہ جسکا بطلان بالبداہت آشکار ہے بچپن اور جوانی میں توقدرتاً ہر قوم کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہے لیکن حصول نجات کی ضرورت کو بڑھاپے پر منحصر اور موقوف کرنا سراسر خلاف عقل ہے کیونکہ یہ کون جان سکتا ہے کہ آیا انسان یقیناً یا ایک بچہ جوانی پرورش اور تربیت پا رہا ہے واقعی بوڑھا ہوکر ہی مریگا؟ علاوہ ازین جس شخص نے جوانی میں اپنے خیالات کو محض کسب معاش اور حصول رزق ومال ہی کے جذبات سے وابستہ رکھا ہو وہ اگر بالفرض موت کی ناگہانی داروگیر سے بچ بھی رہا تو پیری میں پہنچکر اپنے راسخ شدہ خیالات وخصایل کی ایسی نمایاں اصلاح کیا کر سکتا ہے جس سے وہ مستحق نجات ہوجائے۔ بچپن ہی کی عادات کا جوانی میں بدلنا سخت مشکل مانا جاتا ہے چہ جائیکہ ہم آخروی فلاح وسعادت کے حاصل کرنیکو صرف زمانہ انحطاط اور ایام پیری پر ہی موقوف رکھیں اگر توبہ کیواسطے بڑھاپے ہی کو مخصوص کردیں تو جوانی کی زندگی کا ناہموار بلکہ شرمناک ہونا یقینی ہوگا جس سے نہ نظام قوم ہی درست رہ سکتا ہے اور نہ اعزاز انسانیت ایسی باتکو محسوس کرکے ایک اسلامی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

مگر آہ یہ تمام مجبوریاں حصول نروانا اور نجات کی دل آویزیوں سے فلسفہ قدیم نے بانواع مختلف پیدا کردیں اور روحانیات کا یہی رنگ جس میں قدمائے ہند نے تناسخ کی ہفت رنگی پڑیا گھول رکھی تھی اور اسی اصول کو زیادہ پایدار واستوار سمجھکر ان کی زندگی کی منتہائے غرض صرف ملتی۔ نجات یا نروانا کی حاصل کرنے پر منحصر کرچکے تھے رفتہ رفتہ اپنی دلفریب جرآفرینیوں کیا تھہ خاصکر عہد گوتم سے لیکر ظہور مسیح ہونے تک یونان وروم۔ ایران ومصر اور چین وسیلون میں ہرجگہ پھیل چکا تھا حکمائے یونان میں سے کئی ایک اس خیال کو لبیک کہتے ہوئے تسلیم کرچکے تھے اون کے خیالات وجذبات سے روحیں کہاں محفوظ رہ سکتے تھے اگرچہ اونہوں نے تناسخ کو مذہباً نہ مانا مگر خیالات میں نامعلوم طریقوں کیا تہہ حصول جنت وفردوس کی آرزو سے وہی عقلی اور عملی انحطاط پیدا ہوا جو ہندوستان میں قدیم سے آجتک موجود ہے اور مسلمان باوجود تناسخ کو نہ ماننے کے نامحسوس طور پر اوسی فلسفہ نجات کے شایق ہورہے ہیں ایسے ہی روحیں جب عیسائی ہوئے تو رومن کیتھولک چرچ نے اُسے ترک وتجرید کی برکتوں میں کنواری مریم کی تقدس اور مسیح کی تجرد کی باعث غیرمعمولی اضافے کیئے اور وہ بھی گویا جرمستی میں پڑکر قدما کی فرض کردہ نجات اور خیال تجرید کی نورانی اور دل آویز لہروں کیا تہہ بہ گئے اور اون کی یہ خوش اعتقادیاں اور علمی عقلی مجبوریاں ایسی راسخ ہوگئی تہیں کہ مسلمانوں نے جب اون پر قسطنطنیہ میں فتح پائی اور یورپ کے کئی مقامات مسخر باسلام ہورہے تہے تو اسی قسم کے تفلسف نجات وتجرید سے اون کی زندگی

Marfat.com

جو گیانہ اور راہبانہ زندگی کا نمونہ تھی سب سے بڑے فردوس و خلد ہی کی عاشقانہ زار تھی عقیدت کی ایسے تیلی کر ترکی جرار
اور بہادران اسلام قسطنطنیہ میں بھی داخل ہو چکے ہیں لیکن آرچ بشپ وہان کی لاٹ پادریصاحب۔ شہر کے عیسائی عورتون
مردون کو ایا صوفیہ کی گرجی میں یہ پرتسکین وعظ سنا رہی تھے کہ ڈرو مت تم ہی خدا کی مقبول بندی ہو تمہاری مدد کیواسطے
ابھی فرشتے آسمان سی نازل ہوا چاہتی ہیں۔ چنانچہ انجام یہ ہوا کہ فرشتون کی عوض غازیان اسلام جو اوسوقت
رسول محترم کی تعلیمات حقہ اور قرآن پاک کے فیضان علم و عقل سے عاقلانہ طور پر سچی روحانیت اور دین برحق اسلام
کی علمی عقلی۔ ادراکی اخلاقی اقتصادی اور تمدنی خصوصیتون کو بخوبی سمجھی ہوی تھے "اللہ اکبر" کی نعری لگاتی
گرجے میں جا داخل ہوی اور وہ مقدس پادریصاحب جو قوم کی بھولی بھالی عقیدتمندون کو خلد و نجات کی حالات سنا کر
امداد ای فرشتون کی نازل ہونی کی خوشخبریان دی رہی تھے وہیں انجیل کو پلیٹ پر پھینک، روحانیت کی پر و بال لگا کر
پچھلی کھڑکی کی راہ جان بچا کر یسن کو بھاگ نکلے جن کی نسبت قسطنطنیہ کی آس پاس بسنے والی ترکی اور بلقانی عیسائیون کا یہ
اعتقاد ہی کہ عنقریب جب مسیح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائینگے اور سب قومون کو آسمانی بادشاہت میں داخل فرمائینگے تو
وہ غائب شدہ پادریصاحب ایا صوفیہ کی مسجد میں جو اوسوقت (خدا نہ کریے) گرجا بن چکی ہوگی انجیل کا باقیماندہ
وعظ اوسی جگہ سی سنائینگے جہان سی چھوڑ کر اونہیں غائب ہونا پڑا العجب العجب فلسفہ قدیم کی ایشائی دلون
کو کن کن عجائب پرستیون کیساتہ علمی اور عقلی مجبوریون میں مبتلا کیا اور اسی کی برکات قدیمہ سی عقلی مجبوریون اور علمی
ناتوانیون کی سبب بعینہ یہی حال سومنات میں اون راسخ الاعتقاد بت پرست پجاریون اور برہمنون کا ہوا تہا جو حق
ملتی اور نروانا ہی لیلئے جی رہی تھے اور جانتی تھے کہ جون و جسم کی چکرون سی آزاد ہو کر مکت ہو جائین دنیا اب تک اگرچہ
ہزارون بلیٹ لٹھائی علمی اور عقلی انکشافات کی کرتوتون کی باطل مفروضات کا بہت کچھ قلع قمع کیا اسلام کی فیض قربت نے
یورپ نے وہ سب پایا جو پا چاہی قومیں بھی عملاً اسلامی معتقدات کی قریب آتی جاتی ہیں لیکن غلط روحانیت کی جو بہت دراز
عرصہ درازی سے چلی ہی وہ ملک میں اب تک اپنا قدم جمائی بیٹھی ہی عقاید کا رسوخ صدیون تک کام کرتا رہتا ہی ہند و عزنان
وطن کو تو برہمنون اور پنڈتون کی اور خدای واحد کو ماننے والی مسلمانون کو ناقص العقل مولویون گمراہ شیخون اور
جاہل پیرون نے یہ روز بد دکہایا کہ وہ اپنی تمام موحدانہ شوکتیں اور دینی رفعتیں فراموش کئی ہوی پڑی ہیں،

برو بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است   مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتا داست

ہندوستان میں اگرچہ بعض لائق پنڈت نکتہ رس برہمن اور قابل نفوس ہی پیدا ہوی لیکن اسمیں ہی کلام نہیں کہ بخیالات
تناسخ بیان روحانیت کی طرح طرح کی دستور العمل عقاید اور جبر آفرین آیئن پیدا کردی جنکا اثر اب تک ہندوستانیون
کو آزادی فطرت علمی اور عقلی اخلاقی اور عملی اقتصادی اور تمدنی ترقیات میں خلل انداز ہو رہا ہی
قدما یونان ہی بھلے لوگ تھے مگر انہون کی فلسفہ روحانیات کو کچھ ایسی مثالون کیساتھ قایم کیا جس میں ترک و تجرید اور
حصول نجات کیواسطے دنیا کی کاروبار زندگی کو چھوڑنا لازمی رکہا گیا اور یہ غلط ہیولای تفلسف تناسخ ہی کی اس خیال
سے پیدا ہوا کہ انسان کا بیان وجود پذیر ہوتا ہی اوسکی بتامت اعمال ہی قسمت پرستی اور فلک کجرفتار کی دل آزاریون کی

[illegible]

Marfat.com

گئے تشکیل سب اسی قسم کے خیالات کے برگ و بار تھے جو عاقل اصفیائے اسلام کے بعد عام گیسو درازوں کی روحانی قابلیتوں کے سبب مسلمانوں
میں رواج پا گئے تھے اور ان حالات کو تم اسلام پر خارجی اثرات کے عنوان میں بیان کر چکے لیکن ایک سمجھدار انسان اس بات کو
سمجھ سکتا ہے کہ اگر کمال توحید اور غایت تصوف یہی انداز تغافل و قناعت ہوتا جو فلسفۂ قدیم کے اثر اندازیوں سے بگڑ کر مسلمانوں
کی جمود و خمود کا باعث ہوا ہے تو اسلام کی ہوا بھی عرب سے نکلنے نہ پاتی حافظ علیہ الرحمۃ کیا خوب لکھتے ہیں۔ یعنی اگر

آسمان کشتی ارباب ہنر میشکند　　تکیہ آن بہ کہ بر این بحر معلق نہ کنیم

آسمان پیری کی مساعدت پر بھروسہ کرنا ستاروں کی نحوست اور سعادت بخشی کا اقرار کرنا اس قسم کی تمام باتیں فلسفۂ اسلام نے طفلیات
کی ذیل میں رکھکر انسان کو نہایت ہمت افزا اور عقل آموز تعلیم دی ہے مگر افسوس کہ خود مسلمان ہی ہو گئے چنانچہ ارشاد ہے کہ
لوگو فما لکم کیف تحکمون تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم لوگ کیسے کیسے فیصلے کرتے ہو اور پھر فرمایا جاتا ہے کہ

وما یتبع اکثرھم الا ظنا ط ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ط ان اللہ
علیم بما یفعلون ٥ ٥ پ ١١ ع ٩

اور ایسا کرنے والے لوگوں میں اکثر تو بس اٹکل ہی پر چلتے ہیں سو اٹکلوں کے تیر تکے حق اور صداقت و سچائی کے مقابلہ
میں کچھ کام نہیں دیتے (گویا ایسا کرنے سے انہیں معتد بہ کامیابی کوئی بھی حاصل نہیں ہوتی) بیشک اللہ بندوں کے ہر شغل
و خیال سے ہر حال میں اور ہر جگہ ہر وقت آگاہ و واقف ہے

اسکے بعد دین برحق اسلام کی علمی اور عقلی صداقتوں کی لازوال اثرات کی بنا پر خدائے ذوالجلال کیطرف سے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے

وما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ
وتفصیل الکتب لا ریب فیہ من رب العلمین ٥ پ ١١ ع ٩

اور لوگو یہ قرآن پاک اس قسم کی کتاب نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اسے خود بخود اپنی طرف سے بنا لے۔ (اگر تم سوچو تو یہ قرآن بلا اشتباہ تم)
کتاب حق ہے) کہ جو کتابیں اسکے زمانہ نزول سے پہلے کی موجود ہیں یہ اون کی تصدیق کرتا اور اون کے احکام کی تفصیلات کو کھول
کھول کر بیان کرتا ہے لہذا اس امر میں ہرگز شک نہیں کہ قرآن اپنی صداقتوں کیساتھ منجانب اللہ ہے

اسمیں ذرہ بھی شک نہیں کہ فلسفۂ اسلام اور دین برحق کا پاک اور علم آموز لٹریچر فلسفۂ قدیم کی منترکانہ روحانیت اور تناسخانہ تفلسف کے تصادما
سے ٹکرا کر رہ گیا اور جب مسلمان بھی فلسفۂ قدیم کی اثر اندازیوں سے اپنی عملی حالت کو متبدل کر کے علماً عقلاً اور اخلاقاً ویسے ہی بیراگی
جس پر ہندو عزیزان وطن سمجھے ہوئے نروانا اور مکتی کے خیالوں میں مگن ہو کر جھوم رہے تھے تو خدائے ذوالجلال نے اس ملک کی مخلوق
کی پاسبانیاں کرنیکے واسطے ایک ستیری قوم کو اپنی حقوق خلافت کیساتھ سات سمندر پار سے چلا کر یہاں پہنچا دیا اللہ کو سب عزیز ہیں
کوئی قوم اوسکی رشتہ دار نہیں جو اوسکے قانون اور اوسکے نظام و آئین کا عاقل پابند ہوگا دنیا و آخرت میں اس وہی پائیگا
صوفیانہ خیالات کے بہت سے لوگ ہیں صاحبان جنہیں خاص طور پر "تھیا صوفیکل سوسائٹی" سے دلبستگی ہے وہ عموماً مہاتما
"گوتم بودھ" کی تعلیم کے بہت مداح ہیں اور ساتھ ہی پر زور قائل تناسخ بھی ہیں جسکی بڑی وجہ صرف یہی ہے کہ مہاتما موصوف کی
تعلیم روحانیت اپنی انداز تجرد اور ترک دنیا کے اسلوب سے مسیحی روحانیت کی ہمرنگ اور بہت کچھ اوسکے مماثل ہے یورپ میں تناسخ
کا عقیدہ یا خیال حکمائے یونان کی ملفوظات خاص کا اثر ہے مگر یکے آمدی وکی پیرشدی مستقرین اور معاملہ فہم [illegible]

Marfat.com

بہت تھوڑی عرصہ مین معلوم ہو جائیگا کہ کروڑہا ان کی نفوس و ارواح کو اسی تفلسف کی علماً عقلاً کن درجون پر پہنچایا ہی
یورپ نے مہاتما گوتم کی ملفوظات کی تشریحات ہی پس پردہ اگر کوئی نیا اور موثر ساز چھیڑا ہو تو یہ کوئی چندان قابل مسرت
بات نہین ہو سکتی اس روحانی رگ کے دبانی سے ہندوستانی بہت کچھ مسخر و خاموش ہونیکی قابلیت رکھتی ہین
مگر ای عزیزان ملک و ملت آؤ ہم تم سب ملکر اپنی تمام مجبوریون کو پھینک کر اوسی پوتر گائی (روح) کی رکھشا کرین
جسکا ملتن گیان اور دانش کی صورت مین سری کرشن جی نی ہی ہمین مین کھایا تھا اس مکھن کو وہ جہان پاتی چراتے
تھے کیونکہ علم و حکمت کی باتین عقلمندون کی گم شدہ دولت ہوا کرتی ہی اور اون کی واجب الادب مان جسودھا
ہی اونہین اپنی سعید روح کی عاقلانہ ہدایات کا یہی مکھن نکال نکال کر اکثر کھلاتی تھین
آؤ ہم تم اسی پوتر گیا اپنی اپنی روح کو ہتیا ہی بچائین جسکی تباہی و ہلاکت مہا پاپ ہی اور اسکی ہتیا گناہ عظیم ہے
مگر یہ جب مرتی ہی جہالتون ناد انیون اور طرح طرح کی غافلانہ اعمال یعنی بُری کرمون سی مرتی ہی
ای پیاری عزیزو! یہی تمہاری روح وہ سُندر دیوی ہی کہ جب وہ جلال الٰہی کو سمجھکر بدتقی اور گیان سی اپنی شکتیون
کو پا جاتی ہی تو وہ اپنی پوری جمال مین آتی ہی اور اپنی ہوشمندانہ قوتون سی نفس امارہ کی خونخوار شیر پر قابو حاصل کر کے
اوسپر سوار ہو جاتی ہی اور پھر اوسی جدہر چاہتی ہی چلاتی ہے اور ایک ہی وقت مین وہ کئی کامون کو انجام دیتی ہی
انہی معنویات کو تصاویر کے ذریعہ ایک شیر سوار دیوی کی کئی ہاتھ بنا کر دکھایا جاتا ہے
ای برادران ملک و وطن آؤ ہم تم جہالت کی سانپ کو اپنی پیرون تلی رکھکر اوسپر کھڑی ہون اور مستانہ اندازون لیتا
اللہ کی جلال توحید کے وہی دلکش نغمے گائین جو سری کرشن جی صاحب گایا کرتے تھی اور اپنی پوتر گیتون روحونا
کو خدای واحد کی جلال و وقار کی سبزہ زار وادیون مین کھلا چھوڑ دین جیسے کہ سری کرشن جی کیا کرتے تھے کیا ہم
اتنی بات بھی نہین سمجھ سکتے ؟ کیا ہم سے ایسا نہین ہو سکتا ؟ ورنہ اس بات کو نہ بھولو کہ یہ جیسانی گائی ایک حیوان ہی اور وہ
انسان کی کسی حالت مین بھی شریف و اشرف اور بہتر و مقدس شمار ہونے کے قابل نہین
ہمارا ملک زرعی کوششون کیلئے قدرتاً نہایت موزون واقع ہوا ہی لہذا آؤ ہم تم زراعت کی آسانیون اور زرعی ضرورتون کی
سہولتون کیلئے اونچی قسم کی برقی اور دخانی آلات بنائین جو یورپ نے بنا رکھی ہین کھیت کاٹنی اور دانہ لونی کی زود کار کلین
ایجاد کرین زمین کو علمی اصولون سی اچھی کھاد دیکر زیادہ پیداوار کی قابل بنائین اور نہ صرف گائی اور بیلون کو بلکہ
دوسری حیوانون کو بھی بار برداریون کی زحمتون سی حتی الامکان نجات دینی کی کوششین کرین تو وہ پرم آتما خداوند
قادر ذوالجلال معبود ہمین ہر نشہ نجات دیگا ہم مکت ہونگی اور دنیا کی دوسری قومین اوسوقت ہماری فلسفۂ
نجات کو رغبت سی سنین تجھین تو کچھ عجب نہین لیکن موجودہ روحانیت کو دنیا مین کوئی سمجھدار انسان قبول
نہین کر سکتا یورپ مین کوئی انکا ذکا اگر اسی نروانا اور نجات کی گیت گاتا ہو تو بھلاوی مین مت رہنا
دین برحق اسلام نی تمام اقوام عالم کی علمی عقلی استعداد اور اقتصادی اخلاقی تمدنی انجماد کی اسباب پر غار کر نگاہ مین ڈالکر ان کو پوری
آزادیان عطا فرمائین اور وہ تمام گھر کیان جو فلسفۂ قدیم کی نامبارک روحانیات سند کر رکھی تھین توحید الٰہی کی ہمت افزا اور

مس اینی بیسنٹ
ایک یوروپین مائی جو فلسفہ ویدانت
کی مطالعہ سے متاثر ہو کر تناسخ کی
موئید اور صوفیانہ جذبات کی
عجیب و غریب جامی مین ہم صاحبہ موصوف
کی ذات پر کوئی حملہ نہین کرنا چاہتے
لیکن حیرت یہ ہی کہ جو ملک علمی عقلی
معلومات مین اسوقت تک تمام
ممالک سے پیچھے ہی اور جسے عام
طور پر تعلیم عام کی ضرورت ہی اوسی کو
وہ تصوف ہی کے سبق دیکر
روحانیات ہی کے چکر دی
رہی ہیں اور ہندوستانیون کی
دلون پر یہی نقش کرنا چاہتی ہین
کہ یہان انہین چکرون مین پڑے
رہو مکتی اور نروانا سے بڑھکر
انسانی آفرینش کا اور کوئی مقصود
نہین مگر ہم عرض کرتے ہین کہ
اوجھرم مائی خدا تیرا بھلا کرے
یہ تعلیم تجھی ہندوستانیون کو سکھانے
کی ضرورت نہین بلکہ اپنی اہل یورپ
کو سکھا جنکی دل کچھ نرم ہون
ہم ہندوستانیون نے یہ سبق صدیون
پڑھے ہین اور روحانیات کی انہی
چکرون مین رہنی سے ہم سب ہندو
مسلمان اپنا سب کچھ کھوئی بیٹھے
ہین - ایک یورپ کی مائی اور
اہل ہند کو فلسفۂ روحانیات کی
تعلیم معنی جذبات سے
اسی بکھتن کی بابت بھگت کبیر صاحب
فرمایا خوب کہا ہے
کبیرا مایا ڈوبنی یون جھکی نہ جا
مسنتان پاکر نکھایا تجھا تجھا جا

Marfat.com

عقل افزا ہدایات سنا کر کھولدیں اور ایک ایسی مہذب افراط و تفریط سے پاک مدنیت اور روحانیت کی جامع شریعت خدا پرستوں سامنے پیش کی جو انسان کی تمام روحانی جسمانی عقلی علمی عملی اخلاقی اقتصادی سیاسی اور تمدنی ضروریات حیات کی کفیل ہو سکے اور خدا ترسی حق شناسی کی انتہائی تاکید فرماتی ہوئی ذیل کا حقائق آفرین ارشاد حق سنایا:

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۰

اے خدا کے بندو ایماندارو (مسلمانو) اللہ سے (جیسا) ایسا ڈرتے رہو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور خدا کے ضابطوں اور قاعدوں کی پابندیوں یعنے اسلام کی حق پسندیوں ہی پر مرنا (کیونکہ یہی ایک ایسا دین ہے جو ابد الآباد تک ساتھ دیگا)

آج مسلمان اگرچہ اسلام کی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی خصوصیات کو بھلائے بیٹھے ہیں لیکن ایک سمجھدار اور ماضی و حال کے واقعات کو سمجھنے والا شخص اوس ہادی محترم رسول محتشم روحی فداہ کے کمالات علمیہ اور محاسن عقلیہ کو کیونکر بھلا سکتا ہے "صدقت یا رسول اللہ" تو نے توہمات اور ظنیات کی تاریکیوں میں علم و عقل اور اخلاق و عمل سکھانیوالی جو مقدس کتاب حق منجانب اللہ دنیا کے سامنے پیش کی اور اشارہ لاکر جنموں اور جونوں کی بجائے ایک ہی بار دنیا میں آنے اور ایک ہی تیر حیات کو ہدف مراد پر لگانے زندگی کو نہایت ہوشمندیوں سے استعمال کرنے مدافعت اعدا کیلیئے ہر وقت تیار رہنے اور نفس امارہ شیطان کو دشمن جانی سمجھنے اور نہ صرف اعمال بلکہ خیالات و جذبات تک کو پاک اور شریفانہ رکھنے مشکلات زندگی کو خدا کی ذات واحد پر کامل بھروسہ کر کے خود حل کرنے اپنی حاجتوں کا آپ حاجت روا بننے دنیا کی شدائد و مصائب کے وقت دل کو زیادہ مضبوط رکھنے اور خالصاً اللہ ہی کی ذات برحق کے سامنے سر جھکانے کا جو ہمہ بانات [?] اور سچا فلسفہ اسلام سمجھایا اور سکھایا ہے وہ دنیا میں خواب میں بھی نہ تھا تیری پاکیزہ تعلیمات سے اگرچہ ابھی بہت سے نفوس و قلوب کوتہ فہمیوں کے سبب شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں اور بوجوہ چند در چند بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا کے خیال پر علم و عقل کا خاتمہ سمجھتے ہیں مگر وہ دن آرہے ہیں کہ باطل سے صداقتیں شور مچاتی ہوئی الگ ہو جائینگی اگرچہ ان دنوں کی گھڑیاں اور مہینے کچھ لمبے ہیں لیکن اون سے آئے ہیں کچھ تشکیں [?] چھائیں [?] یقیناً دور ہونگی نوع انسان بفیضان علم و تعلیم عاقل و فرزانہ ہوگی توہمات فرسودہ خیالات کو کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیگا اوسوقت تیری ہی دی ہوئی کتاب حق اور تیرا ہی فلسفہ اسلام قبول عام کی عزتیں حاصل کرکے دنیا میں ثبات و قیام کا مستحق ہوگا کیونکہ وہ انسان کی روحانی جسمانی تمدنی اخلاقی علمی عقلی عملی اور ارتقائی ضرورتوں کے بالکل مطابق اور عین فطرت ہے لہذا تیرے نام لیواؤں کو لوگوں کی ہٹ دھرمیوں اور خواہ مخواہ کے معرکہ آرائیوں سے ملول ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں اونہیں معلوم ہے کہ تونے کیا سکھایا ہے اور کس قدر پرشکوہ تعلیم دی ہے اوس تعلیم کو آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں اور پرسوں بھی نہیں تو برسوں کے بعد ہی جب سمجھیگی اوسی فلسفہ قدیم کی جبر آفرینیوں اور فلسفہ اسلام کی حریت بخشیوں کا حال ضرور معلوم ہوگا

بولائے تو اگر بندہ خویشتنم خوانی ۔ کاز سر خواجگی کون و مکان برخیزم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

Marfat.com

قانونِ اخلاق اور اسلام

بحسنِ خلق توان کرد صید اہلِ نظر
بدام و دانہ نگیرند مرغِ دانا را

اس امر کو تمام اقوامِ عالم نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے کہ محاسنِ عمل و اخلاق انسانی زندگی کا نہایت ہی ضروری حصہ ہیں اور اسی لیئے تمام مذاہب و ادیان کی مقدس کتابیں واجب التعظیم ٹھہرتی ہیں کہ اون سب میں کسی نہ کسی عنوان و الفاظ سے انسان کی انہیں قوتوں کو بیدار و باکار کرنے کی سعی کی گئی ہے جن کی بیداری کا اصل مفہوم محاسنِ اخلاق ہے کہ یہی ہم بالشان مقصد ہے والبتہ ہے

انسان کیلیئے دنیا کے ہر حصہ میں قوانینِ اخلاق اور ضوابطِ اعمال نہایت ہی ضروری ہیں اور اسی وجہ سے انہیں منضبط کرنے کے لیئے منجانب اللہ وقتاً فوقتاً جیسے جیسے برگزیدہ بندے اور پاک نفس انسان پیدا ہوکر گوشہ نشین فرما گئے ہیں اون کی عزت کرنا ہم سبکا ایک اخلاقی اور علمی فرض ہے اور انہیں ملحوظات سے قوانینِ اخلاق و اعمال کی عاقلانہ پابندیاں عام اس سے کہ انسان کسی ملت و مشرب اور مذہب و مسلک کا ہو بیحد ضروری اور لازمی ہیں فی الحقیقت محاسنِ اعمال و اخلاق ہی سے انسان انسان ہے

اس امر سے انکار کرنے کی گنجایش واقعی کسی سمجھدار انسان کے خیال میں نہیں آسکیگی کہ اگر اصلاحِ اخلاق اور تہذیبِ نفس کا خاص اور لازمی حصہ مذہبی تعلیمات سے الگ کر دیا جائے تو مذہب ایک بوسیدہ ڈھیر کیطرح رہ جائیگا ہر ملت اور مذہب کا مقدس نوشتہ خصوصیت سے جس مہتم بالشان راستہ کیطرف انسان کو ڈالنا چاہتا ہے وہ محاسنِ اعمال و اخلاق ہی کی راہ مشترک ہے جو ہر انسان کیواسطے دورانِ عالم کے ہر زمانہ اور زمانہ کی ہر حالت میں زمین کے ہر حصہ پر ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کے لائق ہے

اگر غور سے دیکھا جائے تو خداوند ذوالجلال خالق واحد کی ہستی برتر کو پہچاننے جاننے سمجھنے اور نیز اوسکے اٹل اور سچے احکام کے ماننے کی ضرورت اسی لیئے ہے کہ انسان کی وہ پاکیزہ قوتیں جن کی کمال و شرف سے تمام محاسنِ علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ کی تکمیل ہوتی ہے نمایاں مجلا اور برسرِ کار و بیدار ہوں اور انسان واقعی انسان بنکر دنیا میں جیئے اور مرے

اس بالکل ہم تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب کسی نہ کسی نہج سے انسان کو اللہ ہی کیطرف بلاتے ہیں اور خدا کی قدوس و پاک ذات سے کسی ملت و کیش کو انکار نہیں الا ماشاءاللہ بعض "میٹریلسٹ" یعنے مادہ پرست لیکن دنیا بھر کے تمام مذاہب و ادیان اور اسلام میں جو بات مابہ الامتیاز ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے محترم ناظرین گذشتہ صفحات کے دیکھنے سے اوسے بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ وہ اوس ہستی برتر خداوند واحد کی عظمت وحدت یعنے توحیدِ مطلق ہے کیونکہ اخلاقِ عالیہ بلند نظری رفیع الخیالی اور عالی ہمتی کے بغیر پیدا نہیں ہوتی اور عالی ہمتی کا مقدس نور انسان کے ضمیر و قلب میں اپنی پوری شانوں کیساتھ خدائے مطلق توحید کو ماننے اور اوسے بلا شرکت غیرے اپنا معین و یاور اور خالق و معبود سمجھے بغیر ہرگز پیدا نہیں ہوتا تمام بداخلاقیاں کمزوریاں ناتوانیاں اور عقلی علمی پستیاں خدائے ذوالجلال کی عظمت توحید کو بھلا دینے اور شرک و کفر باطلان و اوہام کے اختیار کرنے سے انسان میں نمایاں ہونے لگی ہیں

پس خدائے پاک دینِ اسلام نے جس بنائے خاص سے اپنے ممتاز نصب العین توحید کو پیشِ نظر رکھکر دنیا میں ہر انسان کو اوس اکیلے معبود کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور جبینِ عجز و نیاز رکھنے کی دانش آموز تعلیم دی ہے وہ ہر حیثیت سے سمجھداروں اور عقلمندوں کیواسطے قابلِ غور و تفکر ہے اور انہی وجوہ سے اس مسلمہ اسلامی اصول توحید کو بھی

Marfat.com

اور اسپر غور کرنیکی لئے مطرتاً اوس روز تک مجبور رہینگی جبتک کر بساط ارض کا ذرہ ذرہ انکی علم توحید کی یقین اور نور ایمان کی روشنی سے عملاً اخلاقاً جگمگا نہ جائے خدا کا یہ ایک ازلی منشا اور رحیمانہ ارادہ ہے ناداں اور کوتہ نظر افراد خواہ کتنا ہی سر ماریں اور اسلام کو مٹانی کی کتنی ہی جاہلانہ کوششیں کیوں نہ کریں العدا نیاس ارادے کو پورا کرکے رہیگا اس منشور ازل کی اطلاع خدائے برحق نے آجسے تیرہ سو سال پہلے ہی دنیا کو دے دی اور اوسکی پاک کتاب آج بھی سنا رہی ہے

يريدون ان يطفوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكفرون ٥ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ٥

نادان لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کی نور (اسلام) کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا کو یہ منظور ہے کہ وہ اپنی نور کی روشنی کو پورا کرکے رہے خواہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے (لوگو) اللہ وہ ذات پاک ہے جسنے اپنے رسول محمد کو کتاب ہدایت اور دین حق دیکر دنیا میں بھیجا تاکہ (احلال توحید) تمام دینوں پر ظاہر ہو خواہ ترک کرنیوالے جاہلوں کو برا ہی کیوں نہ لگے

مگر قطع نظر ازیں اخلاق کا لفظ نفس مدعا کی لحاظ سے بجائے خود بحث طلب ہے کیونکہ محاسن اخلاقیہ کی تعلیم ہے خاصتہً کم و بیش ہر ملت و مذہب میں موجود ہے حسن سیرت و صفات کی اکتسابی کوششوں کیواسطے تمام صحائف اور مقدس کتابوں میں کچھ نہ کچھ کہا گیا ہے ہم جانتے ہیں کہ راہ چلتے چیونٹیوں کو بیرکے صدمہ سے بچانیکا خیال رکھنا جذبہ اخلاق ہی کا کرشمہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ڈنگینے اور بھیڑکنے والے جاندا روں حتیٰ کہ سانپوں تک کو نہ مارنا بھی کرشمہ اخلاق ہی کی خصوصیت ہے کسی وقت پر چھوڑ دیں رہ زنوں بلکہ قاتلوں کو بھی چھوڑ دینا حسن اخلاق ہی کی ایک خاص صفت ہے تمام چیزوں کو مظہر ذات الٰہی سمجھکر اون میں سے بعض کے سامنے سرنگوں ہونے سے انسان کے دل میں عجز و انکسار کی ایک خاص شان پیدا ہو جاتی ہے جو محاسن اخلاقیہ کی تکمیل میں ممد اور معاون ہو سکتی ہے لیکن اخلاق کاملہ انسانیہ کو بنظر عمیق دیکھتے ہوئے یہ جملہ قوانین اخلاق اور آئین کرم محتاج اصلاح و اعتدال نظر آتے ہیں کیونکہ پروردگار کی ذات یکتا و بے ہمتا کے بعد کائنات میں انسان کی ہستی شرف و اقتدار کا وہ خاص درجہ رکھتی ہے جو ملکوت کو بھی نصیب نہ ہوا پس مخلوقات کی کسی چیز کے سامنے سرنگوں ہونے اور عناصر و موجودات کو سر جھکانے سے انسان میں اخلاق کاملہ کی وہ شریف اور پاکیزہ قوتیں ہرگز نشو و نما نہیں پا سکتیں جنکے مخصوص اغراض انکی بنا پر اسے خدا کی خلافت و نیابت کا خلعت فاخرہ عطا ہو چکا ہے

آفتاب و مہتاب کی ستائشیں برق و باد اور آب و آتش کی ثنا خوانیاں بتوں اور بندوں کی پرستشیں انسان میں بلند ہمتی اور عالی نظری کا جوہر قابل پیدا ہی نہیں کر سکتیں ایسا کرنے سے نامعلوم طور پر انسان علماً اخلاقاً عقلاً اون تمام فضائل انسانیہ اور محاسن صادقہ کی محروم رہ جاتا ہے جو حقیقتاً باعتبار شرف فطرت علمی عملی سیاسی، اقتصادی اور تمدنی فرائض کی صورت میں اسکی جذبات کیساتھ مخصوص کیے گئے ہیں اور فلاح و نجات کا مقصود صحیح ان تمام فرائض کی انجام دہی کے بغیر فی الحقیقت ہرگز پورا نہیں ہوتا کسی عاقل نے کیا خوب کہا ہے

ہمت بلند دار کہ مردان روزگار — از ہمت بلند بجائے رسیدہ اند

الحاصل بلند ہمتی اور عالی نظری قانون اخلاق و عمل کی تدوین کیلئے ایک اصولی چیز ہے اور اخلاقی جرات شجاعت

Marfat.com

بلند ہمتی عالی حوصلگی - مردانہ فیاضی - ایثار علی النفس - استقلال - صبر و تحمل - عفو - ہمدردی یہ تمام صفات حسن اخلاق کا جزو لاینفک ہیں مگر ان سب محاسن کا تعلق انسانی پیکر میں اوس عضو نازک سے ہے جسے "دل" کہتے ہیں لہذا یہ ماننا پڑیگا کہ ایک انسان جسمانی قوت کے اعتبار سے کیسا ہی تنومند بہادر اور سورما نظر کیوں نہ آتا ہو یہ ضروری اور لازمی نہ ہوگا کہ اوسکا دل بھی ایسا ہی قوی - شجاع یا جری ہو کیونکہ دلکا تعلق حسیات معتقدات اور جذبات و خیالات سے ہے پس معتقدات اگر غلط یا پست اور ضعف آفرین ہیں تو اوس شخص میں جو بظاہر جسمانی قوت کے اعتبارات سے بڑا سورما بیر اور بہادر معلوم ہو رہا ہے اصلی شجاعت مردانگی اور ایثار و استقلال کا جوہر مبارک جو اخلاق عالیہ کا ضروری حصہ ہے مفقود ہوگا

موجودات و عناصر کی ستائشیں بندوں اور بتوں کی پرستشیں اور غیر اللہ کسی ارضی و سماوی چیز کی ثناخوانیاں خواہ کیسی ہی شان خلوص و نیاز کیساتھ کیوں نہ کی جائیں انسان میں حقیقی تہور اور پامردی کی نشو و نما نہیں کرا سکتیں اور نہ اخلاق عالیہ کی صفات کاملہ پیدا ہونے دیتی ہیں فی الجملہ شرک و رزیلوں اور باطل پرستیوں کی دلفریب معتقدات سے کوئی ان صحیح معنوں میں شرف انسانیت کی حقیقی مقصود کو دینی اور دنیوی ملحوظات سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا لہذا باطل معتقدات خود ساختہ اوہام اور مفروضات عجیبہ جب کبھی جس قوم میں رسوخ اور رواج پا جاتے ہیں وہ قوم صفات انسانیہ اور اخلاق عالیہ کی مقدس درجوں سے گر جاتی ہے یہی وجہ دنیا میں مسلمانوں کی عام زوال و ادبار کی ہوئی ہے لیکن جب تک اون کے عقائد میں فتور اور خیالات میں فساد پیدا نہ ہوا تھا جذبات پاکیزہ اور احساس شائستہ تھے وہ اخلاق و عمل کی ہر حیثیت سے ہر جگہ پر بامراد خوشحال باہمت اور کامران تھے اون کی روحیں نجابت لیند اور دل و دماغ اعلےٰ جذبات انسانیہ کا مرکز تھے ایک ادنیٰ عبا پوش مسلمان دوسری قوموں کی شہنشاہیوں کی سامنے جا کر اپنی عالی خیالیوں اور بلند ہمتوں سے اون کی بھری درباروں کو مرعوب کر لیتا تھا اور دیکھنے والے اوسے دیکھکر حیران رہ جاتے مسلمانوں کی اخلاقی جراتوں شجاعتوں بہادریوں اور پامردیوں سے تاریخ عالم مزین ہے

مگر جبسے کہ اون کی معتقدات مشرکانہ خیالات اور مختلف اوہام کی تصادم میں آکے جاہل رہنماؤں اور نافہم اسلام پیشواؤں کی ملکوتی نغموں سے مدہوش ہوئے نہ انہیں قانون اخلاق ہی کا خیال رہا نہ سیاست اور تجارت کا نہ اونکا نظام دینی قائم رہا نہ دنیوی نہ اون میں ذوق علم و تعلیم بحال رہ سکا نہ شوق فلاح و بہبود سب لنگر لنگوٹ کسکر اللہ میاں کی پیچھے پڑ گئے بات تو بڑی مرغوب اور اچھی تھی مگر یہ کسیکو بھی خیال نہ رہا کہ وہ خدا ایسے برتر و یکتا ہمیں حصول فلاح و نجات کیلئے فرما گیا رہا ہے؟ یا یہ کہ اوسنے ہمیں تمام قسم کی اخلاقی عملی - عقلی روحانی اور تمدنی ترقیات کیواسطے کون قانون حیات عطا فرمایا ہے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آہ قوم کی یہ داستان تو نہایت الم انگیز اور دردناک ہے مگر اب دیکھنے اور غور کرنیکے قابل یہ امر ہے کہ دین برحق اسلام نے ایک عالمگیر ضلالت و جہالت کی ایام تاریک میں نوع انسان کو تمام قسم کی دلی دماغی روحانی اور جسمانی کمزوریوں سے نکالنے اور اخلاق عالیہ کی حاصل کرنیکے واسطے کس قسم کی تعلیم دی اور سکھایا تو کیا سکھایا۔

Marfat.com

ہمین بار بار اون عبرت انگیز حالات زمانہ کی بیان کرنی کی ضرورت ہین جبکہ تمام ساسانی اور کلدانی رومی اور تباتی
ہندی اور یونانی تمام قومین اقتدار انسانیت کو برباد کرکے عناصر و اصنام اور احبار و رہبان کی پرستشون
سی پامال اور بدنام ہورہی تہین دنیا مین شرک وضلالت نی ایک حیرت انگیز اندہیر مچا رکہا تہا بتون اور بندون
کی کبریائیون مشائخون راہبون اور کاہنون کی خدائیون نی اپنی گران بار اور دنائت آفرین استبداد سی
حضرت انسان کی گردنین اللہ کی پرشوکت کارگاہ عالم مین نادانون بہرون اور گونگون کیطرح جہکا رکہی تہین
قانون اخلاق تہا تو یہ کہ سانس تک نکلنے صدی سی ہوا مین نظر نہ آنیوالی باریک بنگلے ہی مرنے نہ پائین کوئی ایک گال
پر دھپڑ مارے تو دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دو عصمت وعفت کی تیلیان یعنی نوجوان لڑکیان اگر جیتے جی اپنی
مردہ شوہرون کیساتہ جل مرین تو مرنی دو ان بتون پر اپنی عزیز جانین قربان کرکی اگر ہلاک ہو تو ہونی دو۔
کلیسا کی گوشون مین بیٹھنے اور رہنی والی مرتاض راہب جوگی کاہن اور مذہبی لوگ اپنی باطنی سیہ کاریون سے
اغماز کرکے ظاہری تقدس مآبیون کیساتھ جس جس قسم کی علمی عقلی عملی اور روحانی فریب دین انہین بلا غور و تامل
نشان عقیدت و ارادت سی مانیتے چلی جاو کیونکہ نجات وبخشش اور فردوس وجنت پر انہین کا قبضہ ہی
العیاذ باللہ کسقدر جہالت افزا اور ضلالت انگیز معتقدات تہی جنہون نی مختلف صورتون سی دنیا بہر کی انسانی
روحون پر تسلط قایم کر رکہا تہا اور اشرف المخلوقات انسان انسانون ہی کی دام تزویر مین پہنسے ٹہوکرین کہا رہا تہا
لیکن خدای غیور وکریم کی کبریائی عزت کو یہ انسانی ذلتین کیونکر گوارا ہوسکتی تہین اوسنے اپنی بصیر نگاہون
اور پر جلال نظرون سی زمینی خداون اور باطل معبودون کو بڑی نفرت کیساتہ دیکہا اوسکے جلال وحدت اور
کمال کبریائی نی آسمان وزمین مین ہل چل ڈالدی اور اوسکے عمیق ووسیع باصرۂ الوہیت نی انسانون کو تاریکی
اوہام وبطلان سی نکالنی کیلئے مکہ کے ایک مبصر بفطرت راز دار رحمت وقدرت معلم اخلاق وعلم کامل واکمل
ان ن مولای محتشم رسول محترم پیغمبر عرب روحی فداہ کی ذات عالی صفات کو انتخاب فرمایا

ستارہ بدرخشید و ماہ مجلس شد
دل رمیدۂ مارا انیس و مونس شد

اوس مقدس وپرصداقت روح نی جو دنیا مین انسانی روحون کی سچی ہمدردی کیواسطے پیکر مصطفوی مین ظہور پذیر ہوئی تہی
جب خدا کی خاص تائید اور رحمت سی اسرار فطرت کو عمیق نگاہون سی دیکہا رموز قدرت کو سمجہا اللہ کی دی خاص بینش وبصیرت سے
جملہ کائنات پر ایک محققانہ اور مبصرانہ نظر ڈالی اور بین المخلوقات انسانی وقار کا من کل الوجوہ موازنہ فرمایا تو اوسپر عالم مظاہر
اسباب کی تمام کیفیتین منکشف ہوئین تمام مخلوقات ہستی کی مدارج حیات اوسی معلوم ہوی روحانی اور جسمانی علمی اور عقلی
اقتصادی اور تمدنی حیثیتون سی خالق ومخلوقات کی کل تعلقات نظر آگئے انسان کی درجہ اقتدار کا علم اوسپر کہلا اور
خالق کائنات کی بے انتہا جلال الوہیت اور وقار احدیت کا عظیم الشان یقین جو دنیا کی مشرکانہ اور جاہلانہ طرز زندگی کے
تاریک اور گہناونی انداز حیات مین چہپا ہوا تہا خالص وحدت پرستی کی صورت مین اوسکی دل دانا مین قایم ہوگیا اور یہی چیز تہی

Marfat.com

اخلاق و عمل ایمان و علم کمال و فضل کا اصل الاصول ہی کہ اللہ کی ذات واحد کو بلا شرکت غیری دنیا مین اپنا خالق و معبود اور معین و یاور مانا جای سبحان اللہ و بحمدہ ۔ صدقت یا رسول اللہ

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت — بغمزہ سبق آموز صد مدرس شد

مگر کسقدر عجیب بات ہی کہ علم و عقل کا یہ نہایت گرانقدر مسلمہ اب تک کروڑہا انسانون کی سمجہ مین نہین آسکا لیکن قطع نظر ازین جب اوس ہادی محترم نی اپنی عہد کی موجودہ قومون یعنی یہودیون ۔ نصرانیون مجوسیون اور صنم پرستون کی جوگیانہ سینہ فرسائیان دیکہین اور بندون کو بندون کی بہی بہاگتی اور بتون کی سامنی سرنگون ہوتی دیکہا تو جلال الٰہی سی متاثر ہو کر استواری ایمان و عمل اور پایداری اخلاق و فضل کیلیئے اوسنی توحید کی اتم اہمیت عظمت کو ان نہایت ہی مقدس اور مختصر الفاظ مین رکہکر دنیا کی سامنی پیش کیا کہ "لا الٰہ الا اللہ" اور بقول عارف شیراز خواجہ حافظ یہی وہ "غمزہ سبق آموز صد مدرس" تہا جسکی دیکہنی سننی اور سمجہنی سے ایرانی شامی رومی تاتاری اور مصری افراد بصیرت و فہم کی زبانین (غلغلی) سی فلک الافلاک پر پہنچ گئین اور تمام معقول پسند انسانون کی عقلون اور سمجہون نی اوس رسول امی لقب روحی فداہ کے مدرکۂ مقدس کے سامنی گردنین ڈالدین احسنت یا رسول اللہ

نگاہِ توجہ سزای بعاشقان بمود — کہ علم بے خبر افتاد و عقل بے حس شد

بیشک دنیا مین اللہ کی ذات باجلال و جبروت کی سوا کوئی چیز سزاوار ستائیش و پرستش نہین قرآن پاک مین خدائی برحق نی اسی اصول علم و عقل اور نیاز آموز ناز محمدی کو مختلف عنوانات پیغامات ارشادات اور تشریحات کیساتہ سنایا اور سمجہایا ہی کہ لوگو وہی تمہارا اصلی یاور وہی معین و حامی اور وہی محافظ و مولا ہی جسنی اپنی کاملہ قدرت اور خالقانہ حکمت و علم سی اس کائنات کو پیدا کیا ہی لہذا ای انسانون تم اپنا سر دنیا مین جاہلون اور نادانون کیطرح کسی چیز کے سامنی جہکا جہکا کر خود کو ذلیل نہ کرو کیونکہ تم انسان ہو اور تمہارا پایہ اقتدار و شرف جملہ مخلوقات عالم مین بہت بلند ہی

کون انسان یہ کہسکتا ہی کہ فضائل انسانیہ اور اخلاق عالیہ کی تکمیل کیلیئے اس اصول علم و عقل سی بڑہکر بہی کوئی دوسری بات ہوسکتی ہی آہ ... اسی صداقت کی اہمیت کو سمجہی ہوی اوس محترم معلم اخلاق و عمل نی اپنی بابرکت ذات کو بندون کی سامنی ایک معمولی انسان ہی کیصورت و شان مین پیش کیا خدا کا بیٹا بہائی یا رشتہ دار کہلانی اور منوانی سے سخت بیزاری ظاہر فرمائی کیونکہ ایسا کرنے اور سمجہنی سے نوع انسان کو صدہا علمی اخلاقی عقلی عملی اور تمدنی ۔ بلکہ روحانی نقصانات عظیم پہنچ چکی تہی اصنام و عناصر اور موجودات یا انسانون کو پوجنی والی قومین جن جن توہمات مین پہنسکر خود داریون انسانی شرافتون اور خود مدد(؟)یون کی ایوان اعظم سی گرکر پامال حالت ہو رہی تہین پامردی کی سیاسی اور تمدنی علمی اور اخلاقی برکتون کی اون سی جہان جہان منہ موڑ رکہا تہا یہ سب دلخراش حالتین اللہ کی پرشکوہ کائنات مین اسی اصول مسلمہ لا الٰہ الا اللہ کی خلاف ورزیون کا ہولناک انجام تہین اسلیئے اوس شفیق و کریم محسن پیغمبر عرب نے ۳۰ ... ی پکار پکار کر ساتہ ہی ساتہ یہ سنایا کہ لوگو محمد اوس خدا کا رسول اور تمہاری ہی جیسا انسان ہی اور بس استحکام اخلاق و عمل کیلیئے اوس منجئ اعظم روحی فداہ نی اس امر کو ایک قانون دوام بنا دینی کے لحاظ سی اصول ایمان و عقاید مین داخل کر دیا کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور حصول صلاح و فلاح کی اس اصول زرین کو انسان ہی کی دینی و دنیوی برکتون

Marfat.com

تمدنی اور روحانی ترقیون اخلاقی اور عملی فضیلتون معاشرتی اور منزلی بہبودیون کیواسطے ذیل کی پانچ کلمات مقدسہ کی اقرار لسانی اور تصدیق قلبی سے مربوط و مستحکم کردیا گیا اور عاقل و ذی فہم انہین کو عقلاً علماً حساً اور ادراکاً بنای ایمان و یقین انپر قایم کرنے اور رکہنی کی ہدایت فرمائی تاکہ جہالت و شرک اور بدعت و ضلالت کا ہمیشہ کیواسطے سد باب رہے اور نوع انسان کم از کم مسلمان اپنی اخلاقی - علمی - عملی اور تمدنی کمالات کی حاصل کرنی مین کبہی کمزور اور ضعیف یا محتاج اغیار و اجانب نہ ہون چنانچہ اون کلمات مقدسہ کو ہم بیان ترتیب وار درج کرتے ہین اگرچہ مسلمانون کیلئے یہ پرشکوہ کلمات معروف عام اور معمولی سی بات ہین لیکن بہ نظر عمیق دیکہا جای تو ان نی عروج و کمال شوکت و سیاست معارف و علوم تمدن و ترقی اور محاسن اخلاق و اعمال کی تمام اسرار جنہین آج ملل دنیا کی یونیورسیٹون ابزرویٹریون یا تجربون اور خلوت خانون مین تلاش کرتی پہرتے ہین انہین مین موجود ہین کاش مسلمان انکی مطالب اور مفہومات عالیہ پر غور کرین مثلاً

(۱) **کلمۂ طیّب** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یعنی دنیا کی کوئی چیز اور کوئی ہستی لایق پرستش و ستائش نہین مگر اللہ کی ذات برحق محمد (روحی فداہ) اوس اللہ کی سرکار کی ایک رسول - پیغامبر اور مرسل من اللہ ہین

(۲) **کلمۂ شہادت** اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کی سوا کوئی معبود نہین وہ اکیلا اور ہمہ صفات یکتا ہی اوسکا کوئی شریک اور ساجہی دار نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوس اللہ کا بندہ اور رسول ہے

(۳) **کلمۂ تمجید** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

یعنی - پاک ہی وہ خداوند سب تعریفین اللہ ہی کو ہین اللہ کی سوا کوئی ہستی لایق عبادت و ستائش نہین - اللہ ہی سب سی بڑا ہے نیکی کرنے اور برائی سی بچنی کی طاقت خدای بزرگ کی توفیق بخشی کی سوا نہین

(۴) **کلمۂ توحید** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یعنی - اللہ کی سوا کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین کاینات اوسکے زیر نگین ہی اوسیکے لئے تمام تعریفین ہین وہی زندہ کرتا اور ہی مارتا ہی اور وہی خود ابد الاباد تک پایندہ و زندہ ہی اوسی کبہی فنا نہین بزرگی اور بخشش کا صاحب ہی اوسکی ہاتھ مین خیر ہی خیر ہی اور وہی ہر بات پر قادر ہے

(۵) **کلمۂ استغفار** اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ

Marfat.com

لا اعلم انک انت علام الغیوب وستار العیوب وغفار الذنوب و
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہ

لیعنے مین اپنے مولا خداوند تعالیٰ کے حضور مین ہر گناہ سے توبہ کرتا ہون (خواہ) مینے کوئی گناہ جان بوجھکر بھولکر چھپکر یا ظاہر طور پر کیا (ہر گناہ سے) اللہ کے حضور مین تایب ہوتا ہون نیز اوس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اوس گناہ سے بھی جو مجھے یاد یا معلوم نہین توبہ کرتا ہون (اے خداوند) یقیناً تو غیب کے جاننے والا اور ہماری عیوب کو ڈھانکنے والا ہے اور گناہون کے بخشنے والا ہے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی قوت (اے خدائے بزرگ) تیری توفیق بغیر نہین ہے

(٦) کلمہ رد کفر اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم "
واستغفرک لما لا اعلم بہ تبت عنہ وتبرات من الکفر والشرک
والکذب والغیبۃ والبدعۃ والنمیمۃ والفواحش والبھتان "
والمعاصی کلھا واسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لیعنے اے اللہ مجھے اپنی پناہ مین رکھہ جو مین جان بوجھکر تیرا کسی شے کو شریک ٹہراؤن اور انجانے شرک و جہل سے بھی مین تیری حضور مین تائب ہوتا ہون اور مین شرک ۔ کفر ۔ جھوٹ غیبت بدعت چغلی لغویات بہتان افترا غرضیکہ تمام گناہون سے سخت متنفر ہوتا ہون مین تیری تمام احکام اسلام کو تسلیم کرکے پھر بھی اقرار کرتا ہون کہ اللہ کے سوا یعنے تیری ذات پاک کے سوا کوئی چیز تعریف و عبادت کی لائق نہین محمد تیرا پاک رسول ہے

الغرض جلال توحید کی ہمت افزائیان اور اخلاق آموزیان اور شرک و کفر کی ضعف آفرینیان مذلت بخشیان جداگانہ بحث و تفصیل چاہتی ہین مگر مذکور الصدر کلمات مقدسہ جسقدر علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً ضروری ہین اسقدر وہ مسلمانون مین معروف اور ایک (کامن نالج) کا درجہ رکھتے ہین لیکن باین ہمہ تخصیص تعلیم و علم بہ یقین غالب یہ کہا جاسکتا ہے کہ قوم کے ہزار ہا نا تعلیم یافتہ جاہل افراد کے سوا صد ہا ایسے مہذب جنٹلمین بھی ہونگے جنہون نے "ڈارون" اور "سپنسر" کے فلسفہ کو چھوڑکر کبھی ان لمعات انوار اسلام کیطرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا ہوگا مگر یہ وہ مجمل اصول ہین جنکا پڑھنا اور سمجھنا ہر مسلمان پر واجبات دینیہ سے ہے اور ابھی انہین پر اکتفا نہین کرلیا گیا بلکہ قانون اخلاق کی تدوین اور اصلاح اعمال کی تعلیم کے لحاظ سے ان انوار علمیہ پر استواری ایمان و یقین کیلیے دو اور کلمات بھی صفات ایمان کی صورت مین تلقین کیئے ہین مناسب ہوگا کہ ہم بیان اونہین بھی لکھہ دین چنانچہ وہ حسب ذیل ہین

ایمان مفصل آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر
خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

لیعنے مین ایمان لایا خدائے واحد پر اوسکے فرشتون پر اوسکی نازل کردہ جملہ کتابون پر اوسکے تمام نبیون اور رسولون پر روز جزا قیامت کے دن پر نیکی اور بدی کی اوس اندازہ و مقدار پر جو اللہ نے ایک توازن کیساتھ قایم کیا ہے کہ اوسکا قایم ہونا اللہ ہی کیطرف سے ہے اور نیز مرنے کے بعد پھر جلائے جانے پر کہ یہ سب برحق ہے

Marfat.com

ایمانِ مجمل آمنت باللّٰہ کما ھو باسمائہٖ وصفاتہٖ وقبلت جمیع احکامہٖ اقرارٌ باللسان وتصدیق بالقلب ۝

یعنے مین اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے اسماؤ صفات کیساتھ ہی اور مینے اوسکے تمام حکمون کو مان لیا جکا اقرار لتعمیل مین دلی صداقت کیساتھ کرتا ہون یعنے میرے اقرار لسانی کیساتھ قلبی تصدیق بہی شامل ہی

قانون اخلاق وعمل کی ان اعتقادی اصولون کو جہان تک بہی بنظر تعمق دیکہا سمجہا جای یہ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ تکمیل اخلاق اور اصلاح اعمال و افعال کیلئے علم و عقل کی برخنیت سی ان کلمات بالا سی بڑہکر کوی عقیدہ موجب خیر و صلاح اور باعث برکت و رحمت نہین ہوسکتا لیکن باین ہمہ اب یہ بات جداگانہ دیکہنے سمجہنے اور غور کرنیکے قابل ہی کہ خدای حکیم وعلیم اپنی اوس محتشم رسول اور مصلح عالم ریفارمر روحی فداہ کی ذریعہ باکرام خاص انعامات مزید کی طور پر لایا گیا عنایات بیحد المضاعف فرمائی ہین جو بصورت قرآن پاک محض اللہ ہی کی ربانی حفاظت سی اب تک محفوظ ہین اور یقیناً محفوظ وسلامت ہی رہینگی مگر یہ بات یہان یاد رکہنے کی قابل ہی کہ ان نون کی تمام ذلتون عقلی اور علمی پستیون تمدنی اور سیاسی خود فراموشیون دینی اور دنیوی حق ناشناسیون کا اصلی باعث شرک اور جہالت ہی تہی اسلیئے دین برحق اسلام نی اونکا ابدی طور پر ستدباب کرتے ہوی توحید مطلق کی دانش افزا تعلیم حق کو ایوان اخلاق وعمل اور تمدن وسیاست کا سنگ بنیاد سمجہا مخلوقات یا موجودات کی سامنے جبہ سائیان کرنے سی اللہ کی ذات پاک کو کوئی نقصان نہین پہنچ سکتا بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اس قسم کی جاہلانہ طرز زندگی سی نہ تو انسان اخلاق عالیہ کی تکمیل کرسکتا ہی اور نہ دنیا مین امن وعزت اور آرام وتسکین کی انسانی زندگی کے راز سی واقف ہوسکتا ہی

اسی لئی قرآن پاک مین خدای عزوجل نے ہر انداز واسلوب اور ہر ممکن الفہم پیرایہ کلام سی اس ہمت آفرین اور شجاعت افزا ہدایت کو یاد رکہنے کی بار بار تاکیدی احکام سنای ہین تاکہ لوگ کہین اس اصول وحدت پرستی کو چہوڑ نی یا بہلادینے سے پہر ضلالت وذلت کی متبذل زندگی کا شکار نہ ہو جائین لیکن افسوس کہ شامت اعمال سے مسلمانون ہی مین یہ تمام عیوب عام طور پر پیدا ہو گئی حالانکہ دوسری جملہ مذاہب اور اسلام مین یہی ایک خاص اور امتیازی بات ہی کہ اسلام نی خالص خدا پرستی سکہائی ہی تاکہ ان نی نفوس کی علمی عقلی اخلاقی روحانی تمدنی اور عملی ترقیون مین کبہی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو مگر مسلمانون نی نامحسوس طریقون سی موحد بالخیال اور مشرک بالعمل بنکر اپنی تمام چلتے کام بند کر لیئے اپنی بستے گہرون کو اجاڑ لیا اور ایک عبرت انگیز جمود کی مریض منت ہو کر رہ گئی جسکی باعث مشرک اور متبذل عقاید رکہنی والی اقوام کو محض مسلمانون کی حالتون کو دیکہتے ہوی یہ کہنے کا موقع ملا کہ "اسلام مانع ترقی ہی" عجب اعجب اتم العجب مگر اسلام اہین گویا یہ جواب دی رہا ہی

کس نیاموخت علم تیر از من   کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

بہر کیف اب ان مفاسدات حائیلہ کا علاج اسکے سوا اور کچہ نہین کہ مسلمان پہر اپنی ہوش وحواس ٹہکانی کر کے اللہ کی دی ہوی پاک کتاب قرآن کو سوچ سمجہکر پڑہنے کی پوری پوری سعی کرین اور اربابًا من دون اللہ کے

Marfat.com

فریبِ نجات سے نجات پاکر اخلاقاً عملاً اور علماً حصولِ فوز و فلاح سے اللہ کے سامنے سرخرو ہوں

یہ بات کسقدر قابلِ غور و فکر ہے کہ خدا کا ایک اولوالعزم رسول حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے عہد کے مشرکوں بت پرستوں اور کج اخلاقوں کے اس سوال پر کہ اے ابراہیم تو ہم سے تعلیم توحید کے متعلق کہیں دل لگی تو نہیں کرتا یہ جواب دیتا ہے کہ لوگو نہیں میں دل لگی ہرگز نہیں کرتا بلکہ اصل حقیقت یہی ہے کہ اللہ ہی کی ذاتِ واحد قابلِ ستائش و پرستش ہے اور میں اوسکی عظمت توحید پر ایک گواہ ہوں

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن وانا علیٰ ذالکم من الشٰھدین

(اے عزیزو دل لگی کی بات نہیں) بلکہ درحقیقت وہی خدای واحد تمہارا معبود ہے جسنے اس کائنات کو بنایا اور میں اوسکی شان وحدت اور عظمت توحید پر ایک گواہ ہوں

لیکن وہ ہادیِ محترم رسولِ محتشم اخلاقِ انسانیہ کی تکمیلی اغراض اور اپنی فائق و خالص تعلیمِ اسلام کی مہتم بالشان نصب العین کے اعتبار سے اپنی قوم کے ہر فرد کو گویا درجۂ نبوت کی اعزاز کی اطلاع دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انتم شھداء اللہ فی الارض یعنے اے مسلمانو تم زمین پر تعلیم توحید کی اخلاقی اور عملی خصوصیتوں کی اعتبارات سے اللہ کی جلال وحدت کی گواہ ہو لیکن نہایت افسوس ہے کہ آج وہی لوگ جنہیں شھداء اللہ فی الارض کا مژدہ سنایا گیا تھا اونکی اخلاقی پستی عملی سستی اور دماغی پریشانی پر دنیا کی دوسری قومیں گواہی دے رہی ہیں بلکہ ہم مسلمان خود اپنی طرزِ عمل و علم کی موجودہ انداز عام سے اپنی جاہلیوں نحوستوں شستیوں محال اندیشیوں عجائب پرستیوں اور لیت خیالیوں پر شاہد ہیں اللہ! اللہ قرآن پاک کے ہوتے یہ انقلاب ایک عبرت انگیز انقلاب عظیم ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

این چہ شوریست کہ در دورِ قمر مے بینم ۔۔۔ ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

ابلہاں را ہمہ شربت زگلاب و قنداست ۔۔۔ قوتِ دانا ہمہ از خونِ جگر مے بینم

اسپِ تازی شدہ مجروح بزیرِ پالان ۔۔۔ طوقِ زرین ہمہ در گردنِ خر مے بینم

ہیچ رحمی نہ برادر بہ برادر دارد ۔۔۔ ہیچ الفت نہ پدر را بہ پسر مے بینم

(حافظ)

بہرکیف اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اللہ کی دینِ برحق اسلام نے اون چند اصولِ اخلاق و ایمان کی اعتقادی اور عملی تعلیمات کیساتھ جنہیں ہم پیچھے بیان کرچکے ہیں اصلاحِ اخلاق و اعمال کیلیے بآیاتِ ربانی کس قسم کی قوانین و ضوابط کا پابند رہنے کی ہدایت فرمائی ہے اور بصورتِ قرآن پاک ہمیں کیا کیا کچھ سنایا سمجھایا اور پہنچایا ہے اور یہ احکام خاص طور پر سمجھنے اور دیکھنے سننے کی قابل ہیں اگرچہ قرآن پاک من حیث التعلیم تمام و کمال اخلاقِ عالیہ انسانیہ اور اعمالِ صالح کی تعلیماتِ مقدسہ سے مملو ہے سیاست اور تمدن بھی اخلاقِ عالیہ ہی کا جزو لاینفک ہیں جنہیں ترک اور افراط تفریط میں پڑ جانیوالی قومیں بھول بسار چلی ہیں اس لیے توحید الٰہی کا سمجھنا اور جاننا سب سے ضروری اور مقدم تھا مگر قطع نظر ازین بیان ہم قرآن کریم کی چند خاص وہ احکام نقل کرتے ہیں جنہیں پڑھ سمجھکر سعید الفطرت روحیں جھومنے لگتی ہیں تسلیم صحیح الحس اور اللہ سے ڈرنیوالی قلوب جلال وحدت اور عظمت توحید سے اثر پذیر ہوکر اندر ہی اندر اپنی مولا کی سامنے جھک جاتے ہیں چنانچہ ہم پہلے اوس مقدس فرمانِ حق کا ذکر کرتے ہیں جو خاصتہً توحید کی ماننے والے ایماندار انسانوں دائرہ اسلام میں آئے ہوئے بندوں لیے

Marfat.com

مسلمانون کو برکات آسمانی کی طور پر پہنچایا اور سنایا گیا ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۰ پ ۴ ع ۱

مسلمانون اللہ سی ڈرو اور ایسا ڈرو جیساکہ اوس سی ڈرنیکا حق ہی اور مرنا تو اسلام ہی پر مرنا (یعنی تمہاری موت آئین حق ہی کی تعمیل اور اصلاح اخلاق وعمل ہی کی تکمیل کی خدمات کیساتہ ہونی چاہیئے)۔

یہ ہر عاقل سمجہہ سکتا ہی کہ جب تک کسی گروہ یا قوم کی اخلاق اچھی نہ ہون اون کی خدبات شائستہ نہ بنین اون مین اتفاق و اتحاد کا مبارک خیال پیدا ہی نہین ہوسکتا اور بفرض محال اگر خیال پیدا ہی ہوجای تو جب تک اخلاقی حیثیت سی وہ قوم یا گروہ صفات حسنیٰ کی واقعی دلدادہ اور اون کی اہمیت سی پوری طور پر آگاہ نہ ہوجای اخلاقی خدبات کی تخیل کا اثر عملی صورت ہرگز اختیار نہین کرسکتا ایک دوسری سی محبت کرنا ایثار نفس اور ہمدردی کی عملی ثبوت دینا ایک قوم یا شخص کی اخلاقی درستی اور شریفانہ اعمال کی استواری کا ثبوت ہین مگر نزول قرآن کی وقت چونکہ مسلمانون کا نظام قومیت عام طور پر درست نہ ہوچکا تھا اور اون مین بعض صلبی اور نسبی وجوہ کی بنا پر بعداوت قدیم عرب مین کچہہ شکر رنجیان اور عملی سستیان پائی جاتی تہین اسلیئے ارشاد بالا کی بعد خدای عزوجل نی ایماندارون کو بآیات ذیل اپنا پیغام حق پہنچوایا

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا پ ۴ ع ۲

اور سب ملکر اللہ کی دین (اسلام) کی رسی کو مضبوطی پکڑی رہو اور آپس مین تفرقے مت ڈالو اور اللہ کا وہ احسان عظیم یاد کرو جب تم ایک دوسری کی دشمن تہی پہر اللہ نی (دین اسلام کی برکت سی) تمہاری دلون مین (باہمی) الفت پیدا کی اور تم اوسکی فضل سی بہائی بہائی ہوگئے

بعض کوتہ بین دوسری مذاہب کے لوگ بوقت نماز مسلمانون کی قبلہ رو کھڑی ہونی سی اونہین قبلہ پرست کہتی ہین حالانکہ اسلام مین اعتقاداً عملاً خدای ذوالجلال کی واحد ذات کی بغیر دوسری کسی چیز کی پرستش جایز ہی نہین رکہی گئی کیونکہ اس اصول مقدس کی سوا ان اخلاق عالیہ کی برکتون اور اپنی فطری شرافتون کی دولتون سی بہرہ یاب ہی نہین ہوسکتا مگر پرستش اور ستایش کی وہ دلدادہ قومین جن مین اجرام و اصنام کی سوا ہیلون بندرون ہی ان نون حیوانون اور درختون تک کی پوجا اصول سعادت و فلاح قرار دی گئی ہی وہ اہل اسلام کی قبلہ رو ہوکر سربسجود ہونی کو اپنی نادانی اور غلط خیالی کی باعث قبلہ پرستی سمجہتی ہین یہ اون کی اپنی ہی خوش فہمیون کا ہیولای تخیل ہی مسلمانون کا عبادت مین صف بستہ ہوکر یا مغرب کیطرف منہ کرکے اللہ کی سامنی جہکنا محض ایک نظام عمل اور اتحاد قومیت کا انداز ہی وہ قرآن پاک کے اس ارشاد الہی کو کسی حالت مین بہلا نہین سکتی جس مین کسی خاص سمت کیطرف جہکنی کو مستحسن نہین بلکہ عملی اور اخلاقی درستی کو قابل استحسان سمجہا گیا ہی اور خدای واحد فردای محشر آسمانی کتابون فرشتون اور اللہ کی رسولون پر ایمان و یقین قائم کرنیکے ساتہ اپنی مالون کو اللہ کی محبت قرابت دارون یتیمون واجب الرحم مسکینون اور قابل امداد مسافرون انسانی جبر و تعدی سی چہڑانی کیواسطی غلامون پر خرچ کرنیکی پاکیزہ تعلیم دی گئی ہی علاوہ ازین ادای عبادت و زکوۃ کی تنبیہہ کیساتہ اونہین اپنی وعدون اقرارون کی پورا کرنیے

Marfat.com

شدائد و مصائب اور تکالیف و آلام کے وقت ثابت قدم رہنے کی اخلاقی اور عملی استقامت سکھائی گئی ہے

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین واٰتی المال علٰی حبہ ذوی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلٰوۃ واٰتی الزکٰوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون ۝ ۲ ع

مسلمانو! صرف یہی بات نیکی نہیں کہ تم نماز کے وقت اپنا منہ مشرق کی طرف کر لو یا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی تو ان کی ہے جو اللہ کی ذات حی القیوم پر روز آخرت پر خدا کے فرشتوں اور رسولوں کی پیش کردہ کتابوں پر خود نبیوں پر ایمان لائے اور اپنی دولت کو اللہ کی محبت پر قرابت داروں یتیموں مسکینوں اور قابل امداد مسافروں یا سوال کرنے والوں پر اور علاوہ ازیں غلامی کی قید سے انسانوں کی گردنیں چھڑانے پر دیتے ہیں اور اللہ کی عبادت کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب کسی سے کوئی وعدہ عہد یا قول و قرار کیا تو اسے پورا کیا اور تنگی میں تکلیف و مصیبت میں اور ہل چل کے وقت پامردی کے ساتھ قائم رہے یہی لوگ ہیں جو اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے یعنی مسلمان ہونے کے دعوے میں سچے نکلے اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں

آیات بالا میں جو قانون اخلاق و عمل سنایا گیا ہے واجب الرحم مساکین اور معذور الحال محتاجوں کی مدد کے واسطے کسی مذہبی خصوصیت کے بغیر جو واجب التسلیم ہدایت کی گئی ہے کیا وہ اس قابل نہیں کہ اسی پر انسان اپنا دستور العمل بنائے؟ کیا اپنے عہد و پیمان کا پورا کرنا قانون اخلاق سے باہر ہے؟ کیا خدائے واحد کی عبادت کرنا قابل امداد غربا یتیمی اور مسکینوں یا مسافروں کی وقت پڑنے پر مدد کرنی آئین اخلاق نہیں کہلا سکتا؟ کیا مصائب و شدائد یا تکالیف حیات کے کسی حادثہ کے وقت انسان کا پامردی مردانگی اور استقلال و ہمت کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑا رہنا اخلاقی جرأت و استقامت کا کرشمہ نہیں؟ کیا اخلاقی ہمت اور شرافت اس حالت کا نام ہوگا کہ کسی تکلیف مصیبت یا سختی کا ظہور ہو تو انسان انہوں بتوں درختوں اور ستاروں کے سامنے سر ڈال کر بسورتا رہے؟ ہرگز نہیں اس میں شک نہیں کہ عرصہ دراز کی دینی غفلتوں اور اسلامی کی بیماریوں کے باعث آج مسلمان عام طور پر اخلاقاً عملاً اور علماً گری ہوئی درجہ پر آ رہے ہیں مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ انہیں تکمیل اخلاق اور اصلاح اعمال و حال کے واسطے جو اصول سکھائے گئے تھے اور خدا کی دی ہوئی پاک کتاب قرآن انہیں اس وقت بھی جو جو کچھ سنا سمجھا رہی ہے وہ کیا کچھ ہے۔

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید ۔ ہمچنان در عمل معدن و کانست کہ بود

مذکور الصدر ارشادات الٰہیہ کے بعد ایک جگہ اسی طرح کے اخلاق و عمل کے لئے بالفاظ ذیل ہدایت ہوتی ہے

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۲ ع

مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کے مالکو ناحق ناروا طور پر خورد برد نہ کرو اور نہ مال و دولت کو حاکموں کے پاس رسائی

Marfat.com

پیدا کرنیکا ذریعہ بناؤ اور نہ لوگوں کی مال میں سے جو کچھ تمہیں پہنچے اوسے جان بوجھکر ناحق ہضم کر جاؤ

آجکل ہماری اخلاق اسقدر متبذل ہوگئی ہیں کہ ایک دوسرے کی مال کو خورد برد کرنیکی علاوہ قوم کی وہ خوش نصیب افراد جنہیں پروردگار نے اپنے فضل و کرم سے دنیوی اعتبارات سے کچھ خوشحالی اور فراغت بخشی ہے اللہ کی دی ہوئی دولت کو عموماً بے سوچے سمجھے محض حکام وقت کو خوش کرنے اور بسا اوقات اپنے ہی بھائیوں کو نقصان و ضرر پہنچانے کیلئے خرچ کرتے ہیں حالانکہ ان کو اگر خدا کے قائم کردہ اصول اخلاق و عمل کا خیال رکھیں اور واقعی مسلمان بنیں تو وہ تمام افراد نوع کو خواہ وہ حاکم ہوں یا محکوم اپنے خصائل حسنہ اور صفات عالیہ انسانیہ سے خوش رکھ سکتے ہیں مگر قاعدہ ہے کہ جب سچے معتقدات صرف زبان ہی زبان پر رہ جائیں حال و قال میں تناقض پیدا ہو جائے اصلیت اور حقیقت کی جگہ مفروضات اور ہوا و ہوس میں آلودہ شدہ خیالات ٹھکانا بنالیں تو ان کا نہ تو نظام عمل و اخلاق ہی درست رہ سکتا ہے نہ انداز سیرت و صفات

آج قوم میں زوال اخلاق و عمل کی جو دردناک کیفیت نمایاں ہے صفات عالیہ کے عوض جس قسم کے خیالات اسفلیہ پائے جاتے ہیں یہ تمام کیفیتیں اس امر کی بین شہادت ہیں کہ ہم مسلمانوں نے شامت اعمال سے اللہ کی سکھائی ہوئی تمام اصول اخلاق و عمل اور آئین ایمان و یقین کو معناً بوجہ جہالت بھلا بیٹھکر عام طور پر بالکل الگ پھینکدیا اور تمام معتقدات یقین و ایمان صرف نوک زبان پر رکھی رہ گئے ورنہ عظمت و وحدت اور جلال توحید کی امانت داروں کا یہ حشر اخلاقی۔ عملی۔ علمی۔ سیاسی۔ اقتصادی۔ روحانی اور تمدنی تباہیوں کی صورت میں ہرگز نمایاں نہ ہوتا مگر دیکھئے کہ خداوند کی طرف سے اونہیں کیا کیا سنایا جاتا ہے

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

مسلمانو! دائرہ اسلام میں پوری طور پر مسلمان بنکر داخل ہو جاؤ اور ابلیس خناس کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر جبکہ تمہارے پاس اللہ کے صاف احکام (اخلاق و عمل) پہنچ چکے تو اسپر بھی تم اگر بھٹک جاؤ تو جانے رہو کہ وہ خدائے ذوالجلال معبود واحد زبردست حکیم و دانا ہے (یعنی تم اوسکی گرفت سے نہ بچو گے)

آیات بالا میں "ادخلوا فی السلم کافۃ" کا مقدس ایما غور کے قابل ہے گویا خداوند عز و اسمہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں اسلام میں پوری طرح سچے یقین و ایمان کیساتھ داخل ہو جاؤ اعتقادی کمزوریاں ہی تمہاری اخلاقی اور عملی بربادیوں کا باعث ہیں اور معتقدات کو جب تک تم علم و عقل سے سوچ سمجھکر قلبی تصدیق کیساتھ دلوں میں نہ رکھو گے اخلاقی پستیوں اور عملی کمزوریوں کا پیدا ہونا بالکل سیدھے دہرا تڑا ہے اور جب اخلاقی پستیاں اور عملی سستیاں تم میں نمودار ہوگئیں تو تمہاری ہمتیں جرأتیں شجاعتیں حوصلہ داریاں اور استقامتیں سب خاک میں مل جائینگی اور جب ایسا ہوگا تو تمہیں امن و آرام اور عزت کی زندگی دنیا میں کہیں نصیب نہ ہوسکیگی تمہیں مردم پرست اور مشرک اقوام اٹھتے بیٹھتے ڈرائینگی اور تم دیوانوں کیطرح ایکبار ادھر اودھر بھاگتے پھرو گے اور تنکوں سے بھی ہراساں اور ترساں ہوتے رہوگے چنانچہ بالانجام اخلاق و عمل کی بربادیوں سے ایسا ہی ہوا آج سینٹ پیٹر کی روسی خانقاہ سے ایک ندا اٹھتی ہے کہ مسلمانوں کو مٹادو تو مسلمان مبہوت ہوکر رہ جاتے ہیں کلیسائے فرانس سے حریت ابیض کے عاشقان مسیح پلیٹوں سے اتر کر اپنی حکومت کی توپوں پر ہاتھ رکھکر آوازہ کستے ہیں کہ مسلمان

Marfat.com

تہذیب وترقی کی راہ مین سنگ راہ ہی بنی ہین اہین مٹاؤ تو ہماری توحید پرست ہر جگہ سمٹی ہوئی صورتون لیجاتہ اون صدیون کو سینتے ہین آج اگرچہ نظام حکمرانی اور آئین سلطنت اوس نہج پر نہین ہی جیسا کہ کبھی تھے حکومتون نی طرح امن وامان قایم کرنے اور رکھنے کیلیے بین الاقوام وممالک عمدہ عمدہ قوانین کا نفاذ کیا ہی امیر وغریب ادنی اور اعلے ناشادو مسرور پای جاتی ہین خصوصاً برٹش حکومت نی ہندوستان کی حالت کو بہت کچھ درست کیا تعلیم وعلم کو باقاعدگی کیساتہ ملک مین رواج دیا مگر مسلمانون کا شیرازہ عمل واخلاق بجای خود بگڑا پڑا ہی اون کی اصلاح تو وہی آسمانی قانون حق ہی کر سکتا ہی جو قرآن پاک کی صورت مین اُن کو دیا گیا ہی

ہم اس بات کو پہلی ہی بیان کر چکے ہین کہ تمدن اور سیاست اخلاق عالیہ انسانیہ سی کسی صورت الگ نہین ہین اپنی خود داری شرافت خود مددی کی قوت اور جسمانی جانی آزادی جب معرض خطر مین آجای تو اللہ کی دی ہوی ان نعمتون اور دولتون کو شریرون اور دشمنون کی ہاتھون سی بچانی کیلیے انسان کا پامردی کیساتھ کھڑی ہونا ہی اخلاقی جرات اور انسانی حمیت وشرافت ہی کا مقتضای ہو قوم رفتہ رفتہ اس مقدس احساس شریف کو ہی تباہ کر دی اوسکا گذارا اس معروف کار وعمل کارگاہ عالم مین بہت مشکل ہی کیونکہ

جو گرے گا مرتبے سے وہ گرایا جائیگا   جو بڑھیگا حوصلہ اوسکا بڑھایا جائیگا

اسی انداز وحقیقت کا ایک حکم انجیل مقدس مین بھی ہی کہ "جسکے پاس ہی اوسی اور دیا جائیگا اور جسکے پاس نہین اوس سے رہا سہا بھی چھین لیا جائیگا" اسی حقیقت اور صداقت کو ملحوظ رکھتی ہوی خدای واحد نے مسلمانون کو اون کی بقای حیات کیواسطے مدافعت اشرار کی خیال سی اپنی سیاست بحال رکھنے کیلیے ارکان اخلاق ہی کی طور پر یہ مفصل ہی سنایا کہ بے امنی اور ذلت کی زندگی کو موت سی بہتر نہ سمجھنا ان حالون دنیا مین کوئی قوم اپنا نظام عمل واخلاق قایم نہین رکھہ سکتی اور یہ بات عین انسانی جذبات فطرت کی مطابق ہی اور مسلمانون کیلیے یہ کوئی نئی تعلیم نہین بلکہ تمام مسلمان حفاظ اور ناظرہ خوان تلاوت قرآن کیوقت اس حکم الہی کو پڑھتے ہین

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پ ۲ع

مسلمانون! تم پر اپنی آزادی نفوس اور بقای جان ومال کی جد وجہد یعنی جہاد فرض کیا گیا اور وہ تمھین ناگوار ہی گذریگا اور عجب نہین کہ ایک چیز تمھین بری لگی اور وہ تمھاری حق مین بہتر ہو اور یہ بھی) عجب نہین کہ ایک چیز تمکو بھلی لگی اور وہ تمھاری حق مین مضر ہو (حق تو یہ ہی) کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہی اور تم اپنی سود وضرر کو نہین جانتی

ان آیات مقدسہ سی خدای واحد کا یہ منشا ہی نہین کہ مسلمان خواہ مخواہ بیٹھے بیٹھای لڑتے پھرین مجاہدین اور اب امون نی یقیناً نہ کیا ہی نہ کبھی کرینگے جنگ بلقان کیوقت امر امتحان عمل کا وقت باوقعت ترکی حکومت کیلیے کم از کم بہت کچھ تھا مگر یورپ اس بات کو سمجھ سکتا ہی جبکہ باوجود شوکت وحکومت ایک مسلمان حکمران نی اپنی نازک حالت مین بھی اب نہین سونپ دیا تو مسلمان کہان تک محتاط اور دور اندیش صلح پسند ہین یورپ کے روشن ضمیر پادری صاحبان اگرچہ جہاد

نوٹ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ مسیحی سلاطین یورپ اگر اسی جہاد کیلیے ہاتھون مین صلیبین لیکر نکلین تو اوسکا نام اونہون نی "ہولی وار" یعنے مقدس اور پاک لڑائی رکھا ہوا ہے مگر مسلمان اگر دوسری مدافعت کیلیے تیار ہون تو وہ گستاخی اور مردود ... عوام ...

Marfat.com

کی لفظ کو ہمیشہ اپنی فرصت و بیکاری میں دبا رکہا کر اپنی حکمرانون کی سامنے بیٹہی رہتی ہیں اور مسلمانون کی خلاف آئی دن سازشیں ہوتی رہتی ہیں خصوصاً رومن کیتہولک حکومتیں باخلاق آموزی انجیل اہل اسلام اور اسلام کے مٹانی کیلئے گویا ادہار کہائی بیٹہی ہیں لیکن وہ قرآن پاک کی دوسری تعلیمات مقدسہ اور نیز اسباب جہاد کو قطعاً محض ایک قسم کی تعصب اور قدیمی عناد کی باعث نظر انداز کر جاتی ہیں مسلمان اس جہالت اور بی خبری کے زمانہ میں بہی ایسے مبتذل نہیں ہو گئے ہیں کہ خواہ مخواہ لاٹہیان سنبہال کسی پر چڑہ دوڑیں اونہیں یاد ہی کہ خدای پاک شرارت و فساد کرنیوالون کو ہرگز پسند نہیں فرماتا ان اللہ لا یحب المفسدین

اس تمام ذکر و بیان سی ہمارا مدعا تو یہی ہی کہ مسلمان اگر اپنی اطوار دینیہ اور اخلاق اسلامیہ کو خیرباد نہ کہتی تو انہیں ان بری دنون کی حالتیں دیکہنا ہی نہ پڑتیں انہون نی محنت و مشقت کو چہوڑا جس سے اون کی تمدنی شوکتیں فنا ہو گئیں اور افلاس و ادبار نی گہیر لیا اور وہ ایک محکم اور سیدہی راستہ کیطرف چلنے کی بجای میچی راہبون اور ہیودی احبارو کیطرح دم سادہ کر محض روحانی صفائیان حاصل کرنیکے لئی روز روشن کو رات بناکر خلوتخانون میں جا گہسے لہذا مسلمانون کا جو حال ہوا اون کی اپنی ہاتہون ہوا کسیکا اس میں کچہ قصور نہیں

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان مسلمان جہان ذراسی عنایت مہربانی شفقت اور ہمدردی کی مسخر ہو جاتی ہیں وہان قدرتاً وہ اپنی ذراسی بی آبروئی اور پامالی شرافت و عزت کو دیکہتی ہوی بی اختیار ہو جاتے ہیں مگر باین ہمہ اون میں احسانات کا یاد رکہنا اپنائی تکالیف کا خیال کرنا اور فتنہ و فساد سی دور رہنے کا ایک خاص احساس بہی ہی اور یہ سب اسلام ہی کی سکہای ہوی قانون اخلاق کا فیض ہی آج مسلمان یقیناً برٹش حکومت کی زیر اثر اپنی جس وقار اور شان اسلام کیساتہ باآزادی نفوس زندگی گذار رہی ہیں اسکا اعتراف وہ صدہا مرتبہ کر چکی ہیں اور حکومت کی عقلمندی ایسی ہی ہی کہ اون کی مذہبی جذبات اور اخلاقی عملی محسوسات کو صدمات پہنچای لیکن یہ ایک بیش پا افتادہ اور قدرتی بات ہی کہ وہ دینی یا مذہبی طور پر آداب اسلامیہ کی لحاظ سی اپنا جسمانی اور جانی فرمان روا اللہ کی ذات کے بعد اوسی سلطان المعظم خاقان بحر و بر امیر المسلمین خلیفۃ المومنین کو سمجہیں جو حرمین شریفین کا محافظ ہی اور اوسکی تاج فرمان روائی پر لا الہ الا اللہ کا طرۂ امتیاز نصب ہی اور اوسکی سر پر وحدت پرستی کا علم توحید لہراتا ہی

مگر ہم یہ کہی بغیر نہیں رہ سکیتے کہ مسلمانون نے اخلاق اسلام کی ضوابط و آئین کو چہوڑ کر اپنا بہت کچہ برباد کیا عیش و عشرت کی زندگی امیرون نی اختیار کرلی غریبون اور مفلسون نی جفاکشی اور مشقت کو چہوڑ کر بی حیائی کیساتہ گدائی اور دریوزہ گری کی زندگی اپنا مسلک قرار دی لی اور طرح طرح سی بہیک مانگنا بہت سے مسلمان خانوادون اور خاندانون کی وراثت میں آگیا محنت مشقت کو عار و ننگ مگر بیکاری حیلہ سازی مکر و فریب اور ریاکاری کیساتہ دوسرون کی رہی لئی پر پڑ رہنی کو عزت و فضیلت سمجہنی لگی حالانکہ یہ تمام صفات اسفلہ اور خصائل مذمومہ اخلاق آموزی اسلام کی سراسر خلاف آداب دین کی برعکس صلحای سلف کی طرز حیات سی الگ جاہلون کا شیوہ ہیں اور مسلمان ہی اب اس جہل میں بدنام ہیں عارف شیرازی نی خوب لکہا ہی کہ تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

Marfat.com

قوم کی پریشان حالی پر اخلاقی عملی علمی۔ اقتصادی روحانی اور تمدنی غرضیکہ جس حیثیت سے نگاہ عمیق ڈالی جائے اور کیا زندگی اخلاق اسلامیہ اور آداب انسانیہ سے متغایر نظر آتی ہے واقعی ہم مسلمانوں نے جہاں اخلاق عالیہ کو بھولنا ہے بیسیوں طرح طرح کی اخلاقی عملی تمدنی اور سیاسی غلطیاں کی ہیں وہاں انداز معاشرت اور منزلی اغلاط کا بھی ایک دلخراش منظر پیش نظر ہوتا ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ دین برحق اسلام نے بوجوہ خاص ایک مرد کو چار بیبیاں کر لینے کی سہولت عطا کی ہے لیکن ایسا کرنے کی مخصوص اسباب اور خاص وجوہ بھی اسلام نے ملحوظ رکھی ہیں

مثلاً ایک شخص کی بیوی اگر کسی حادثہ اور عارضہ سے دائم المرض مفلوج۔ اندھی مجذومہ اور اپاہج ہو جائے سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اولاد پیدا کرنے کی لائق نہ ہو تو وہ دوسری بیوی تلاش کر سکتا ہے علی ہذا اسی قسم کی وجوہ کیساتھ اگر دوسری اور دوسری کے بعد تیسری ناقابل نسل ثابت ہو تو چوتھی بیوی کو بعقد نکاح گھر میں لا سکتا ہے بایں ہمہ ان تعلقات کیساتھ مرد کیلئے اون سب میں عدل و انصاف اور خبرگیری کی پوری پوری تاکید لگی ہوئی ہے مگر تعیش اور محض نفس پرستی کیلئے ان تعلقات کو قائم کرنا اسلام نے سخت مکروہ ممنوع بلکہ ایک قسم کا اخلاقی جرم قرار دیا ہے آن حضرت پیغمبر عرب روحی فداہ کی ذات عالی صفات پر یورپ کے عاشقان تجرید راہب نروانا اور ملکی کے بعض جان نثار جوگی بھی اگرچہ کثرت ازدواج کا الزام لگاتے ہیں مگر اوس مصلح عالم رسول کی ان تمام تعلقات کی نہایت مخصوص وجوہ تھیں جنہیں عرب کی اون مختلف قبائیل کو ایک اور باہم شیر و شکر بنوالا مقتصر معاشرت اور نقاد فطرت و قدرت منجی اعظم اور خدا کا کامل انسان ہی تاڑ سکتا تھا وہیں کلیسای یورپ کے خانقہ نشین راہب گرجوں میں چھپ چھپ کر قوای شہوانیہ سے مغلوب ہو نیوالی تجرید پسند اب تک بہیں بچہ سکے مندروں اور شوالوں میں بیٹھکر تاگا دھاری اتیت اور برہم چری اب تک اپنی تجرد اور نروانا کی ڈینگیں ہانکتے ہیں لیکن اون میں سے جسقدر بھی ٹٹولی گئی باطناً روسیاہ اور شہوانی مجرم ثابت ہوئے

مگر قطع نظر ازیں پیغمبر عرب روحی فداہ کا کثیر الازدواج ہونا ملکی اور قومی مصالحت اور بین القبائل اتحاد و قرابت پیدا کر کر اونہیں باہم جوڑ دینے کے پاکیزہ خیال پر مبنی تھا علاوہ ازیں اور بھی کئی اسباب تھے جنکی نسبت علمای دین فرقہ بہت کچھ بیان فرما چکے ہیں مگر مسلمانوں کیلئے عام طور پر یہ انداز معاشرت مسنون قرار نہ پا سکتا تھا اور قرآن پاک نے اس امر کی تصریحات بیان فرمادی ہیں خصوصاً بین الازدواج باہمی عدل و انصاف کا جو تقید لگا ہوا ہے اسپر غور کرنے سے اس معاملہ کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے اسلام نے ہرگز نہیں فرمایا کہ ایک غریب یا امیر مسلمان خواہ مخواہ تین تین اور چار چار بیویوں کا تانتا اپنی پیچھے باندھ رکھا ہے ایک حکمران مسلم امیر ہمہ تاجداری و حشمت بیش از بیش اپنی منکوحہ بیگم اور بیوی کی تاجدارانہ اعزاز کیلئے اپنی ایوان حرم میں چند خواصیں رکھ سکتا ہے بیش ازیں اگر وہی ایک شہنشاہ بیگم کی موتی اپنی نفس پر بھروسہ نہ ہو اور کہیں ارتکاب گناہ کا اندیشہ ہو تو دوسری بی بی بھی مگر یہ تو اسلام نے ہرگز معاج قرار نہیں دیا کہ ایک حسین اور خوبصورت عورت خواہ کسی نسل و قوم کی ہو اوسی پر طرح طرح سے ایک مسلمان امیر اپنی بی بی بنانے کا نصب العین پیش نظر رکھے اور شاہی مطب کے خاص طبیبوں سے کشتہ جات اور مقویات ہی بنوا بنوا کر کھاتا رہے یہ تو صریح نفس پرستی اور ہوسہای خام کی غلامی ہے

Marfat.com

افسوس کہ جاہ و حشم اور شوکت و اقبال کی حاصل ہونی پر بہت سی مسلمان امرا و سلاطین عیش و عشرت مین پڑ گیے اور اخلاق اسلام کو بھلا دینی سیے اونہین اپنی فرائض اور اہم ملحوظات جانداری ہی ہوگئی اور یہ نہ سمجھے کہ "جنکی رتبی مین سوا اونکو سوا مشکل ہے"
سلاطین مغلیہ کی نسل کی بر دلعزیز مگر مشرک نما مسلمان شہنشاہ اکبر نے خواہ اپنی مخصوص پولیسی سیے غیر اقوام کی عورتون کو اپنی محرمات مین داخل کیا اور خواہ ہماری ہندو عزیزان ملک نے اوسکی قشقہ نما پیشانی کو دیکھکر خود ڈولے دیے مگر ہم اوسکی اس حرکت کو آداب اسلام کی خلاف ایک اخلاقی لغزش اور سیاسی غلطی سیے تعبیر کرتے ہین جسکے نتایج مختلف سازشون اور ایوان شاہی کی اندرونی جھگڑون کی صورت مین اوسکے بعد اوسکے جانشینون کو بھگتنے پڑی اور سلطنت و وقار سیاست کا ستون متزلزل ہوگیا یہی وجہ یورپ مین اسلام کی آزاد سلطنت ٹرکی کی سیاسی تزلزل کا باعث ہی من جملہ اور اسباب کی ہوئی ہی اکثر ترک امرا کی گھرون مین فرانسیسی جرمنی اور اطالوی بیویان تھی گئی ہین جنہون بڑی سہولت سی اپنی اقوام اور ممالک مین ٹرکی کی سیاسی اغراض اور ایوان حکومت کی اسرار کا راز دریدہ طشت ازبام کر دینے کا موقعہ ملتا رہتا ہی ممکن ہی کہ اب اون لوگون کو تجربہ آگیا ہو زوال ہسپانیہ کی واقعات ان باتونکا ثبوت ہین

اس بات کو حکما نی مانا ہی کہ اختلاط نسل سی قومین تباہ ہو جاتی ہین انگریز دنیا مین جہان رہتی ہین غیر اقوام خصوصاً ایشیائی عورتون کو اپنی بیوی بنانا بہت کم پسند کرتے ہین کسی انگریز نے کسی ہندوستانی یا ایرانی عورت کو بیوی بناکر انگلستان لیجانا اچھا یقیناً مستحسن نہ سمجھا ہوگا کیونکہ جسطرح اچھی بری سوسائٹی سی افراد قوم پر اثر پڑتا ہے نظام عمل و خیال مین تغیر واقع ہوتی ہین ایسے ہی مختلف قومون نسلون اور ملکون کی بیویون سی خاندانون گھرون اور قومون کو اخلاقی عملی طور پر اور اگر افراد قوم رجال حکومت ہون تو سیاسی نقصانات عظیم ہی پہنچتے ہین اور رفتہ رفتہ قوم اپنی مخصوص انداز معاشرت اور طرز اخلاق و عمل کو کھو بیٹھتی ہی
مسلمان اگر اس امر مین صرف اس خیال سی خوش ہوتی ہون کہ ہم دوسری اقوام کی عورتون کو تو لی لیتے ہین مگر دوسری اقوام مین بخیال مذہب ہماری معصوم عورتین بہت کم جاتی ہین تو یہ محض اونکا اپنا ہی دلخوش کن وہم ہی ایسا کرنیسی بالانجام وہ نفع مین نہین بلکہ نقصانات ہی مین رہی ہین اور رہینگے لیکن ہم تعلق ازدواج کی نسبت قرآن پاک کا وہ قانون اخلاق و عمل پیش کرتے ہین جسکا بھلا دینا مختلف تباہیون کیساتھ علماً عملاً قیامت خیز ثابت ہوا ہی مسلمان اکثر اذل اور اسفل اقوام تک کی عورات کو صرف لسانی طور پر کلمۂ لا الہ الا اللہ پڑھوا کر گھر و مین ڈال لینا ایک معمولی بات سمجھی ہین اور قبول اسلام کو محض اسی پر منحصر خیال کرتے ہین حالانکہ بہ اوقات اوس تعلق سی اونکا مقصد ہی عموماً تعیش اور صرف نفس پرستی ہوتا ہی اخلاق اسلامیہ کی خبر نہ میان کو ہوتی ہی نہ اوس بی بی کو جو صرف گوشت کہا لینے سی مسلمان ہونا جانتی ہی مگر اللہ فرماتا ہی

ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولأمة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم
ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم

اور مسلمانو مشرک عورتون سی جبتک وہ لطیب خاطر مسلمان نہ ہون نکاح نہ کرو اور مشرکہ عورت خواہ کتنی ہی دلپذیر کیون نہ معلوم ہو اوس سی ایک مسلمان لونڈی کہین بہتر ہی اور ایسی ہی مشرک مردون کو جبتک کہ وہ مسلمان نہ ہون اپنی عورتین نکاح مین نہ دو خواہ

Marfat.com

مشرک مرد تمہین بھلا ہی کیون نہ لگی اوس سی تو ایک مسلمان خادم کہین بہتر ہے

قرآن پاک کے ہر ارشاد حق کی تہ مین ہزارہا اسرار علمیہ اور رموز اخلاقیہ مستور ہین جنہین ہر شخص خواہ وہ مسلمان ہی کیون نہ ہو عام طور پر سمجھ نہین سکتا لیکن ایک مسلمان عام اس سے کہ وہ عالم ہو یا جاہل آیات قرآنیہ کی صریح الفہم معانی و مطالب کو سمجھنے مین ہرگز قاصر نہین رہ سکتا ایک مسلمان اپنی کوتہ فہمی سے اگرچہ یہ خیال کرے کہ عورت اپنی معتقدات کو رکھی مرد اپنی عقاید کے مطابق جیسے اس مین ہرج ہی کیا ہے "عیسی بدین خود موسی بدین خویش" لیکن کتاب اللہ نے چونکہ ہر دعوی کیساتھ دلایل و براہین پیش کی ہین اسلئے اوس نے چون و چرا کا موقعہ خود ہی نہین رکھا اور اسلامی اخلاق و عمل کی حفاظت کیلئے اوسنے نہایت ہی بلیغ انداز بیان کیا تھا ایماندار قلوب انسانیہ کی تسکین بارشاد ذیل فرمادی ہے کہ

اولٰئِكَ يَدعُونَ اِلَى النَّارِ وَاللهُ يَدعُوا اِلَى الجَنَّةِ وَالمَغفِرَةِ بِاِذنِهِ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُم يَتَذَكَّرُونَ ٥

(کیونکہ مسلمانو! یہ مشرک مرد و زن (اپنی شرک آمیز جاہلانہ خیالات سے) لوگون کو دوزخ کیطرف بلاتے ہین یعنی چونکہ یہ لوگ بوجہ شرک کوتہ بین اور غلط اندیش ہوتے ہین ان تمام تدابیر اور خیال و اعمال کا نتیجہ عموماً بندون کیواسطے طرح طرح کی پریشانیون دلچسپیون سینہ کاویون اور گمراہیون ہی کیصورت مین ظاہر ہوتا ہے پس اے مسلمانون اللہ تمہین تو اسلام اپنی تمام اخلاق آموزیون اور دانش افزائیون سے امن و آرام جنت اور مغفرت کیطرف بلاتا ہے اور اپنی احکام بندونکو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ ہوشیار اور خبردار رہین

اہل علم و نظر اس بات کو بخوبی سمجھتے اور جانتے ہین کہ تمام ادیان سابقہ کے مقابلہ مین اپنی اصول اخلاق و عمل کی تعلیم دیتے ہوے بلحاظ انسانیت اسلام نے مردون عورتون کو ایک درجہ پر رکھا قبل از اسلام یونانیون رومیون ایرانیون اور ہندیون مین عورتون کو جیسا کچھ سمجھا جاتا تھا اور جیسے جیسے سلوک محض اونہین عورت ہونے کے باعث اپنی قوم کی مردون کیطرف سے دیکھنی پڑتے تھے یہ سب حالات تاریخی واقعات ہین مگر دین برحق اسلام نے عورتون کو مردون کیساتھ علماً اخلاقاً اور عملاً ایک سطح پر کھڑا کیا اور اپنی تعلیمات حقہ سے تکمیل اخلاق و عمل کیواسطے ارشاد ذیل سنایا اور اونہین حصول فلاح و سعادت کا مبارک راستہ دکھایا

مَن عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ اَو اُنثٰى وَهُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجزِيَنَّهُم اَجرَهُم بِاَحسَنِ مَا كَانُوا يَعمَلُونَ ٥ پ۱۴ ع۱۹

جو شخص نیک کام کرے خواہ مرد ہو خواہ عورت مگر وہ ایماندار ہو اوسکی زندگی اچھی طرح سے بسر کرائینگے اور اون کی بہترین اعمال کا صلہ اونہین (ہم) حیات بعد الموت آخرت مین بھی ضرور عطا فرمائین گے

اسلام نے جو قانون اخلاق و عمل مقرر کیا اوس سے بہتر یا اوسکے مقابلہ مین کوئی دوسرا نظام صلاح فلاح مل نہین سکتا ہمارے مسیحی عزیزان لوع کفارہ مسیح پر ایک محض اپنی خوش فہمی اور عقیدت سے آنکھین بند کئے پڑے ہین حالانکہ اونکا یہ عقیدہ علماً عقلاً اخلاقاً اور قانوناً کسی طرح بھی واجب التسلیم قرار نہین پا سکتا مگر قرآن پاک قانون اخلاق و عمل کو یون بیان فرماتا ہے

مَن كَفَرَ فَعَلَيهِ كُفرُهُ وَمَن عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنفُسِهِم يَمهَدُونَ ٥

جس کسی نے (اللہ کے ضابطون کو جھٹلا کر) جہالت کی اوس جہالت کا وبال اوسی کی جان پر ہے اور جسنے نیک کام کیا اوسکا بدلا بھی اوسی کام کے کرنیوالے کی جان یا نفس ناطقہ کو ملیگا اور ایسا شخص اپنی حال و مستقبل کی بہتری کر رہا ہے

Marfat.com

گرجون مین ہر مسیحی مرد اور عورت کیلئے آٹھوین دن اقرار گناہ کا دستور العمل جاری ہے یعنی ہفتہ بہر مین جسقدر اخلاقی لغزشین اور چہوٹی بڑی بے اعتدالیان یا گناہ سرزد ہون وہ پادری صاحب کے کان مین کہدینے سے معاف ہوجاتی مین ہم نہین کہسکتے کہ مسیحی عقیدہ کے مطابق اس طرز عمل مین نجات و بخشش کا کونسا راز مستور ہے ان کی باطنی حالتون اور اندرونی کیفیتون کو خدای علیم و بصیر کی ذات ہی جانتی ہے ایک گنہگار مرد اور فاسقہ عورت اگر پادری صاحب کے پاس اعتراف گناہ کیلئے نہ جائے تو ادن کے پاس ادن کی سیہ کاری اور کسی گناہ کو معلوم کرنے یا پہچاننے کا کون آلہ ہے ہم تسلیم کرتے مین کہ اقبال جرم کرنے سے ایک مجرم ضمیر کی اندرونی ملامت سے کسقدر آسودہ ہوجاتا ہے اور بیرونی ندامت اوسے ارتکاب گناہ سے کچھ نہ کچھ رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہے لیکن پردون مین چھپکر کئے ہوے گناہ ان کو عموماً اعتراف معصیت سے بے نیاز کردیتے مین اور تا وقتیکہ کوئی انسانی آنکہ اوس شخص کو عین صدور گناہ کی حالت مین نہ دیکھے وہ نہ ضمیر کی ملامت محسوس کرتا ہے تو ندامت اور رفتہ رفتہ اوسکی زندگی مخفی طور پر نہایت ناپاک گندی اور گھناؤنی ہوجاتی ہے اسلیئے یہ مسیحی دستور العمل اصلاح اخلاق و عمل کیلئے اسقدر بودا اور بیکار ثابت ہوا ہے کہ انسانی نفوس و قلوب کی اصلاح حال صحیح معنون مین قریباً محال ہوجاتی ہے اور بوجوہ کاملہ ایسا ہی پایا نہیں جاتا

لیکن اب اصلاح عمل و اخلاق کے اسلامی قانون کو دیکھنے سے ایک سمجہدار ان کو بلا تامل تسلیم کرنا پڑجاتا ہے کہ صلاح و فلاح کیلئے ایسا مکمل جامع اور لاجواب قانون دوسرا ہرگز نہین ہوسکتا خدای سمجہدار بندے سمجہین اور غور فرمائین

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا

اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پ۱۴ ع۲۰

(اے محمد) پہر جو لوگ بوجہ جہالت گناہ کرتے ہے پہر اوس کے بعد انہون نے توبہ کرلی اور توبہ کے بعد اپنی حالت کو انہونے درست کرلیا (یعنے پہر گناہ نہ کیا) بیشک تمہارا پروردگار ایسی توبہ اور ایسے اقرار جرم کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے

اس بات کو ہم کئی مقامات پر بیان کرچکے مین اور یہ کہلے واقعات مین کہ ظہور اسلام کے وقت تمام اقوام کا پیمانۂ اعتدال سخت بگڑا ہوا تہا نوع انسان اخلاقاً عملاً اور علماً گمراہی اور ضلالت مین پہنسی تہی شرک جو تمام ذلتون دنائیتون بداخلاقیون اور خود فراموشیون کا باعث ہوتا ہے کسی نہ کسی نہج پر تمام مذاہب و ادیان سابقہ مین رایج و راسخ تہا بلکہ اب تک ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اخلاق و عمل کا نمونہ وہی لوگ مانے جاتے مین جو مذاہب مین دینی مذہبی اور روحانی خدمات پر مامور ہوتے مین لیکن روحانیات کی پرواز قدیم اور حصول نجات کی فوز عظیم کی خیالات کے سبب اکثر مقتدایان مذاہب ترک و تجرید کی توہمات مین پہنسکر خراب ہورہی تہی اور انہین اوہام عجیبہ کے سبب معیار اخلاق و عمل نہایت متبدل ہورہا تہا مثلاً ایک شخص اگر تن بدن اور سر پیر لطیف سے مدہوش ہوکر یا لنگوٹی باندہے بیٹہا ہے یا بالکل ترک و تجرید کی دم بہر رہا ہے اور خلاف مقتضیات فطرت تمام فرائض حیات کو پہینک کر نفس کشی کی مجاہدات شاقہ مین پڑا ہے ایسے افراد کو عام طور پر اخلاق عالیہ اور فضائل انسانیہ کی تمام بلندیون پر پہنچا ہوا سمجہا جاتا اور حصول سعادت کیلئے انہین لوگون کی تقلید مایۂ نازش خیال کیجاتی مسلمانون مین بہی یہ خیالات اوسی عہد تاریک کی یادگار اور ایسے ہی خوش فہم ارادت مندون کی فکر رسا سے پیدا ہوے مین جنہون نے اخلاق اسلامیہ کی معیار صحیح کو بوجوہ چند در چند

Marfat.com

اقوام سابقہ کی فلسفۂ روحانیات کی تصادم سے اونہوں نے جذبات نجات میں مخلوط کرکے دریدیا جس کے باعث آج مسلمانوں میں بھی بے سروپا چلہ کشی - جٹا دھاری، جمیٹہ بردار، کفنی پوش، گیسو دراز اور بھنگ نوش یا محض بخیالِ خویش تارک الدنیا اخلاقِ اسلامیہ اور فضائلِ روحانیہ کا مجسمہ سمجھے جاتے ہیں لیکن اس قسم کے بر خود غلط افراد یہود و نصاریٰ جب آن حضرت روحی فداہ کو آگے سمجھے منڈلاتے بکثرت نظر آئے تو اس معیار غلط کو درست کرنیکیلئے خدا نے ارشاد فرمایا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں اپنے بندوں کیواسطے پیدا کی ہیں اون کو (تم پر) کسنے حرام کیا ہے (یہ تو اسکا جواب کیا دینگے لہذا) تم ہی ان کو بتا دو کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں اپنے خدائے واحد پر ایمان لائے (یعنی اللہ کے تمام احکام و قوانین اعمال و اخلاق کو مانا) وہ قیامت کے روز بھی اللہ کے خالص بندوں میں سمجھے جائینگے (اے پیغمبر) اسی طرح ہم اپنے احکام سمجھدار لوگوں کیلئے تفصیل کیساتھ بیان کرتے ہیں (تاکہ لوگ معیارِ اخلاق اور قانونِ اعمال و کردار کو سمجھنے میں غلط اندیش ہی نہ بنے رہیں)

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے جہاں گلستان میں رموزِ اخلاق و فقر درویشی اور صفاکیشی کی بابت بہت سے دلپذیر نکات بیان کیئے ہیں ذیل کا شعر آیاتِ بالا کے مفہوم کے مطابق ہی لکھا ہے شیخانِ فارس میں یہ شیخ شیراز ہی خوب ہی شخص تھا

در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش ‎ ‎ ‎ ‎ پارسائی نہ ترکِ جامہ و لبس

تصوف اور درویشی جداگانہ مبحث ہیں لیکن اصل تو یہی ہے کہ خدا کی پاک کتاب قرآن کی بتائی ہوئی قوانین اخلاق و عمل سے خلاف انسانی مفروضات کو بغل میں دبا کر نہ کوئی شخص صوفی بن سکتا ہے نہ درویش نہ عارف نہ فقیر اور نہ مسلمان تارکِ دنیا ہونے کے صحیح مفہوم پر اول تو خود خدائے ذوالجلال نے پھر اوسکے بھیجے ہوئے نبی اعظم رسول محترم روحی فداہ نے پھر اوس رسول کے سچے غاشیہ برداروں یعنی سلف صالحین نے بہت کچھ بیان فرمایا ہے مگر ہماری بدبختی اور شامت اعمال ہے کہ ہمنے کتاب اللہ سے بے نیاز ہوکر اصولاً اور فروعاً مجازاً اور حقیقتاً بہت سے اخلاقی اور عملی علمی اور تمدنی روحانی اور اقتصادی بلکہ معاشرتی غلطیاں بھی پیدا کرلیں لیکن خدا کا دیا ہوا قانونِ اخلاق و عمل اوسکے فضل و کرم سے ہمارے پاس اپنی زندہ جاوید اور روشن ہدایات سمیت اب تک موجود ہے اور موجود ہی رہے گا ضرورت ہے کہ ہم خود غرض اور بر خود غلط رہنماؤں کی عنایت فرمائیوں اور فضیلت نمائیوں سے الگ ہوکر اوس قانونِ الٰہی کو خود ثابت قدمی اور حق ترسی کیساتھ دیکھنے سمجھنے کی مبارک سعی کریں آیاتِ بالا کے بعد اللہ نے قابلِ ترک و نفرت چیزوں کو ہماری اصلاحِ حال کیلئے صاف لفظوں میں بیان فرماکر ہم پر کسقدر عنایت کی ہے سنو اور سمجھو

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میرے پروردگار نے (جن چیزوں کو قابلِ ترک و تنفر فرمایا ہے وہ اول تو تمام قسم کی لغویات فواحشات یعنی بے حیائی کی حرکتیں ہیں خواہ وہ کھلی طور پر ہوں خواہ چھپکر پھر ہر قسم کے گناہ اور ناحق دوسروں پر زیادتی کرنے کی باتیں ہیں اور پھر یہ کہ تم کائنات کی کسی چیز کو اللہ کا شریکِ عظمت و تقدیس بناؤ جسکی اوسنے کوئی سند نہیں اتاری (علاوہ ازیں یہ بھی) کہ تم بے سوچے سمجھے اللہ کی ذات سے منسوب کرکے وہ باتیں کہو جنہیں تم نہ جانو نہ بوجھو! یہ سب کچھ حرام ہے

Marfat.com

دین برحق اسلام نے اپنی نامتناہی برکات عظیمہ سے انسانوں کو اخلاقاً عملاً حسب معیار مستقیم برکاربند رہنے کا قانون تلقین
فرمایا اور سکھایا ہے اگر ہم اوسے غلط یا فراموش نہ کر دیتے تو ہم پر کوئی تباہی اور مصیبت ہرگز نازل نہ ہوتی اخلاق عالیہ کی تکمیل کے
غصہ اور غضب کو کم کرنا بہت ضروری ہے صلحا اور کاملین کا ایک یہ بھی امتیاز ہے کہ وہ نہائت خلیق بردبار متحمل اور
عفو پسند ہوں۔ لیکن کوئی شخص اگر یہ سمجھے کہ غصہ اور غضب کے جذبہ کو اپنی سرشت انسانی سے بالکل معدوم و فنا کر دینے
کے سے ہمیں اخلاق عالیہ کی بلندی تک پہنچائیگی یہ ایک دلفریب مغالطہ اور اخلاقی دہوکا ہے کیونکہ اللہ نے وجود انسان
میں اپنی بالغہ حکمتوں سے جن جن جذبات اور کیفیات کو مستتر کیا ہے وہ کسی ضرورت اور اہمیت کے بغیر نہیں ہیں غصہ کیا ہے؟
اور کیوں ہے؟ یہ تو ایک بحث طویل ہے مگر مختصر طور پر یہ ہوگا کہ صفات انسانی میں اوصاف انسانیہ اور اخلاق عالیہ
کی تکمیلی اغراض ربانیہ کے اعتبارات سے جذبہ غضب کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے اور اسلام اوسے بالکل فنا و معدوم کر
دینے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ غصہ اور غضب کا صحیح محل استعمال اور تمام جذبات باطنیہ میں اعتدال قائم رکھنا سکھاتا ہے اور
سب سے بڑھکر یہ کہ انسان کو اپنی ذاتی غرض اور ہوا و ہوس کے خیال سے کسی قسم کی نقصان و ضرر پہنچانیکی حرکت کو اسلام نے
نہایت مذموم قرار دیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی تمام افعال محاسن اخلاقیہ سے الگ صفات واہیہ کی ذیل میں رکھی گئی ہیں اگر
بہ نگاہ عمیق دیکھا جائے اور ہم غور کریں تو صرف ایک یہ بات کہ انسان اپنی ذاتی اور نفس کی بیجا خواہشات کیلئے کسیکو
دق نہ کرے انسان کو انسان بنا سکتی ہے غصہ اگر کوئی شخص اپنی نفس بد کے مقابلہ میں صرف کرے تو نہایت مبارک ہے چنانچہ
اسلام نے ایسے تمام انسانی خیال فلاح کو پیش نظر رکھکر انسانوں پر رحم و کرم اور عفو عطا کرنے کی ہدایتیں فرمائی ہیں لیکن
باطل و افترا لغویات اور بدعات و فواحشات کیلئے باحیائے حق محض اللہ کیلئے غصہ کو جائز طور پر استعمال کرنا عین انسانیت
اور فطرت حقہ کا صحیح مقتضا ہے اور تمام قوانین سیاست اسی ایک بات کی تحت میں ہیں اور سیاسی لوازم کو
پھینکدینے سے انسانوں کی قومی یا شخصی زندگی ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ جہاں رحم بے رحم ڈیرے ڈالدے وہاں سے
عدل و انصاف مفقود ہو جاتی ہیں اگر عدل و انصاف دنیا سے اٹھہ جائے تو دنیا میں اودہم مچ جائے انسانوں کو امن
اور آرام کی زندگی کبھی نصیب نہو تمام اعتدال و تناسب غارت ہوکر رہ جائیں یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں
خدائے ذوالجلال و کریم نے اپنی تمام صفات کریمی و رحیمی کیساتھہ اپنا جبار و قہار ہونا بھی ظاہر فرمایا ہے تاکہ ربانی سیاست سے
بندوں کے نظام اخلاق و عمل میں صحیح اعتدال ہمیشہ قائم رہے تعجب ہے اون مہاتماؤں اور مہاتماؤں پر جو اپنی کوتہ نظری
سے یہ خیال کرتے اور فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا خدا قہار و جبار ہے حالانکہ خدا تو کل کائنات کا ایک ہے اور اوسکا
قانون اخلاق و عمل بھی ایک ہے قانون اعظم ہے جو قرآن پاک میں بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ذاتی جذبات بد کو مغلوب رکھنے
اور غصہ و غضب کو صحیح محل استعمال پر برتنے کیلئے ارشاد ہوتا ہے

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ط
واللہ یحب المحسنین ۝ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ (۵)
فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون (۶)

Marfat.com

جو لوگ خوشحالی اور تنگدستی میں (حتی المقدور) خدا کی نام پر (اپنا مال) خرچ کرتی اور غصہ کو روکتی اور لوگون کی قصورون کو در گذر کرتی ہیں (وہی نیک اور با اخلاق ہیں) اور اللہ بندون کیساتھ احسان و نیکی کرنیوالون کو عزیز رکھتا ہی

آیات مذکور الصدر میں پہلی تو عفو و کرم کرنیوالون کا ذکر فرمایا گیا ہی اور چونکہ جنکے جرمون اور قصورون سی درگذر کرنیکی ہدایت کی گئی ہی وہ بھی انسان ہی ہیں اسلیئے پہلی ذکر احسان و کرم کی بعد اون ممنون احسان ہونیوالون کو نہایت لطیف پیرایہ میں اپنے جرم و قصور کا اعتراف کرنے کی تعلیم دی گئی ہی تاکہ اون سی بھی غلطیاں سرزد نہ ہوتی رہیں اور وہ ہمیشہ عفو و کرم ہی پر سہارا نہ لگائی رہیں کیونکہ ایسا کرنیسے انسان اپنی اصلاح نہیں کرسکتا اور یہ امر مسلم ہی کہ اصلاح حال کی ہر انسان کو ضرورت ہی خواہ کوئی عامل ہو خواہ معمول اور خواہ خادم ہو خواہ مخدوم غریب ہو یا امیر چنانچہ والذین اذا فعلوا سی اون عفو و کرم کی امیدوارون کو جو کچھ فرمایا گیا اوسکا مفہوم یہ ہے کہ

اور وہ لوگ (جو ایسے نیکدل ہیں) کہ بہ تقاضائی بشریت جب بے حیائی کی کام اور لغو حرکت کو کر بیٹھتے ہیں تو (ملامت ضمیر کی متاثر ہوکر) اللہ کو یاد کرنی لگتے ہیں اور اپنی افعال بد کی معافی مانگتی ہیں

لیکن اسی آیت میں ساتھ ہی اس خیال سی کہ عفو جرم کرنیوالی بھی کہیں اون لوگون پر اپنا احسان رکھکر اخلاقی ابتری میں مبتلا نہ ہو جائیں یا کسیکا قصور معاف کردینی اور غصہ کو روکنی کی بعد اونکا نفس اونہیں اس فعل سی مغرور نہ بنا دی کہ ہمنی فلان شخص کا قصور معاف کیا ہی یا لوگ بھی اونہیں بانسون پر چڑھا دیں اور وہ نامحسوس طریقہ سی شرارت نفس کا شکار ہوکر اوسی دلدل میں جا پڑیں جس سی کھینچنے اور نکلنے کی عملاً اخلاقاً ضرورت ہی اسلیئے سنایا گیا ومن یغفر الذنوب الا اللہ

یعنے اللہ کی سوا بندون کی گناہ معاف کرنیوالا ہی کون یعنے جنہون نے کسیکا قصور معاف کیا ہی اون کی دل میں بھی یہ عالی ہمتی اور بلند خیالی اللہ ہی کی پیدا کرائی ہوئی ہی جو عین حقیقت ہی

مگر ان بیانات کیساتھ ہی پھر انسان کو صدور خطاو قصور پر اپنی گناہ کو سمجھنی اور تسلیم کرنیکا ایما کیا گیا ہی کیونکہ اصلاح کا ایک ہی یقینی طریقہ ہی کہ آدمی اپنی غلطی کو سمجھی اور مانے جبتک کسی انسان کی دل میں اپنی غلطی کو غلطی سمجھنی کی اہلیت پیدا نہ ہو اوسکا اعتراف گناہ تحسین ناشناس کی مطابق ہوگا جس سی اوسی کچھ فایدہ نہیں پہنچ سکتا چنانچہ آیات بالا میں انداز کلام ہی کی مطابق اگر جملہ معترضہ ومن یغفر الذنوب الا اللہ کو سمجھ لیا جائی تو اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکر اللہ واستغفروا لذنوبھم کا ربط بیان ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون سی مربوط و منسلک ہوگا یعنے وہ لوگ ایسے نیکدل ہیں کہ اعتراف گناہ کی بعد اللہ سی معافی مانگتی ہیں اور نیز جو کی جا بات کر بیٹھتے ہیں اوس غلطی کو محسوس کرکی دیدہ و دانستہ اوسپر اڑتی اور اصرار نہیں کرتی ہیں۔

اب جو شخص خود کو انسان سمجھتا ہو وہ یہان چشم انصاف و عقل کھولکر ذرا غور کری کہ نظام عمل اور اصلاح اخلاق کیلیئے قرآن پاک نے کسقدر گران قدر اور لطیف و عجیب قوانین بیان فرمائی ہیں جو ہر انسان کیلیئے ہر طرح واجب التسلیم اور سہل التعمیل ہیں ایک انسان اپنی کسی غلطی کسی قصور اور جرم کو اپنی ہی دل میں ایک نظر ڈالنی سے باتسانی معلوم اور محسوس کرسکتا ہی اور ایسا کرنے میں کیسکو کوئی پیسہ اور روپئی خرچ نہیں کرنی پڑتے بلکہ اسکے برخلاف اگر ہم کسی دوسری کی مدد پر سہارا لگائیں اور اپنی جہالت سے

Marfat.com

اپنی انسان سے آسان عملی اور اصلاحی ضرورتوں اور تائید الہی اپنی ہی محنت و ہمت سے پوری ہو سکنے والی احتیاجوں کو اگر اوروں کی پاس لیکر جائیں تو یہ طرز عمل یقیناً ہمیں بہت گران اور مہنگا پڑیگا اور اتلاف مال و اسباب بھی یقیناً ہوگا جب ہم اپنی ضرورتکی کسی کام کو عمداً یا سہواً کسی دوسری سے کرائینگے تو وہ شخص حسن طلب کی کسی نہ کسی تدبیر اور صورت سے اپنا برجانہ یا محنتانہ تو ضرور وصول کریگا اور اگر وہ نہ بھی مانگے تو بھی نذرانے یا دعوت و نیاز کی شکل میں خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ ہمیں خود دینا پڑیگا حالانکہ یہی زر نقد اگر خدا اور رسول کی ارشاد کی مطابق کسی جائز حقدار مدد و استعانت کو دیتے کسی مفلوک الحال یتیم معذور محتاج اور واجب الرحم قریبی کو پہنچاتے یا اللہ کی راہ میں کسی دوسری قومی یا اسلامی ضرورت میں پیش کرتے تو ہماری لئے زیادہ بہتر ہوتا

مگر ظہور اسلام کیوقت گمراہ شدہ مجہول یہودیوں اور نصرانیوں کی اپنی بدعنوانیوں اور اون اقوام کے مقدس رہنماؤں کی ایسی ہی بداخلاقیوں کو دیکھکر خدائی ذوالجلال نے اصلاح اعمال و اخلاق کی ہدایتیں فرماتے ہوئی مسلمانوں کو بآیات ذیل خبردار کیا اور پکار پکار کر سنایا اس ارشاد حق کو اگرچہ ہم پہلے بھی کئی جگہ نقل کر چکے ہیں مگر یہاں پھر اوسکا اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل و یصدون عن سبیل اللہ ۰ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ۰

مسلمانو! اہل کتاب کی اکثر علماء اور مشائخ لوگوں کی مال ناحق ناروا ڈکوستے اور اڑاتے ہیں اور اللہ کی سیدھے راہ (خود مدد) سے بندوں کو روکتے ہیں (ایسی) جو لوگ اس طریقہ سے سونا اور چاندی جمع کرتے رہتی ہیں اور اوس اپنے اندوختہ کو کبھی خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ای پیغمبر ایسے لوگوکو روز قیامت کے سخت عذاب کی خبر سنادو

غریب سادہ مزاج اور محتاج تعلیم مسلمان تو ان باتوں کو جب کبھی سمجھینگے سمجھینگے مگر کاش اس ارشاد الہی کو قوم کی وہ بزرگ جنہیں اپنی اخلاق آموزیوں اور فضیلت نمائیوں کا ادعا ہی وہ مقدس شاہ صاحبان اور حضرات عالی مقام ہی قرآن پاک کی قانون اخلاق و عمل پر غور فرمائیں اور ایسی پرآشوب حالت میں غریب و مفلس قوم کی مال کو کسی صحیح محل استعمال پر خرچ کرائیں تو قوم کیطرف سے قابل تشکر اور عنداللہ ماجور ہو سکتی ہیں اور اون کیواسطے یہی مستقل بات ہیں

لیکن قطع نظر از ین اسلام نی عورتوں مردوں کو بحیثیت انسانی ہونیکے ایک درجہ پر رکھا ہی اور اخلاق و عمل کی اصلاحی ضرورتوں کی اعتبار سے اوسنے عورتوں کو کسی رعایت کا مستحق نہیں سمجھا کیونکہ وہ بھی انسان ہیں لہذا خدائے پاک نے اپنی ہمہ گیر اور نہایت سچی ہدایات اخلاق و عمل ذیل کا وسیع العنوان اور رفیع الشان فرمان جن مخصوص کرم فرمائیوں سے مسلمانوں کو سنایا (کیا ہے) وہ نہایت ہی بالغ النظری اور صداقت باطنی کیساتھ سننے سمجھنے اور غور کرنیکے قابل ہے ۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقٰنتین والقٰنتات والصٰدقین والصٰدقٰت والصٰبرین والصٰبرٰت والخاشعین والخاشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصآئمین والصٰئمٰت والحافظین فروجھم والحافظٰت

Marfat.com

والذاکرین الله کثیراً والذاکرات اعد الله لهم مغفرةً واجراً عظیماً ۝ پ ۲۲ ع ۲

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں فرمان بردار مرد اور فرمان بردار عورتیں
راست باز مرد اور راستی پسند عورتیں صبر کرنیوالی مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں خاکساری کرنیوالی مرد اور خاکساری
کرنیوالی عورتیں راہ خدا مین صدقہ دینی والی مرد اور صدقہ دینی والی عورتیں روزہ رکھنی والی مرد اور روزہ رکھنی والی
عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور کثرت سی خدا کو یاد کرنیوالی مرد اور
یاد کرنیوالی عورتیں الله نے ان سب کیلئے اون کی گناہون کی معافی تیار رکھی ہی اور اسکی علاوہ انکی لئے بڑی بڑی اجر ہین

ان آیات مقدسہ پر جسقدر غور کیا جائی اسلام کی تعلیم اخلاق وعمل کی بلندی ۔ شوکت عظمت اور صداقت نمایان ہوتی ہی
یورپ یا انگلستان اپنی بین الاقوامی مساوات اور حریت پر اگرچہ مفخر کرتا ہی لیکن وہ کچہ عرصہ سی ہنگامہ آرا اور ملک کی حقوق طلب
عورتون کی ہاتھون جسقدر تکلیفین برداشت کر رہا ہی قرآن پاک کی ان آیات پر خصوصیت سی غور کرنیکا محتاج ہی یورپ
عرصۂ دراز کی بعد عورتون کی جن فطری فرائض اور صنف نازک کی منزلی یا معاشرتی خدمات کو سمجہنے سے زمانہ تعلیم کی نصاب
مین تبدیلی کی ضرورت محسوس کرنے لگا ہی اونہین پیش نظر رکہتی ہوی چشم بصیرت کہولکر وہ قرآن پاک کی جامع ہدایات
پر جس مقصد حیات کی تکمیل اور جس شعبۂ زندگی کی درستی و اصلاح کیلئے نظر ڈالی وہ تسلی پا سکتا ہی

آج بوجوہ جہالت مسلمانون مین عام طور پر اخلاقی کمزوریان اور عملی سستیان راسخ ہو رہی ہین اور سب سی رنج دہ
یہ امر ہی کہ وہ اپنی خود داریان نفسی شرافتیں اور خود مددیان پامال تذلیل کر چکے ہین یورپ اٹہتی بیٹہتے ہر انداز وناز
سی اپنی "مورل کرج" اور "سیلف رسپکٹ" کی ادائین دکہاتا ہی مگر اوسنے یقیناً ابہی تک یہ نہین سمجہا کہ دین برحق اسلام کی تمام
تعلیم اخلاق وعمل اور ہدایات صلاح و فلاح کا لب لباب یہی ہی کہ انسان اپنی عزت اور اپنی مدد آپ کرے کسیکا دست نگر
اور کسی پر سہارا لگا کر نہ جیے اور کسیکو نہ جہکی مگر اللہ کو اوس ہمارے محترم بانی اسلام علیہ التحیات والسلام کی ذات عالی
مقام نی بتائید حق خدا کی خاص شرف رسالت سی اس امر کو من کل الوجوہ سمجہ لیا تہا کہ انسان دنیا مین خدا کی سوا غیرون
پر سہارا لگا کر رہنے اور بہروسہ کر کی جینے کی معتقدات باطلہ سی ہلاک و تباہ ہو جاتا ہی تو اوسنے قوم کو یہی نہین بلکہ دنیا بہر کو
سکہایا کہ ھو الاول ھو الاخر ھو الظاھر ھو الباطن یعنے لا الہ الا اللہ مگر نہایت حیرت اور افسوس
ہی ہے کہ مسلمان دوسری قومون کی اعتقادی اور عملی اثر اندازیون سی نہ بچے اور وہ انہین کیطرح خود کو بغنا کر دینے
یا ذات مین ذات ملا دینی کے فلسفہ نجات اور سرور نروانا کی چکر مین الہ اللہ کی دی ہوی سب نعمتون اور دولتون
کو بہولگئے اور بہت سی بزرگان خوش فہم اخلاق عالیہ انسانیہ کی تکمیل کیلئے کونڈی اور سوٹی کو لیکر بیٹہ گئے

چلا ہی عرش معلے یہ شور نالون کا   خدا بہلا کرے آزار دینے والون کا

ہم صوفیانہ یا درویشانہ مسائل روحانیات کو دوسری جلد مین بیان کرنا چاہتی ہین اسلیئے ہم نی اس جلد
مین اون لاطائل اذکار و بیانات کو بخصوصیت چہیڑنا پسند نہین کیا لیکن ضرورت ہی کہ ہم خود داری اور خود مددی
یا عزت نفس (سیلف رسپکٹ) کی فطری کیفیات کو بعنوان ذیل لکہکر جلد اول کو ختم کر دین ۔

Marfat.com

اسلام کا نصب العین

بالا بلند و عشوہ گر سرو ناز من
کوتاہ کرد قصہ زہد دراز من

اس حقیقت کو ارباب بصیرت و فہم بخوبی سمجھتے ہیں اور نیز ہم ان اوراق میں اس امر کو کئی جگہ بیان کر چکے ہیں کہ ظہور اسلام سے قبل فلسفہ مذہب و حیات کا دفتر محض نجات اور نروانا کی پراسرار مرکز تجرید پر معلق تھا تمام قومیں ترک و تجرید کی راہبانہ خیالوں کے ساتھ عالم ملکوت کی داخلہ تقدیس کے واسطے جبہ سائیاں کرتے ہوئی لگی جاری تھیں انسانی نفوس زہد دراز کے قصہ طول و طویل کی آویزشوں میں الجھے پڑی تھے مگر دین برحق اسلام نے اپنے با برکت ظہور سے ان سب طلسمات عجیبہ کا جادو گہر توڑ کر ان کو اخلاق و عمل اور زہد و عبادت کا وہ معتدل اور سہل و آسان طریقہ سکھایا جو خانقاہ نشین راہبوں مقدس احباروں اور جبر لپند کاہنوں کی پراسرار اور دلفریب تقدس آموزیوں سے بالکل الگ نمایاں صاف اور نہایت آسان ہی تاکہ انسان اپنی فطرت شریف کی تمام شعبہ ہائی علم و عمل کی تکمیل کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچے اور دنیا میں اپنی پوری آزادی حمیز و تغلب کے ساتھ شان وقار و فضل کو قائم رکھتا ہوا جیسے تمدنی اور معاشرتی اخلاقی اور علمی برکات نامتناہی سے بہرہ مند ہے دنیا میں شاد و مسرور اور عقبیٰ یا حیات بعد الموت میں بامراد ہو

لیکن مختلف اقوام کی مقدس حضرات اس پر نشاط و سرور حقیقت کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ اسلام نے اپنا نصب العین کس قدر ممتاز بالا و بلند اور رفیع الشان صداقت پر رکھا ہی اور بے شبہ اس عالیشان صداقت کو لا ینو الا بزرگ و محترم انسان نوع انسانی کا سچا رہنما یعنے بانی اسلام علیہ التحیات والسلام ہی نے اوس ہمہ گیر ضلالت کی دوران ایام میں اوس حقیقت کو سمجھا اور پیش کیا خود ہی نہایت بالا و بلند اور عظیم الشان سرو پیرناز تھا جسکی اعتدال آموز شوکت معانی کی نصب العین پر غور کرنے سے عاقل و فرزانہ حیان انسانوں کی زہد دراز کی داستانوں کے قصہ ہائے قدیم کوتہ ہو گئے اور وہ بزرگ مصلح عالم انسانوں کو اوس راہ سلامت پر ڈال گیا جس میں انسان اپنی فطرت کی تمام علمی عملی اخلاقی سیاسی معاشرتی تمدنی اور روحانی برکات سے بہرہ اندوز ہوتا ہوا سیدھا منزل مقصود پر پہنچ جاے عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے نغمت سحر کا انداز بیان اپنے خاص رندانہ و مستانہ رنگ میں کیسا کیا خوب لکھا ہی

بالا بلند و عشوہ گر سرو ناز من کوتاہ کرد قصہ زہد دراز من

عرصہ دراز سے دنیا کی قوموں میں ایک مذہبی اور سیاسی تمدنی اور اقتصادی جنگ برپا ہی ایک قوم دوسری قوم کو اپنی سر ممکن کوشش سے نکل جانا چاہتی ہی سمجھا جاتا ہی تھا کہ تعلیم ان تمام انسانی مصایب کو دور کر کے تہذیب

Marfat.com

سے انسانون کی رشتۂ اتحاد کو باہم مضبوط کردیگی ایک حد تک اگرچہ اس بات کی باور کرنے مین تامل نہین ہو
سکتا کہ تعلیم انسان کی ساری مشکلات حیات کا حل ہے لیکن جن ممالک مین تہذیب اور تعلیم نے مقدس
نورنے گویا ہر طرف جگمگاہٹ پیدا کر رکھی ہے بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی ممالک ابنیصنہ نوع
انسان کی سب سے زیادہ حریف وحاسد ہو رہے ہین اور دنیاوی امور و اسباب کی حرص کے باعث اون
مین حقیقتاً باہمی رشتۂ اتحاد و اخلاص بھی اسقدر مضبوط نہین جسقدر کہ تعلیم و تہذیب کی خاص فیض کو
دیکھتے ہوئے قابل لحاظ ہونا چاہئے عیسائیت نے صدیون سے آسمانی بادشاہت مین داخل ہونے کے اعلان سے
دنیا مین نظام امن کی منادی شروع کر رکھی ہے لیکن باطناً امن و آرام کی یہ دلفریب ندائین یورپ کے
طلسم سیاست اور شکوہ حکومت کا پُر اسرار اعلان ہین جسکا نتیجہ یہ ہے کہ خود حاملین عیسائیت بخیال خویش
تعلیم و تہذیب کے انتہائی درجون پر پہنچکر بھی خلوص و اتحاد کی اصلی نشان شرف اور معیار اخلاق و عمل سے
بہت دور جا پڑے ہین بل الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ فی العذاب والضلٰل البعید ہ اور یہ سب
کچھ صرف اسلیئے ہے کہ عیسائی دنیا زندگی کی سچے اور صحیح نصب العین کو ارتکاب عزوجاہ و مال اور تعصب مذھبی کے
باعث سمجھنے سے معذور رہی ہے ورنہ رومی اور زنگی گورے اور کالی کا خیال ہی کہان پیدا ہو سکتا تھا

اگرچہ یورپ کی تمدن و تمول اور اوسکی مادی ترقیات کی سلسلہ نے ایک عالم کو محیط و محصور کر لیا ہے
اور وہ اسوقت دنیا کی تمام دوسری حصون سے زیادہ دولت مند ذی حیثیت اور مالک اقتدار و شوکت ہے
باینہمہ وہ سکون قلب اور امن روح و جان جو انسانی نفس ناطقہ کا خاص حصہ ہے اب تک یورپ کی
دسترس سے بالا ہے مادیات کی اشاعت کثیرہ نے روحانیات کی اسباب کو مغلوب کر لیا سچا سکون و
امن وہان زار و قیصر کو بھی نصیب نہین وہ ساری کا سارا ملک گویا دولت کی مندر کی پوجا مین مصروف ہے
فی الحقیقت اگر انسان کی تمام راحتین اور روحانی یا اندرونی آسائیشن محض دولت و حشمت اور کثرت زر و مال
پر موقوف ہوتین تو مفلس اور غریب لوگ کبھی ہنستے ہوئے دیکھے نہ جاتے

ان الفاظ سے ہمارا مقصد یہ نہین کہ افلاس و فلاکت بہتر چیز ہین نہین ہرگز نہین اور نہ مقدس دین اسلام
ہی کا یہ منشا ہے کہ انسان مفلسی اور فلاکت محتاجی اور نحوست کا شکار بنا رہے بلکہ اسلام کی تعلیم ایسی حالتون
سے انسان کو نکالکر اوس بلندی پر پہنچا دیتی ہے جہان نحوستون اور پریشانیون کو رسائی حاصل نہین
اسلیئے کہ اوسکا ممتاز و مقدس نصب العین جسکی نسبت ہم کچھ بیان کرنا چاہتے ہین ایسا ہی ارفع و اعلیٰ
بلند و بالا اور نہایت اونچا ہے جسکے معلوم ہو جانے سے انسان ہر قسم کی عقلی اور علمی کمزوریون دماغی اور
دلی ناتوانیون روحانی اور جسمانی پریشانیون سے آسودہ ہوکر مطمئن اور مسرور جیتا ہے

Marfat.com

ہان اس مین کلام نہین کہ اگر ان کو کوئی صحیح نصب العین معلوم نہ ہو علم وعقل اور اخلاق وعمل کا کوئی درست معیار اونکے پاس نہ ہو تو وہ تموّل وحشمت کی انتہائی درجون پر پہنچکر بھی مسرور و مامون نہین ہوسکتا حتیٰ کہ اوسے تمام دنیا کی حکومت ہاتھ کیون نہ آجائے وہ ایک قلاش مفلس ثابت ہوگا بالفاظ دیگر یہ کہ اسلام کی سچی نصب العین کا عامل راز دان اسقدر عالی ہمت اور بلند حوصلہ ہوجاتا ہے کہ اوسے ساری کائنات اپنی چشم بصیرت سے ایک ذرہ کی مقدار معلوم ہونے لگتی ہے دنیائے اسلام کی ایک ذی ہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اسلامی نصب العین کی اسی شوکت و رفعت کو سمجھ کر کبھی سلطان غیاث الدین کی طلبی پر اوسکے بھیجے ہوئے وفد کو نہایت استغنا کیساتھ یہ کہتے ہوئے ٹالدیا کہ

دمے باغم بسر بردن جہان یکسر نمے ارزد　　بمے بفروش دلق ما کزین بہتر نمے ارزد
شکوہ تاج سلطانی کہ بیم جان درو درج است　　کلاہ دلکش است اما بدرد سر نمے ارزد

یہی اسلام ہی کی ممتاز نصب العین کی سمجھ کا نتیجہ تہا کہ حضرت عمرؓ جیسا غیور اور غصہ ور شخص حلقۂ اسلام میں داخل ہوکر جب قوم کیطرف سے خلافت کی جلیل منصب پر متعین ہوتا ہے تو حق ترسی اور خدا شناسی سے اپنی وقار امارت کو اسلام کی سکہائی ہوئی مساوات اور حریت مین گم کر دیتا ہے ایک دن بستی سے باہر کسی جہونپڑی کے پاس کیسکے کراہنے کی آواز سنکر ازراہ ہمدردی ٹہر جاتا ہے لیکن جب معلوم کرتا ہے کہ کسی فرد رعایا کی بی بی وضع حمل کی تکلیف مین مبتلا ہے اور اوسکا خاوند گہر مین نہین تو سب سے پہلے دوڑا ہوا اپنی حرم سرا مین آتا ہے اور حرم خاص کو ہمراہ لئے وہان واپس پہنچتا ہے بادشاہ بیگم تو اندر پہنچکر اوس عورت کے پاس بیٹھتی اور اوسکی مدد کرتی ہین اور وہ خود اوس عورت کیواسطے چولہا پہونکنے لگ جاتا ہے پہونکیں مارتے ہوئے ڈاڑہی زمین پر لگتی ہے مگر وہ انسانی ہمدردی کی خیال مین اپنی شخصیت کو بالکل بہولا ہوا ہے اگر خیال ہے تو یہ کہ اس عورت کیواسطے جلد سے جلد کوئی کہانے پینے کی چیز تیار ہوجائے تو بہتر ہے تاکہ اس کٹھن تکلیف کے بعد اوسے فوری آسائش پہنچ سکے - اللہ اکبر!

آہ یہی اسلام کی نصب العین کی عاقلانہ فہمیدگی کا فیض وجد انگیز تہا کہ بڑی بڑی امیر الامرا مسلمان اور ناز و نعمت مین رہنے والے توحید پرست کسی معاوضہ اور تنخواہ کے بغیر اشاعت اسلام کیلئے کمبل اوڑہے گہرون سے نکلکر دنیا کی ہر گوشہ مین پہیل گئے حکومت اگر آج مسیح کی مقدس مشنرین کی مالی امداد اور ماہوار تنخواہون سے ہاتہ روک لے تو بلا مبالغہ تمام پادریون کی روحین سناٹے مین رہ جائین اور وہ سب انجیلین پہینک کر گہرون کو چلدین

بلاشبہ اسلام کی مقدس نصب العین نے اپنی ہمت افزائیون اور سرور انگیزیون سے عاقل مسلمانون کو وہ عیش بے پایان عطا فرمایا کہ جسکے مقابلہ مین عیش تموّل وحکومت ایک بے مایہ چیز ہے مسلمانون کی فتوحات گذشتہ کا راز بہی اسی نصب العین کی سمجھنے اور جاننے مین مستور تہا مگر جبدن سے وہ نمود و نمائش اور عیش ونشاط کی گرویدہ

Marfat.com

بنیے اور انہوں نے اپنی دینی بلکہ فطری حقیقت سے بے نیازیاں اختیار کرلیں اور اوس ٹھکانے کی بات کو بھلا دیا جیسے اسلام نے اپنی تعلیم توحید کی صورت میں خاص طور پر پیش کیا تھا وہ بھی پس و پیش اور آوارہ و سرگرداں ہوکر رہ گئے اور اون کی حالت شامت اعمال سے بالکل ایسی گھناونی اور ناکارہ ہوگئی کہ وہ کرتے کچھ ہیں تو ہوتا کچھ ہے پانی کیطرف لپکتے ہیں تو پانی آگ کیصورت میں تبدیل ہوجاتا ہے اور انہیں اپنے معبودان باطل کی دلفریبیوں نے ایسے خطرناک دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ وہ اپنا نفع و ضرر کچھ بھی اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے جس زمین کی نسبت الذنیے والارض واسعة للناس فرمایا ہے وہ ہر جگہ ان کیواسطے سکڑتی بلکہ شکنجہ بنتی جاتی ہے هل تجزون الا بما كنتم تكسبون ٥ -

اے عزیزان ملت اپنی پاک دین کی مقدس لفظ العین کی گم کر دینے سے جو کچھ تمہاری ساتھ گذر رہا ہے یہ سب اعمال فاسد ہی کی سزا ہے کیونکہ خدائے برتر کے آئین نظام عالم اور ضوابط فطرت کو بھلادینے والے انجام کار سزا اون سے بچ نہیں سکتے اور یہی بھول بہت بڑا کفر ہے جسکی نسبت خدا کی پاک کتاب کا یہ ناطق فیصلہ ہے

ولا يزال الذين كفروا تصيبهم بما صنعوا قارعة او تحل قريبا من دارهم حتى ياتي وعد الله ان الله لا يخلف الميعاد ٥

اور جو لوگ (آئین ربانی سے) منکر ہیں (یعنے اون کی عملی حالت ضوابط الہیہ کے خلاف ہے) ان کو ان کے اعمال غلط کی سزائیں کسی نہ کسی مصیبت و صعوبت کی صورت میں ملتی رہیں گی جو (ہر وقت) ان سبکو کھڑکھڑاتی رہیگی اور اگر مصیبت ان تک نہ پہنچے گی تو ان کی بستی کے آس پاس آنازل ہوگی یہاں تک کہ خدا کا وعدہ پورا ہو بیشک اللہ اپنے قایم کردہ ضابطوں کے خلاف نہیں کرتا اور یہی محکم ضابطے اللہ کے وعدے ہیں

اے عزیزان قوم کہیں ہم وہی لوگ تو نہیں جنکی تمام کوششیں محال اندیشیوں اور غلط کوشیوں کے سبب بیہودہ اور اکارت ہوجایا کرتی ہیں اور وہ اپنے حسابوں یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم ہی خدا کے محبوب ہیں اور ہم جو کام کرتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں کسی طرح برا نہیں لیکن یہی تو وہ جہالت ہے جسکا نام اسلام نے اپنی اصطلاح کلام میں کفر رکھا ہے کاش ہم خدا کے اس فرمان کو سمجھیں

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا ٥ الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا ٥ اولئك الذين كفروا بايت ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا

(اے پیغمبر مخالفین سے کہو) کہ کہو تو ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو زندگی کے عملی اعتبار سے بڑی گھاٹے میں ہیں (ہاں) تو یہ وہ لوگ ہیں جنکی تمام جہد الحیات گئی گذری ہوگئی اور وہ اپنے حسابوں اسی گمان میں ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں (مگر) یہی وہ لوگ ہیں اپنے پروردگار کے نمایاں قاعدوں اور ضابطوں کو جھٹلایا اور جہالت

Marfat.com

بعد الموت کی حالت میں خدا کی حضوری کو نہ مانا سو ان کے اعمال اکارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم
ان کے اعمال نیک کا بھی ذرہ بھر وزن حساب میں نہ لینگے (لیجینے) ہولی جو کہ ان لوگوں نے جو
کوئی اچھا کام بھی کیا ہے۔ اوسکے صلے سے بھی محروم ہیں کیونکہ دانائیوں سے انکی حماقتوں کا پلا بھاری ہے

ایک اور مقام پر خداوند برتر انہیں حالتوں کی نسبت ارشاد ذیل فرماتا ہے کاش ہم مسلمان قرآن پاک کے
مطالب و معانی اور اوسکے مفہومات کو سمجھنے رہنے کیطرف سے بے نیاز نہ ہو جاتے

والذین کذبوا بایٰتنا سنستدرجہم من حیث لا یعلمون

اور جن لوگوں نے ہماری ظاہر و نمایاں قاعدوں کو جھٹلایا ہم انہیں ایسی حیثیت سے آہستہ آہستہ جہنم
کیطرف گھسیٹینگے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہونے پائیگا

بدکیف آج ہم مسلمانان عالم جس جس قسم کی مصایب و نوایب میں مبتلا ہیں یہ تمام بلائیں ہم پر مقدس اسلام کے بر
تسکوہ نصب العین وحدت پرستی کو بھلادینے سے ٹوٹ پڑی ہیں لیکن باین ہمہ حالات اگر ہم اپنی خوش فہمیوں سے
اب بھی یہ سمجھتے رہے کہ اللہ رحیم و کریم ہے وہ خود بخود ہماری دُکھ دور کردیگا کیونکہ ہم مسلمان ہیں تو اے یاران
قوم اور برادران ملت یہ وہ علمی عقلی اور ادراکی مغالطہ ہے جو دین برحق اسلام کی مقدس تعلیم کے سراسر
خلاف محض غافلوں اور جاہلوں کا مفروضہ ہے خدای برتر ہمیں اس قسم کی اوہام سے نکلنے کی توفیق بخشے مگر
قطع نظر ازین اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اسلام کا نصب العین کس کس قسم کی عملی اور اخلاقی برکتوں تمدنی اور
روحانی دولتوں علمی اور عقلی شوکتوں کا گویا دامان پر زر ہے جسکے ہوتے ہوے ہم بوجہ جہالت شکار
مصایب و ذلت ہو رہے ہیں اپنے گھر کے گنج شایگان سے بے خبر ہو کر پامال ہیں

ایدل بکوشے یار گذارے نہ میکنی — اسباب جمع داری و کارے نمیکنی
چوگان کام در کف و گوئی نہ میزنی — بازی چنین بدست و شکارے نمیکنی
در آستین کام تو صد نامہ مندرج — آن را فدای طرۂ یارے نمیکنی

یہ امر کسی تشریح اور تفصیل کا محتاج نہیں کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب اور دین ہے کہ جو انسان کو
آب و آتش مہر و ماہ اور روح و مادہ کی دلفریبیوں سے ہٹا کر بلا واسطہ براہ راست خداوند مطلق و واحد
کے سامنے سر جھکانے کی لاگ اور پیرو۔ ہدایت کرتا ہے خدا کو ایک ماننے کی ضرورت کے متعلق ہم اپنے مضمون
"توحید کی اہمیت" میں بہت کچھ عرض کر چکے ہیں حقیقتاً خداوند برتر و واحد کی پرستش و ستایش کا دستور العمل
انسان کی تمام شعبہ ہای فطرت کی تکمیل کیواسطے علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً لا بدی ضروری ہے۔ اصولی طور پر سمجھا جائے
تو اوس ہستی مطلق خالق کائنات خداوند حی القیوم کی ذات لاہمتا لو اس یکتا و بے مثل تعلیم توحید کی اہمیت کیساتھ
دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اسلام کا وہ رفیع الشان اور ممتاز و مقدس نصب العین ہے جسکے ساتھ انسان کی تمام

Marfat.com

علمی عملی سعادتوں عقلی اور تمدنی برکتوں دلی اور دماغی فرحتوں اور نیز آزادیوں کی دولتیں پیوستہ ہیں ہم جانتے ہیں کہ خدا کو تمام قومیں مانتی ہیں اور کسی مذہب کو بھی اوسکی خدائی سے انکار نہیں لیکن جن واسطوں اور واسطوں سے گذرتے ہوئے دوسری مذاہب کے لوگ اوس نور مجرد تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں یہی وہ غلط خیال یا ایک اصولی غلطی ہے جسکی مضرتوں اور دنایت آفرینیوں کو دنیا کی ایام تاریک میں بتایید الٰہی بانی اسلام علیہ التحیات والسلام نے محسوس کیا صدقت یا رسول اللہ

بیشک تمام انواع اور جملہ اقوام کی جبر آفرین اور کمزور خیالات جن کے باعث صدہا انسانوں کی روحیں اب تک بآزادیٔ ضمیر مسلّمات علمیّہ اور حقائق عقلیہ تک نہیں پہنچ سکیں وہ سب کے سب خدا کی سوا اور چیزوں کیطرف جھکنے اور "ارباباً من دون اللہ" کے سامنے گردنیں رکھنے کا نتیجہ ہیں اسلام نے اس طرز عمل کو شرک و بطلان قرار دیا اور مذاہب قدیم کی مقدس لوگوں نے اپنی خود غرضیوں اور جاہ طلبیوں سے جس جس قسم کی سراسر پھندی روحانیات کی دلفریب ڈوریوں کیساتھ انکی گردنوں میں ڈال رکھی تھی ہوا سبکو مقدس اسلام نے اپنی ممتاز نصب العین کی رفعتوں کو دیکھتے ہوئے توحید مطلق کی پر صداقت تلوار سے کاٹ کر سبکو آزاد کر دیا اور ان کو اپنی ہی قوت علم وعقل سے بلا واسطہ اوس خدای واحد کے سامنے پہنچا دیا جسکے دربار دُربار تک ان عقلی علمی اور اخلاقی و ادراکی کمزوریوں کے سبب راہبوں اور کاہنوں یا احباروں اور پاپاؤں کی مدد کے بغیر پہنچنا سخت مشکل بلکہ ناممکن سمجھے بیٹھے تھے اور یہ آواز حق سنائی

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ ط ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتٰب منیر ۵ پ ۲۱ ع ۸ -

لوگو کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی ؟ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سبکو اللہ نے تمہارے واسطے (اپنی اپنی جگہ) پکڑ رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کی ہیں (بایں ہمہ) لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا کی بارے میں کسی علم اور حقیقت شناسی کی بغیر جھگڑتے ہیں نہ تو انہیں ذاتی طور پر معلومات علمیہ حاصل ہیں اور نہ خدا کیطرف سے ہدایت وبصیرت اور نہ ہی اون کی پاس پوری اور روشن قوانین الٰہی کی کتاب ہے۔

مدعا یہ کہ ای لوگو وہی خدای واحد و برحق لائق پرستش وستایش ہے جسنے کائنات کی تمام ظاہری [illegible] باطنی چیزوں اور دولتوں کو تمہاری جسمانی اور روحانی آسائیشوں کیواسطے مہیا کر رکھا ہے نہ کہ وہ احبار اور راہب یا بت اور کاہن جنہیں تم نے اپنی جہالتوں سے اپنا مشکلکشا اور حاجت روا سمجھ رکھا ہے یہ تو سب کے سب معبودان باطل ہیں مگر لوگوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اللہ کی ذات کا کچھ احساس ہے لیکن خدا کی صفات عالیہ اور کمالات سے وہ جاہل ہیں اور خواہ مخواہ موجودات کی چیزوں کو اللہ کی صفات جلیلہ کا

Marfat.com

حصہ دار اور شریک ٹہراتے ہیں اور آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اگر انہیں ذات باری کی یکتائی اور وحدت کا صحیح علم ہو تو کبھی ایسا نہ کریں مگر مشکل تو یہی ہے کہ نہ تو اون کے ضمیر ہی ہدایت یافتہ ہیں اور نہ کوئی معقول و مستند آسمانی کتاب ہی اون کے پاس ہے جو انہیں جہالت و لاعلمی کی اس ضلالت سے نکالے

لیکن حاصل یہی کہ ان حالوں یہ لوگ علماً عقلاً مذہباً اور اخلاقاً زندگی کے کسی صحیح نصب العین کو ہرگز معلوم نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں کوئی سچا اور علم آموز نصب العین حیات بتایا ہی نہیں گیا مگر جب ان کم بختوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اب اس نازل شدہ کتاب ہدایت (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہیں علم و عقل اخلاق و عمل کی ہر سعادت و برکت کیساتھ زندگی کے نہایت شاندار نصب العین سے باخبر کر سکتی ہے تو یہ ناعاقبت بین یہی جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہم تو اوسی طریقہ پر چلینگے جس پر ہم نے اپنے بڑے بوڑھوں کو پایا اور دیکھا ہے بھلا شیطان خناس اگر ان کے اسلاف کو مشرکانہ طرز عمل کی تعلیم دے دے کر دوزخ ہی کیطرف بلاتا رہا ہو تو بھی یہ نادان اوسی طریقہ پر رہینگے جیسے اسلاف کی دیکھا دیکھی یہ درست اور صحیح سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ نے سوچنے اور سمجھنے کیواسطے سبکو الگ الگ دل اور دماغ عطا فرمایا ہے اور ہر ایک سے جداگانہ ہی پرسش اعمال ہی ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اس آیتٔ کریمہ کی مفصل مفہوم کو ہم الفاظ بالا ہی میں لسلسلۂ بیان عرض کر چکے ہیں لہذا اب اوسکا (اعادہ) تحصیل حاصل ہے لیکن خالص خدا پرستی کیلئے توحید مطلق کا نصب العین قائم کرنے سے (اسلام کو) ایک تو احیائے حقیقت مقصود تہا دوسرا نہایت ضروری اور بلند و بالا یہ مقصد جلیل ہی پیش نظر تہا کہ انسان اپنی فطرت شریف کی شرافتوں اور اللہ کی دی ہوئی پوری علمی عقلی برکتوں اور آزادیوں کیساتھ وہاں تک بلند اور اونچا ہو سکے جہاں تک کہ اونچا ہونے کی اہلیت اوس میں خداوند نے اپنی خلافت عظمیٰ کا ممتاز منصب دیکر رکھہ دی ہے ورنہ یہ اشرف مخلوق انسان بتوں اور بندوں راہبوں اور کاہنوں ہی کے قدم بوسیاں کر کر کے گھستا رہیگا چنانچہ خدائے برتر نے تعلیمات توحید کیساتھ عنایات مزید کے طور پر شرک و کفر کی ہولناک حالتوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا اور ہر ممکن البیان انداز کلام اور طریقہ سے انسان کو شرک و جہل کی ابلہانہ زندگی سے بچنے کی ہدایت کی کہ میرا نائب اور خلیفۃ الارض انسان دنیا کی کسی دور میں بہی اپنے استحقاق شرف و فضل سے محروم نہ ہونے پائے کیونکہ ایسا ہونے میں انسان کی بہت بڑی تذلیل اور تحقیر ہے جو اللہ کو کسی طرح گوارا نہیں

قرآن پاک کے ذی ہوش ناظرین سے یہ بات مخفی نہیں کہ کتاب حق نے جس جوش و زور سے جلال وحدت کی بیانات سنائے ہیں اوسی صراحت اور تدقیق سے شرک و بطلان کی فرومایگی اور ذلت آفرین کیفیتیں ظاہر فرمائی ہیں اور شرک کو شر الاشرار بتایا اور جہالت قرار دیا ہے جو بالکل سچ اور صحیح ہے جو لوگ خدا کو مانتے ہوئے موجودات و مخلوقات کی ستائیشیں بہی کرتے ہیں بتوں اور اوتاروں یا آگ اور دیو

Marfat.com

کو ذات الہی کا مظہر جلال سمجھکر ہی جھکتے ہیں اونہیں یہ حقیقت معلوم ہی نہیں ہوئی کہ دین برحق اسلام کا اصل مدعا اور نصب العین کس قدر اونچا اور بلند و بالا یا پاک ومقدس ہے حافظ سچ کہتا ہے

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند — نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو این جاست — نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست — کلاہ داری و آئین سروری داند

غلام ہمت آن رند عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص خدائی ذات برحق کو سرے سے مانتا ہی نہیں تو اس جہالت سے اوس ہستی مطلق کا کچھ بگڑ نہیں سکتا اور اگر اوسے ایک ماننے کے عوض پندرہ یا بیس بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں متعین اور منقسم کر لیا جائے تو بھی اللہ کی ذات واحد و برتر اس اعتقاد غلط کی مضر نتائج واثرات سے بالکل پاک ومنزہ اور بالا رہیگی وہ نور مجرد ذات برحق حی الذی لایموت رب خالق الارض والسموات معبود اور محیط کائنات ہستی ان تمام جھگڑوں سے پاک وبرتر ہے اوسکی مقدس تعلیم توحید کو ماننے میں انسان کا اپنا بھلا ہے اور شرک وجہالت کے اختیار کرنے میں صدہا قسم کی ذلتیں نحوستیں اور پریشانیاں پنہاں ہیں اگر غور سے دیکھا سمجھا جائے تو قوموں کی عروج وزوال کی حقیقی علت یہی موحدانہ یا مشرکانہ طرز عمل ہے انسان دنیا میں خواہ کسی جگہ بھی ہو مگر وہ ذلیل وخوار اوسوقت ہوگا جبکہ خدائی سچی آئین ونظام کی حدود سے باہر قدم رکھیگا اور اوسی نظام الہی یا قوانین ربانی کی واجب التعمیل مجموعہ کا نام قرآن پاک ہے اور وہی سرچشمہ جلال توحید و وحدت ہے جسکا خالص اور مقدس وممتاز نصب العین یہی ہے کہ انسان خدا کو واحد و یکتا ماننے سوی موجودات اور مخلوقات کی کسی چیز کو پرستش وستائش کی قابل نہ سمجھے اور اپنا سر نیاز اوسی معبود حقیقی کی سامنے جھکائے جو کل کائنات کا اکیلا خالق وآفریندہ ہے اور اوسکے ہر جگہ حاضر وناظر ہوتی ہوئی ہمیں کسی چیز کو بھی واسطہ قرار دینے کی ضرورت نہیں یہی وہ پرشکوہ اور نہایت شاندار نصب العین ہے جسکو سمجھ لینے اور پیش نظر رکھنے سے انسان تمام قسم کی علمی اور عقلی سعادتوں تمدنی اور روحانی برکتوں فطری اور خلقی شرافتوں ازلی اور ابدی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوکر دین ودنیا کی سچی مسرتوں اور کامیابیوں کا وارث بن سکتا ہے

ما شیخ و زاہد کمتر شناسیم — یا جام بادہ یا قصہ کوتاہ

شوق خشش برد از یاد حافظ — ورد شبانہ درس سحرگاہ

ادھر توحید الہی کی ہمت افزا تعلیم انسان کیلئے اگر تمام مقاصد حیات اور اغراض فطرت کی تکمیل کا سچا ذریعہ ہے تو دوسری طرف شرک جو ضد توحید ہے آدمی کیواسطے جملہ ناتوانیوں علمی اور عقلی فرومایگیوں پستیوں

Marfat.com

حماقتوں غلط اندیشیوں۔ باطل کوشیوں اور جہالتوں کا سنگ بنیاد ہی جب پڑیگا اور سہارا لگا لینے سے ان کا اپنی فطری اقتدار و شرف اور حریت و سیاست کی درجوں سے گر جانا بالکل یقینی اور لازمی ہے چنانچہ کتاب پاک قرآن نے مطلق توحید کا پرشکوہ نصب العین دنیا کے سامنے پیش کرکے انسان کو جس عاقلانہ مردانہ اور الوالعزمانہ زندگی کی راہ دکھائی ہے اوسکے اس احسان عظیم سے اغماض کرنا پرلے درجہ کا کفران نعمت ہے اور اسی لیے محامد توحید کیساتھ خدا کی اس پر صداقت کتاب نے شرک کی شرمناک تباہیوں اور کیفیتوں کو بیان کرکے اوس اوج عروج کیطرف اٹھایا اور ابھارا ہے جو شرف انسانی کا خاص حصہ اور مخصوص استحقاق ہے اگر انسان نہ بہ ہوش و حواس آیات ذیل کی معنوی فیضان سے اپنی جہالت کی سبب بہرہ اندوز سعادت نہ ہوسکے تو بلاشبہ اوس سے بدبخت اور بڑھکر لغو کوئی شخص نہ ہوگا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

ومن یشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي به الريح في مكان سحيق ۝ پ ۱۷ ع ۱۱

جس نے غیر اللہ کسی چیز کو بھی ذاتی اور صفاتی طور پر اللہ کی جلال الوہیت و وحدت کا شریک بنایا اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کہ وہ آسمان سے گر پڑا اب یا تو گرتے ہی ہیں وہ خونخوار پرندوں کا طعمہ بن جائے یا ہوا اوسکو کسی دور دراز پر تکلیف مقام پر لیجاکر ڈال دیگی

مردم پرستی یا پیر پرستی

ان الذين تدعون من دون الله عباد امثالكم فادعوهم فليستجيبوا لكم ان كنتم صادقين ۝ پ ۹ ع ۸

واقعی اے نادان لوگو جن لوگوں یعنے (کاہنوں راہبوں اور شایخوں) کو تم اپنی مدد کیواسطے بلاتے ہو وہ بھی تو تمہیں جیسے بندے ہیں (دگر نیز) تم انہیں بلا دیکھو اور اگر تم اپنے دعوی شرک میں سچے ہو تو دیکھیں وہ تمہاری مدد و استعانت کو پہنچیں (یعنے وہ بھی چونکہ انسان ہی ہیں وہ درحقیقت تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتے)

ان آیات کے بعد خدای برتر کفار و جہلا کو بتوں کی حالت سے بھی آگاہ فرماتے ہوئے یہ ارشاد سناتا ہے کہ

ان ولي الله الذي نزل الكتب وهو يتولى الصالحين ۝

بیشک اللہ ہی سچا اور حقیقی معاون و مددگار ہے جسنے قرآن جیسی پر حکمت و علم کتاب نازل فرمائی ہے اور وہی تمام سمجھداروں عاقلوں اور پرہیزگاروں کا معاون و حامی ہے

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء ط ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا ۝ پ ۵ ع ۴

اگر شرک کیا جائے تو اللہ اس گناہ کو معاف نہیں کریگا (ہاں) اس سے کم درجہ کے گناہ وہ جسے چاہے بخشدے اور جس نے اللہ کیساتھ کسیکو شریک گردانا وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑا

اسکے بعد خداوند واحد اپنی نعمت توحید اور برکات قرآن کی نسبت یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اے لوگو

Marfat.com

يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وانزلنا اليكم نوراً مبينا ٥ پ

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (ہمارا پیغمبر برکات توحید لیکر) اتمام حجت کے طور پر آچکا ہے اور ہم نے اوسکے ذریعہ سے تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور ہدایت (قرآن پاک) بھیج چکے ہیں

پھر شرک و بطلان یا خدا کے سوا دوسری چیزوں بندوں دیوتاؤں اوتاروں قدرت کے کرشموں یا جوگیوں اور راہبوں کو اپنا کارساز سمجھنے والے جاہلوں کو ان آیات مقدسہ میں یوں ہدایت ہوتی ہے

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت اتخذت بيتاً ط و
ان اوهن البيوت لبيت العنكبوت لو كانوا يعلمون ٥ ان الله يعلم
ما يدعون من دونه من شيء وهو العزيز الحكيم ٥ وتلك الامثال نضربها
للناس وما يعقلها الا العالمون ٥ خلق الله السموات والارض
بالحق ط ان في ذالك لاية للمؤمنين ٥ پ ٢١ ع ١٤

جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں اون کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ اوسنے بھی اپنے زعم میں ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ گھروں میں بودے سے بودا گھر مکڑی کا ہے کاش یہ لوگ (شرک کرنیوالے کچھ سمجھتے بیشک یہ نادان) لوگ جن جن چیزوں کو خدا کے سوا پکارتے ہیں خدا اون سبکی حقیقت سے واقف ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اور (اے پیغمبر) ہم یہ چند مثالیں لوگوں کے سمجھانے کیلئے بیان فرماتے ہیں اور سمجھدار ہی انہیں سمجھتے ہیں خدا نے آسمان و زمین کو کسی مصلحت و غرض سے بنا رکھا ہے واقعی ایمان والوں کیواسطے (آثار قدرت اور خلا و فضا) میں جلال الوہیت کی بڑی نشانی موجود ہے

ایک مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ

يا عبادي الذين آمنوا ان ارضي واسعة فاياي فاعبدون

اے ہمارے بندو جو ایمان لا چکے ہو ہماری زمین (تمہارے لیئے طرح طرح فراخ ہے) تو (جہاں بھی رہو بلا شرکت غیرے اور بلا واسطہ دیگر ہماری ہی اطاعت اور فرمانبرداری کرو

ایک جگہ شرک اور توحید پر تبصرہ کرتے ہوئے بحالات لقمان خدائے برتر ارشاد ذیل فرماتا ہے

واذ قال لقمان لابنه وهو يعظه يبني لا تشرك بالله ط ان الشرك
لظلم عظيم ٥

اور ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اے بیٹے کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اس میں کچھ شک نہیں کہ شرک بڑی ہی ظلم و ستم کی بات ہے۔

الحاصل ان تمام آیات بالا کے مضمونات اور اون کے نفس مطالب پر غور کرنے سے بصراحت معلوم ہوجاتا ہے کہ اسلام اپنے مقدس نصب العین توحید سے انسان کو کس قدر عالی ہمت بلند نظر غیور جری دوربین اور اپنی مدد آپ

Marfat.com

کرنیوالا باہوش انسان بنانا چاہتا ہے تاکہ یہ کمالات الٰہیہ کا بہترین مظہر (انسان) ماورائی کمزور سہاروں سے الگ ہوکر تمام مشکلات حیات کا مردانہ وار مقابلہ خود کرسکے اور ہر حالت میں اوسکی نگاہ نہایت بلند اور وہ اپنی شرف نفس سے واقف رہے اور کبھی نہ گھبرائے اور جب وہ اسرار توحید سے آگاہ ہوکر ایک حد تک کچھ معرفت حاصل کرلے تو خوش ہوہوکر کہے

هزار دشمنم ار میکنند قصد هلاک　　گرم تو دوستی از دشمنان ندارم باک
اگر تو زخم زنی بہ کہ دیگرے مرہم　　وگر تو زہر دہی بہ کہ دیگران تریاک
(حافظ)

ادیان مختلفہ کے مقابلہ میں اسلام کا یہ فخر بالکل بجا اور درست ہے کہ اوسنے اپنی پاکیزہ اور بے لاگ تعلیم توحید سے انسان کو وہ پرشکوہ اور مہتم بالشان نصب العین حیات و ممات دکھایا ہے جسکو علماً عملاً اور اخلاقاً پیش نظر رکھنے سے انسان دنیا اور عقبیٰ میں کبھی ہرگز ذلیل اور رسوا نہیں ہوسکتا کیونکہ تمام ذلتیں اور پستیاں رسوائیاں اور خواریاں کمزوریاں اور غلط اندیشیاں شرک و لطلان ہی کی ہواؤں میں پرورش پاتی ہیں جنکا استیصال بے حد دین برحق اسلام نے ہرممکن طریقہ سے فرمادیا ہے مگر آہ ہم مسلم شامت اعمال سے آج اگرچہ طرح طرح کی جاہلانہ اور مشرکانہ لغویات میں مبتلا ہیں اور دین مقدس کے سعادت آفرین نصب العین کو گم کرکے محض حشرات الارض کیطرح بے اصول و آئین زندگی گذار رہے ہیں لیکن اسلام کے دانش افزا اور ہمت بخش نصب العین کو دیکھتے ہوئے قوم کے ہر صحیح العقل ذی ہوش اور مہذب شخص کا یہ خاص فرض ہونا چاہیے کہ وہ ہرممکن کوشش سے قوم کے خیالات باطلہ کی اصلاح کرے اور ان مساعی جمیلہ کا اجر اللہ ہی کے پاس ہے جو بہترین اجر دینے والا ہے

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن　　کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیداً ہ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم
ذنوبکم ط ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً ۰ ۲۲

مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات بھی کہو تو سیدھی سچی (ایسا کروگے) تو خدا تمہیں اعمال نیک کی توفیق دیگا
اور تمہارے گناہ بھی بخش دیگا اور جس نے اللہ اور اوس کے رسول کا کہا مانا تو اوسنے بڑی کامیابی حاصل کی

اگر یہ بات سچ ہے کہ کائنات کو پیدا کرنیوالا خالق مطلق خداوند ہے وہ عظیم انسان ہستی ہے جسکے سامنے کل کائنات سرنگندہ ہے اگر یہ درست ہے کہ انسان تمام مخلوقات عالم سے ایک ممتاز اور شریف شخصیت رکھتا ہے تو بے شبہ تمام نوع انسان کی تمدن و تہذیب کمال و فضل اور شائستگی کی بنیاد اسی ایک اصول پر قایم رہ سکتی ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی ارضی اور سماوی چیز کے سامنے سرنگوں نہ ہو یہ نہ ہو جائے کہ ہم مٹی کی مورتوں انسانوں قبروں یا پالش اور کاغذ کے صنم کدوں کو جھک جھک کر پوجیں دین اسلام کے مقدس نصب العین کو ایک عاقل مسلمان کیطرح اگر سمجھیں تو اے عزیزان وطن و ملت یہی تو وہ گمراہی اور جہالت ہے جسکا نام شرک ہے اور جس میں ملوث ہونے سے انسان رفتہ رفتہ نامحسوس طریقہ سے ذلت و ضلالت فرومایگی اور کمزوری نامردی اور بزدلی کے اون درجوں

Marfat.com

پر آ رہتا ہے جس کے آگے ہلاکت ہے اور وہاں تاریکی ہی تاریکی کا تسلط ہے

پس اسی لئے یہ بات بآواز دہل کہی جاتی ہے کہ دین برحق "اسلام" نے توحید مطلق کی تعلیمات عالیہ کو اپنا طرۂ امتیاز بناکر خداپرستی کی ازلی اور ابدی نصب العین کے قرار دینے میں نوع انسان کیساتھ بڑا ہی بھاری احسان کیا ہے اور خلق خدا کے سامنے اس عظیم الشان اور ممتاز مقصد رفعت و عزت کو الفاظ لا الہ الا اللہ کی صورت میں پیش کرکے وہ صداقت اور حقیقت ظاہر کی ہے جسکا جواب قیامت تک کسی انسان کا دماغ اور دل (بشرطیکہ وہ صحیح الحس اور سلیم الفہم ہو) ہرگز پیدا نہیں کر سکتا ہاں اگر کوئی بات کچھ بن سکتی ہے تو وہ صرف یہی کہ انسان اپنی فطرت شریف کی مدارج و فضائل کو سمجھکر جب لا الہ الا اللہ کی شاندار علمی عقلی ازلی اور ابدی مفہوم سے آگاہ ہو تو بخلوص قلب اس مفہوم مقدس کی سکھانے اور نصب العین کی دکھانے والے بزرگ و محتشم ہادی پیغمبر عرب روحی فداہ کی رسالت عظمی کا اعتراف و اقرار کرتے ہوئے کہ اٹھے کہ "محمد رسول اللہ"

حافظ جناب پیر مغان مامن وفاست　　من ترک خاک بوسی این در نمے کنم

اہل یورپ جو ابتک محض یک طرفہ اور متعصبانہ خیالات کے باعث اسلام کی حقیقی مشن اور ممتاز نصب العین کو سمجھنے سے عام طور پر معذور ہیں اونکا یہ قول کہ اسلام مانع ترقی ہے اسلامی نصب العین کی حقیقی خصوصیت اور شوکت و عظمت کی مقابلہ میں کسقدر حقیر اور مضحکہ خیز ثابت ہوتا ہے مگر اس امر میں انہیں ہم ایک حد تک معذور سمجھتے ہیں کیونکہ وہ صرف مسلمانوں کی موجودہ جمود اور سکون و انحطاط کو دیکھکر ایسا کہتے ہیں لیکن ایک مبصر اور ذی فہم انسان سمجھ سکتا ہے کہ عرب کے جن مٹھی بھر بادیہ نشینوں نے صحرائے عرب سے اٹھکر یورپ اور ایشیا میں فتوحات کا سلسلہ قائم کیا علمی اور عقلی برکات کی سربمہر خزانوں کو کھولکر پھیلایا ہر بات کو حکمت و دانش کی کسوٹی پر رکھکر پرکھا توہمات اور مفروضات واہیہ کی پابندیوں کو بندوں اور بتوں کے سامنے جھکنے کی جہالت افزا ذلت و ضلالت سے نکالکر انکی فطرت کی پوری شرف و اقتدار سے آگاہ کیا راہبوں احباروں کاہنوں اور مقدس پاپاؤں کا طلسم کبریائی توڑا اور اونکی جبر آفرینیوں کا استیصال کرتے ہوئے ندائے کلمۃ اللہ سے حریت نفوس اور مساوات کی سطح پیدا کی فرمان روائی کی آئین اور جہانبانی کی اصول قائم کئے آقا اور غلام کو ایک مسند پر بٹھایا باطل معبودوں کیطرف سے ہٹاکر سبکو ایک خدائے برحق کی سامنے سرنگوں ہونیکا ہمت بخش اور دانش آفرین راز حقیقت سکھایا آخر وہ بھی تو مسلمان ہی تھے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد　　روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

مگر خدائے واحد کی ارشادات مقدسہ کبھی غلط نہیں ہوسکتے او سکے باندھے ہوئے ضابطوں اور قاعدوں میں ذرہ بر

Marfat.com

تبدیلی کا ہونا بھی محالات سے ہے اور سچ پوچھو تو اوسکے اٹل قوانین اور نہایت پایدار ضوابط کو سمجھنے اغراض فطرت کو جاننے اور اوسکی عطا کردہ تمام ظاہری اور باطنی قوتوں کو ہوشمندانہ طریقوں سے برمحل کام میں لگانے یا لگائے رہنے کا نام اسلام ہے اور یہی اوسکا نصب العین ہے کہ اشرف المخلوقات انسان خدا کی زمین پر تمام قسم کی علمی۔ عقلی اخلاقی۔ عملی، تمدنی اور سیاسی روحانی برکاتِ حیات حاصل کرتا ہوا کبھی نہ بھٹکے زندگی کی تمام حاجتوں کا آپ حاجت روا اور جملہ مشکلاتِ ہستی کا خود مشکلکشا بنے یہی شرافت ان الفاظ کے ذریعہ سکھائی گئی تھی کہ کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین اور یہی وہ سیدھی راہ تھی جس پر چلنے یا چلتے رہنے کیلئے ذاتِ باری کی عنایات کی کے طور پر ہمیں یہ کہنا سکھایا گیا تھا کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۰ اسی نکتہ کی بات کو سمجھکر قدیم طالبانِ نجات کے مقابلہ میں ایران کے ذی ہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے اپنی مستانہ اداؤں کیساتھ خیالات کو ان اشعار میں بیان کیا

خیز تا خرقۂ صوفی بخرابات بریم — زرق و طامات به بازار خرافات بریم
ور نهند در ره ما خار ملامت زاهد — از گلستانش بزندان مکافات بریم
در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند — ره بپرسیم مگر پی بمهمات بریم
شرم می آیدم از خرقۂ آلوده خویش — که بدین فضل و هنر نام کرامات بریم

حافظ آب رخ خود بر در هر سفله مریز — حاجت آن به که بر قاضی حاجات بریم

مگر آہ آج مسلمان عام طور پر اسی سفاہت میں خود مبتلا ہیں انہوں نے اصول کی پابندی کو عملاً فراموش کر دیا اور دین برحق اسلام کا وہ ممتاز نصب العین توحید جس پر کاربند رہنے سے انسان اونچے سے اونچے مقامات عالیہ علمیہ تک پہنچ سکتا ہے بالکل بھلا دیا جسکے بعد اونکا تمام ہجوم خدا کی وسیع و فراخ زمین پر ہر جگہ محض دعاؤں التجاؤں اور مناجاتوں کے سہارے زندگی گذارنے کیلئے رہ گیا اسوقت وہ ہر خود غلط اور گم کردہ راہ جہال کیطرح دیواروں خاک کے ڈھیروں بندوں اور درختوں تک کے سامنے گڑگڑاتے اور سجدے کرتے دیکھے جاتے ہیں اور یہ نظارہ نہایت المناک اور عبرت انگیز ہے جو بعض ہی کسی ذی ہوش اور مہذب مسلم سے واقعی دیکھا نہیں جا سکتا صد افسوس کہ جس قسم کے ابلہانہ یا مشرکانہ خیالات کی متعفن دلدل سے اسلام نے انکو نکالا تھا آج وہ اوسی سنڈاس میں پڑی ہوئی کروٹیں بدل رہی ہیں اور طرح طرح کی ارضی و سماوی آفتیں دینی اور دنیوی بلائیں انہیں چاروں طرف سے گھیرے پڑی ہیں مگر انہیں خبر تک نہیں لیکن [illegible] ہے

اولئک الذین کفروا بایات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقیم لهم یوم القیامة وزنا ۰ پ ۱۶

Marfat.com

یہی وہ (نافہم) لوگ ہیں جنہوں نے (جاہلوں کی سمجھ لگ کر) خدا کی نمایاں نشانات علم وجلال کو جھٹلایا اور (حقیقی طور پر) اوسکے حضور میں حاضر ہونیکو بھی نہ مانا تو ان کے سب اعمال برباد ہو گئے فردائے محشر میں ان کی بعض نیک کاموں کا وزن بھی حساب میں قایم نہ رکھا جائیگا

جسطرح دن کی مقابلہ میں رات اور سچ کی مقابلہ میں جھوٹ ہی ایسے ہی توحید کی تقابل میں شرک اور نور اسلام کو چھوڑ کر اوسکے خلاف چلنے والوں کیواسطے ظلمت کفر ہے اگرچہ لفظ کافر کا استعمال عام طور پر محض مشرک اقوام یا اون اقوام کی افراد کیلیے مخصوص سمجھا جاتا ہی اور اسکے معنے لغوی طور پر خواہ کیسے ہی بسیط ہوں لیکن صاف یہ ہی کہ کافر جاہل ہی کا مرادف ہی اور جہالت ہی کا دوسرا نام اصطلاح اسلام میں کفر ہے جس سے بچنے اور نکلنے کیواسطے مقدس اسلام نے توحید الہی کا نہایت درخشاں اور نمایاں نصب العین مینار نور کیطرح دنیا میں قایم کر کے سبکے سامنے رکھا ہی لیکن جو لوگ ایسی صداقت اور ہدایت کی ہوتے بھی جہالت یا کفر میں مبتلا ہیں اور اپنی ہر کام کیواسطے غیروں کی مدد یا دوسروں کی سہاروں کے طالب ہوں اون کی نادانیاں اور جہالتیں ذلت وندامت محرومی اور ناکامی کی مختلف صورتوں میں انہیں پر ماری جاتی ہیں یہ اللہ کا باندھا ہوا قانون عمل اور نظام کردار ہے کما قال اللہ تعالی

فمن کفر فعلیہ کفرہ ط ولا یزید الکفرین کفرھم عند ربھم الا مقتا ولا یزید الکفرین الا خسارا ۝ پ ۲۲

(ہر چند کہ خدا کی لاانتہا نشانات علم وعقل نمایاں ہیں) پھر اسپر بھی جو شخص جہالت اور کفر اختیار کرتا ہی (سو) اوسکے کفر کا وبال اوسی پر ہے اور جو لوگ کفر وجہالت ہی کرتے ہیں اون کی باطلانہ کردار کی باعث خدا کی حضور میں اون سے ناراضگی ہی بڑھتی چلی جاتی ہی اور کفر کی وجہ ہی ایسے کفر پسند لوگوں کو گھاٹا اور ٹوٹا ہوتا رہا ہے

اس امر کو ہم صدہا مقامات پر عرض کر چکے ہیں کہ اسلام کا طرۂ امتیاز اور ممتاز مسلک اگر ہے تو وہ خالص توحید پرستی کی تعلیم پاک ہے اور اسی نصب العین کو پیش نظر رکھکر قرآن حکیم نے تمام اقوام سلف اور باطل پرست نسلوں کی واقعات حیات سنائی ہیں ہر ممکن طریقہ سے انسان کو انسان بننے کی ہدایات سمجھائی ہیں شرک کی گندی اور ذلت آمیز کیفیتوں اور انسانی حالتوں کو کئی کئی مرتبہ بیان فرمایا ہی ہزارہا انواع وترکیب کی امثال سے اسی ایک بات کو انسانوں کی ذہن میں سمجھانے کی کوشش تام کی ہی کہ انسان شرک وجہالت کی زندگی نہ اختیار کری یا شرک بنکر کسی اپنی وقار واقتدار حریت نفس اور فطری فضیلت کو برباد نہ کر دی چنانچہ آیات بالا کی بعد سلسلۂ کلام پھر شرک اور کفر ہی کی بابت مفصل ارشاد حق یوں ہوتا ہے

قل ارءیتم شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ ط اروني ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک في السموات ام اتینھم کتابا فھم علی بینت منہ

بل ان یعد الظلمون بعضہم بعضا الا غرورا ○ ۲۲

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ تمہیں اپنے ان شریکوں اور باطل معبودوں کی حالت کی کچھ خبر بھی ہے جنکو تم خدا کے سوا پکارا کرتے ہو ذرا ایک
نظر مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا آسمانوں کی بناوٹ میں انکا کچھ ساجھا ہے۔ یا (اے رسول)
ہم نے ان جاہلوں کو ایسا کوئی لکھی کوئی (آسمانی) سند دی ہے ان میں سے کوئی سی بات بھی نہیں بلکہ یہ ظالم لوگ
اپنی مشرکانہ طرز عمل کیا ہے (اور رہبان واحبار وغیرہ) جو ایک دوسرے سے برکتوں کی وعدے کرتے ہیں بس نرے
دھوکے کی ٹٹیاں ہیں (کیونکہ یہاں تو انبیا تک کو بھی اپنی ذاتی سود وضرر کا اختیار نہیں دیا گیا)

الغرض کتاب پاک قرآن نے اپنی مہتم بالشان نصب العین توحید کی تعلیم وہدایت ابلاغ فرماتے ہوئے مسلمانوں کو ایک نہایت ہی شاندار بارعب پرشکوہ اور قابل مثال زندگی کا طریقہ سکھایا تھا اور ہر ایک قسم کی مثال وتمثیل سے خدائے برتر نے اپنی قوانین اور قایم کردہ نظام عالم کی حقیقت ظاہر فرماکر حجت تمام کردی ہے کہ قرآن کو پڑھنے ماننے والا کوئی شخص ان براہین وحقائق کی ہوتے علمی عقلی عملی تمدنی سیاسی۔ روحانی اور معاشرتی جد وجہد کی طرف سے شکوک وشبہات میں پڑا نہ رہ جائے اور یہ خیال کہ عملی سعی کی بغیر کسیکو کسی دوسرے کے بہی سنے سے کما حقہ مفاد پہنچ سکتے ہیں یا یہ کہ اللہ کی اٹل نظام کائنات میں کسی کی کہنے سے کوئی تغیر وتبدل ہوسکتا ہے انکی دلوں سے ہمیشہ کیواسطے نکل جائے اور وہ اوس محکم اور پایدار نظام حیات وعمل کو سمجھتے ہوئے کبھی گمراہ نہوں جو اللہ تعالی نے قایم فرماکر قرآن کی ذریعہ واضح کردیا ہے تاکہ ہندی یا لم زرکم مسلمان عملی کوششوں کو ترک کرکے محض دعاؤں اور التجاؤں ہی پر نہ آرہیں کیونکہ دنیا دار الاعمال ہے نہ کہ دار الاعتقاد وخیال۔ یہاں کبھی کام کا صرف ارادہ کرنے سے کوئی کام ہرگز انجام نہیں پاسکتا۔ یا کسی امر کو محض لفظی طور پر مان لینے سے اوسکی تکمیل ایمانی ہرگز نہیں ہوتی جبتک علماً عقلاً اوسکے لئے جائز ذرایع تکمیل کی تلاش نہ کی جائے اور مزید برآں جب وہ وسائل بہی مہیا ہو جائیں تو سرانجام کار کیواسطے پوری پوری جدوجہد جاری رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ خداوند کی ضابطوں اور اوسکی عادتوں میں کسی بزرگ سے بزرگ شخص کے کہنے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی اگر ایسا ہوسکتا تو اصفیا وعرفا اور صلحا کی ہدایات کا انجام راضی برضا رہنے کی غایت پر نہ ہوتا اور قطع نظر ازیں اگر ایسا مان بہی لیا جائے کہ کوئی بزرگ اللہ کی ضابطوں کو تبدیل کرسکتا ہے تو یہ عقیدہ دین برحق اسلام خدائے اسلام اور اوس مصلح انام علیہ التحیات والسلام کی پاکیزہ نصب العین کی سراسر خلاف ہوگا اور ایک مسلم جسنے صحیح معنوں میں اسلام لایا اوسکے پرشکوہ نصب العین تعلیم کو سمجھ لیا ہو ایسے باطل خیال کو گھڑی بہر کیلیے بہی دل ودماغ میں رکھنا ہرگز پسند نہ کریگا وہ اللہ کی اس نمایاں حکم کی سننے کیلئے قبول کو مان سکتا ہے کہ

فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا ولن تجد لسنت اللہ تحویلا ○ أولم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم وکانوا اشد
منہم قوۃ وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات والارض انہ کان علیما قدیرا

Marfat.com

(اے پیغمبر) تم خدا کے قاعدہ کو بدلتا ہوا ہرگز نہ پاؤگے اور نہ خدا کے آئین کو ٹلتا ہوا دیکھوگے کیا ان لوگوں
(مشرکین) نے زمین پر پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ (نظام الہی کے خلاف چلنے والے) ان سے
پہلے ہو گذرے ہیں ان کا کیسا برا انجام ہوا حالانکہ وہ قوت و حشمت میں کہیں ان سے بڑھ کر تھے اور اللہ
ایسی ہستی نہیں ہے کہ آسمان و زمین کی کوئی چیز اوسے عاجز کر سکے بیشک وہ سب کے حال سے واقف بڑی قوت والا ہے

یہ ہے وہ اسلام کا علمی اور عقلی مسئلہ جسکے سامنے کسی کی تیغ چل نہیں سکتی بلکہ خود آں حضرت روحی فداہ نے بارشاد حق اپنی ذات عالی صفات کے متعلق بھی یہ حکم الہی سنا کر تمام شکوک کا خاتمہ فرما دیا کہ لوگو میرا تو ذاتی نفع اور نقصان بھی میرے اختیار اور بس میں نہیں اگر ایسا ہوتا تو میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا ہاں میں تو اللہ کے ضابطوں کا پابند اور اوسکے ارشادات مقدسہ کا مطیع و منقاد ہوں سبحان اللہ کیسی صاف بے لاگ اور کھری کھری تعلیم ہے مگر افسوس کہ آج بوجہ جہالت مسلمانوں نے صدہا انسانوں کو اللہ کی عظمت اور اوسکے جلال کا حصہ دار سمجھ رکھا ہے ۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

عکس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد — عارف از پرتو مے در طمع خام افتاد
غیرت عشق زبان ہمہ خاصان ببرید — از کجا سر غمش در دہن عام افتاد

تصوف اور درویشی کا پاک مسلک بجائے خود ایک بڑا پاکیزہ دستور العمل ہے لیکن پیر پرستی اور مرید بازی کی عام روش سے بعض نااہلوں نے خود فروشی کا جو ستم ظریف شروع کر رکھا ہے وہ نہایت قابل نفرت ہے جس آقائے نامدار نے فقر پر الفقر فخری فرمایا اوسنے ایسی قسم کی مبتذل درویشی اور سیم و غلہ اندوختن کی فقیری کو بلا تامل الفقر سواد الوجہ فی الدارین بھی فرمایا ہے مسلمان دریوزہ گروں اور مفت خورہ نفس پرستوں کی جماعت نہ تھی بلکہ وہ بڑی مستعد جفاکش محنتی باہمت غیور صالح حق شناس بردبار عاقل اور انجام بین لوگ ہوئے ہیں آج شامت اعمال سے حالت بالکل اسکے برعکس ہے جسکی وجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ ہم لوگوں نے بوجہ جہالت اپنی علمی عملی عقلی اور دینی نصب العین کو گم کر دیا ہے اور اب جدہر سے کسی کی صدائے امداد آتی ہے ادہر ہی سجدے کرنے لگ جاتے ہیں اور یہ سب نتیجہ ہماری علمی عقلی کمزوریوں اخلاقی اور عملی ناتوانیوں بلکہ ایمانی سستیوں کا فساد ہے ورنہ حاجت آن بہ کہ برقاضی حاجات برم کا اسلامی طریقہ ہمیں آج بھی یاد ہے

اسلام نے اپنی پاکیزہ تعلیم توحید میں انسان کی فلاح و بہبود کیلئے جن اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھا ہے بے شبہ ان کی تکمیل غیر اللہ کسی چیز کی پرستش سے ہرگز نہیں ہوتی اس نکتہ کو اصنام اور عناصر کے پوجنے والے کہاں سمجھ سکتے ہیں جبکہ خود مسلمان ہی سمجھنے کو جھگڑ کر نادان و جاہل ہو رہے ہیں ہاں وہ سعید روحیں اور سلیم الفطرت بندے جنہیں احساس حق کی دولت نصیب ہوئی ہے وہ ہرجگہ اس صداقت اور حقیقت کو تھوڑی سی تشریح کیساتھ ہی سمجھکر علمبردار اسلام بن سکتے ہیں اور یہ صلاحیت سبکے حصہ میں نہیں ہوتی

Marfat.com

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از شام　　ز خاکِ مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

ای عزیزانِ ملت اپنی جانوں اور روحوں پر خود رحم کریں کا آسان طریقہ پھر سیکھو آؤ اوس مفروضات اور باطل اوہام کی دفتر بے معنی کو جسکی غلط تخیل نے علم و عقل اور اخلاق و عمل کی مسلمات حقہ کی جگہ گھیر رکھی ہی اٹھا کر خم حقیقت کی میٔ ناب میں غرق کر دیں اور اوس مہتم بالشان نصب العین کو کسی وقت بھی اپنی سینے سے سرکنے نہ دیں جو ہمیں آسمانی برکت اور ربانی نعمت کی طور پر الفاظ لا الٰہ الا اللہ کی صورت میں سمجھایا اور دکھایا جا چکا ہی ورنہ یہ یاد رکھو کہ ہمارا محمد رسول اللہ کہنا ہمیں حقیقی طور پر کچھ فایدہ نہیں دی سکتا مشکلات اور مصایب کے وقت اگرچہ افسردہ خاطر ہو کر سہاروں اور آسروں کا تلاش کرنا انسان کا ایک غیر اختیاری یعنی اضطراری فعل ہی لیکن ہم مسلمان ہیں اور ہمیں تمام قسم کی تکالیف حیات اور مشکلات ہستی اب زبردست ستیا اور صحیح حل بتایا گیا ہی جس سے بہتر اور کوئی حل ہی ہی نہیں یعنی لا الٰہ الا اللہ بیشک اوس خدای برتر کی ذات سے بڑھکر اور کون سہارا اور آسرا ہو سکتا ہی انسان جس پر بھروسہ کر سکے دنیا میں مشکلیں انسان ہی کیواسطے ہیں اور ان مشکلات پر غالب آنے کیلیئے ہی انسان کی شرافت اور اوسکا شرف پیش افتادہ مشکلوں کو خود حل کرنے میں رکھا ہی نہ کہ اون سی بھاگنے اور گریز کرنے میں سچ پوچھو تو مشکلیں اور تکلیفیں انہیں لوگوں کی سامنے آتی رہتی ہیں جو اپنی غافلانہ اور جاہلانہ طرز زندگی سی اون کی دور کرنے کی اہلیت کھو بیٹھتے ہیں ورنہ مشکلات حیات سی کون محفوظ رہ سکتا ہی

درین چمن گل بے خار کس نچید آری　　چراغِ مصطفوی با شرارِ بولہبیست

ہمیں دین برحق اسلام اور رہنمای اسلام (روحی فداہ) نے اغراض فطرت کی تکمیلات کیلیئے علمی عقلی عملی تمدنی روحانی سیاسی اور معاشرتی ترقیات کا وہ رفیع الشان نصب العین حیات تعلیم کیا ہی جس سے بڑھکر بہتر اور سود مند اور کوئی مطمع نظر ہو نہیں سکتا ایک مسلمان کی انتہای رفعت و کمال مشتری بنا فی اور مریخ و زحل تک پہنچ جانے سی بہت بالا ہے از مہ ہی ایک مسلم کا فرض کہ وہ ہر قسم کی مادی اور روحانی علمی اور عقلی ترقیاں کرتا ہوا کبھی نہ تھکے وہ غلط قسم کی قناعت اور بیکار کر دینی والی توکل کی خیال عجیب سے کبھی مانوس نہ ہو کیونکہ اوسی سکھایا گیا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ یہ مقدس مسئلہ اپنی ہمہ گیر کیفیات معنی کی مفہوم سی بجائے خود علیحدہ طور پر قابل بیان ہی جیسے ہم اب دوسری جلد کیواسطے اٹھا رکھتے ہیں لیکن اسقدر ہم عرض کرنے کی بعد اگر کم از کم ہم دین برحق اسلام کی بتلای ہوی نصب العین کو سمجھنے کیطرف رجوع کریں تو خدای برتر کی رحمتیں ہم پر سایہ ڈالنی کیواسطے ابھی موجود ہو جائینگی وہ اسوقت بھی موجود ہیں مگر افسوس کہ ہم خود ہی اپنی شامت اعمال سی محروم و ناکام ہو رہی ہیں اور احساس بہا قدرست بلکہ مردہ ہو چکی ہیں کہ حق و باطل کا نمایاں مابہ الامتیاز بھی ہماری نظروں سی مخفی ہو رہا ہی

آہ آہ از دست صرافانِ گوہر ناشناس　　کاین ہمہ خرمہرہ را با دُر برابر میکنند

کہاں حق اور کہاں باطل کہاں توحید اور کہاں شرک کہاں اسلام اور کہاں کفر کہاں علم اور کہاں جہالت کہاں تاریکی اور کہاں روشنی کہاں اندھے اور کہاں آنکھ والی کیا اس ہدایت کو ہم سمجھ نہیں سکیں بہتر ہے کہ ہم

Marfat.com

چند باتیں ہم "احساس حقیقت" کے عنوان سے عرض کرکے کتاب کو ختم کردیں عجب نہیں کہ انہیں کلمات میں سے کوئی کلمہ اور انہیں الفاظ میں سے کوئی لفظ کسی ذکی الحس اور صحیح الفہم انسان کے کام آجائے ورنہ یہ بالکل سچ ہے کہ

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۲۱

اگر زمین کے تمام درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور سمندروں کی سیاہی اور وہ بھی اس طور پر کہ اوسکے ہوچکنے بھی ویسے ہی سات سمندر اور ہوں تو بھی لکھنے سے اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے

برنیامد از تمنای لبت کامم ہنوز | بر امید جام لعلت دردی آشامم ہنوز
روز اول رفت دینم بر سر زلفین تو | تا چہ خواہد شد درین سودا سرانجامم ہنوز
ساقیا یک جرعہ دہ زان آب آتش گون کہ من | در میان پختگان عشق او خامم ہنوز
در قلم آورد حافظ قصۂ لعل لبش | آب حیوان میچکد ہر دم ز اقلامم ہنوز

احساسِ حقیقت

کسیکہ حسن رخ دوست درنظر دارد
محقق است کہ او حاصل بصر دارد

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝

خدا کی پیدا کردہ کائنات اور اس کائنات کی ساز و سامان سے بڑھکر کوئی ایسی موثر چیزیں جسے دیکھکر انسان حق و باطل کے صحیح احساس کو پیدا کرسکے یہاں تک کہ اوس ذات برحق ہستی برتر قادر ذو الجلال کے موجود ہونے کا علم الیقین بھی انسان قدرت کی مہیا کردہ اسباب ہی دیکھکر حاصل کرتا ہے اور اسی لیئے مشاہدات قدرت کے علم الیقین کو حق الیقین کی درجہ تک پہنچاکر ایک نہایت محکم اور پایدار ایمان کی دولت حاصل کرنیکے واسطے خدائے بزرگ نے کتاب پاک قرآن کے ذریعہ عقلی اور علمی طور پر اسباب عالم پر غور و فکر کرنیکی نہایت سود مند ہدایات فرمائی ہیں۔ واقعی رات دن کی ہیر پھیر اور دنیا کی آثار و مظاہر میں ذی احساس نفوس کیواسطے صلاح و فلاح کا بہت سا سامان سرور مہیا ہے لہذا

کسیکہ حسن رخ دوست درنظر دارد محقق است کہ او حاصل بصر دارد

یہ امر انسانی فطرت کا ایک صحیح مقتضا ہے کہ وہ خارجی اشیا کی اثرات اور آس پاس کی مظاہر و آثار سے

Marfat.com

اثر پذیر ہو اور حالانکہ اس صورت میں آدمی کو علی قدر علم و فہم حقائق و معارف سے پیوستہ کر دی

ہر کس نہ شناسندۂ راز است وگرنہ　　این ہا ہمہ راز است کہ مشہور عوام است

تاہم یہ بات مسلّم ہے کہ دنیا میں انسان عموماً دنیا اور دنیا کی اسباب و سامان ہی کو دیکھ کر کسی نہ کسی حد تک ہوشیار و خبردار ہو سکتا ہے سچ پوچھو تو صحیح معلومات کیلئے خدای برتر نے اپنی کاملہ قدرتوں اور بالغہ حکمتوں سے خود ہی ایوانِ کائنات میں اسقدر سامان و وسایل مہیا کر رکھے ہیں کہ انسان انکا شمار و حساب کرنے سے عاجز ہے حقیقۃً تسلسل لیل و نہار کیساتھ خدا کی پیدا کردہ موجودات کو دیکھ کر انسان نے بہت کچھ پایا اور بہت کچھ سیکھا جسکا سلسلۂ علم تا ہنوز جاری ہے اور ایک خاص مدت تک جسکا علم اللہ ہی کو ہے جاری رہیگا گردشِ عالم کی ہر مکمل دَور پر نوعِ انسان علمی اور عقلی تحریکات سے حقیقت کی ایک صحیح احساس اور سلجھے ہوئے ادراک کی حدود تک پہنچتی رہی گی وہ تمام قومیں جو آنحضرت مبشّرِ اسلام اور محقق فطرت کی وقت اصنام موجودات اور عناصر وغیرہ کی پرستشوں کے دلفریب طلسمِ شرک میں مبتلا تھیں آج حقائقِ اسلامیہ کو وجدانی طور پر مان کر اپنی عقاید قدیمہ کے گوشے بہر طریق اسلام کی ازلی اور ابدی تعلیم توحید کی کعبۂ وحدت سے ملا رہی ہیں اور انسانوں کو اکثر بت پرست یا مشرک کہلانے سے ایک قسم کی ندامت اور قلبی تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر تماشا یہ ہے کہ مسلمان کہلانے سے ڈرتے اور سخت گھبراتے ہیں بقول حافظ

لافِ عشق و گلۂ یار زہے لافِ خلاف　　عشقبازان چنین مستحق ہجرانند

بہرکیف احساسِ حقیقت کی ایک باطنی قوت کسی نہ کسی طرح کارفرمائی کر رہی ہے اور سمجھدار نفوس کبھی نہ کبھی بالآخر خدای برحق اس سچے اور ابدی فیصلہ کو ہی ضرور سمجھ لینگے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم
واللہ غفور رحیم ۝

(اے محمد) ان لوگوں سے کہدو کہ تم اللہ کو (اگر) محبت کرتے ہو تو میری پیروی ہی کرو کہ اللہ بھی محبت کرے اور تمہاری گناہ معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

مگر قطع نظر ازین ہم جب قوم کی رہنماؤں اور ضرورت سے زیادہ مشہور شدہ بزرگوں کو عام طور پر دیکھتے ہیں تو احساسِ حقیقت یا امتیازِ حق و باطل کی صحیح اور علمی اعتبارات سے وہ سخت پستی میں مبتلا نظر آتے ہیں توحید حق اور شرک کی کیفیت ایسی کھلی حقیقت ہے کہ ایک مسلم اعتقادی طور پر اسے اچھی طرح سے مانتا بلکہ اسقدر جانتا ہے کہ توحید الٰہی اور شرک دو متضاد چیزیں ہیں جو ایک جگہ کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مگر افسوس! کہ جب مسلمانوں کی عملی زندگی

Marfat.com

کیطرف دیکھا جاتا ہی تو صغار و کبار کسی نہ کسی صورت مین اپنی اضداد کو جمع کرنے کی ابلہانہ کوششون مین مصروف ملتی ہین نہین معلوم کہ ہم مسلمانون کی دلون سی احساس حقیقت کی شریف و ممتاز قوت کو کون دیوتا اُچک کر لیگیا ہی

آہ! آہ از دستِ صرافانِ گوہر ناشناس کاین ہمہ خر مہرہ را با دُر برابر میکنند

بروای طبیبم کہ خبر زسر ندارم بخدا رہا کنم جان کہ ز جان خبر ندارم
غم ار خوری ازین پس نہ کنم ز غم خوری بس نظری بجز تو با کس بہ کسی دگر ندارم
ز زرت کنند زیور بزرت کشند در بر من بینوای مضطر چکنم کہ زر ندارم
دگرم مگو کہ خواہم کہ ز درگہت برانم تو برایں و من بر آنم کہ دل از تو بر ندارم

انسان خواہ کیسا ہی بی نیاز اور غافل بنے مگر واقعات اور تجربات کو بھلا نہین سکتا اوسکا ضمیر ایک بولتا ہوا حاضر گواہ ہی جو بر بنای احساس حق اوسی ہر حالت مین خبردار اور ہوشیار رکھنے کی باطنی کوشش جاری رکھتا ہی مگر جو شخص ضمیر کی حقیقت نما کیفیتون کو اپنی غافلانہ طرز زندگی سی معدوم و مغلوب کرنی کی عادت اختیار کر لے وہ خود طرح طرح کی علمی عملی - اخلاقی اور عقلی محرومیون سی بالآخر معدوم و مغلوب اور ہلاک و پامال ہوکر رہ جائیگا یہی مفہوم خدای واحد کی اس مقدس فرمان کا ہے

ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظيم

کچھ آگی چلکر تشریح مزید کی طور پر خداوند اپنی قانون فطرت کو بالفاظ ذیل ارشاد فرماتا ہی - کہ

في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا ولهم

ایک زمانہ تھا کہ دنیا علمی اور عقلی حیثیت سی نہایت متبذل درجہ پر آ رہی تھی یورپ جو آج مادی اور علمی ترقیات میکی بل پر تمام عالم کو مرفوع القلم سمجھتا ہی خاص طور پر ظلمت اور تاریکی کی گھٹاؤن مین محصور تھا عام طور پر دنیا کی ہر حصہ مین انسانون اور بتون کی طلسم جلال نے نوع انسان کی گردنین ابلہانہ نیاز مندیون کیلیے جھکا رکھی تھین نسل ساسان و کیان اور روم و یونان کی تمام گوری چیٹے مقننون اور فلاسفرون تک کی شخصیتین آب و آتش کی جیکارون اور مسیح و مریم کی بتون کی سامنے جبہ سائیان کرتی گھیسے جا رہا تھی اشرف المخلوق انسان جو اب قوت علمیہ کی بدولت فلک الافلاک سی گذر کر فضای نامتناہی کی بھی انتہائی مقام کو دریافت کرنی کی کوششون مین محو اور مصروف ہی ضلالت اور خود فراموشی کی ایام قدیم مین شرافت نفس اور فضائل فطرت کی خیال تک سیے بیخبر اور غافل ہو چکا تھا جبر و استبداد اوس زمانہ کی ایسی خصوصیتین تھین کہ بڑی بڑی فرمانروایان ممالک کاہنون - راہبون اور احبارون کی ایمای انگشت کی خلاف فتوائے علم و عقل کی مطابق چلنے سی معذور و عاجز تھی

Marfat.com

ہندوستان میں بھی غالباً وہی زمانہ تھا جبکہ ہندو عزیزان ملک کو مقتدایان مذہب احساس حقیقت سے دور کر کے بت پرستی کی شرمناک ضلالت میں مبتلا کر چکے تھے اور قوم کی قوم اپنی اجتماعی بلکہ انفرادی درجہ اقتدار سے گر کر برتری پندار و نیش اور چھتری کی چادر جون پر تقسیم ہو چکی تھی نرک اور سُرگ کی کنجیاں علم اور عقل نجات اور اس کی وراثتیں بخیال خویش پانڈوں برہمنوں اور مندروں کی پجاریوں نے نہایت دلفریب طریقوں سے اپنی قبضہ اقتدار میں کر رکھی تھیں حریت نفوس اور مساوات فطرت ایک وہم سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ۝ پ ۹ ع ۱۳

ای محمد کیا یہ لوگ ایسے فرضی معبودوں یعنی بتوں اور بندوں کو خدا کا شریک ٹھراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور (حال انکہ) ان سب کو ہمہی نے پیدا کیا ہے اور نہ وہ ان شرک کرنیوالوں کی قوت امداد رکھتے ہیں اور نہ ہی آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم انہیں راہ راست (دین فطرت) کیطرف بلاؤ تو تمہاری ہدایت پر بھی چل نہ سکیں چاہے تم ان کو بلاؤ یا خاموش رہو (انکی ناتوانی اور بے حسی کی باعث یہ دونوں باتیں تمہاری لیے برابر ہیں

سبحان اللہ اس وحشت انگیز اور روح فرسا زمانہ استبداد و ضلالت میں معبود برحق خداوند واحد نے اپنی فیض فضل سے احساس حق اور امتیاز علم وجہل کی بے نظیر قوت بینش و بصیرت اعزاز نبوت اور وقار رسالت کیصورت میں مکہ کی ایک نہایت نجیب الطرفین خاندان بنی ہاشم کی اوس بزرگ و محسن اور حقیقت شناس انسان کو عطا فرمائی جکا واجب الادب اور محترم نام نامی محمد (روحی فداہ) ہے

امام رسل پیشوائی سبیل ،، امین خدا مہبط جبرئیل

فرازندہ پرچم فیض عام علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

اوس مولائی محتشم اور خداوند کی نہایت برگزیدہ بندہ نے جو نوع انسان کا حقیقی محسن اور خیر اندیش تھا احساس حقیقت سے اثر پذیر ہو کر منشائی ربانی دنیا پر توحید پرستی کی تعلیم پُرصداقت کی اخلاقی۔ عملی۔ علمی عقلی روحانی سیاسی اور تمدنی برکات کی صورتوں میں جس کامرانی اور مرادمندی کی آباد و بارونق راہیں کھولیں اون کی ناممکن البیان علمی اور وجدانی لذتوں کو کچھ جاننے والی ہی جانتے اور سمجھنے والی اہل بصیرت ہی سمجھتی ہیں

یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص خواہ وہ کسی قوم کا ہو سچائی اور صداقت کو برنبائی معتقدات راسخہ اپنا حصہ سمجھی نہایت یقینی ہے کہ سرایا انسان جو علم و عقل سے بہرہ اندوز ہو چکا ہو دانشمندی کی باتوں اور علمی رازوں کو نہایت دلپذیر طریقہ سے بیان کر سکیے اور لوگ عام طور پر اوسکی تعظیم و عزت بھی کریں کیونکہ یہ دراصل اوس انسان کی عزت نہیں بلکہ یہ عزت خدا کی اوس نور علم و عقل کی عزت ہے جسکا احترام بزم عالم میں ضروری اور فطری ہے لیکن یہاں یہ بات بیان کرنا بھی مبنی بر حقیقت ہے کہ کسی انسان کی عقلی اور علمی قابلیت کی صحیح تکمیل اوس رسول

Marfat.com

محترم اور نبیٔ محتشم (روحی فداہ) کی رسالت کاملہ کا اعتراف کئے بغیر ہرگز نہ ہوگی یہی مفہوم شیخ شیراز سعدی علیہ الرحمہ کے اس مشہور شعر کا ہے جو اونکی ایک معروف عام چھوٹی سی مگر مقبول کتاب کریما کا چوتھا شعر ہے

زبان تا بود در دہان جای گیر
ثنای محمدؐ بود دلپذیر

مگر یہ ایک نہایت ہی لطیف رمز اور حسین راز ہے جو علم و لاکے پرشور بحثوں لاطائل تقریروں اور تحریروں سے عام طور پر سب کی سمجھ میں نہیں آسکتا عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ خوب فرماتے ہیں

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از شام
ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

امتیاز حق و باطل اور احساس حقیقت کی شریف خیال سے متاثر ہوکر کاملون عارفون صوفیون اور دوسرے ذی فہم بزرگون نے گویا "زبان تا بود در دہان جایگیر" کی کیفیتون کو سمجھکر اوصاف رسالت محمدیؐ اور کمالات فیضان تعلیم مصطفوی کی نسبت جس جس قسم کی ترنم ریزیان فرمائی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ سب دلپذیر ہیں مگر عارف شیراز اور دنیای اسلام کی اس فرزانہ خیال حافظ قرآن یعنے خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے اعتراف رسالت کیساتہ رسول صلعم کی دانش افزا ذوق محبت میں جس بلند آہنگی اور عالی خیالی سے جو جو کچھ لکھا صاحبان صداقت و ارادت پر ظاہر ہے مگر غزل ذیل کو ذوقیہ ہم یہان درج کرتے ہیں ارباب ذوق اسلئے ہر شعر کو پوری توجہ سے پڑہیں۔ سمجہیں اور سوچیں پہر دیکہیں کہ انہیں عالم وجدانیات میں کیا کیا حاصل ہوتا ہے؟

تاب بنفشہ میدہد طرۂ مشکسای تو
پردۂ غنچہ میدرد خندۂ دلگشای تو

ای گل خوش نسیم من بلبل خویش را مسوز
کاز سر صدق میکند شب ہمہ شب دعای تو

خرقۂ زہد و جام می گرچہ نہ درخور ہمند
این ہمہ نقش میزنم در طلب وفای تو

شور شراب و سوز عشق آن نفسم رود ز یاد
کاین سر پرہوس شود خاک در سرای تو

دشمن و دوست گو بگو بر غرضے کہ ممکن است
جور ہمہ جہانیان میکشم از برای تو

مہر رخت سرشت من خاک درت بہشت من
عشق تو سرنوشت من راحت من رضای تو

شاہ نشین چشم من تکیہ گہ خیال تست
جای دعاست شاہ من بی تو مباد جای تو

دلق گدای عشق را گنج بود در آستین
زود بہ سلطنت رسد ہر کہ بود گدای تو

خوش چمنیست عارضت خاصہ کہ در بہار حسن
حافظ خوش کلام شد مرغ سخن سرای تو

بہر کیف قابل غور و لحاظ یہ امر ہے کہ اوس مصلح اعظم اور منجیؐ محتشم نے خدا کی عطا کردہ مخصوص انعام و فضل اور احساس حقیقت" کی انتہائی شرف و کمال سے جسکا دوسرا نام بالفاظ دگر رسالت اور نبوت ہی ہوسکتا ہے مشرف ہوکر نوع انسان کی بے حد ابتذال اور خود فراموشی کی زمانہ تاریک میں معلوم کیا تو کیا اور اگر بندگان خدا کو سمجہایا تو کیا سمجہایا؟ آنحضرت کو بانی اسلام کہنا اور سمجہنا ایک قسم کا مغالطہ حسی ہی ہوگا ورنہ یہ صاف ظاہر ہے کہ دین برحق اسلام اوس رسولؐ کا کوئی ایجاد کردہ یا بنایا ہوا دین نہیں بلکہ اسکی منادی تمام مصلحین عالم نے

Marfat.com

وقتاً فوقتاً اپنی اپنی زمانہ ظہور مین فرمائی ہی اور یہی اطلاع قرآن پاک نے ہی ہم تک پہنچائی ہی اور یہی حقیقت بر سر عام لانیکےلیے رسول محترم کی مقدس نصب العین کا دوسرا پہلو ہی یعنی کہ ہم کہتی ہیں اور انو ظہور دین کی تعلیم دینی نہیں آئی ہین ہر ملک و ملت مین انبیاء و مصلحین کا ظہور ہوا ہی مگر افسوس کہ لوگون نے اپنی خوش اعتقادیون اور خوش فہمیون سے حق مین باطل کی آمیزشین کر دین توحید پرستی کی دین برحق کو لگاڑ کر اصنام و عناصر اور ارضی سماوی مخلوقات بلکہ بندون تک کو اپنی عبادات و پرستش مین داخل کرلیا اور یہی جاہلانہ روش بالآخر قومون کی علمی اخلاقی زوال سیاسی اور تمدنی انحطاط کا موجب ہوتی ہی چنانچہ ان لطائف علمیہ کو بتائید الٰہی سمجھکر اوس نجی اسلام اور مصلح عالم رسول نے اس عقلی مسلمہ کو معلوم کیا کہ اشرف المخلوق انسان ہی خدا کی زمین پر اون فضائل و برکات کا وارث ہی جو فرشتون کو بھی نصیب نہیں ہوسکتین اور نیز اسکا باوقار سر شایان عجز و خلوص کیساتھ بلا واسطہ اوسی ہستی برتر کے سامنے جھکنے کی لائق ہی جسنے اسی ہمہ ہوش و اقتدار بنایا اور پیدا کیا کہ

فتبارک اللہ احسن الخالقین ۔ "عاقل ہیں اسواسطے شیدای محمدؐ"

میکدہ کائنات کی اوس محترم پیغمبر نے انسان کی سچی روحانی اور وجدانی سرور کی اسباب عقلی اور علمی معلوم کرکے انسانی زندگی کی مہتم بالشان فرائض عظیمہ کو محسوس کیا اور اپنی عہد کی غلط اندیش لوگون کی بنائی ہوئی قبلون اور فرضی سجدہ گاہون سے منہ پھیر کر اوسنے اپنا رُخ ارادت و عقیدت اوسی خدای واحد و برتر کیطرف کرلیا جو تمام کمالات و فضائل اور جلال و وقار الوہیت کا واحد مالک ہی برق و باد آب و آتش اور اصنام و عناصر کی شوکتون اور ستائشون کا غلط عقیدہ اوسی بیاض عالم پر حرف غلط کیطرح نظر آنی لگا حافظ علیہ الرحمہ نی سچ لکھا ہی اون پرانی مسجدون کی مقابلہ مین یہ نیا میخانہ وحدت سجدہ گزارون کو کیونکر پسند نہ آتا

دوش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما   چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما

ایک مسلم جو اوس آقای نامدار میکدہ عالم کی باوقار پر حشمت کا حلقہ بگوش فیضان ہو انسانون اور بتون بندون اور ستارون یا نار و برق کی چمکارون کی قبلہ ہای قدیم و غلط کیطرف اپنا منہ کیونکر پھرا سکتا ہی جبکہ وہ واجب الاحترام ہادی برحق خدای واحد کی عظمت و وحدت کا پر سرور و خمار میکدہ مقصود کھلے طور پر بتا چکا ہو اور وہ خود بھی اپنا روی روح و روان اوسی قبلہ حق کیطرف کیے رہا ہو

ما مریدان رو بسوی قبلہ چون آریم چون   رو بسوی خانہ خمار دارد پیر ما

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ پ ۱۲ ع ۶

(ای محمد کہو) مین تو اللہ ہی پر بھروسہ رکہتا ہون کہ وہ میرا بھی پروردگار ہی اور تمہارا بھی پروردگار ہے بیشک وہ میرا اور تمہارا پروردگار (اپنی توحید کی اشاعت و تعلیم کی تحریکات سے) عدل و علم کی سیدھی راستہ پر ہی

یہ تو سب کچہ سچ ہی اور اپنی احساس حقیقت سے جو کام عملی طور پر اول مبشر فطرت رسول نے انجام دیا وہ دنیا مین ایک نمایان حیثیت

Marfat.com

رکھتا ہے مگر آج ہم جملہ مسلمانانِ عالم عام طور پر احساس حق و باطل کی سچی حوصلہ افزائیوں سے محروم ہو کر جو اکھڑی اُکھڑی دلوں کیساتھ سراسیمہ و حیران اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں آئین خودداری۔ اسرار سیاست اور شرافت نفس کی قیام و ثبات کی ضرورتوں سے بے نیاز ہو کر محض یاہو کا وظیفہ رٹ رہے ہیں اور دین و دنیا کی نہایت اہم اسلامی تعلقات کو اپنی خوش فہمیوں کی نذر کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی منتظم کارگاہِ عالم میں اپنی حالتوں کیساتھ دنیا کو ہر وقت کوسنے رونے دھونے اور زید و بکر کی سامنے گڑگڑانے ہی کیواسطے آئے ہیں

مگر یہ خیال عجیب خدائے واحد کی قایم کردہ نظام اور رسول برحق کی سمجھائی ہوئی حقیقت کی سراسر خلاف ہے بے شبہ ذلیل و پریشان رہنا ایک سچے مسلمان ایماندار انسان اور مومن بندے کی شان سے بالکل دور ہے پریشانیاں اور ذلتیں قوانین الٰہیہ کی منکروں جاہلوں اور سرکشوں کیواسطے ہمیشہ کیواسطے مخصوص ہیں نہ کہ فرمان دارانِ حق کیلئے چہ جائے کہ ایک مسلم اور مومن دنیا میں کبھی ایسی بری طرح پادر ہوا خیالاتِ غلط کیساتھ شکار صد آفات ہوتا رہے مگر آہ!!! ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ حق یہ ہے کہ احساس حقیقت ہم میں نہیں رہا ورنہ ہم اپنی عملی حالت کو سمجھ سکتے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

بیشک جن لوگوں نے دین حق اسلام سے عملاً روگردانی کی اور حقیقت کی منکر رہے اللہ کے ہاں نہ تو اون کی مال ہی کچھ کام آئینگے اور نہ اون کی اولاد ہی اُن کی کچھ کام آئے گی اور یہی لوگ ہیں جو دوزخ کا ایندھن ہونگے آل فرعون کیطرح اور وہ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں (جب) انہوں نے اللہ کی فطری ہدایتوں (آیات بیّنات) اور اسکے اٹل ضابطوں کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کی اعمال غلط کی پاداش عمل میں انہیں آخر پکڑ لیا اور اللہ کی مار (واقعی) بڑی سخت ہے

بنابریں اے برادرانِ ملت اور افراد قوم ہم اوس پیارے رسول اور محسن و شفیق ہادی کی ذاتِ عالی صفات بلکہ اوسکے واجب الاحترام نام پر اپنی جانیں نثار کریں کیوں افتخار نہ سمجھیں جو ہمیں دنیا میں ابدی طور پر علمی۔ اخلاقی تمدنی۔ روحانی سیاسی اور معاشرتی غرضیکہ انسانی فطرت کی ہر شعبہ علم و عمل کی تکمیل کی اسرار سے خدا کی پاک و مقدس کتاب قرآن کی ذریعہ آگاہ و خبردار فرما گیا ہے

خوش آن کہ تو باز آئی و من پای تو بوسم	ہر ذرۂ خاکِ در والای تو بوسم
رُوی بہ تصور کنم و لالہ و گل .... را	در حسرت رخسار دل آرای تو بوسم
ہر جا کہ غزال است چو مجنون سر و چشمش	در ولولہ نرگس شہلای تو بوسم
آن جای کہ روزی نفسے جای گرفتی	من خندہ کنان روم و جای تو بوسم

(اہلی شیرازی)

یہ کسکو معلوم نہ ہوگا کہ اسلام کی بابرکت ظہورِ مصطفوی سے پہلے فلسفۂ روحانیات کی لہریں ایسے اندازوں سے محیط

Marfat.com

عالم ہو رہی ہیں کہ انسان قدرت کی تمام مطالبات اور اپنی فطرت شریف کی ساری فرائض کو پھینک کر محض فرشتہ بننے کو کمال انسانیت سمجھتا تھا اور وہ مقدس قسم کی اہنسا اور اوہام عجیبہ میں پڑ کر ترک و تجرید کی زندگی پر مٹا جا رہا تھا جیسے ذیری آن عجیب الاثر خیالات قدیم کی آویزشوں کی باعث اتنا لکھ لکھا جٹا دھاریوں جوگیوں برہم چریوں اور ناگوں کی صورت میں بڑی مُوی نظر آتی ہیں اور مختلف اقوام کی فلسفہ قدیم کی آمیزشوں سے مسلمان بھی اسلام کا خیمہ صافی بچا نہ سکے حرکت اور چستی کی عوض طبائع میں انجماد و سکون پیدا ہو گیا اور افسوس کہ تا ہنوز بھی ہم لوگ اسی مصروف کار۔ کارگاہ عالم میں اسی قسم کی ملکوتی زندگی کو عین اسلام سمجھ ہوئے دنیا و ما فیہا سے بے خبر ایک بہاؤ میں بڑی بہے چلے جا رہی ہیں اور کوئی آنکھ اٹھا کر اتنا نہیں دیکھتا کہ جا کدھر کو رہی ہیں

دوستان عیب من بیدل حیران مکنید — گوہری دارم و صاحب نظری میجویم
خندہ و گریہ عشاق ز جائی دگر است — میسرایم بشب و وقت سحر میمویم

جہاں تک سمجھا دیکھا اور سوچا جاتا ہے ہم مسلمانوں کا موجودہ انداز حیات قرآن پاک صحیح نصب العین اسلام کی سچی مشن اور اوس رسول محترم آقای محتشم کی اسوۂ حسنہ کی سراسر خلاف ہے کیا ہمارے دل میں "احساس حقیقت" نہیں رہا؟ کیا قرآن پاک کی روز و شبانہ تلاوتوں کا یہی ثمرۂ دانش و علم حاصل ہونا چاہیے تھا؟ کاش ہم اس غافلانہ زندگی پر کچھ غور کریں خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ جنہیں عام طور پر مست و مخمور، بادہ پرست اور رند لاابالی سمجھا جاتا ہے اور یار لوگ ایسا خیال کرتے ہیں اگویا ہر وقت وہ کچی گھڑی کی پیتے جھکے رہتے تھے افسوس اتنا نہیں سمجھا جاتا کہ قوم کی اس ہوشیار حافظ قرآن مطیع رسول اور احساس حقیقت کی سچی رکھنے والے بزرگ کو اس الزام سے کس صف میں کھڑا کر رہی ہیں

آنحضرت صلعم (روحی فداہ) نے انتہائی تاریکی اور بوالعجبی کی زمانہ میں نوع انسان کو جس نور مبین سے روشناس کرایا اور خانقاہ نشین تارکوں جوگیوں راہبوں اور تن آسان گداگروں کو افراط و تفریط سے نکال کر جس قسم کی عملی علمی اور فطری زندگی کا راستہ دکھایا یہ حقیقت اب کوئی راز مخفی نہیں دیکھئے ایک مسلم طالب عرفان و معرفت کو حافظ تعلیم رسولی کا خیال فرماتے ہوئے اپنی مستانہ انداز بیان کیساتہ افراط تفریط سے بچنے ہادی برحق کی تعلیم کردہ اعتدال کو سمجھنے اور نیز دینی دنیوی معاملات و مسائل میں معتدل بننے کی تحریک کرتے ہیں

صوفی از بادہ باندازہ خورد نوشش باد — ورنہ اندیشہ این کار فراموشش باد

بیشک ہماری تمام موجودہ حالتیں اپنی لی نیازیوں سے احساس حقیقت کو گم کر دینے کا ہولناک نتیجہ ہیں خداوند سچا ہے ذالک بما قدمت ایدیکم و ان اللہ لیس بظلام للعبید بیشک جو لوگ خدای برحق پر ایمان لائے اور اعتراف رسالت کرنے کے بعد اپنی زندگی کو عملی طور پر قوانین الٰہیہ اسلامیہ کا پابند نہیں رکھ سکے اقرار توحید محض اون کی زبان تک رہ وہ دنیا میں کبھی مسرور و کامیاب زندگی کا منہ نہیں دیکھ سکتے اور آخرت کی تکالیف شدیدہ ان پر المضاعف ہیں ان الذین کفروا بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفراً لن تقبل توبتہم و اولٰئک ہم الضالون

Marfat.com

بہرکیف قرآنِ پاک نے ملکوتی اور راہبانہ قسم کی زندگی کی مقدس طلسم کو جس اثر انداز حقیقت کی بیانات سے توڑا ہے وہ قابلِ غور و فکر ہیں اور ان حقائق فطرت کو اسی لئے کتاب پاک کی پہلی ہی پارہ میں رکھا گیا تاکہ مسلم اور طالب حقیقت اس وہم سے نجات پاکر دنیا میں ایک صحیح۔ سچی اور عقلمندانہ زندگی کی راز کو ہمیشہ سمجھتا رہے اور وہ فرشتہ بننے کی قدیم ہیولائی خیالی کو چھوڑ کر اپنی صورت حال کو خود درست رکھ سکے نیز دین و دنیا کی برکتوں سے بہرہ اندوز ہونے کی واسطے ایک ذی ہوش انسان بنے کیونکہ انسان کی فضیلت و شرافت انسان ہی بننے میں ہے نہ کہ فرشتہ بننے اور رہنے کی وہم میں ان جملہ معارف علمیہ کو آفرینش آدم کی اظہار حالات میں خداوندی نہایت واضح طور پر بیان فرمادیا ہے

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(اے پیغمبر لوگوں سے اوس وقت کا ذکر کرو) جبکہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک نائب خلیفۃ الارض بنانے والا ہوں تو فرشتے بولے کہ اے خداوند کیا تو زمین پر ایسی ہستی یعنے انسان کو اپنا قائم مقام بنانا چاہتا ہے جو اوس میں فساد پھیلائے اور خون ریزیاں کرے (بناتا ہے تو ہم میں سے بنا) کہ ہم بے خور و خواب تیری حمد و ثنا کیساتھ ہر وقت تیری تسبیح میں لگے رہتے ہیں (مگر خداوند نے انسانی شرافت و کرامت کا لحاظ فرماتے ہوئے فرمایا) کہ اے فرشتو جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے

ان آیات مقدسہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گویا فرشتوں نے بخیال خویش اپنا دعوائے برتری محض بربنائے تسبیح و تقدیس پیش کیا لیکن وہ اپنی خاص اسلوب تخلیق اور محدود فطرت کی باعث اس ربانی حقیقت اور مصلحت کو کہاں سمجھ سکتے تھے کہ شرف و کمال کی سچی شانوں کو من کل الوجوہ قائم رکھنے کیواسطے دنیا میں محض تسبیح و تقدیس یا بلا لکت انگیز جسمانی مجاہدے کافی نہیں ہو سکتے بلکہ ان فضائل و مکارم فطرتیہ کی محافظت کیلئے صدہا قسم کی علوم و فنون کیساتھ ہزارہا طرح کی امتحانات حیات میں پڑکر عقلاً علماً عملاً اور اخلاقاً کامیاب ہونے کی ضرورت ہے اور یہ قابلیت کی نعمت خداوند عزوجل نے اپنی مصلحت کبریائی سے حضرت انسان ہی کو عطا فرمائی ہے چنانچہ ارشاد بالا کی بعد یوں گذرا کہ

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور اللہ نے (اپنی عنایت سے) عالم موجودات کی کل چیزوں کی نام آدم کو سکھادئیے یعنے یہ کہ انسان میں یہ جوہر قابل اور اہلیت و بزرگی رکھ دی کہ وہ بتدریج علمی اور عقلی ترقیات کرتا ہوا تحت و فوق کی تمام دولتوں کو معلوم کر سکے مگر اس خاص کیفیت بینائی کو چونکہ اللہ ہی کی ذات جانتی تھی پھر فرشتوں سے فرمایا گیا کہ اے فرشتو اگر تم صرف نحن نسبح بحمدک کی بنا پر انسان کی مقابلہ میں اپنا دعوے برتری پیش کرتے ہو تو جو کچھ ہم نے انسان کو بخشا اور سکھایا ہے اگر سچے ہو تو تم ہی ہمیں اون چیزوں کی نام بتاؤ (صرف دعاوی تو کافی نہیں ہو سکتے)

اس ارشاد الٰہی پر فرشتوں نے متفقہ آواز اور حسرت آمیز لہجہ میں عرض کیا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی اے خداوند تیری ذات پاک ہے جتنا اور جسقدر تو نے ہمیں سکھادیا ہے اوسکے

Marfat.com

سوا تو ہمیں کچھ معلوم ہیں بیشک تو ہی اپنی حکمتوں اور مصلحتوں کا بہتر جاننے والا ہے۔ حاصل مقصد یہ کہ فرشتوں نے انسان کے مقابلہ شرف و اقتدار پر خداوند کے حضور میں بالاعلان اپنا عجز علم و فطرت تسلیم کیا اور سمجھ گئے کہ ہمارا ادعائے فضیلت غلط ہے اسکے بعد خدا نے آدم کو فرمایا کہ تم ہی فرشتوں کو سب چیزوں کے نام لیکر بتادو پھر جب انسان نے فرشتوں کو گن گن کر سب اشیاے عالم کے نام اللہ کی عطا کردہ اہلیت سے بتادیے تو خداوند نے عزو تقدس کے شکار شدہ ملکوت کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون ۔ یعنے کیوں اے فرشتو ہم نے تم سے کہا نہ تھا؟ کہ آسمانوں کی اور زمین کی سب مخفی چیزیں اور دولتیں ہمکو معلوم ہیں اور انکا شان و علم ہم آدم ہی کو دینا چاہتے تھے جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو وہ اور نیز جو کچھ تم ہم سے چھپاتے تھے وہ سب ہمکو معلوم ہے مگر ہم نے اپنا نائب بنانے کی وجہ سے اپنا راز دار و محرم بھی انسان ہی کو بنایا لہذا وہی تم سے بہتر و اشرف ہے نہ کہ تم

اس تمام حجت کے بعد اللہ نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سر جھکانیکا حکم دیا سب جھکے اور شرف انسانی کو تمام ملائکہ نے تسلیم کیا لیکن افسوس کہ ابلیس نے اس راز کو نہ سمجھا ملعون بنا اور مردود بارگاہ ہوکر اوسنے آدم اور اوسکی نسل سے گہری مخالفت پر کمر باندہی مگر دراصل وہ معلم الملکوت کیا بلکہ جاہل ہی تہا کہ نتیجے میں اکڑنا فرمانی اور سرکشی کی انجام کو نہ سمجھ سکا عارف تبریز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے انہی حقایق قرآنیہ کو اپنے مستانہ انداز بیان میں یوں لکہا ہے

در ازل پرتو حسنش بہ تجلی دم زد   عشق پیدا شد آتش بہ ہمہ عالم زد
نظرے کرد کہ بیند بجہان صورت خویش   خیمہ در آب و گل مزرعہ آدم زد

شیطان نے انکار سجدہ اور اوسکی سرکشانہ حالت پر غرور کو کس عمدگی سے بیان فرماتے ہیں ۔ سبحان اللہ وبحمدہ

مدعی خواست کہ آید بہ تماشا گہ راز   دست غیب آمد و بر سینہ نامحرم زد

فی الحقیقت ابلیس ہمہ ادعاے فضل و وقار مغرورانہ شانوں کیساتھ آسمان کی بزم اسرار و حقائق میں "احساس حقیقت" کا راز دار کیونکر بن سکتا تہا اوسکے غرور ناروا کی پاداش میں خدا کا غیبی ہاتہ اوسکے لئے ابدی لعنت اور محرومی کی صورت میں اٹہا اور اوسکے سینہ پر پڑا کیونکہ بصارت اور بصیرت دراصل آدم ہی کی حصہ میں آئی تہیں

جلوۂ کرد رخش دید ملک عشق نداشت   عین آتش شد ازین غیرت و بر آدم زد

الحاصل "احساس حقیقت" کی چشم بصیرت سے اسلام کی نہایت سچی اور اعتدال آموز تعلیم برحق کو دیکہا جائے تو نمایاں طور پر حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ فطرت انسانی کی کمالات اور تکمیل شرف و اقتدار کا صحیح منفذ روحانی اور مادی اسباب و وسائل کی بین بین ہے اس احساس حق کو دوسری قوموں نے بصراحت محسوس ہی نہیں کیا ورنہ اسلامی تعلیمات کی تقریراً یا تحریراً کبھی مخالفت کرنا گوارا نہ کرتیں محض مادیت اور کوری روحانیت انسانی مقاصد حیات کی تکمیلات کیواسطے ہرگز مفید نہیں "لا رہبانیۃ فی الاسلام" لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان ہی اس حقیقت کو بہولے ہوے ادہر اودہر بھٹک رہے ہیں ہندوستان میں آج بھی خصوصیت سے جسقدر جوگی ۔ اتیت ۔ برہم چرج ۔ ناگے ۔ جتی اور ستی وغیرہ گنگا اور جمنا کی کنارے ریت پر لوٹتے نظر آتے ہیں بہت سے طالبان نجات بہبوت رمائے سمادھیاں بھرے بیٹھے ہیں یہ سب مقتضیات فطرت کی خلاف

Marfat.com

اسی مقدس غلط فہمی کا شکار کسی نے کر ہم بروقت عالم ملکوت ہی میں بر اجمان رہیں مسلمانوں میں صدہا گیسو دراز انگارہ شاہ کشف القلوب کیمیا گر اور لنگوٹ بند فلسفہ ویدانت کی رگڑ سے پیدا ہو کر آج تمام دنیائے اسلام پر مسلط ہیں اور اون کی زندگی کا اہم ترین کام یہی ہے کہ کچھ کام نہ کیا جائے حالانکہ اسلام اس قسم کی زندگی کو اپنے علم برداروں کیواسطے سخت معیوب اور دور از علم و عمل سمجھتا ہے ہر مسلم ہر حالت میں صوفی اور عارف بنکر کامیاب و مسرور رہ سکتا ہے "آزمودہ را آزمودن جہل است" کیا ہم مسلمانوں نے یہ بھلا دیا؟ کیا توحید پرستوں میں ایسے مقدس نفوس اپنی علمی اور عملی معاشرتی اور تمدنی زندگی کو دکھلا نہیں گئے ہیں جو باوجود اپنے مستحسن اور مختلف مشاغل معاش کی عرفان و حقیقت کی مدارج عالیہ میں بھی ممتاز و بلند درجے رکھتے تھے؟ اور جہاں جاتے تھے ایک دھن کو ساتھ لیے رہتے تھے اون پاکیزہ نفس مسلمانوں کی اوصاف و محاسن خدائے برتر گویا بارشاد ذیل بیان فرماتا ہے

للذین آمنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون ۝ والذین یجتنبون کبٰئر الاثم والفواحش
واذا ما غضبوا ھم یغفرون ۝ والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ ص
وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنٰھم ینفقون ۝ والذین اذا اصابھم
البغی ھم ینتصرون ۝ وجزاؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح
فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظٰلمین ۝ پ ۲۵ ع ۴

اون لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ ہی رکھتے ہیں اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے شرمی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو (لوگوں کی خطاؤں سے) درگذر کرتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے اور اوسکی اطاعت کرتے ہیں اور اون کے جتنے کام ہیں آپس کی مشوری سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہمنے انہیں دے رکھا ہے اوس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے غیرتمند ہیں کہ جب اون پر کسیکی طرف سے بے جا زیادتی ہوتی ہے تو وہ واجبی بدلہ لیتے ہیں (کیونکہ) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے اس پر بھی جو معاف کر دے اور صلح کر لے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ خداوند ظلم و جبر کرنیوالوں کو پسند نہیں فرماتا (کیونکہ جبر و ظلم سے انسانوں کی فطری آزادیوں میں خلل واقع ہوتا ہے)

جملۂ معترضہ کے طور پر اس مقام پر ایک ایسی بات سامنے آگئی ہے جو واجب البیان ہے یعنے صفات مسلم کا بیان فرماتے ہوے خدا نے قانون انتقام و عنایت بھی سنا دیا ہے جو عین فطرت انسانی کی مطابق ہے کوئی شخص اپنی ذلت اور تحقیر طبعاً پسند نہیں کرتا کسیکو اگر ایک گالی دیجائے تو وہ شخص فطرتاً یہ چاہتا ہے کہ میں گالی دینے والے کو چار گالیاں دوں یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے جسکی حقیقت عین مطابق فطرت خدا نے جزآء سیئۃ سیئۃ مثلھا میں بیان فرمائی ہے مگر اوسکے آگے صلاح کار کی مزید بہتری کیلیے فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کے الفاظ مقدسہ ایک سلیم القلب اور صحیح الحس انسان کیواسطے نہایت قابل غور ہیں بلکہ پھر اوسپر انہ لا یحب الظالمین کو مدنظر رکھکر شریعت اسلام کی کمال جامعیت کو دیکھنا چاہیے۔ برخلاف شریعت عیسوی کی جو ایک گال پر دھپڑ کھاکر دوسرا بھی اودھر پھرانیکی ناممکن العمل تعلیم دیتی ہے اور اسی واسطے قانون اسلام اور حقائق قرآن کے سامنے تمام ادیان سابقہ

Marfat.com

کی مذہبی معرکہ آرائیوں۔ شریعتوں اور قانونی موشگافیوں کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے چنانچہ قانون انتقام و عنایت کی تشریحات میں آیات ذیل پر بھی ایک نظر تدبر ضروری ہے

وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعدَ ظُلمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيهِم مِّن سَبِيلٍ ؕ اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظلِمُونَ النَّاسَ وَيَبغُونَ فِى الاَرضِ بِغَيرِ الحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُم عَذَابٌ اَلِيمٌ

مگر آخر میں بیان بھی پھر یہ بات سنائی گئی ہے کہ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِن عَزمِ الاُمُورِ

اور ہاں کسی پر اگر ظلم ہوا ہو اور وہ اسکے بعد بدلہ لے تو وہ معذور ہے ایسے لوگوں پر چنداں الزام نہیں الزام تو بالیقین انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق بلاوجہ لوگوں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکو آخر کار دردناک تکالیف حیات کا سامنا ہوگا۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور دوسرے کے ظلم و جبر کو بخش دے تو بیشک بڑی ہمت کی کام ہیں (یعنی ایسا ہر ایک نہیں کر سکتا)

اسلام نے واقعی یہ نہیں سکھایا کہ تم کرتہ مانگنے والے کو کوٹ بھی اتار دو دین برحق نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم موذیوں اور شریروں کی پرورش کرو سانپوں کو دودھ پلاؤ یا منہ پر پٹی باندھکر چلو اور پھرو تاکہ ہوا میں اڑنیوالی بھنگے تمہاری تنفس کی صدمہ سے ہلاک نہ ہوں یہ تمام باتیں اگر باحساس حقیقت "سمجھی جائیں تو مدنیت پسند انسان اشرف المخلوق نسل آدم کی فطری تکمیلات کی راہ میں سخت رکاوٹ اور دراصل دشوار العمل بلکہ خلاف عقل معلوم ہونگی سمجھداروں کیواسطے ان حقائق اسلامیہ میں بہت کچھ رکھا ہے

مگر قطع نظر ازیں یہ سوال کہ مسلمان کتاب اللہ کی موتی "احساس حقیقت" کی بابرکت دولتوں سے محرومی اور ناکامی کا شکار کیونکر ہوئے ہیں ایک پردرد فسانہ اور الم انگیز داستان غم ہے جسے ہر ممکن طریقہ سے موقع موقع پر اس کتاب کے مضامین میں بیان کیا گیا ہے لیکن یہ قصہ ایسا نہیں جو ختم ہو جہاں حقائق اسلام اور قوانین الٰہیہ کا ذکر ہوگا وہاں ایک حساس دل رکھنے والا مسلم معذور ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ نکبت افلاس غافلانہ طرز عمل اور محرومی علم و عقل کے دردانگیز منظر پر ضرور روئے قوم کی مشائخ و علما اور پیران طریقت کی جہتی علمی اور عملی بلکہ روحانی اور اخلاقی بے بضاعتی پر دامن و گریبان پھاڑ پھاڑ کر فریاد کرے فَاعتَبِرُوا يَا اُولِى الاَبصَارِ"

قیمت در شہر نگارے کہ دل ما ببرد — بختم ار یار شود رختم ازیں جا ببرد
کو حریفے کش و سرمست کہ پیش کرمش — عاشق سوختہ دل نام تمنا ببرد
سحر با معجزہ پہلو نزند دل خوش دار — سامری کیست کہ دست از ید بیضا ببرد
باغبانا ز خزان بیخبرت مے بینم — آہ ازاں روز کہ بادت گل رعنا ببرد
(حافظ)

واقعی جو کچھ گذرا اور گذر رہا ہے یہ سب ہماری شامت اعمال کا ظہور ہے اور اپنی قومی تمدنی عملی علمی اور معاشرتی فروگذاشتوں سے متنزم سلطان الیوم من نعم سلطانم کی زعم باطل میں اغماض کرتے رہنا ایک قومی اور اسلامی گناہ بلکہ جرم ہوگا جسکی تلافی آئندہ کسی حالت میں ہونا محالات سے ہوگی۔ اور قوم کی سمجھدار افراد اس حقیقت کو کچھ عرصہ سے سمجھ گئے ہیں افسوس اور حسرت ہے اُن پر

Marfat.com

جو تا ہنوز محض اپنی جنابی شرف اور فرضی دینداری پر عملی جد و جہد سے غافل اور کرنے کی تمام کاموں کو توکل کی مدعا میں ملا کر غلط طریقوں سے متوکل بنی ہوئی سرمست و ولی بنا بیٹھی ہوئی ہیں۔ لیکن قطع نظر ازیں بیان اُن آیات مقدسہ سے جو آفرینش آدم کی ذکر میں بیان ہوئی ہیں ایک صحیح الدماغ اور حق شناس انسان کسی زیادہ تکلف کی بغیر اس "احساس حقیقت" کو محسوس کر سکتا ہی کہ آیا فرشتے بہترین مخلوق ہیں یا کہ انسان؟ ترک و تجرّد کی زندگی صحیح انسانی زندگی ہی یا کہ اسی جلوت کثرت میں موحدانہ طریقہ سے خلوت بنا کر تمام فرائض فطرت کو ادا کرتے رہنا انسانی زندگی کا نمایاں امتیاز ہی؟ بلاشبہ اسلامی نکتہ خیال سے اپنی فرائض حیات کو پوری ہمت و محنت سے انجام دیتے رہنا العدہی کی عبادت ہی نماز پنجگانہ اور تہجد و اشراق کو اُن تمام عبادات مدنیت پر صلاح و فلاح کیلئے خدا کی عنایات مزید سمجھنا چاہیے دنیا میں اسلام اور محض اسلام ہی ایک ایسا مقدس مذہب ہے جس کا مقصد خاص دنیا کی ہر دور میں ذی ہوش مستعد خود دار جفاکش محنتی اور ہر حالت ہمت نہ ہارنیوالی کام کی بندی پیدا کرنا ہی

در مذہب طریقت خامی نشان کفر است   آری طریق رندان چالاکی است و چستی

خدا کی توحید جس پر تمام تعلیمات اسلامیہ کا مدار ہی نفس مدعا اور شکوہ شرف کی اعتبار سے علمی اور سیاسی قوانین۔ اخلاقی اور عملی حقائق۔ تمدنی اور روحانی اسرار کو سمجھنے اور پا جانیکا وہ شاندار پھاٹک ہے جسکے جگمگاتی ہوئی دروازہ پر کوئی انسانی چالاکی تاریک پردہ ڈالکر قفل نہیں لگا سکتی خدا کا جلال و وحدت کسی کے معدوم کیے مٹ نہیں سکتا بلکہ اُسے کوئی تیرہ دل اپنی مشرکانہ طرز عمل و اعتقاد سے جسقدر دبانی اور مٹانی کی سعی باطل کریگا اسیقدر وہ زیادہ صاف مجلّا اور نمایاں ہو ہو کر نکھر یگا اس صداقت کو خدای واحد و برتر نے آج سے کئی صدیاں پہلی بالفاظ ذیل فرما دیا ہی لیکن افسوس کہ "احساس حقیقت" کو سمجھنے اور رکھنے والی سعید الفطرت روحیں تا ہنوز دنیا میں کمیاب ہیں۔ بیشک

اسرار الٰہی را بسر لنشود ہرگز   در ہر صدفی در یا گوہر لنشود ہرگز

بہرکیف ان ربانی حقائق اور آسمانی معارف الیہ کو بخلوص و التفات سننے۔ سمجھنے اور انپر غور کرنیکی ضرورت ہی

يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولو الكفرون ۝

نادان لوگ چاہتے ہیں کہ (اس حقیقت اور صداقت کی شمع نور) اسلام کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور (حالانکہ) خدا کو یہ منظور ہی کہ وہ اپنی اس نور کی روشنی (وحدت پرستی) کو پورا اور تمام و کمال کرکے رہی خواہ جاہلوں یا باپ دادا کی بنائی ہوئی لکیر کے فقیروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگی۔ "حق تو آخر حق ہی"

الغرض احکام اسلام اور آیات قرآن پر نظر ڈالنی سے یہ امر آفتاب کیطرح روشن ہو جاتا ہی کہ راہبانہ یا جوگیانہ زندگی کی جسقدر بھی خیالات ہم مسلمانوں میں رسوخ پائی ہوئی ہیں اور قوم کی صدہا افراد جو عیسی مریم بنی ہوئی دلفریبیاں کرتے ہوئے دیکھی جاتی ہیں یہ تمام حالتیں فلسفہ اسلام میں اُن خطرناک آمیزشوں کا نتیجہ ہیں جو بسبب ماضیہ رفتہ رفتہ عوام کالانعام میں محبوب بن کر روحانیات کی دلچسپیوں سے خواص میں بھی باریاب ہو گئیں ورنہ انسان ہو کر فرشتہ بننے کی آرزو

Marfat.com

کوئی اعلیٰ قسم کی آرزو ہیں بقول شخصی "انسان ہونا تو فرشتوں کو بھی میسر نہ ہوا" انسان کا شرف و کمال انسانیت ہی میں ہی مگر ہم کسی اور کو کیا کہیں کاسوں راہبوں یا جوگیوں اور جٹا دھاریوں کو کیا سنائیں جبکہ کتاب پاک قرآن ہی کی بغل میں رکھنے اور پڑھنے والی اقوام قدیم یہود و نصاریٰ اور ہنود کی فلسفہ روحانیات سے رنگین ہو کر آج اس اسلامی مایۃ الامتیاز کو بھول ہوئے بیٹھی ہیں اور محض دعاؤں یا منامات کی سہاروں پر دنیا میں جینا اپنے عقاید میں معیار اسلام سمجھتی ہیں عجب ثم العجب اس میں ذرا شک نہیں اگر ہم مسلمان بوجوہ مختلفہ روحانیات کی ملکوتی آویزش میں پڑ کر زید و بکر کی قایم کردہ دلفریب (ھیتھوریز) پر قانع نہ ہو جاتی اور کتاب اللہ کے علمی عملی مطالب تمدنی اور معاشرتی مفہومات کی سمجھنے کا مبارک "احساس حقیقت" کھو نہ دیتی تو آج یہ موجودہ پریشانیاں ذلتیں جہالتیں اور آفتیں ہمیں چار و نطرف سے اٹھ اٹھ کر ہرگز نہ گھیرتیں

اپنی مدد یا اپنی اصلاح اخلاق و اعمال کیواسطے پر انسان کا مستعدی سے خود کھڑی ہونا تعلیم اسلام کا اصولی رکن ہی توحید پرستی کی رفیع الشان اور پُر اسرار شوکت معنی ہی ہی کہ انسان مادیتما کی کمزور سہاروں سی الگ ہو کر اپنی مشکلات حیات پر غالب آنیکیلئی اپنی پیروں پر مردانہ وار خود کھڑی ہونا سیکھے لیکن کسقدر افسوس امیز حیرت اس امر پر ہونی چاہی کہ آج ہم مسلمانوں کی عملی اخلاقی علمی بلکہ اعتقادی حالت بھی بالکل اسکیے برعکس ہی اور یہ احساس حق صحیح طور پر گویا کبھی دلوں میں پیدا نہیں ہوتا کہ توریت زبور انجیل یا اور دوسرے آسمانی صحائف کی قرآن پاک کا نزول حق کس غرض اور مقصد کیواسطے ہوا ہی

افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض ان نشا
نخسف بھم الارض او نسقط علیھم کسفا من السماء ان فی ذالک
لایۃ لکل عبد منیب ٥ پ ع

کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی (وسعت) طرف نظر نہیں کی جو ان کو آگی اور پیچھے اسطرف سی گھیری ہوئی ہی)
ہم چاہیں تو انہیں زمین کی اندر دھنسا دیں یا ان پر آسمان کی ٹکری گرا دیں ہر ایک ایسا انسان جو خدا کیطرف کا
کچھ بھی خیال رکھتا ہی اوسکیے لئی تو ان تمام مظاہر عالم میں بڑی عبرت ہی

بیشک خدای برتر نی کائنات اور جملہ ما فیہا کو ایک پر اسرار حقیقت سی پیدا کیا ہی اور ان تمام چیزوں سی برکات حیات حاصل کرنی کی اہلیت کا اہل بھی انسان کو بنایا ہی اسی اہلیت اور قابلیت کی بنا پر انسان اشرف المخلوق اور مسجود ملایک ہوا اب یہ انسان کا اپنا فرض منصبی ہی کہ وہ حق و باطل نیک اور بد کو سمجھتی ہوی علمی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی مساعی حسنہ کیساتھ خدا کی دی ہوئی اہلیت اور اوسکیے عطا کردہ شرف آفرینش ثابت کر کی دکھائی - سامان تو یہاں سب مہیا ہی

یہ بزم مے ہی یہاں کوتاہ دستی میں ہی محرومی ... جو بڑھکر خود اٹھالی ہاتھ میں مینا اسیکا ہی

"سیلف ہیلپ" - (Self help) یا خود مددی جس پر آج یورپ کو تمام ایشیائی اقوام کی مقابلہ میں زیادہ ناز ہی اور بجا ناز ہی بہت سی علمای یورپ نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہی لیکن مقدس دین برحق اسلام نی تو تعلیم توحید کے

Marfat.com

خصوصی نصب العین سے گویا اپنے ایوان صداقت کا مرکز ثقل ہے اسی بات کو قرار دیا ہے کہ ہر مسلم اپنی مدد آپ کرے اپنے جسم اپنی جان اپنے دل اور اپنے دماغ کی ہر قوت سے کام لیکر اپنی تمام مشکلات ہستی پر غالب آئے ورنہ شرک کرنے یا ایک خدا کی جگہ دو ۔ چار اور دس بیس خدا مان لینے سے اوس خالق عالم خدائے واحد کی شان خلاقی اور کبریائی کچھ کمی نہیں ہوسکتی ہاں ایسا کرنے سے جس جس قسم کے عملی علمی اخلاقی اور عقلی نقصانات پیدا ہونگے اور ضرور ہونگے اُن سے انسان ہی اپنی فطری برکات کا فیض شرف و کمال حاصل کرنے میں ناکام و محروم اور نامراد رہیگا

فرض کرو کہ ایک شخص کسی مصیبت تکلیف اور سختی کے وقت اپنے کسی بھائی یا دوست یا باپ کے بھروسہ پر خود اوس تکلیف کی عاقلانہ مدافعت سے غافل و بے نیاز رہے اور بہت ممکن ہے کہ اوسکا باپ بھائی یا دوست اوسکی مدد کرکے اوس پریشانی سے اوسے نجات بھی دلادے لیکن یہاں ایک نہایت باریک اور اہم سوال یہ پیدا ہوگا کہ بحیثیت انسان ہونیکے خدا کی عطا کردہ قوتوں سے اوس شخص نے ذاتی طور پر عقلی علمی عملی اور اخلاقی کونسا فایدہ حاصل کیا سچ تو یہ ہے کہ ایسا کرنے سے اوسنے اپنا اور اپنی فطرت شریف کا بہت کچھ کھویا اور ایک شخص سہل انکاری یا نادانی سے مشکلوں اور تکلیفوں کے وقت جوں جوں ایسا ہی کرتا چلا جاےگا آخر کار وہ نہایت کم ہمت بزدل اور آسروں سہاروں کو ڈھونڈنے والا ایک قسم کا معذور اور اپاہج ہوکر رہ جائیگا جسکا انجام تباہی اور ہلاکت ایک یقینی انجام ہے بس یہی ایک بہت بڑا راز اصول توحید کی رفعت و صداقت اور شرک کی مذلت و جہالت میں ہے اور اسی غرض سے اسلام نے اپنی سچی تعلیمات سے بر ممکن البیان طریقہ کیساتھ شرک کی بیخ کنی فرمائی ہے مشرکانہ اشغال و اعمال تو ایک طرف اسلام نے مشرکانہ خیال کی ادنے سی شبہ کو بھی انسان کیواسطے زہر ہلاہل سمجھا ہے اور اس بات کو سمجھنے والے ہی سمجھتے ہیں

مگر کیا خود مددی کو صرف علمائے یورپ ہی جانتے ہیں ؟ کیا اپنی مدد آپ کرنیکا زریں اصول اور یہ احساس حق محض اہل یورپ ہی کے پاس سمجھا جاسکیگا آئیے ہم ایک مسلمان کے قول کو سنائیں اور دیکھیے کہ اوسنے خود مددی اور "سیلف ہیلپ" کے نشاندار موضوع کو صرف دو مصرعوں میں کس بلاغت اور جامعیت کیساتھ بیان کردیا ہے

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است   رفتن بہ پای مردی ہمسایہ در بہشت
سعدی

حقیقتاً غیر اللہ زید و بکر یا جوگی اور راہب پر سہارا لگانے اور بھروسہ کرنے کو حقند دین حق اسلام نے برا سمجھا ہے دنیا کا کوئی مذہب اس حقیقت فہمی کی مثال پیش نہیں کرسکتا اور نہ دوسرے مذاہب کے مقدس لوگ اسلام کی غرض و غایت اور اس پرشکوہ اصول توحید پرستی کی راز کو سمجھ سکے ہیں

شمہ از داستان عشق شور انگیز ماست   آن حکایتہا کہ از فرہاد و شیرین کردہ اند

آہ یہی احساس حقیقت تہا جسنے اوس ہادی برحق مبصر فطرت رسول منجی اعظم آقا روحی فداہ کو بالقائے وحی تمام دنیا کے اہل مذہب وکلات کے سامنے اس ربانی صداقت کو محض انسانوں کی بہتری اور فلاح دارین کیواسطے علی الاعلان سنانے پر مجبور کیا یہود و نصاریٰ کی مقدس احباروں اور راہبوں کو بالخصوص اسوقت

Marfat.com

تا این دم اس آسمانی صداقت کی تسلیم کرنی سی بوجہ تعصب گریز ہی مگر کون سمجھدار اور مہذب انسان ہوگا جو منصفانہ غور و فکر کے بعد شرک کی خوفناک بربادیوں کو سمجھکر ان احکام اسلام کی پرحقیقت سچائی سی انکار کی گنجائش سمجھی

یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم "الا نعبد الا اللہ" "ولا نشرک بہ شیئ" ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ۰

ای اہل کتاب لوگو یہودیو اور عیسائیو آؤ اوس حق بات کیطرف رجوع کرو جو ہم مین اور تم مین یکسان طور پر مان لینے کی قابل ہی یعنی اللہ کی ذات برحق کی سوا ہم تم اور کسیکو معبود نہ بنائین اور کسی دوسری چیز کو (کیا بلحاظ صفات اور کیا باعتبار ذات اللہ کا شریک و ثانی نہ ٹھہرائین) اور اللہ کی سوا ہم تم مین سی کوئی اپنا یاور اور مددگار نہ سمجھی اور اگر تم لوگ علم و عقل کی ایسی سیدہی سچی بات سی منہ پھیرو (تو تم جانو) مگر پھر اس بات کی گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین ہم ایک خدائی واحد و برتر کو مانتی ہین اور کسی اپری غیری کی پروانہین کرتی

اس حقیقت کی علاوہ اگر عمیق نگاہ سی قرآن پاک کا مطالعہ کیا جای تو ثابت ہوگا کہ جسقدر امثال و اذکار کتاب الہدین مذکور ہوی ہین ان سب کی غایت بیان یہی حقیقت ہی کہ انسان غیر اللہ کسی چیز کسی انسان اور کسی آسمانی یا زمینی شیئ کو اپنا یاور و ممد یا مسجود و معبود نہ بنائی کیونکہ الیسا کرنی سیے وہ اپنی فطری شرف و اقتدار کے درجون سی گر کر سخت ذلیل کمزور اور ناتوان و معذور ہوجائیگا مگر اللہ کو اپنی نائب کی عزت اور اوسکی صلاح و فلاح منظور ہیے کیونکہ خداوند اسی اپنی غایت عنایت سی خلیفۃ الارض بناکر محسود ملکوت کرچکا ہی

هر که را با سر توحید تو سودا باشد | پای ازین دایره بیرون ننهد تا باشد
در قیامت که سر از خاک لحد برگیرم | داغ سودای توام سر سویدا باشد
ظل مقبول خم زلف توام بر سر باد | کاندرین سایه قرار دل شیدا باشد

افسوس اور بنہایت افسوس و حیرت کا مقام ہی کہ آج ہم مسلم دنیا و مافیہا سی بے خبر ہوکر ٹھوکرین کہاتی پھری ہین اور خداوند کی زندہ و پایندہ کلام حق قرآن پاک کے ہوتی اس "احساس حقیقت" کی سمجھنے اور محسوس کرنے سی معذور ہین کہ ہماری تمام کامیابیان مرادین [illegible] تین سعادتین اور برکتین اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرکی اپنی ہی ذاتی کوششون علمی اور عملی استواریون پر منحصر ہین قرآن پاک پکار پکار کر شرک و جہالت کی دنائت آفرین ضلالت سی بچنے کیلئے ہمکو کس [illegible] پرشکوہ ارشادات حق سنا رہا ہی

(۱) انہ من یشرک باللہ فقد حرم علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظالمین من انصار ۰
(۲) قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ہو السمیع العلیم
(۳) وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ شرکاء ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون

Marfat.com

معارف قرآن اور حقایق اسلام کی برکات توحید کو بیان کرنیکے لئے ایک دفتر عظیم کی ضرورت ہے مگر مبارک ہیں وہ لوگ جو دین اور دنیا روح اور جسم تمدن اور اخلاق کی سرکیفیت کو نظر غور و عقلیت سے دیکھنے اپنی حال وقال کی نیک و بد کو سمجھنے اور حال و مستقبل کے بیش آنیوالی حالتوں کو معلوم کر لینے کے احساس حقیقت سے بہرہ ور ہیں

کسیکہ حسن رخ دوست در نظر دارد　　محقق است کہ او حاصل بصر دارد

مسلمان کہ ہر چند مسلمان تو ہیں لا اله الا الله محمد الرسول الله کا طرۂ امتیاز اُن کے سروں پر نظر آتا ہے مگر وہ غور کریں تو انہیں خود تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کی موجودہ پریشانیوں میں اُن کی علمی عملی زوال اخلاقی اور تمدنی انحطاط کا باعث ایک ہی دلفریب عقیدت ہوئی ہے کہ وہ عملی طور پر اللہ کی ذات سے دور ہو کر خدا کی ہدایات صادقہ کے خلاف قبروں دیواروں درختوں اور انسانوں تک کو اپنا معین و یاور بلکہ مسجود بنا کر رفتہ رفتہ اپنی تمام جسمی اور روحانی قوتوں کو بیکار و معدوم کر چکے ہیں

ذرا سی تکلیف ان پر آجائے تو وہ گھبرا کر مشکلکشاؤں کو ڈھونڈھتے پھرتے ہیں اور مدافعت شدائد کیلئے عملی علمی اور عقلی جد و جہد کرنیکے عوض وہ محض فرضی حاجت رواؤں کے سکھائے ہوئے منتروں کا جپ کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی مدد آپ کرنیکی عاقلانہ اصول اسلام کی انہیں مطلق پروا نہیں ہوتی بے شبہ افراد قوم کو اس موجودہ باطل خیالیوں کی ہولناک اندھیری سے نکلکر روشنی میں آنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے آقای محترم مولای محتشم کی محاسن اخلاق و عمل اور توحید پرستی کی اسرار علم و فضل کو پوری طرح سمجھ سکیں آمین یا ارحم الراحمین

الحمد اللہ تعالیٰ کہ اس مبسوط اور طویل داستان حق کا کام جسکے لئے سنہ ۱۹۱۳ء کی قیام ... محض ذات خدا پر بھروسہ کر کے نہایت بے سروسامانی اور سخت عدیم الفرصتی کی حالت میں قلم اٹھایا تھا وہ آج ۸ فروری سنہ ۱۹۱۵ء کی قیام فیروزپور کی زمانہ میں کسی حد تک انجام کو پہنچا کتاب کی یہ ایک جلد جو دو حصوں میں رکھی گئی ہے فضایل اسلام اور برکات فطرت کی تفصیلی بیانات کیواسطے یقیناً کافی ہیں اسلیے اس کتاب کی دوسری جلد کو بعض نہایت ضروری اور مہتم بالشان عنوانات کیساتھ شروع کرنیکا خیال ہے السعی منی و الاتمام من الله

لیکن ہم یہاں خواجہ حافظ علیہ الرحمہ کی اوس شعر کو جسے کتاب کی ٹائیٹل پیج پر رکھا گیا ہے کسی قدر لفظی تبدیلی کیساتھ اب اس آخری صفحہ پر لکھتے ہیں تاکہ عارف شیراز اور اس مبصر حافظ قرآن خواجہ شمس الدین محمد کے مفہوم کلام اور مدعای شعر کی پوری تشریح کسی اضافی عبارت کی بغیر ہو جائے وما علینا الا البلاغ

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ قرآن　　ہمچنان در عمل معدن جان است کہ بود

تمام شد

کتاب "الحیات بالاسلام" جلد اول

ربیع الاول

خاکسار

حمید الدین احمد حمید

Hamiduddin

Marfat.com

"پیام ہوش"

نثر کیساتھ نظم کا الحاق اگرچہ کسی قدر غیر ضروری سا معلوم ہوتا ہی لیکن ہمیں امید ہی کہ ہماری محترم ناظرین کتاب نثر کیٔ ایک لگاتار مطالعہ کی بعد اس نظم سی وہ سرورِ قلب لینی کسی حد تک ضرور حاصل کرینگی جو اسلامی جذباتِ مقدسہ سی متاثر ہونیوالی حساس دِلکو حاصل ہوتا ہی اور یہ نظم بھی کسی وقت کی انہی خیالات کا نتیجہ ہی جنہون نی بصورتِ نثر یہ کچھ لکھوایا ہی" احقر حمید"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہوئی جب دانش افزای میری نادانی "
تو ہی بہتر پیام ہوش سی یارونکی بہجانی
بدل ڈالا ہی نیرنگِ جہاں وحدتکی کثرت نی
تلاشِ ہوش مین مصروف ہین جینی وجاپانی
ہمین ہی اب لبِ عیسیٰ ہی کافی زندہ کرنیکو
بڑی مشکل سی اب سمجھی ہین اس نکتہ کو نصرانی

تہی دامن تہا یورپ اور مفلس تھا جہان سارا
مگر اللہ رے دستِ محمدؐ کی زر افشانی
مین صدقی تری دامانِ رسالت واہ کیا کہنا
کہ ڈھانکی تو نی سائی مین سمرقندی و ایرانی
ترا نامِ مقدس ای محمدؐ جانِ ایمان ہے
تری تعلیم ہی ساری جہان کی ہمدم جانی
تری فیضِ سخن نی بھر دئی جوہر زبانون مین
تری باتون کو دُہرا لیتے رہی شامی و یونانی
تری نغمہ نی لو بھر کی دِلِ بیتاب کو چھیڑا
اوسی کی گونج نی پیدا کئی سعدی و قاآنی
تری تعلیم برحق پر زمانہ مرنیوالا ہی
کبھی ہوگی رہِ توحید مین روحون کی قربانی
ترا بچپن جہان پر کی شانِ فضیلت تھا
کہ کی جبرئیل نی آکر تری گہوارہ جنبانی

سکھایا تو نی جز اللہ کی جھکنا نہ اوون کو
مبارک ہی بشر کو خلعتِ اعزازِ ربّانی
سمجھکر شوکتِ توحیدِ حق کو بر بندۂ انسان
بڑی خوبی سی کر سکتا ہی قایم شانِ انسانی
یہ وہ نغمہ تھا جس سے جاگ اٹھی جاگنے والے
اسی لیے مین نہان تھیں سب نواز شتہائے پنہانی
زبانین کھل گئیں آوازۂ اللہ اکبر سے
عجم نے نغمۂ توحید سی پائی سخندانی
اسی آواز سی جونکی بتون کو پوجنے والے
خدا کو پالیا جب پاگئے اسرارِ سلطانی
پڑی تھیں منہ لپیٹے دالشین اغوشِ فطرت مین
صدای لا الہ سے کھل گئے سب رازِ پنہانی
بتون کی سامنے جھکنا بشر کا اک جہالت ہی
نہ بھولیگی زبانِ مصطفیٰؐ کی گوہر افشانی
عرب یہ دولتِ بیدار گر دیتا نہ ایران کو
تو مشکل تھا کہ ہوتی حافظؔ و خیّام و خاقانی
نوای لا الہ مین دستِ حق نی بھر دیا کیا کیا
دلون مین اب تلک ہی جوش زن اک ذوقِ پنہانی

Marfat.com

اسی سازِ لَن کا سوز ہے میرے ترنم میں — سمجھنے والوں میں اب تک جسکی ہوتی ہے غزلخوانی
پیامِ ہوش کا نغمہ صدائے سازِ فطرت ہے — ہوا ہے بیکسی میں جوش زن کچھ فضلِ رحمانی
مرے دل کو کسی نے بھر دیا ہے گنجِ تسکین سے — برابر بوریا کی ہے مجھے تختِ سلیمانی
نہ خواہش ہے مجھے زر کی نہ دولت کی ہوس مجھکو — کہ شاہِ عشق نے بخشی ہے مجھکو شانِ سلطانی
مری آہنگری میں شوکتِ داؤد پنہاں ہے — شرارِ لعل در آتش کی دیکھی کوئی رخشانی

سناؤں میں جگر کو تھام کر افسانۂ دلکش — کسی نے میری رسوائی بڑی مدت سے ہے ٹھانی
مجھے اقلیمِ جاں میں مل گئی ہیں دولتیں ساری — مرا دل تھا کہ تھا پہلو میں میرے گنجِ پنہانی
سریر آرائے ملکِ کن فکاں ہے دلربا اپنا — مگر ہونے لو ہی پھر نورِ دانش کی نگہبانی
ہوا جب سامنے آئینۂ انوارِ حقیقت کا — تو میں نے "لی مع اللہ" کہکے اپنی شکل پہچانی
قیامت کی تڑپ آفت کی کاہش ہو گئی پیدا — دلِ پر درد نے دیکھی ہے جب یاروں کی عریانی
عزیزو انتظارِ مہدیِ آخر زماں کب تک — کہ گنجِ دولتِ جاوید ہیں آیاتِ قرآنی
رسالت ختم ہے لاریب و بے شک ذاتِ محمد پر — کریگا علم دنیا میں نبوت اور جہانبانی
نہیں منظورِ جاناں دوستو یہ خود فراموشی — نہیں بھاتی انہیں ہرگز دلوں کی خانہ ویرانی
زہے تر دستیِ دستِ محمد تیری فیاضی — تری برکت سے ہی مفلسی میں دولت ارزانی
حمید آخر میں اس مستانگی کی لغزشیں کب تک — سنا دو بزمِ یاراں میں نوائے سازِ روحانی

تماشا ہو کہ پردے سے ابھی وہ دلربا نکلے
تو شرماتا ہوا خلوت سے پیرِ پارسا نکلے

مبارک ہو تجھے اے نورِ وحدت عالم آرائی — جھلک تیری مجھے یہاں ذرہ ذرہ میں نظر آئی
رہیگی تا ابد حسنِ ازل کی دلبری قائم — کہ ہے چشمِ [illegible] شانِ تجلی کی تماشائی
موذن مسجدوں میں مندروں میں ہیں گھڑیالی — کہ سب سے نرالے ہیں تری صورت کی سودائی
تری شوکت سزاوارِ ستائش اور پرستش ہے — ترے حصہ میں ہی لاریب سب خوبی و زیبائی
تری شانِ خدا پرور کو جب دیکھا بصیرت سے — برہمن بھول جائینگے بتوں کی چہرہ آرائی
ہمیشہ ہی ترے انوار سے محوِ تحیر ہیں — کہاں دیکھی ہے شیخِ خود ستا نے تیری یکتائی
فنا فی الشیخ افسوں ہیں سے دیر والوں کا — فنا فی اللہ ہے پیرِ حرم کی دانش افزائی
ہوا حسنِ بے پایاں قدرت ہو گیا ظاہر — کسی کی زلف جب رخسارۂ امکان پہ لہرائی

Marfat.com

بڑی مدت میں کروٹ لی گداز عشق جاناں نے ۔۔۔ نمود حق رہ وحدت میں تھی مصروف رعنائی
لگی ہے آگ سی سینہ میں اور اک درد ہی دل میں ۔۔۔ خیال یار میں قربان کہاں تو نے جگہ پائی
حیات و موت دونوں ہیں فراز روح کا زینہ ۔۔۔ کہ ان راہوں میں جانیں کر رہی ہیں جادہ پیمائی
نکل کر پردۂ فطرت سے جب عشق ابد نکلا۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔ کہاں نت یاں تھی بھید حسن ازل کو قید تنہائی

چھپی ہی رونق ہستی حدوث جسم و پیکر میں ۔۔۔ ہے مرگ ناگہانی بھی کسی کی رونق افزائی
بہت اچھی رہی کثرت نمائشہائے وحدت میں ۔۔۔ حجابات مظاہر میں انہوں نے شکل دکھلائی
ہمیں دے ڈال اے نور حقیقت اپنی تنویریں ۔۔۔ کہ جانیں کر رہی ہیں ظلمتوں میں سینہ فرسائی

بیا تا بنگریم از شان رؤیت حسن معنیٰ را
کہ عشق از پردۂ صورت برون انداخت دلہا را

ذرا آکر تو بیٹھو آج اپنے بیقراروں میں ۔۔۔ گذاری ہیں کئی صدیاں تمہارے انتظاروں میں
تنفر اسقدر ہم سے کہ دنیا ہم پہ ہنستی ہے ۔۔۔ کبھی ہم بھی تھے شامل آپ ہی کے رازداروں میں
دکھا دو برہمن کو چہرہ دانش فزا اپنا ۔۔۔ نہ رکھو شیخ کو بھی حشر تک امیدواروں میں
یہ سچ ہی سینکڑوں میں آج ہم کو گھورنے والے ۔۔۔ کبھی یکتائے عالم تھے مگر ہم بھی ہزاروں میں
[illegible] اٹھائیں سختیاں کیا کیا ۔۔۔ مگر یہ دل ہے اب تک آپ ہی کے جاں نثاروں میں
کہیں کیا [illegible] آپ نے جیتے ۔۔۔ ہمارا غنچۂ دل بھی ہے ان پھولوں کی ہاروں میں
نشان اک ایسی پیشانی پہ [illegible] لائی ہے ۔۔۔ رہا ہے مدتوں وہ آپ کے خنجر گذاروں میں
صدائے لا الہ کی دل میں لاکھوں مستیاں بھر دیں ۔۔۔ یہ مے وہ ہے کہ جو رہتی ہے اکثر ہوشیاروں میں
دل بیتاب کیا سیماب ہے سینہ کی مجمر میں ۔۔۔ رکھا ہے دانۂ بارود کو ہم نے شراروں میں
ہم اپنی صورت حیراں بنا لینگے [illegible] ۔۔۔ ہماری مستعدی اب تلک ہے یادگاروں میں
نہیں حاجت دل ناداں فنا فی [illegible] ۔۔۔ فنا فی اللہ کافی ہے حرم کی رازداروں میں
فلک پر ہی مہ نو لوگ لیتے ہیں ہلال [illegible] ۔۔۔ مگر اپنے معاون کا یہ خنجر ہے ستاروں میں

زبانوں پر ہمارے نعرہ اللہ اکبر ہے
وہی یاور ہے یہ تکبیر ہے جس کا وہ خنجر ہے

مگر حالت یہ کیا ہی قوم غم میں مبتلا کیوں ہے؟ ۔۔۔ مسلمانوں کی ہستی مورد قہر و بلا کیوں ہے؟
کبھی ہم حامل اسرار رحمت تھے خدا [illegible] ۔۔۔ خدا جانے کہ رحمت آجکل ہم سے خفا کیوں ہے؟
ہلا دیتے تھے ہم عرش بریں کو اپنی نالوں سے ۔۔۔ الٰہی! اندنوں بے ہمی سوئی آہ رسا کیوں ہے؟
کبھی اے قوم تیری ہر ادا میں دلپذیری تھی ۔۔۔ بتا تو کچھ کہ اب تو بے ادا [illegible] کیوں ہے؟

Marfat.com

دبایا روس نے آنکھیں دکھائیں ہمکو اٹلی نے ہمیں پر ہر جگہ دنیا کا جور نار وا کیوں ہے؟
جہاں میں زندہ رہنے کیلئے مرتی ہیں سب قومیں خدائی ہے جدا لیکن ہمارا مدعا کیوں ہے؟
نہ آہوں میں اثر ہے اور نہ نالوں میں ہیں تاثیریں خدایا اسقدر بیکار اب دست دعا کیوں ہے؟
سمجھ میں بس یہی آتا ہے راز اپنی تباہی کا کہ پامال مصائب ہم میں ہر چھوٹا بڑا کیوں ہے؟

چھپایا ہم نے حب توحید کو باطل پرستی میں
تو ہم جیتے ہی جی خود مر گئے دنیا کی ہستی میں

تقاضا ہے "فنا فی الشیخ" پر کیوں شیخ نادان کا بھلایا ہے سبق کیوں اپنے اوس ہادی دوران کا
فنا فی اللہ ہونا ہمکو سکھلایا پیمبر نے زمانہ ہے مقر جسکی نوازشہائے بے پایان کا
نوید لا الہ ہمیں دی ہے وہ دولت محمد نے ابھی تک یاد ہے ہمکو یہ نغمہ بزم جانان کا
مگر جب سے ہوئی توحید حق میں شیخ جی حائل "کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا"
خدا و مصطفےٰ اور شیخ ملکر ایک ہیں تینوں عجب تثلیث فی التوحید میں ہے راز عرفان کا
مسلمانوں سمجھ کر کچھ ذرا کہنا خدا لگتی سکھایا تھا یہی رستہ نبی نے دین و ایمان کا
وہ ترکیب مثلث ہی ہے جہان میں یادگار انکی جنہوں نے کچھ پتا پایا نہیں اعزاز انسان کا

تصور شیخ کا سچ ہے تو کیا شکوہ برہمن سے جو ہے گرویدہ و شیدا بتوں کے روئے خندان کا
ملک سجدہ کریں ہم کو تو ہم پتھر کو کیا چومیں نثار شیخ بھی کیوں ہوں [illegible] یہ انسان کا
برا ہرگز نہ مانوں اس "پیام ہوش" پر یارو اگر سمجھو تو ہے [illegible] عرفان کا
مگر بس لو محاسن پر قسم کھا لو گناہوں سے ابھی ہوتا ہے [illegible] رحمان کا
مسلماں ہو تو پھر ترک معاصی میں ہے کیا مشکل [illegible] دامن دلکو گلا کیا [illegible] خوبان کا
محمد رہنما ہیں اور معاون ہے خدا اپنا [illegible] دیکھو گے [illegible] دامان کا
خم تند و مصفا جوش زن ہے بزم رندان میں [illegible] قرآن کا

بیا تا گل بر افشانیم و [illegible]
فلک را سقف بشگافیم و [illegible] اندازیم

پڑی رہنے دے ساقی مے گلنار ساغر میں ملا لیگی [illegible] کوثر میں
یہی خواہش کہ [illegible] قدم بوسی کرے میری [illegible] بی اللہ کے گھر میں
ہزاروں جنتیں پنہاں ہیں گر دیکھے تو اے زاہد نثار نغمۂ توحید کو "اللہ اکبر میں"
ضرورت ہے [illegible] مشکلوں کو خود [illegible] آسان یہ کیسا حال ہے آنکھیں جھلی ہیں [illegible]
[illegible] خود ہی مصائب اپنے خود ہجو یہی نکتہ ہے ہر قوم ہے جانان کی دفتر میں

احقر حمید الدین احمد حمید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحیات بالاسلام

یعنی

[illegible]

… قرآنی و براہین ربانی ایک مطالعہ

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچنان در عمل معدن و کان است کہ بود

از خاکسار

قاضی حمید الدین احمد حمید

(کوٹلوی) سیالکوٹی

۱۵ اگست ۱۳ء ہانگ کانگ

Marfat.com